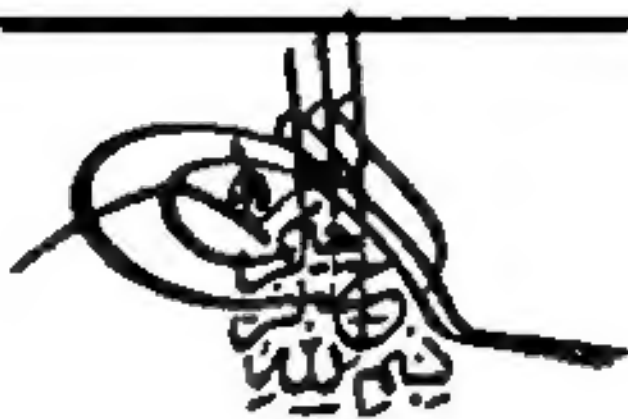


الانوار المحمدية

في
السيرة المصطفوية

تأليف كثر خانة تحصيل نازر سياتر



انوار المحرم

السيرة المصطفوية

مُصَنَّف

مقبول عرب وعجم، مناظر اسلام

مولانا ابوالخايد محمد ضياء اللہ قادری اشرفی علیہ السلام

ایڈیٹر، مساهنامہ مساه طیبہ - سیالکوٹ

خطیب اعظم جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازار سیالکوٹ

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

۹۰ سیٹھی پلازہ چوک علامہ اقبال سیالکوٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

نام کتاب ————— الانوار المحمدیہ فی السیرت المصطفویہ
 تالیف ————— مناظر اسلام علامہ ابو الحامد
محمد ضیاء اللہ قادری اشرفی علیہ الرحمۃ

طابع ————— صابزادہ محمد حامد ضیاء قادری رضوی

کتابت ————— جمیل مرزا بی بی رنگ پورہ سیالکوٹ

ٹائپل ————— محمد ارشد سلیم قادری جنوں سیالکوٹ

طباعت ————— ششم بار

تاریخ ایستادگی ————— جولائی ۲۰۰۴ء / جمادی الاول ۱۴۲۵ھ

صفحات ————— ۳۲۴

قیمت ————— ۲۵۰ روپے

ناشر

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُذْرٍ كَرُوشِدٍ نُورٍ بِاِپِدا
 زَمِينِ دَرْجَتِ اَوْساكنِ فَلَکِ دَرْعِشَقِ اَوْشِیدا
 دُوچِشِمِ زِکِیْنِشِ رَاکِ مَازَاغِ البَصْرِ خَوَانِدِ
 دُو زَلَفِ عَنَبِ مِیْنِشِ رَاکِ دَالِیْلِ اِذَا یَغِشِ
 اِکْرَامِ مُحَمَّدِ رَانِیَا وِرْدِ شَفِیْعِ آدَمِ
 نَهْ آدَمِ یَا فِی تَوْبِهِ نَهْ نُوْحِ اِذْ غَرِقَ نَجِیْنَا
 زَمَرْ سِیْنِ اَشْ جَا مِی اَمْ نَشْرَحْ لَکَ بِرِخْوَالِ
 زَمِعْرَاجِشِ چِرمِی پُرسِی کِه سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرَی

عَلَامَةِ جَامِی عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ

نَکِیْنِ خَتْمِ رِسَالَتِ مُحَمَّدِ عَرَبِی
 شَفِیْعِ رُوْزِ قِیَامَتِ مُحَمَّدِ مُحَمَّدِ
 اِکْرَامِ وَاَسْطَةِ رُوْسَی وِیْوَسَی اَوَّلِی
 خَدَا تَعَالٰی خَلَقَ نَهْ کَفَتِ قَسَمِ بِلَیْلِ وَنَهَارِ

اَشِیْخِ سَعْدِی عَلَیْهِ الرَّحْمَةُ

انتساب

فقیر اس تالیف کو حضور پر نور، نور علی نور، شافع یوم النور، رسول مکرّم، شفیع معظم،
 نور مجتہم، ستیدر سلطان، شفیع عاصیاں، نبی غیب داں، وسیلہ بکیاں، استیاح لامکاں،
 مالک کون و مکاں، محبوب رب دو جہاں، ختم المرسلین، شفیع المذنبین، راحت العاشقین،
 رحمۃ للعالمین، مدنی تاجدار، مطلوب کردگار، سرور کائنات، مغیر موجودات، باعث تخلیق کائنات،
 منبع کمالات، مختار کائنات، خلاصہ موجودات، حبیب کبریا، مالک ہر دوسرا، شافع روز جزا،
 رازدار رب العلاء، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیات والتسلیما
 کی بارگاہ بکس پناہ میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔
 ایک میں کیا مرے عصیاں کی حقیقت کتنی
 مجھ سے سولاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

۱۸ صفر المعظم ۱۳۹۶ھ

بروز جمعرات

فقیر الہامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ
 سیالکوٹ

فہرست

۱. ماضی کتاب ۹
۲. دعوت غور و فکر ۱۷
۳. معقود تالیف ۱۹
۴. حرف آغاز ۲۴
۵. مثنیٰ تاجدار ۳۱
۶. خطبہ ۳۶
۷. قد جبارکم من اللہ نور کی آیت کی ۱۶ مستند مفسرین کے تفسیر ۳۷
۸. قد جبارکم من اللہ نور کی دہائیوں دیوبندیوں کے مفسرین کے تفسیر ۴۴
۹. مثل نور مشکوٰۃ آیت کی ۱۲ مفسرین سے تفسیر ۵۱
۱۰. سراجا منیرا کی اکابرین سے تشریح ۵۵
۱۱. سراجا منیرا کی دیوبندیوں اور دہائیوں سے تشریح ۵۶
۱۲. نور مصطفوی کے متعلق نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۶۴ کا عقیدہ
۱۳. سرکار سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۶۶
۱۴. سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ ۶۹
۱۵. سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ ۷۱
۱۶. سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۷۲
۱۷. ام المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۷۲
۱۸. سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۵
۱۹. سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۶
۲۰. سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۷
۲۱. سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۷۸
۲۲. سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۷۹
۲۳. سیدنا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۰
۲۴. سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۲
۲۵. سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۳
۲۶. سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۴
۲۷. سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۴
۲۸. سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۵
۲۹. سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۵
۳۰. سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۷
۳۱. سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۸
۳۲. سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۸
۳۳. سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۹
۳۴. سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۸۹
۳۵. سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ۹۰
۳۶. مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ ۹۱
۳۷. سیدنا عوف بن العجیفہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ ۹۱
۳۸. صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ ۹۲
۳۹. سیدہ علیہ سعیدہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۴
۴۰. سیدہ اُم عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۵
۴۱. حضرت ریح بنت سعید رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۶
۴۲. سیدہ ابی صحابہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۷
۴۳. سیدہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۸
۴۴. سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۹۹
۴۵. سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ ۱۰۰

۴۶. حضرت ہند بنت اٹاشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ - ۱۰۱
 ۴۷. مفتی محمد شین اور سلف صالحین کا عقیدہ - ۱۰۴
 ۴۸. سیدنا خورشید اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۱۰۴
 ۴۹. سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ - ۱۰۷
 ۵۰. حضرت عبداللہ بن مبارک اور ابن جوزی کا عقیدہ - ۱۰۸
 ۵۱. محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۰
 ۵۲. امام ابوالحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۱
 ۵۳. علامہ نیشاپوری اور قسطلانی کا عقیدہ - ۱۱۲
 ۵۴. امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۳
 ۵۵. علامہ عبدالغنی نابلسی اور مجد الف ثانی کا عقیدہ - ۱۱۴
 ۵۶. علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۵
 ۵۷. امام غزالی اور اسماعیل حقی کا عقیدہ - ۱۱۶
 ۵۸. علامہ بلال الدین سیوطی اور زرقانی کا عقیدہ - ۱۱۶
 ۵۹. شیخ ابوالواہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۱۸
 ۶۰. شیخ احمد بدوی احمد بغدادی اور طاعلی قاری کا عقیدہ - ۱۱۸
 ۶۱. علامہ سبیل قاضی عیاض اور علامہ حلبی کا عقیدہ - ۱۲۰
 ۶۲. سید عبدالرحمن العیدوس اور سلیمان جزولی کا عقیدہ - ۱۲۱
 ۶۳. علامہ شہاب الدین خفاجی اور عبدالحق محدث کا عقیدہ - ۱۲۲
 ۶۴. علامہ عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۳
 ۶۵. علامہ خرپوٹی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۴
 ۶۶. شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۴
 ۶۷. مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۵
 ۶۸. علامہ معین الدین واعظ کاشغری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۶
 ۶۹. علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
 ۷۰. علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
 ۷۱. شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۸
 ۷۲. علامہ عبدالرحمن جامی فہید الدین حطار اور محمد قزیم کا عقیدہ - ۱۲۸
 ۷۳. شاہ عبدالرحیم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۲۹
 ۷۴. شاہ ولی اللہ کا عقیدہ - ۱۳۱
 ۷۵. شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۳۳
 ۷۶. علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۳۷
 ۷۷. اکابرین دہلیہ اور دیانہ کا عقیدہ - ۱۳۹
 ۷۸. ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات - ۱۴۳
 ۷۹. تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول - ۱۷۰
 ۸۰. محمد نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا - ۱۷۲
 ۸۱. حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت - ۱۷۳
 ۸۲. اول مخلق اللہ نوری - ۱۷۴
 ۸۳. اصل کائنات حضور میں - ۱۷۵
 ۸۴. برن نوریہ کا مطلب - ۱۸۱
 ۸۵. حبیبیل امین کی عمر - ۱۸۲
 ۸۶. حضور علیہ السلام کی حقیقت بشر نہیں - ۱۸۳
 ۸۷. لولاک لما خلقت الافلاک - ۱۸۵
 ۸۸. پیشانی آدم میں نور محمدی - ۱۸۷
 ۸۹. نور محمدی کی تسبیح کی آواز - ۱۸۸
 ۹۰. حضرت خراکی پیدائش اور مہر - ۱۸۹
 ۹۱. حضرت خواجہ طاکر کی مبارک - ۱۹۰
 ۹۲. پیشانی شیت میں نور محمدی اور عہدہ کا ذکر - ۱۹۱
 ۹۳. زوجہ شیت کو مبارک اور انوش سے عہدہ - ۱۹۲
 ۹۴. انبیاء کا نور محمدی سے مستفیض ہونا - ۱۹۲
 ۹۵. مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ - ۱۹۵
 ۹۶. امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ - ۱۹۷
 ۹۷. نور محمدی کی بتری اور عظمت - ۱۹۹
 ۹۸. بے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی - ۲۰۰
 ۹۹. دعائے خلیل اور نوید مسیحا - ۲۰۱

- ۱۰۰۔ کتب سابقہ میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۰۳
- ۱۰۱۔ یہود کا حضور کی آمد سے پہلے لڑنے کے وسیع سے فتوحات اور نفع حاصل کرنا۔ ۲۰۸
- ۱۰۲۔ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا کی مستند مفسرین اور دیوبندی اور دہلوی مولویوں کی کتب سے تفسیر ۲۰۹
- ۱۰۳۔ موجودہ تورات میں نبی آخر الزماں کی نشانی ۲۱۵
- ۱۰۴۔ ہجرت مصطفیٰ کا تذکرہ۔ ۲۱۸
- ۱۰۵۔ بنی تبار کی روکیوں کے گیت کا تذکرہ۔ ۲۱۹
- ۱۰۶۔ حضور پر نور کی تشریف آوری کا انتظار ۲۲۱
- ۱۰۷۔ شان مصطفیٰ کے متعلق علماء یہود کا اقرار ۲۲۱
- ۱۰۸۔ ۴۲۰ یہودیوں کا مسلمان ہونا۔ ۲۲۴
- ۱۰۹۔ ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں تمام کرنا ۲۲۵
- ۱۱۰۔ تورات میں سیرت مصطفیٰ ۲۲۶
- ۱۱۱۔ یہود کا اپنے بچوں کو شان محمدی بتانا اور ڈر کر سولہ کرنا ۲۲۷
- ۱۱۲۔ حضرت عبداللہ بن سلام کا مسلمان ہونا۔ ۲۳۱
- ۱۱۳۔ حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب ۲۳۲
- ۱۱۴۔ وَ اِنَّهُ اَنَا ذَا الْيَكِّ النُّور ۲۳۳
- ۱۱۵۔ تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ ۲۳۵
- ۱۱۶۔ انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات ۲۳۶
- ۱۱۷۔ اسم محمد کو چومنے کی برکت۔ ۲۳۸
- ۱۱۸۔ اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام ۲۳۹
- ۱۱۹۔ یہودی مولوی کا اقرار: نور محمدی کو کوئی بھجا نہیں سکتا۔ ۲۴۰
- ۱۲۰۔ سیدنا عبداللہ کو قتل کرنے کا ارادہ ۲۴۱
- ۱۲۱۔ حضرت عبداللہ بن سلام کی چھوٹی کا بیان ۲۴۲
- ۱۲۲۔ بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی۔ ۲۴۳
- ۱۲۳۔ حضرت حسان بن ثابت کا بیان ۲۴۴
- ۱۲۴۔ حضرت عبدالطلب کا خواب ۲۴۵
- ۱۲۵۔ اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی ۲۴۶
- ۱۲۶۔ اُمت محمدیہ کی شان ۲۴۷
- ۱۲۷۔ حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان ۲۴۸
- ۱۲۸۔ تورات میں مدینہ منورہ کے نام ۲۴۹
- ۱۲۹۔ حضرت موسیٰ کا اُمت محمدیہ میں داخل ہونے کی خواہش کرنا۔ ۲۴۹
- ۱۳۰۔ موجودہ انجیل میں نبی آخر الزماں کی شان ۲۵۲
- ۱۳۱۔ نور کی گواہی ۲۵۵
- ۱۳۲۔ غیب کی خبریں دینے والا نبی ۲۵۵
- ۱۳۳۔ دُنیا کا سردار ۲۵۶
- ۱۳۴۔ شان مصطفیٰ کے متعلق عیسائی علماء کا اقرار ۲۵۸
- ۱۳۵۔ موقوف شاہ مصر کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۶۔ سلیم نامی کا بن کا بیان ۲۶۱
- ۱۳۷۔ رسالت مصطفیٰ تا قیامت ہوگی۔ ۲۶۲
- ۱۳۸۔ آل غالب کے لیے دُعا۔ ۲۶۳
- ۱۳۹۔ شاہ ہرقل کے پاس تصویر ۲۶۴
- ۱۴۰۔ حضرت عیسیٰ کے وصی کا بیان ۲۶۷
- ۱۴۱۔ شاہ حبش اور حضرت عبدالطلب ۲۷۰
- ۱۴۲۔ اُمیہ بن اُصلت کا واقعہ ۲۷۲
- ۱۴۳۔ حضرت جابر و بن عبداللہ بارگاہِ رسالت میں ۲۷۳
- ۱۴۴۔ درقہ بن نوفل کی شہادت ۲۷۴
- ۱۴۵۔ حضرت سلمان فارسی کا اسلام قبول کرنا ۲۷۵
- ۱۴۶۔ احمد مجتبیٰ کی آمد ۲۸۰

۳۰۸	۱۴۲۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۱۔ انجیل برنابا پس کے حوالہ جات
۳۱۰	۱۴۳۔ حضرت ذکریا علیہ السلام	۲۸۱	۱۴۸۔ نبیوں کا سراج
۳۱۱	۱۴۴۔ حضرت ارمیاہ و سلیمان علیہما السلام	۲۸۲	۱۴۹۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں۔
	۱۴۵۔ حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ	۲۸۲	۱۵۰۔ آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جاتا ہے۔
۳۱۲	کی وحی	۲۸۳	۱۵۱۔ مالک و مختار حضور کی آمد کی خواہش
۳۱۲	۱۴۶۔ حضرت شعیب علیہ السلام	۲۸۴	۱۵۲۔ شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی
	۱۴۷۔ حضرت جبریل حضرت دانیال	۲۸۴	۱۵۳۔ باعثِ تخلیق کائنات، نبی کریم کے مدد
۳۱۵	علیہما السلام	۲۸۵	میں برکت۔
۳۱۷	۱۴۸۔ بتوں اور جنوں کی گواہی	۲۸۶	۱۵۴۔ عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۱۷	۱۴۹۔ سواع نامی بت کی گواہی	۲۸۷	۱۵۵۔ قیامت کو شانِ محبوبی
۳۱۸	۱۵۰۔ غنسان عامری کا ایمان لانا	۲۸۹	۱۵۶۔ مقامِ محمود، شفاعتِ کبرئے
۳۱۹	۱۵۱۔ صنمار نامی بت کی گواہی	۲۹۰	۱۵۷۔ رسولوں کی گواہی
	۱۵۲۔ درختوں اور پتھروں کی گواہی	۲۹۲	۱۵۸۔ انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی
	۱۵۳۔ درخت کے سلام عرض کرنے پر یہودی	۲۹۳	۱۵۹۔ جھوٹے مدعیانِ نبوت سے بچو
۳۲۷	کا مسلمان ہونا۔	۲۹۳	۱۶۰۔ بادل کا سایہ کرنا
۳۲۷	۱۵۴۔ سنگریزوں کا رسالت کی گواہی دینا	۲۹۴	۱۶۱۔ چاند کا کلام کرنا
۳۳۸	۱۵۵۔ بیکر کے درخت کی گواہی	۲۹۵	۱۶۲۔ مبارکبادی کی لہر رحمتہ للعالمین
	۱۵۶۔ درخت کا صدیق اکبر کو پہلا مسلمان ہونے	۲۹۸	۱۶۳۔ خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳۹	کی بشارت دینا	۲۹۸	۱۶۴۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۳۳۹	۱۵۷۔ کھجور کے گچھے کی گواہی	۳۰۰	۱۶۵۔ دینِ محمدی کا فائدہ، میرا رسول چاند ہے۔
۳۴۰	۱۵۸۔ درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا	۳۰۱	۱۶۶۔ زبور میں داؤد علیہ السلام کی زبانی بشارتِ محمدیہ
۳۴۱	۱۵۹۔ درد دیوار کا آمین کہنا	۳۰۲	۱۶۷۔ سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی
۳۴۱	۱۶۰۔ غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجا	۳۰۵	۱۶۸۔ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکرِ مصطفیٰ کرنا
۳۴۲	۱۶۱۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر	۳۰۹	۱۶۹۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر
۳۴۳	۱۶۲۔ کتابوں کے اشتہار	۳۰۹	خاتم الانبیاء۔
		۳۰۹	۱۷۰۔ سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکرِ مصطفیٰ
		۳۰۹	۱۷۱۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام

ماخذ کتاب

۱۔ قرآن پاک

مستند مفسرین کی کتب تفاسیر

- ۲۔ تفسیر کبیر از امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ
- ۳۔ تفسیر ابوالسعود از امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ
- ۴۔ تفسیر جلالین از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۵۔ تفسیر درمنثور از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
- ۶۔ تفسیر غرائب القرآن از امام محمد بن حسین نیشاپوری علیہ الرحمۃ
- ۷۔ تفسیر قرطبی از علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ
- ۸۔ تفسیر روح البیان از علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ
- ۹۔ تفسیر روح المعانی از علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ
- ۱۰۔ تفسیر عرائس البیان از
- ۱۱۔ تفسیر ابن جریر از امام محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ
- ۱۲۔ تفسیر سراج المنیر از امام محمد بن شریب علیہ الرحمۃ
- ۱۳۔ تفسیر مدارک از امام عبداللہ بن احمد نسفی علیہ الرحمۃ
- ۱۴۔ تفسیر ابن عباس از سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما
- ۱۵۔ تفسیر معالم التنزیل از امام ابو محمد الحسین بنوی علیہ الرحمۃ
- ۱۶۔ تفسیر مصیادی از امام عبدالرحمن بضاوی علیہ الرحمۃ
- ۱۷۔ تفسیر صادی از امام احمد الصادی علیہ الرحمۃ
- ۱۸۔ تفسیر منطہری از قاضی شمس الدین بانی پتی علیہ الرحمۃ
- ۱۹۔ تفسیر حسینی از علامہ معین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ
- ۲۰۔ تفسیر خازن از علامہ علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ
- ۲۱۔ تفسیر فتح العزیز از شاہ عبدالعزیز محدّد دہلوی علیہ الرحمۃ
- ۲۲۔ تفسیر مواہب الرحمن از علامہ سید امیر علی علیہ الرحمۃ
- ۲۳۔ تفسیر جامع البیان از شیخ سید معین الدین علیہ الرحمۃ

۲۴۔ تفسیر محسن التأویل از محمد جمال الدین قاسمی

۲۵۔ تفسیر موضح القرآن از عبد القادر دہلوی

دہلوی، دیوبندی مولویوں کی تفاسیر

- ۲۶۔ تفسیر شتائی از شہداء اللہ امرتسری
- ۲۷۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن از شہداء اللہ امرتسری
- ۲۸۔ تفسیر محمدی از حافظ محمد آف بکھو کے
- ۲۹۔ تفسیر فتح القدر از قاضی محمد بن علی شترکانی
- ۳۰۔ تفسیر فتح البیان از نواب صدیق حسن خان بھولوی
- ۳۱۔ تفسیر ترجمان القرآن از نواب صدیق حسن خان بھولوی
- ۳۲۔ تبویب القرآن از وحید الزمان
- ۳۳۔ تفسیر عثمانی از شبیر احمد عثمانی
- ۳۴۔ معارف القرآن از ادریس کاندھلوی
- ۳۵۔ معالم القرآن از محمد علی کاندھلوی

مستند محدثین کی کتب احادیث

- ۳۶۔ صحیح بخاری از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ
- ۳۷۔ صحیح مسلم از امام مسلم بن الحجاج علیہ الرحمۃ
- ۳۸۔ جامع ترمذی از امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی علیہ الرحمۃ
- ۳۹۔ ابن ماجہ از امام ابو عبداللہ محمد علیہ الرحمۃ
- ۴۰۔ مظاہر حق از علامہ محمد قطب الدین علی خان علیہ الرحمۃ
- ۴۱۔ فتح الباری از امام شہاب الدین احمد بن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ
- ۴۲۔ جبرانی شریف از امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی علیہ الرحمۃ
- ۴۳۔ مشکوٰۃ المصابیح از امام ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ علیہ الرحمۃ
- ۴۴۔ سنن دارمی از امام عبداللہ بن عبدالرحمن دارمی علیہ الرحمۃ

۴۵. سنن نسائی از امام احمد بن حنبل بنسائی علیه الرحمة
 ۴۶. اشعة اللمعات از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمة
 ۴۷. مرقات از علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمة
 ۴۸. مستدرک از امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ علیہ الرحمة
 ۴۹. تہذیب المستدرک از علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد ذہبی
 ۵۰. ابوداؤد طیبی از علامہ سلیمان بن داؤد طیبی علیہ الرحمة
 ۵۱. سنن ابوداؤد از امام سلیمان بن الاشعث علیہ الرحمة
 ۵۲. مصنف عبد الرزاق از امام عبد الرزاق محدث علیہ الرحمة
 ۵۳. منتخب الصحیحین از امام یوسف بنحانی علیہ الرحمة
 ۵۴. بیجۃ النفوس از امام ابو محمد عبد اللہ بن ابوجبر علیہ الرحمة
 ۵۵. عمدة القاری از امام بدر الدین عینی علیہ الرحمة
 ۵۶. ارشاد الساری از امام شہاب الدین احمد قسطلانی علیہ الرحمة

اکابر محدثین اور اہل سیر محققین کی مستند کتب

۵۷. تاریخ کبیر از امام محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمة
 ۵۸. مواہب اللدنیہ از امام احمد قسطلانی علیہ الرحمة
 ۵۹. زرقانی از امام محمد بن عبد الباقي علیہ الرحمة
 ۶۰. کلیۃ الاولیاء از امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صنفی علیہ الرحمة
 ۶۱. دلائل النبوة از
 ۶۲. خصائص کبریٰ از امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمة
 ۶۳. انیس الجلیس از
 ۶۴. مسالک الخفاء از
 ۶۵. مقامات الذلیہ از
 ۶۶. الدرر المفیضة از
 ۶۷. تعظیم المذنبہ از
 ۶۸. نظم الحیقان از
 ۶۹. دلائل النبوت از امام ابوجبر احمد بن الحسین بیہقی علیہ الرحمة

۷۰. کتاب الوفا از امام عبد الرحمن بن جوزی علیہ الرحمة
 ۷۱. تلخیص المبین از
 ۷۲. بیان میلاد النبویؐ از
 ۷۳. جواهر البحار از علامہ یوسف بنحانی علیہ الرحمة
 ۷۴. حجة العالمین از علامہ یوسف بنحانی علیہ الرحمة
 ۷۵. شواہد الحق از
 ۷۶. جامع کرامات الاولیاء از
 ۷۷. انوار المہدیہ از
 ۷۸. طیب الغرار
 ۷۹. الدلالات الواضحات
 ۸۰. فضل الصلوة از
 ۸۱. وسائل الوصول از
 ۸۲. شفا شریف از
 ۸۳. نسیم الریاض از علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمة
 ۸۴. شرح شفا از ملا علی قاری علیہ الرحمة
 ۸۵. جمع الوسائل از
 ۸۶. موضوعات کبیرہ از
 ۸۷. شرح قصیدہ امالی از
 ۸۸. کتاب الموفق از امام موفق بن احمد مکی علیہ الرحمة
 ۸۹. وفار الوفا از علامہ سمہودی علیہ الرحمة
 ۹۰. اعلام النبوة از قاضی ابوالحسن ماوردی علیہ الرحمة
 ۹۱. شرح الطحاویہ از صدر الدین علی
 ۹۲. نزہۃ المجالس از علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمة
 ۹۳. القول البدیع از علامہ محمد بن عبد الرحمن سخاوی علیہ الرحمة
 ۹۴. مقام الحسنہ از
 ۹۵. الضوال للامع از
 ۹۶. طبقات ابن سعد از

۹۷. سیرت حلبیه از علامه علی بن برهان الدین حلبی علیه الرحمة
 ۹۸. فتاویٰ حدیثیه از علامه ابن حجر مکی علیه الرحمة
 ۹۹. شرح قصیده بهمنیه از علامه ابن حجر مکی علیه الرحمة
 ۱۰۰. مجمع الزوائد از
 ۱۰۱. لیسان العارفین از فقیه ابواللیث سمرقندی علیه الرحمة
 ۱۰۲. عمدة التحقيق از علامه ابراهیم مکی علیه الرحمة
 ۱۰۳. الابریز از امام احمد بن مبارک سلجاسی علیه الرحمة
 ۱۰۴. طبقات الکبریٰ از امام عبدالوهاب شعرانی علیه الرحمة
 ۱۰۵. میزان الکبریٰ از
 ۱۰۶. رد من الالف از علامه عبدالرحمن سیسی علیه الرحمة
 ۱۰۷. دلائل الخیرات از علامه عبدالرحمن جزولی علیه الرحمة
 ۱۰۸. مطالعة المسیرت از علامه محمد المهدی بن احمد ناسی علیه الرحمة
 ۱۰۹. سیرت النبویه از علامه سید احمد بن فیزی و حنان مکی علیه الرحمة
 ۱۱۰. موطأ امام محمد از امام محمد علیه الرحمة
 ۱۱۱. قصص الانبیاء از علامه عبدالواحد علیه الرحمة
 ۱۱۲. شواهد النبوت از علامه عبدالرحمن جامی
 ۱۱۳. کلیات جامی از
 ۱۱۴. مکتوبات شریف از شیخ احمد سررندی علیه الرحمة
 ۱۱۵. مولد النبی از امام برزنجی علیه الرحمة
 ۱۱۶. مفردات از امام راجب اصفهانی علیه الرحمة
 ۱۱۷. قصیده برده شریف از علامه شرف الدین بومیر علیه الرحمة
 ۱۱۸. قصیده النعمان از امام نعمان بن ثابت علیه الرحمة
 ۱۱۹. مثنوی شریف از مولانا جلال الدین رومی علیه الرحمة
 ۱۲۰. دقائق الاخبار از امام محمد غزالی علیه الرحمة
 ۱۲۱. شجر الادب از امام محمد نوری قزوینی علیه الرحمة
 ۱۲۲. اسعاف الراغبین از شیخ محمد بن علی الصبان علیه الرحمة
 ۱۲۳. زیلعی از امام زیلعی علیه الرحمة

۱۲۴. ریاض النفره از امام ابو جعفر احمد علیه الرحمة
 ۱۲۵. الاستیعاب از امام ابن عبدالبر علیه الرحمة
 ۱۲۶. شمائل ترمذی از علامه محمد بن یونس ترمذی علیه الرحمة
 ۱۲۷. شرح شمائل محمدیه از علامه ابراهیم بجوری علیه الرحمة
 ۱۲۸. معارج النبوت از علامه معین الدین اعطاکا شافعی علیه الرحمة
 ۱۲۹. تقریب التهذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۰. تهذیب التهذیب از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۱. اصابه از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۲. دیوان حسان از
 ۱۳۳. تذکرة الحفاظ از علامه ابو عبد الله محمد بن احمد ذہبی
 ۱۳۴. میزان الاعتدال از امام ابن حجر عسقلانی علیه الرحمة
 ۱۳۵. قصص الانبیاء از علامه عبدالواحد علیه الرحمة
 ۱۳۶. لسان العرب از علامه ابو الفضل محمد بن یحزم الاضری
 ۱۳۷. نخبة اللالی از علامه محمد بن سلیمان حلبی علیه الرحمة
 ۱۳۸. تاریخ ابن بشام از علامه ابن بشام المعافیه علیه الرحمة
 ۱۳۹. سیرت ابن بشام از
 ۱۴۰. الملل والنحل از علامه عبدالکریم شهیدستانی علیه الرحمة
 ۱۴۱. احادیث التقاة از علامه عبداللہ بن محمد الغماری علیه الرحمة
 ۱۴۲. تاریخ طبری از علامه محمد بن جریر طبری علیه الرحمة
 ۱۴۳. الانوار مصباح السیر از علامه احمد بن عبدالکبری علیه الرحمة
 ۱۴۴. بوستان از شیخ مصلح الدین سعدی علیه الرحمة
 ۱۴۵. النوافح العطرية از علامه محمد غنیم علیه الرحمة
 ۱۴۶. عصیة المشبهه از علامه عمر بن احمد خرلوئی علیه الرحمة
 ۱۴۷. شرح برده از علامه محمد بن مصطفیٰ شیخ زاده علیه الرحمة
 ۱۴۸. مدارج النبوت از شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیه الرحمة
 ۱۴۹. جناب الطوبی از
 ۱۵۰. ما قبل من السنة از

- ۱۵۱- انکس رحیمہ از شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۲- انتباه فی سلاسل انبیاء از شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۳- الطیب النغم از
 ۱۵۴- بہجات از
 ۱۵۵- قرۃ العینین از
 ۱۵۶- تفسیر عزیزی از شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۵۷- لبستان المحشین از
 ۱۵۸- ہستی المطالب از شیخ محمد بن سید درویش علیہ الرحمۃ
 ۱۵۹- گلزار معرفت از حاجی امداد اللہ بہا جرنی
 ۱۶۰- بشوی تحفۃ العشاق از حاجی امداد اللہ بہا جرنی
 ۱۶۱- نالہ امداد غریب از
 ۱۶۲- جہاد اکبر از
 ۱۶۳- بال جبریل از علامہ اقبال علیہ الرحمۃ
 ۱۶۴- ارغوان حجاز از
 ۱۶۵- اسرار رموز از
 ۱۶۶- اقبال نامہ
 ۱۶۷- سیف الملوک از میان محمد جملی علیہ الرحمۃ
 ۱۶۸- التعلیق العجیب از علامہ عبدالحی لکھنوی
 ۱۶۹- الفوائد البہیہ از
 ۱۷۰- حجتہ الاسلام از اکبر شاہ نجیب آبادی
 ۱۷۱- رد المحتار از
 ۱۷۲- تنویر العلوب از
 ۱۷۳- ختم النبوة از علامہ شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۴- صلوة الصفا از
 ۱۷۵- مدائق بخشش از
 ۱۷۶- ذوق نعت از علامہ حسن بریلوی علیہ الرحمۃ
 ۱۷۷- تاریخ الخلفاء

- ۱۷۸- حدیقہ مذبیہ
 ۱۷۹- موارد الحنیہ
 ۱۸۰- خیر الموائس
 ۱۸۱- فوائد طیبہ
 ۱۸۲- النساہ کابل
 ۱۸۳- التوشل بالنبی از ابو حامد بن مرزوق علیہ الرحمۃ

دیوبندی اور دہلی اکابرین کی کتب

- ۱۸۴- الجواب الصیح از ابن تیمیہ
 ۱۸۵- اعلام الموقعین از ابن قیم
 ۱۸۶- کتاب الروح از ابن قیم
 ۱۸۷- زاد المعاد از
 ۱۸۸- بدائع الفوائد از
 ۱۸۹- مجموعۃ الرسائل والمسائل از محمد بن عبد الوہاب نجدی
 ۱۹۰- صراط مستقیم از اسماعیل دہلوی قسطل
 ۱۹۱- منصب امامت از
 ۱۹۲- فتح الطیب از نواب صدیق حسن خان بھوپالی
 ۱۹۳- ہدیۃ السائل از
 ۱۹۴- خطبۃ القدس از
 ۱۹۵- آثار القیامہ از
 ۱۹۶- المقالة الفصیحة از
 ۱۹۷- اختلاف النبلاء از
 ۱۹۸- افاضات الیومیہ از اشرف علی تھانوی
 ۱۹۹- ادراج ثلاثہ از
 ۲۰۰- حسن العزیز از
 ۲۰۱- قصص الاکابر از
 ۲۰۲- نشر الطیب از

۲۰۳. اشرف المواعظ از اشرف علی تھانوی
 ۲۰۴. جہشتی زیور از " " "
 ۲۰۵. شیخ الصدور از " " "
 ۲۰۶. التذکیر از " " "
 ۲۰۷. النور از " " "
 ۲۰۸. جمال الاولیاء از " " "
 ۲۰۹. کلید مشنوی از " " "
 ۲۱۰. دعوات عبدیت از " " "
 ۲۱۱. شکر النعمه از " " "
 ۲۱۲. امداد المشتاق از " " "
 ۲۱۳. الاقتصاد فی التعلیہ والاجتہاد از اشرف علی تھانوی
 ۲۱۴. قصائد قاسمی از قاسم نانوتوی
 ۲۱۵. تحذیر النکس از " " "
 ۲۱۶. معیار الحق از میاں بدرالدین دہلوی
 ۲۱۷. الطالع از قاضی محمد بن علی شوکانی
 ۲۱۸. سیرت النبی از شبلی نعمانی
 ۲۱۹. ترجمان السنۃ از بدر عالم میرٹھی
 ۲۲۰. التوسل از مشتاق احمد دیوبندی
 ۲۲۱. براین قاطعہ از خلیل احمد امیٹھی
 ۲۲۲. خطبات مہاس از سلیمان ندوی
 ۲۲۳. شیم الحبیب از مفتی الہی بخش کاندھلوی
 ۲۲۴. اکمال الشیم از عبداللہ گنگوہی
 ۲۲۵. دیباچہ شمائل رسول از محمد میاں مدنی
 ۲۲۶. سیرت المصطفیٰ از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۷. عقائد اسلام از " " "
 ۲۲۸. مقدمہ مقامات حریری از ادیس کاندھلوی
 ۲۲۹. بشارت النبیین از " " "
۲۳۰. آفتاب نبوت از قاری محمد طیب
 ۲۳۱. راہ سنت از سر فزاہ گنگوہی
 ۲۳۲. تبرید النواظر از " " "
 ۲۳۳. تبلیغ الاسلام از " " "
 ۲۳۴. سیرت خاتم الانبیاء از مفتی محمد شفیع کراچی
 ۲۳۵. میلاد نامہ از خواجہ حسن نظامی
 ۲۳۶. معارف مشنوی از محمد اختر دیوبندی
 ۲۳۷. حیات اشرف از غلام محمد
 ۲۳۸. رحمۃ للعالمین از عابد میاں
 ۲۳۹. اسلام از عاشق الہی میرٹھی
 ۲۴۰. تذکرۃ الخلیل از " " "
 ۲۴۱. عقیدہ الاسلام از انور شاہ کاشمیری
 ۲۴۲. امداد السلوک از رشید گنگوہی
 ۲۴۳. بیاض یعقوبی از محمد یعقوب نانوتوی
 ۲۴۴. عقائد الاسلام از مولوی طاہر قاسمی
 ۲۴۵. عطر الوردہ از ذوالفقار علی دیوبندی
 ۲۴۶. المہند از حسین احمد مدنی
 ۲۴۷. شہاب المشتاق از " " "
 ۲۴۸. مجموعہ کلمات عزیز ز از " " "
 ۲۴۹. فضائل رود شریف از ذکریا سہارنپوری
 ۲۵۰. شیخ توحید از شار اللہ امرتسری
 ۲۵۱. ترک اسلام از " " "
 ۲۵۲. مظالم روپڑی از " " "
 ۲۵۳. رحمۃ للعالمین از قاضی سلیمان منصور پوری
 ۲۵۴. سنیۃ البشر از " " "
 ۲۵۵. شرح اسرار الحسنی از " " "
 ۲۵۶. الصلوة والسلام از " " "

۲۸۱۔ فتاویٰ ستاریہ از عبدالستار دہلوی

ہندوؤں سکھوں مرانیوں اور عیسائیوں کی کتب

- ۲۸۲۔ جنم ساکھی بالا از
۲۸۳۔ میثاق البنین از عبدالحق ودیارتھی
۲۸۴۔ عرب کا چاند از سوامی مکشم
۲۸۵۔ رسولِ عربی از پروفیسر جی ایس
۲۸۶۔ ایتھروید از سام
۲۸۷۔ مقدمہ ترجمہ قرآن از پادری

یہودیوں اور عیسائیوں کے موجودہ آسمانی نفا کتب

- ۲۸۸۔ انجیل یوحنا از
۲۸۹۔ انجیل برنابا بس
۲۹۰۔ تورات استنار
۲۹۱۔ زبور
۲۹۲۔ یسعیاہ
۲۹۳۔ سفر پیدائش
۲۹۴۔ ملاکی
۲۹۵۔ مکاشفہ
۲۹۶۔ اگر تحقیق
۲۹۷۔ رسولوں کے اعمال

ہفت روزہ اخبار المحدثات

- ۲۹۸۔ المحدثات امترس ۱۲ دسمبر ۱۹۳۷ء
۲۹۹۔ " " ۱۲ فروری ۱۹۳۷ء
۳۰۰۔ " " ۲۱ اپریل ۱۹۳۷ء

۲۵۷۔ الجہال والکمال از قاضی سلیمان منصور پوری

- ۲۵۸۔ سیرت ثنائی از عبدالمجید سوہدروی
۲۵۹۔ خطبات سلمان از
۲۶۰۔ تاریخ التقلید از اشرف سمنہو بلوکی
۲۶۱۔ ہندوستان میں المحدثات کی خدمات از
الوجہی الامام خاں نوشہری
۲۶۲۔ تراجم المحدثات ہند از
۲۶۳۔ نقوش ابوالوفار از
۲۶۴۔ حیات انبی از اسماعیل سلفی گوجرانوالہ
۲۶۵۔ فضائلِ مصطفیٰ از زحسین گرجاگھی
۲۶۶۔ حلیہ مصطفیٰ از علی محمد مصباح
۲۶۷۔ تعلیماتِ مجددیہ از ملک حسن علی جامعی
۲۶۸۔ حیات وحید الزماں از عبدالحلیم شذر
۲۶۹۔ مسدسِ حالی از الطاف حسین حالی
۲۷۰۔ تاریخ المحدثات از ابراہیم میرسیاکوٹی
۲۷۱۔ سر اجا منیر از
۲۷۲۔ احیاء المیت از
۲۷۳۔ واضح البیان از
۲۷۴۔ طماتے اسلام از
۲۷۵۔ بشاراتِ محمدیہ از

وہابیوں دیوبندیوں کی کتب فتاویٰ

- ۲۷۶۔ فتاویٰ اشرفیہ از اشرف علی تھانوی
۲۷۷۔ فتاویٰ رشیدیہ از رشید احمد گنگوہی
۲۷۸۔ فتاویٰ نذیریہ از نذیر حسین دہلوی
۲۷۹۔ فتاویٰ ثنائیہ از ثنائیہ امترس
۲۸۰۔ فتاویٰ المحدثات از عبداللہ روپڑی

۳۲۸	الجمدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۲ء
۳۲۹	• • • یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء
۳۳۰	• • • ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۳ء
۳۳۱	• • • ۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء
۳۳۲	• • • ۳۰ جولائی ۱۹۴۴ء
۳۳۳	• • • ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء
۳۳۴	• • • ۱۳ مارچ ۱۹۳۱ء
۳۳۵	• • • ۲۱ جون ۱۹۱۲ء
۳۳۶	• • • ۷ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۷	• • • ۲۱ جون ۱۹۴۰ء
۳۳۸	• • • ۲۴ ستمبر ۱۹۴۱ء
۳۳۹	• • • ۴ جون ۱۹۴۱ء
۳۴۰	• • • ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء
۳۴۱	• • • ۳۰ جون ۱۹۴۳ء
۳۴۲	• • • ۵ فروری ۱۹۰۹ء
۳۴۳	• • • ۲۹ اپریل ۱۹۳۸ء
۳۴۴	• • • ۴ مئی ۱۹۳۸ء
۳۴۵	• • • ۲ اکتوبر ۱۹۱۳ء

اخبار الاعظام

۳۴۶	الاعظام ۳ فروری ۱۹۵۶ء
۳۴۷	• • • ستمبر ۱۹۵۹ء
۳۴۸	• • • ۱۵ جون ۱۹۴۲ء
۳۴۹	• • • ۹ مارچ ۱۹۵۹ء
۳۵۰	• • • ۲ جنوری ۱۹۵۹ء
۳۵۱	• • • ۴ دسمبر ۱۹۵۶ء
۳۵۲	• • • ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۴ء

۳۰۱	الجمدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۱۵ء
۳۰۲	• • • ۷ اگست ۱۹۰۸ء
۳۰۳	• • • ۴ فروری ۱۹۱۶ء
۳۰۴	• • • ۷ جنوری ۱۹۴۱ء
۳۰۵	• • • ۴ اکتوبر ۱۹۴۰ء
۳۰۶	• • • ۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۰۷	• • • یکم جنوری ۱۹۱۵ء
۳۰۸	• • • ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء
۳۰۹	• • • ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء
۳۱۰	• • • ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء
۳۱۱	• • • ۵ نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۲	• • • یکم اگست ۱۹۴۱ء
۳۱۳	• • • ۱۹۳۱ء
۳۱۴	• • • نومبر ۱۹۴۳ء
۳۱۵	• • • ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء
۳۱۶	• • • ۲۴ اپریل ۱۹۰۸ء
۳۱۷	• • • ۲۶ جون ۱۹۳۶ء
۳۱۸	• • • ۴ اگست ۱۹۳۶ء
۳۱۹	• • • ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء
۳۲۰	• • • ۱۲ جون ۱۹۱۴ء
۳۲۱	• • • ۲۹ جون ۱۹۴۰ء
۳۲۲	• • • ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء
۳۲۳	• • • ۲۷ اگست ۱۹۰۹ء
۳۲۴	• • • ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء
۳۲۵	• • • ۵ نومبر ۱۹۳۶ء
۳۲۶	• • • ۲۸ جون ۱۹۱۲ء
۳۲۷	• • • ۵ ستمبر ۱۹۱۳ء

اخبار محمدی دہلی

- ۳۷۷۔ اخبار محمدی دہلی از ۱۵ مئی ۱۹۴۲ء
 ۳۷۸۔ " " " " ۱۵ جولائی ۱۹۴۲ء
 ۳۷۹۔ " " " " ۱۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۳۸۰۔ " " " " یکم ستمبر ۱۹۴۲ء
 ۳۸۱۔ " " " " یکم مئی ۱۹۴۲ء
 ۳۸۲۔ " " " " ۲۵ مارچ ۱۹۴۲ء
 ۳۸۳۔ " " " " یکم جنوری ۱۹۴۲ء

دیگر مامنائے اور بہت روزہ رسائل

- ۳۸۴۔ خدام الدین لاہور ۱۱ اپریل ۱۹۵۸ء
 ۳۸۵۔ ترجمان الحدیث لاہور فروری ۱۹۶۱ء
 ۳۸۶۔ تنظیم الحدیث روپہ ۲۹ فروری ۱۹۳۵ء
 ۳۸۷۔ سوادِ اعظم مراد آباد ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ
 ۳۸۸۔ الاسلام دہلی فروری ۱۹۵۸ء
 ۳۸۹۔ تنظیم الحدیث لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء
 ۳۹۰۔ الحدیث دہلی یکم ستمبر ۱۹۵۴ء
 ۳۹۱۔ الحدیث دہلی یکم جنوری ۱۹۵۵ء

- ۳۵۳۔ الاعتصام ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء
 ۳۵۴۔ " " ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۷ء
 ۳۵۵۔ " " ۲۰ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۳۵۶۔ " " ۱۵ فروری ۱۹۵۴ء
 ۳۵۷۔ " " ۳۰ جنوری ۱۹۵۹ء
 ۳۵۸۔ " " ۸ اکتوبر ۱۹۵۲ء
 ۳۵۹۔ " " یکم جولائی ۱۹۴۰ء
 ۳۶۰۔ " " ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء
 ۳۶۱۔ " " ۱۳ دسمبر ۱۹۵۷ء
 ۳۶۲۔ " " یکم مارچ ۱۹۵۷ء
 ۳۶۳۔ " " ۷ دسمبر ۱۹۵۶ء
 ۳۶۴۔ " " ۲۲ جون ۱۹۵۶ء
 ۳۶۵۔ " " ۱۹ اپریل ۱۹۶۳ء
 ۳۶۶۔ " " ۲۰ فروری ۱۹۵۹ء
 ۳۶۷۔ " " ۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء
 ۳۶۸۔ " " ۳ جون ۱۹۵۵ء
 ۳۶۹۔ " " ۱۹ مارچ ۱۹۵۹ء
 ۳۷۰۔ " " ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء
 ۳۷۱۔ " " ۱۲ اپریل ۱۹۶۴ء
 ۳۷۲۔ " " ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء
 ۳۷۳۔ " " ۲۷ جنوری ۱۹۵۶ء
 ۳۷۴۔ " " جون ۱۹۵۹ء

الارشاد جدید کراچی

- ۳۷۵۔ الارشاد جدید ۱۴ مئی ۱۹۵۷ء
 ۳۷۶۔ " " " " یکم مئی ۱۹۵۶ء

دعوتِ غور و فکر

موجودہ دور میں طرح طرح کے فتنے پیدا ہوئے۔ اور پیدا ہو رہے ہیں۔ اس کی وجہ صرف اور صرف حق کو دانستہ طور پر قبول نہ کرنا اور باطل کی بلاوجہ حمایت کرنا ہے جو کہ آج ضرورتی ہٹ دھرمی، عناد اور بغض کی صورت میں ہے۔ انسان کو یہ اچھی طرح ذہن نشین ہونا چاہیے کہ اس نے مرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے۔ عقائد اور اعمال کا محاسبہ ہوگا۔ پھر اس کی جزا اور سزا جلتا ہوگی۔ اس لیے اس تباہ کن روش کو چھوڑ کر عدل و انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر مسئلہ کے پہلو پر غور و خوض کرے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ ہٹ دھرمی، بغض، عناد اور بات بات پر بدعت، شرک اور کفر کے فتوے لگانے والے حضرات کا مبلغِ علم کتنا ہے۔ کیا وہ عالم کہلانے، مسجدوں اور منبروں پر بیٹھ کر وعظ و نصیحت اور تقریر کرنے کے حقدار بھی ہیں یا کہ نہیں؟

آپ کے ہاتھ میں جو کتاب **الانوار المحمدیہ فی التبیان المصطفویہ** ہے۔ اس کی ترتیب تالیف کے وقت فقیر نے اس امر کو خصوصی طور پر مدنظر رکھا ہے کہ حضور پر نور ﷺ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے متعلق جو پہلو بھی بیان کیا جائے تو بیان کرتے وقت تمام مذاہب کے ان کے اپنے مسئلہ اکابرین یا جن محدثین، مغتربین اور متوہمین کی کتب کے حوالہ جات اپنی کتب میں انہوں نے درج کیے ہیں یا ان کے نزدیک جو جو مغتربین، محدثین اور متوہمین مستند ہیں ان کی کتب کے حوالہ جات درج کیے جائیں۔

بلکہ عدل و انصاف کا دامن ہاتھ میں لے کر اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے پر حقانیت واضح ہو جائے گی۔ اور وہ ایسے نتیجہ پر یقیناً پہنچ جائے گا۔ کہ یہ جو اختلافات ہیں صرف اور صرف ان حضرات کے ہی پیدا کردہ ہیں جو علم سے کورے ہیں جن کو قرآن پاک، کتبِ احادیث اور کتبِ سلفِ صالحین کا مطالعہ نہیں۔ نہ ہی اس پر عبور ہے۔ اور نہ ہی ان کی سمجھ ہے بلکہ ان کو تو اپنے مسلک

ہی کے اکابرین کی کتب کا بھی مطالعہ نہیں۔ اگر مطالعہ کیا ہوتا یا اوراق گردانی کی ہوتی تو کبھی اختلاف نہ رکھتے بلکہ اتفاق اور اتحاد سے اسلام کی تبلیغ و تشہیر کرتے۔

اس لیے فقیر نے اس کتاب کی ترتیب اور تالیف کے وقت کافی کتب کا مطالعہ کیا۔ اوراق گردانی کی اور کتب کی اصل عبارات اور صفحات درج کیے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ حوالہ جات کی کتابوں کے ناموں کی آپ کو کئی کئی سطور نظر آئیں گی۔

بعض عناد، ہٹ دھرمی اور باطل پرستی کو تار مار کرنے کی خاطر اس کتاب کے حاشیہ پر فقیر نے نہ ماننے والوں کے مسئلہ اکابرین اور دیگر متبعہ اکابرین کی شخصیت کے متعلق ان کی مستند کتب کے حوالہ جات مع صفحات درج کیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اجل جلالہ اپنے پیارے محبوب سرور کائنات، مغیر موجودات، باعث تحقیق کائنات، منبع کمالات، سرکار دو عالم، شہنشاہ عرب و عجم، نور مجسم، شفیع معظم، رسول مکرّم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے صدقہ حق بیان کرنے اور حق کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

الداعی

فقیر ابو الہام محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ
خلیب مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ تحصیل بازاریہ کوٹ

انعام | اسے کتاب میں درج کردہ حوالہ جات
میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو
فی حوالہ کے ضد رویہ انعام دیا جائے گا جو
کو غلط کہنے کی جسارت کرنے والا اگر غلط ہونا ثابت
نہ کر سکے تو اسے کو دو ضد رویہ فی حوالہ ماد اکڑا پڑے گا
فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفرہ

نَحْمَدُكَ وَلُفِّقْنَا وَلَسْتُمْ عَلَىٰ رَسُولِهِ الْكَوْنُ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

مقصود تالیف

زیر نظر کتاب اُس مبارک ذات کی سیرت پر لکھی گئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے پیارے محبوب ہیں۔ جو سرور کائنات اور مغرور موجودات میں بلکہ کون و مکان کا وجود انہیں کی ذات والا صفات سے ہی معروضِ وجود میں آیا۔ اور اس کائنات کی بستی ان ہی کے دم قدم سے قائم ہے۔ کوئی انسان اس شخصیت کے تمام پہلو تو کب صرف ایک ہی پہلو عظمت اور برکات کا حق نہ بیان کر سکتا ہے اور نہ ہی احاطہ تحریر میں لاسکتا ہے وہ ذات کس قدر عظیم ہے کہ جس کے صرف ایک وصفِ کریم کا تذکرہ قرآنِ کریم میں ربِّ کریم نے اِنَّكَ لَعَلَّ اَخْلُقَ عَظِيمٌ بیان فرمایا ہے۔ وہ وجودِ باوجود کس قدر مبارک ہے جس کو حقیقی معبود نے اپنی دلیل قرار دیتے ہوئے قرآن مجید میں یَا أَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ کا اعلان فرمایا۔ اُس کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کی رضا قادرِ مطلق چاہتا ہے اور اعلان فرماتا ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ جس کے ذکرِ خیر کی رفعت و عظمت کا بیان کرنا محال ہے جس سے خداوندِ قدوس کا یہ وعدہ ہو۔ اِذَا ذُكِرْتُ ذُكِرْتَ مَعِيَ اُس کی شوکت کا کون اندازہ کر سکتا ہے جس کے لیے ربِّ دو جہاں مجلہ انبیاء کرام علیہم السلام سے یومِ میثاق کو لَتَوْفِيعُنَّتَ بِهِ وَلَتَقْصُرُنَّہُ کا عہد لے اور اس عہد پر خود اپنی گواہی کا بھی اعلان فرمائے۔ جس کی محبوبیت کا عالم تو یہ ہو کہ ربِّ اس و جہاں هُوَ الَّذِي اَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدٰی فَرَاكَرَ اِنَّا تَعَارَنَ کہتے۔ اس کے جود و سخا کا شمار کون کر سکتا ہے کہ انبیاء کرام اور مرسلین عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو جو بھی ملا اُسی کے صدقہ میں بلا اُس سے نسبت رکھنے کی برکات کا تصور کون کر سکتا ہے جس کے اُمتی ہونے کی خواہش مرسلین اور انبیاء علیہم السلام نے کی ہو۔ اس کے فیوض و برکات کا کون حساب کر سکتا ہے جس کے نام مبارک کا وسیلہ لینے سے سیدنا آدم علیہ السلام کی مغزِ شمع معاف ہوئی ہو، اُس کی نورانیت کا اندازہ کون لگا سکتا ہے جس کے نور سے کائنات کے ذرے ذرے کو وجود

حاصل ہو جس کے مقامِ قرب کو سوچنے اور سمجھنے کے لیے عقل و فکر بالکل عاجز ہیں اور ایسا قربِ مرسلین
 انبیاء اور ملائکہ میں سے کسی کو بھی حاصل نہ ہوا اور نہ ہی ہو سکا۔ اس قرب کا بیان خود خالق کون و مکان جل
 جلالہ نے سورۃ النجم میں ذٰلِی فَتَدَّ لٰی فَاَنۡ كَانَ قَابَ قَوْسَیۡنِ اَوْ اَذۡلٰی مُبَارَکَ الْفَاظِ میں فرمایا ہے
 جس کی حکومت اور تصرف زمین و آسمان میں مستقیم ہے جس کی آمد آمد کی بشارتیں رسولوں اور نبیوں نے
 دی ہیں جس کے مرتبہ بلندی اور برتری کی سند و لآخِرَۃٌ خَیۡرٌ لَّکَ مِنْ اِلٰوٰلِیِّ اَیَہِ کَرِیۡمِ
 ہو اُس کی بزرگی کا کیا کہنا کہ سید الملائکہ جس کے سامنے زانوئے ادب تہ کرے اس کی شان ارفع اعلیٰ
 ہونے میں کون شک کر سکتا ہے جس کے رب ہونے پر اللہ تعالیٰ کو بھی خیر ہو۔ اُس کی سیرت کائنات
 بھروسے کا حقہ بیان کرنے کا کس کو دعوئے ہو سکتا ہے۔ جس کے بارے میں خالق کائنات کی یہ گواہی ہو۔
 لَقَدْ جَاۤءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنۡ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ
 بِالْمُؤْمِنِیۡنَ وَوَفَّ التَّوْحِیۡدَ۔ اس کی سیرت مطہرہ پر چلنا دین و دنیا کی خیرات اور بھلائیوں
 جمع کرنا ہے جس کے متعلق ارشادِ ربانی یہ ہے۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِی رَسُوْلِ اٰحِلِّہِ
 اَسْوۡۃٌ حَسَنَۃٌ۔

الی سب حقائق کا اعتراف کرتے ہوئے اور ایمان لاتے ہوئے مفسرین، محدثین، مؤرخین اور اہل
 سیر نے اس رب کے محبوب، دانائے غیوب، منزہ عن کل عیوب محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی
 بارگاہ، بکس پناہ میں اپنے عشق و محبت و اُلفت کا اظہار ان کے اُمن رحمت سے وابستگی کو ذریعہ نجات
 ان کے ذکر اقدس کو قلوب کی ضیاء اور روشنی کا عقیدہ، زندگی کا ستارہ، عذاب بچنے کا وسیلہ،
 میدانِ محشر کی قیش گرمی اور پیاس سے محفوظ رہنے کا سبب، پُلِ صراط سے سلامتی سے گزرنے کی ہدایت
 قیامت کے روز آپ کے جھنڈے کے نیچے جگہ مل جانے اور بارگاہِ رب جبار و قہار میں سرخرو ہونے کا
 ذریعہ سمجھتے ہوئے سیرت کے موضوع پر کتب کے نذرانے اور گلہائے عقیدت پیش کیے ہیں۔

فقیر تو علم کے میدان میں بھی بیچ اور عمل کے میدان میں تو اُمتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
 میں سبکدوش گر گنہگار ہے۔ حقیقت پر مبنی اس اعتراف کے باوجود بارگاہِ رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ
 والسلام میں یہ دیرِ حقیر بغایت سبیدی، سندی، نرشدی، مرنی، مخدومی، تمشتی، منیعِ رشد و ہدایت،
 مخزنِ علم و حکمت، پیرِ طریقت، صاحبِ زادہ محمد شفیع صاحبِ قادری دامت برکاتہم العالیہ سجادہ نشین

ہمسایہ عالیہ ڈھوڑا شریف ضلع گجرات پیش کر رہا ہے کہ میرا صرف اور صرف انحصار اور دار و مدار اسی پر ہے کہ

بد سہی چور سہی عسرم و ناکارہ سہی اے وہ کیسا ہی سہی ہے تو کر یا تیرا
اور یہ سیرت کا نذرانہ اُس کریم روف اور رحیم رسول امین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارگاہ میں
پیش کر رہا ہوں جس کی رحمت کا سمندر بے کنار ہے۔ اُس میں میں کیا مجھ جیسے کروڑوں بلکہ بے شمار
اور لاتعداد گنہگار بھی ہوں تو اُن کے صرف ایک ہی اشارہ سے ہمکنار اور مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں
میں کیا میرے عصیاں کی حقیقت کتنی! مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا
یہ مدعا اور عقیدہ صرف فقیر کا ہی نہیں اور نہ ہی اس کو شرک قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ مدرسہ
دیوبند کے بانی مولوی قاسم صاحب نانوتوی بھی اس حقیقت کا اظہار کرتے ہوئے اور اپنے مریدین اور
معتقدین کو بھی یہی درس اور تعلیم دیتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ
میں عرض گزار ہیں۔

مدد کر اے کریم احمدی کہ نہیں تیرے سوا مجھ قاسم بکس کا کوئی حامی و کار!
دیوبندی حضرات کے مولوی اشرف علی تھانوی بھی بارگاہِ مصطفویٰ میں فریاد و نغظِ نذا سے اس
طرح کرتے ہیں۔

يَا مُنْفِعَ الْعِبَادِ حُذِّبِي
دستگیری کیجئے میرے نبی
لَيْسَ لِي مَلْجَأٌ سِوَاكَ اَعِثْ
جز تمہارے سے کہاں میری پناہ
عَثْنِي الذَّهْرُ يَا بَنَ عَبْدِ اللَّهِ
ابن عبد اللہ زمانہ سے خلافت
لَيْسَ لِي طَاعَةٌ وَلَا عَمَلٌ
نہ کچھ عمل ہے اور نہ طاعت میرے پاس
يَا رَسُولَ الْإِلَهِ يَا بَكْرَ بْنَ
اَنْتَ فِي الْاِصْطِرَارِ مُعْتَمِدِي
کشاکش میں تم ہی ہو میرے نبی
مَسْنِي الضُّرِّ سَيِّدِي سَنَدِي
فوجِ کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی!
كُنْ مُغِيثًا فَاَنْتَ لِي مَدَدِي
اے میرے مولا خیرِ یسے بری
بَيِّدْ حُبِّيكَ فَهَوِيَ عَتْدِي
ہے مگر دل میں محبت آپ کی
مِنْ غَمَامِ الْغُومِ مُلْتَحِدِي

میں ہوں بس اور آپ کا در-یا رسول اللہ ابرہہ غم گھیرے نہ پھر مجھ کو کبھی !!

(نشر الطیب ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند)

مولوی اشرف علی تھانوی مسلک حق اہلسنت و جماعت کے اس عقیدہ کی ترجمانی کرتے ہوئے عارفِ رومی مولانا جلال الدین علیہ الرحمۃ کا شعر لکھتے ہیں

اے لقائے تو جواب ہر سوال مشکل از تو حل شود بے قیل و قال

(ماہنامہ العادی ص ۲۵ ماہ رمضان ۱۳۴۸ھ حیوۃ المسلمین ص ۱۹۱ منتخب ص ۲)

مولوی قاسم نانوتوی، مولوی رشید احمد گنگوہی، مولوی اشرف علی تھانوی جو کہ دیوبندی حضرات کے اکابرین میں سے ہیں کے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی بھی بارگاہ نبوی میں استغاثہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

جہاز اُمت کا حق نے کر دیا ہے آپ کے ہاتھوں
پھنسا ہوں بے طرح گردِ ابِ غم میں ناخدا ہو کر
شفیع عاصیاں ہو تم و سیدہ بکیاں ہو تم
بہ اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
مری کشتی کناہے پر لگاؤ یا رسول اللہ
تمہیں چھوڑا اب کہاں جاؤں یا رسول اللہ
(گلزارِ معرفت ص ۱۹ مطبوعہ دیوبند)

محسن کا کوری بھی اس طرح استغاثہ کرتے ہیں۔

عائشہ کی اکتب ہے فنا فی الرسول ہوں اے بحرِ فیض لے خبر اپنے احباب کی!
(سیرت الرسول ص ۱۹)

فقیر کے اسی مدعا اور عقیدہ کی تائید غیر مقلدین و ہابی حضرات کے قاضی سلیمان منصوب پوری کی عبارت سے بھی واضح ہو جاتی ہے۔ یہ القاب انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصافِ ذاتی کی سُرخی دے کر لکھے ہیں۔

غریبوں کا مُحب، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آقا، غلاموں کا محسن، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درو مندوں کی دوا، چارہ گردوں کا درمند۔

(سید البشر ص ۱۲ ج ۱)

مولوی الطاف حسین صاحب حالی بھی بارگاہ بکس پناہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار میں فریاد

کُٹاں ہیں۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسل وقتِ دُعا ہے اُمتِ پہ تری آن کے عجب وقتِ بڑا ہے
(مسدس حالی ص)

مُراد الوابیہ مولوی شہار احمد امروہوی نے بھی رحمتِ کائنات، شافعِ روزِ جزا، مالکِ ہر دوسرا
محمد مصطفیٰ علیہ التَّحیۃ و التَّنَا کی نعتِ شریفہ کالی کالی دے آقا ذرا خبر لے، نمایاں سُرخ سے درج
کی ہے۔ جس میں مسلکِ حقِ اُلمسنت و جماعت کے اس عقیدہ اور نظریہ کی تائید ان اشعار سے ہو رہی ہے۔
کالی کالی دے آقا ذرا خبر لے منجد ہمار میں ہے بیڑا خیر الانام اپنا
اے ناخدا اے اُمت اب آنکر ترادو عالم سے ورنہ شاہِ مٹا ہے نام اپنا
(المحدث امروہوی ۷ جولائی ۱۹۱۶ء)

فخر الوابیہ مولوی نور حسین صاحب گرجا کھی کار کا راسخ عرفانی بھی حضرت محمد مصطفیٰ علیہ
التَّحیۃ و التَّنَا کو چارہ ساز جانتے اور سمجھتے ہوئے عرض گزار ہے کہ
میں بھی ہوں اُن کی چشمِ شفاعت کا منظر اے چارہ ساز میں بھی ہوں بیمارِ مصطفیٰ
(الاعتماد لاہور ص ۱۹۵ء)

حضرت قطبِ الاقطاب، فردِ الافراد، غوثِ الاعلیٰ، سیدِ الاسیاد، شیخِ الملکِ والجن
والانس علی الاطلاق بالاتفاق غوثِ الاعظم، غوثِ العالمین، شہنشاہِ بغداد، سیدنا شیخ
محمی الدین ابو محمد عبدالقادر الجیلانی الحسینی الحسینی البھغری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنہ کے سید
کے امجدِ کریم جل جلالہ اور رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم قبول اور منظور فرمائیں ذریعہ نجات بنائیں
اور دین و دنیا کی نعمتوں سے نوازیں آمین ثم آمین۔

طالبِ شفاعت نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
فقیرِ الباحامد محمد ضیاء اللہ الفتوری غفرلہ
خطیبِ مرکزی جامع مسجد علامہ عبدالحکیم علیہ الرحمۃ
تحصیل بازار سیالکوٹ۔

حرفِ آغاز

اہلِ دنیا گتھیاں دنیا کی سلجھاتے رہیں اپنا تو بس کام ہے مدح و ثناء مصطفیٰ علیہ السلام
 حمد بے حد ہے اس خالقِ یکتا کی جس نے دُوبتی انسانیت کو ساحلِ مراد تک پہنچانے کے لیے
 ائمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لال کو ناسخِ اہلِ کرب و محنت اور رحمتِ للعالمین و خاتم النبیین
 جیسے مناسب جلیلہ پر فائز کر کے کائنات کی صلاح و فلاح انہی کے اتباع پر موقوف کر دی۔ درود و سلام
 اُس سیدِ برابر پر جس نے بھولے بھگوں کو عبادۃِ اسلام پر ڈال کر ربِّ العالمین کے دربار تک پہنچایا حقیقت
 یہ ہے کہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ وہ اپنے مالک کو جانے اور خلق کے لیے سب سے بڑی نعمت
 یہ ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے یہ مسئلہ سیدِ کل ختمِ الرسل حضور سرورِ دو عالم محمد مصطفیٰ علیہ السلام و اثنائے
 حل فرمایا اور یہ نعمت انسان کو شہنشاہِ ارض و سما، تاجدارِ لولاک لما حضور احمد مجتبیٰ علیہ السلام و اثنائے
 طفیل ملی۔ گویا شیخ عطار کے بقول یہ بھی جائز ہے۔

حمد بے حد مر خدا تے پاک را اک کہ ایماں داد مشقتِ خاک را
 اور بقولِ اقبال یوں بھی ٹھیک ہے۔
 حمد بے حد مر رسولِ پاک ﷺ آں کہ ایماں داد مشقتِ خاک را
 بات ایک ہی ہے اذاد میں فرق ہے پہلے شعر میں حقیقت کا رنگ ہے اور دوسرے
 میں مجاز کا۔ وہاں بذاتہ یہاں بفضلہ۔

دوسرے الفاظ میں انسانیت کی تو جیسا سی صورت میں ہو سکتی ہے۔ جب پہلے وجود
 خدا (Existence of God) کا اقرار کیا جاتے اور معرفانِ خدا حاصل ہو جاتے۔
 وجودِ خدا کے منکروں نے خانہ پُری کے لیے اندھے مادے کو خدا ٹھہرایا اور شکم کی تاریکی ٹپٹیلوں
 میں آوارہ ہو کر عبادہ و منزل سے بے خبر ہو گئے۔ دوسروں نے خدا کا وجود تو تسلیم کر لیا۔ مگر خدا کو
 پہچاننے میں ٹھوکر کھائی۔ مظاہرِ قدرت سے لے کر سنگ و آتش تک کو خدا بتایا اور اشرافِ مخلوقات
 ہو کر ہر قسم کی مخلوق کو اپنا مسجود گردان لیا۔ آخر فاران کی چوٹیوں سے رسالت کا آفتاب عالمات

اُبھر جس سے کفر و شرک کے اندھیرے چھٹ گئے۔ اور انسان کے فکر و نظر کو توحیدِ ایمان کے اُجالوں سے منور فرمایا گیا۔ ہاں حبیبِ اکرم نورِ مجتہد رسولِ محترم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جلوہ فرمائے گیتی ہو کر کائنات کا سب سے دقیق مسئلہ حل فرما دیا۔

جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ ورودوں سے کھل نہ سکا !

وہ رازِ اک کھلی دالے نے سمجھا دیا چند اشاروں میں !

کائنات کے محسنِ اعظم نے انسان کو ایمان دے کر نظامِ حیات بننا اور ضابطہ اخلاق دے کر اُسے انسانیت کے مٹن سے آراستہ فرما دیا۔

ہوں لاکھ سلام اُس آقا پر بُت لاکھوں جس نے توڑ دیئے

دُنیا کو دیا پیغامِ سکون، طوفانوں کے رُخ موڑ دیئے

اُس رحمتِ عالم نے حصال کیا کیا نہ دیا انسانوں کو !!

دستور دیا، منشور دیا کچھ راہیں دیں کچھ موڑ دیئے

میرے آقا و مولا میرے ہی نہیں کائنات کے آقا و مولا، دارین کے ملجا و ماویٰ، عرش و

فرش کے شہریارِ ارض و سما کے تاجدار، حضورِ احمد مختار علیہ التَّوْحید والثناء نے انسان کو اس کا اپنا بھی

عرفان بننا اور خدا کا بھی۔ اُسے خالقِ کائنات کا بندہ بنا کر کائنات کا حاکم بنا دیا۔

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خودِ آگاہی کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

اب انسان مرکزِ عالم بن گیا۔ گردشِ لیل و نہار کا محور بٹھرا، حاصلِ کشتِ حیات ہوا۔ اس

نے مہر و ماہ پر کمندیں ڈالیں۔ مشرق و مغرب کے فاصلوں کو سیٹھا اور اپنوں بیکانوں کو وحدتِ نسلِ انسانی

کا درس دیا۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ کم از کم تہذیب و سائنس کی چکا چوند تو مغرب سے شروع ہوئی، نہیں

بلکہ عرب سے شروع ہوئی اور اکنافِ عالم میں اس کی شعاعیں پھیں۔ اوہام کی زنجیریں ٹوٹیں اور افکار

کی ظلمتیں دُور ہوئیں۔

انسان کو کمالات اس دربارِ دُور بار سے ملے اور اب بھی انسان کمالات کے حصول میں اسی

سرکارِ کا محتاج ہے۔ تہذیب و تمدن فلسفہ و منطق سائنس کی ترقی، انسان کے لیے سب سے بڑا کمال

نہیں بلکہ اس کی انسانیت اس کا عظیم ترین کمال ہے۔ سمندروں کی تہ میں غوطہ زنی، فضا کی وسعتوں

میں جست، زمین کے سینے میں اترنا، پہاڑوں کی چوٹیوں کی سیر سے اُس کی انسانیت کا کوئی تعلق نہیں پھیلیا سمندر کی تہ میں ہوتی ہیں، پرندے ہوا میں اڑتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ہاں ہاں چاند پر چڑھنا کمال نہیں۔ چاند کو مسخر کرنا کمال ہے (ذیہ تصرف لانا)

افسوس صد افسوس دورِ حاضر کے انسان نے سائنس کے ارتقار کو ہی اپنا ارتقا خیال کیا اور چند اشیاء کے فوائد و مصارف کے سمجھنے کو ہی معراجِ علم سمجھ لیا حالانکہ اسلام کے نور سے پھیلنے والی شعاعوں کا یہ صرف ایک ہی پہلو تھا۔

تو ہی ناداں چند کلیوں پر قناعت کر گیا ! درنہ گلشن میں علاجِ تنگیِ داماں بھی ہے نتیجہ یہ نکلا کہ ۔

جس نے سورج کی شعاعوں کو گرفتار کیا زندگی کی شبِ تاریک سحر کرنے سکا !
 ڈھونڈنے والا ستاروں کی گزرگاہوں کا اپنے افکار کی دنیا میں سفر کرنے سکا !
 یہ دور سائنس کا دور ہے۔ اس میں لوہے بجلی بھاپ وغیرہ کے خواص تو معلوم ہیں مگر انسانیت کے خواص اور جبل ہیں، فاصلے سمٹ رہے ہیں انسان بیم کٹ رہے ہیں۔ تہذیب کی روشنی بڑھ رہی ہے دل تاریک ہو رہے ہیں۔ خود غرضی، افراتفری، انتشار و اختلال یہ اس دور کے خاص تحفے ہیں۔ آدمیت چمچ زہی ہے۔ اخلاص لٹ رہا ہے شرافت ماتم کناں ہے اخلاقی اقدار دم توڑ رہی ہیں، مروت نالہ زن ہے انسانیت سسک رہی ہے اور تہذیبِ حاضر کے پاس اس کے دکھوں کا قطعاً کوئی مداوا نہیں اس سسکتی انسانیت کو صرف اور صرف رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا آستانہ ہی بچا سکتا ہے اور اس کا علاج ہے تو صرف انہی کا دیا ہوا نسخہ کیمیا ۔

آں کتابِ زندہ تدریجِ حکیم حکمتِ اولیٰ ایزال است و قدیم
 نوحِ انساں را پیغامِ آخری ! حامل اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
 گویا کائنات کو اب بھی ہمیشہ کی طرح قرآن کے دستور اور صاحبِ قرآن کے نور کی ضرورت ہے۔ قد بارک من اللہ نور و کتابِ مبین کے ابدی پیغام میں اسی طرف اشارہ ہے۔

امتِ مسلمہ کا جو خیرِ الائم ہے اور جسے اقوامِ عالم کی امامت کا منصب دیا گیا ہے۔ فرمیں اولین ہے وہ دوسری تک سیرتِ مصطفیٰ کے انوار بھی پہنچاتے اور قرآنِ حکیم کی تبلیغ بھی کرے۔

اس مقصد کے تحت ہر دور میں کام ہوا۔ مفسرین، مؤرخین، اہل حال و قال نے اپنے اپنے رنگ میں بارگاہِ خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام میں قلم کا غراج عقیدت پیش کیا اور وقت کے تقاضوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اسلام کی اشاعت فرمائی۔

زیر نظر کتاب بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ دورِ حاضر کے ایک عظیم مصنف و محقق یعنی حضرت علامہ مولانا محمد ضیاء اللہ قادری مدظلہ نے اسے تحریر فرمایا ہے۔ قادری صاحب چوتھوں صدی سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ صدی الحادی فتنوں اور گستاخانہ رجحانات کے اعتبار سے پہلے اودار سے مختلف ہے۔ خارجی اور داخلی دشمنوں نے اسلام کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔ اسلامی کے معاشی و سیاسی نظریات پر اعتراضات وارد کر کے طرح طرح کے شکوک و شبہات پھیلانے جا رہے ہیں اور نوجوان نسل کے ذہنوں کو مسموم اور ان کی فکر کو مفلوج کیا جا رہا ہے۔ اس بے پردہ حملے کا مایاب جواب اسی صورت میں ممکن تھا کہ داخلی طور پر ملت کی شیرازہ بندی ہو مگر ایسا بھی نہ ہو سکا۔ فردِ بند شجرِ اسلام کو کھوکھلا کر رہی ہے۔ حیرت ہے جن مسائل پر آج تک کسی اختلاف نہ ہوا یا لوگوں کی جدت پسندی نے انہیں بھی معاف نہ کیا۔ زیادہ افسوس اس کا ہے کہ اکثر اختلافات نشانِ سالِ کتاب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و رفعت سے متعلق ہیں۔ مسئلہ نور، علم غیب، حاضر و ناظر، ندائے یارِ رسول اللہؐ یہ وہ مسائل ہیں جن پر کبھی دو رائیں نہیں ہوتیں۔ اور اب اسلام کی داخلی فضا میں انہی مسائل پر جنگ و جدل، بحث و مناظرہ کے بازار گرم ہیں۔ سوچئے یہ کس قدر کربناک منظر ہے جب خود امتی ہی اپنے نبی کو عام بشر سے کچھ بھی زیادہ نہ ماننے پر مقرر ہوں۔ اُس کے خداداد علوم و افروز و کثیرہ پر معترض ہوں وغیرہ وغیرہ۔

مولانا قادری وقت کے ان تقاضوں سے بے خبر نہیں۔ وہ خارجی اور داخلی محاذوں پر

معرکہ آزمائی کے آداب کو بھی طرح سے واقف ہیں۔ مرزا سیّد طاہدہ، نجدیہ، دہلویہ اور روافض و خوارج سب ان کی مناظرانہ صلاحیتوں کا لوہا مانتے ہیں۔ مگر یہ کتاب بنیادی طور پر سیرت کی کتاب ہے۔ مولانا اس میں صرف اثباتی رنگ میں حضور سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح حیات بیان کرنا چاہتے ہیں۔ اس ضمن میں وہ حیاتِ مقدسہ کے ہر پہلو پر مقدّر بھر روشنی ڈالیں گے اور حسبِ ضرورت اختلافی موضوعات پر مثبت انداز میں دلائل و ثبوت کے انبار لگاتے

چلے جائیں گے۔ پروگرام یہ ہے کہ علم کی ہر نوع سے فائدہ اٹھایا جائے اور جدید و قدیم نیز شرقی و غربی فکر و نظر سے ایک گلدستہ نعت حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام تیار کیا جائے۔

اس وقت آپ کے ہاتھوں میں اصل کتاب کا مرتب پہلا حصہ ہے۔ مولانا غلام نے اس میں فقط تین موضوعات پر قلم اٹھایا ہے۔

۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اول الخلق ہونا۔

۲۔ حضور پر نور کا نور ہونا۔

۳۔ بشارات

امید یہ ہے ان مسائل پر ان سے زیادہ حوالجات اُردو زبان پر کہیں بھی کیجا نہیں جاتیں مولانا اس دور میں اس فن (کثرت حوالجات) کے امام ہیں۔ اصاعروا کابران کی تحقیقات پر حیرت زدہ ہیں اور منکرین و مہجود۔ یہ وہ وصف ہے جو ان کی ہر کتاب سے آشکار ہے بالخصوص میرت غوث الثقلین تو پاکستان کے عوام و خواص سے خراج تحسین وصول کر چکی ہے۔ اس کتاب کی عظمت اسی سے ظاہر ہے کہ زبدۃ العارفین، قدوة السالکین، سیدی و مرشدی قبلہ عالم حضور پیر سید علی حسین شاہ صاحب امت برکاتہم العالمین اور امام سیاست پیکرِ علم و عمل علامہ شاہ احمد نورانی بدظلمہ نے تقریب کے رنگ میں مہر تصدیق ثبت فرمادی ہے۔ مولانا نے اس کتاب سے فاسخ ہو کر زیرِ نظر کتاب کی تیاریاں شروع کر دیں یا یوں سمجھو غوث الوری رضی اللہ عنہ کے کوچہ سے ہو کر خیر الوری علیہ الرحمۃ و الثنار کے آستانے پر پہنچے ہیں۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ غوث الثقلین رضی اللہ عنہ نے اپنے (قادی) فقیر کو سید الثقلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دروازہ دکھا دیا ہے۔ یہ بھی تو حضور غوثِ اعظم ہی کی عنایت ہے کہ مولانا کی زبان میں حد درجہ سلاست و اثر ہے بمصدق عہد دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔

ان کا لباس سادہ، خوراک سادہ اور اسی طرح ان کی زبان بھی سادہ ہے۔ سادگی کو بھی اگر ایمان کی نشانی قرار دیا گیا ہے تو ان کے ایمان کی کیفیت ظاہر و باہر ہے۔ مگر یہ سادگی پر کاری سے بھی آراستہ ہے۔ ان کے افکار میں باطل سوز بھلیاں چمکتی ہیں۔ ان کے دلائل کی قوت الہیہ معلوم ہوتی ہے۔ ان کا سوز دلوں اور نفسِ گرم گستاخانِ رسالت کے لیے پیغامِ ہلاکت ہے۔

یہ سچ ہے کہ ڈاکٹر علاء اقبال علیہ الرحمۃ نے فلسفہ جدید کو عشق کے سمندر میں غوطہ زن کیا۔ یہ بھی درست ہے کہ اس صدی کے سب سے بڑے مفتی مولانا شاہ احمد رضا خاں قدس سرہ نے علم و افتاد میں عشق رسول کی روح پھونک دی اور یہ ان کا سب سے بڑا کمال ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ دورِ ماضی میں مولانا شاہ احمد نورانی نے خازنِ سیاست کو گلزارِ عشق بنانے کے لیے ٹک دو کی۔ اور کسی حد تک یہ بات بھی کہی جاسکتی ہے کہ مولانا قادری نے بحث و مناظرہ کی خشکیوں کو عشقِ رسول سے تر کر دیا ہے۔ مولانا ایک روشن خیال عالمِ دین، شرف نگاہ، مغلز، بلند پایہ خطیب، عالی ہمت رہنما اور تحقیق پسند مصنف ہیں۔ ان کے کتب خانے میں مختلف علوم کی مختلف زبانوں میں ہزاروں کتب درمائل ہیں۔ انہیں مطالعہ سے گہرا شغف ہے۔ ملک کے طول و عرض ان کی خطیبانہ لکازوں سے گونج رہے ہیں۔ اور دوسری طرف ان کی تحقیق بھری تحریریں مخالفین کو ساکت و صامت کر رہی ہیں۔ لیکن میں پھر کہوں گا ان سب سے بڑی عنایت ان کا جذبہ عشقِ رسول ہے جس نے خود ان کی تحریر و تقریر میں ایک نور بھر دیا ہے۔ یہ خاص شرف ہے جو ہر کسی کو نصیب نہیں ہوتا۔

یہ رتبہ بلند بلا جس کو مل گیا

خدا و مصطفیٰ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے فضل سے یہ وصف اس کتاب میں بھی پوری طرح موجود ہے بلکہ زیادہ ہے۔ کثرتِ حوالجات ہی سے سکون نہیں ملتا بلکہ اندازِ بیان بھی تسکین بیز ہے کتاب کا نام انہوں نے انوارِ المحمدیہ فی سیرتِ المصطفویۃ تجویز فرمایا ہے اس میں ایک لطیف نکتہ بھی ہے یعنی یوں تو حضور پر نور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور سے کون و مکان روشن ہیں مگر محمدیت حضور کی شانِ منہریت کی طرف اشارہ ہے۔

مصدرِ منہریت پر بے حد درود ! منظرِ مصدريت پہ لاکھوں سلام !

یہ رحمتِ للعالمین کی شانِ بے مثلی ہے۔

مَنْزَلَهُ عَنْ شَيْءٍ يَكُ فِي مَحَاسِنِهِ
فَجَوْهَرُ الْجَمِّ فِيهِ غَيْرُ مُنْقَسِمٍ

کتاب کا نام بھی تبارک ہے کہ کیتانی کے انوارِ صرف ذاتِ مصطفیٰ اور سیرتِ مصطفیٰ میں ہیں یعنی کیا کہوں وہ آپ ہی اپنا جواب اب اس نقطہ نظر سے کتاب کو ملاحظہ فرمائیے۔ سطر

سطر اس کی تصدیق کرے گی اور نقطہ نقطہ اس بحث کی وضاحت کرے گا۔

دُعا ہے مولائے اکرم ربِّ عالم جل مجدہ اپنے محبوبِ کریم، رسولِ عظیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان کے تذکارِ عیال کو قبول فرمائے اور نوجوانانِ ملت کو اس سے سرور و رہونے کی توفیق ارزائے فرمائے۔
مولانا باقی حصصِ دین میں وصال شریف تک کے حالات ہوں گے، کہہ سکیں ادہم سب کو
عشقِ رسول کی دولتِ سرمد نصیب ہو۔

عزُّ اُمّیّتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دُعا کے بعد

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِّیْ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ

الرُّسُلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ وَ اَصْحَابِہِ الْمُنْتَظَرِیْنَ۔

دُعا گو۔

عبید المصطفیٰ محمد حسین آسی نقشبندی

ایم اے (اسلامیات)، ایم اے (اُردو)

گدائے آستانِ لائمانی علی پور شریف،

پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ کالج سیالکوٹ

مدنی تاجدار

از تبرکاتِ عمدۃ المحتسین زبدۃ المفسرین صدالافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی علیہ الرحمۃ

ہستی کا پہلا نقش | دائرۃ کائنات کا مرکز مجموعہ مخلوقات کا حرفِ اولیٰ، گزائرِ خلایق کا سب سے

جس کے ظہور نے اپنے پر تو جمال کے فیضان سے کائنات کو مالا مال کر دیا یہ کاتبِ قدس کے علمِ ایجاد کا سب سے پہلا نگار ہے۔ اسی نے اپنے حسن و جمال زیبائی و بیکاری خوبی دلربائی سے ہمہ تن سراپا زبان ہو کر اس کی صنعت و حکمت علم و قدرت بدیع نگاری نادر طرازی اوصافِ کمال عزت و جلال کی بر ملا شہادت دی (علیہ ازہر صلوات و اعلیٰ تسلیات) اس کی شان والا سے اُس کی شانِ عالی ظاہر ہوئی۔ اس کی ہستی مقدس سے اُس کی ہستی پاک پہچانی گئی۔ آیت: **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ الْأَيَّةَ**۔ آیت: **هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ الْأَيَّةَ**۔ قرآن پاک ان آیاتِ طیبہ میں یہ تعلیم فرماتا ہے کہ اللہ عز و علا تبارک و تعالیٰ کی معرفت کا ذریعہ سید ابراہار صلی اللہ علیہ و آلہ و بارک وسلم کے محاسن و اوصاف کی معرفت ہے عالم کی تمام ہستیاں اسی پاک ہستی کا صدقہ جہان کے سارے وجود اسی پاک وجود کا طفیل ہیں۔ بیشک ثانی ازل پر موقوف اور اپنی ہستی میں اُسی کے دامن کے ساتھ مرکب ہوئے ہیں مگر اس میں بھی شک نہیں اول اپنے وصف اولیت میں لاثانی سلسلے کا ثانی نہیں اس ہستی مقدس کا کوئی نظیر ہے نہ مثیل نہ ہمتا نہ عدیل۔ لاثانی نے لاثانی بنایا ہے۔ بے نظیر نے بے مثال پیدا کیا ہے۔ اُس روح مصور جانِ مجسم پہ بے شمار دود جس کے وجود نے وجود بے کیف کا پتہ دیا اور جس کے حُسنِ ملیح نے محبوبِ حقیقی کے حُسن کا حُجبہ پڑھا۔ وہ حُسن بے پردہ جو بے شمار حجاب رکھتا تھا۔ اور باوصف غایتِ ظہور و اشراق کمالِ خفا و استتار میں تھا۔ ہر کہیں جلوہ افروز تھا اور کہیں نظر نہ آتا تھا۔

بے پردگی تو پردہ تو !! اے نورِ نظر حجابِ آ کے!

بیمہ و پایاں نشان رکھتا تھا۔ اور بے نشان تھا اُس کا جلوہ دلربا مدنی محبوب کے رخسارِ نور میں نظر آیا۔ آئینہ کی جلانے یار کے رخ سے برقع اٹھایا جو آنکھ میں نہ آسکتا تھا وہ دل میں سما یا جس کا پتہ نہ تھا وہ رہنما ہوا۔

عشاق کی راہ طلب میں حیرانی و پریشانی دور ہوئی۔ مراد طالب ہے ہم اس غوش ہے اور مطلب آرزو مند کی تلاش
بے نشانی نشان بنی۔ اور پردہ دید کا ذریعہ ہوا چشم حیران نصیب اور دیدہ حیران کو دیدہ جمال منیر آئی نظر بازی
کے لطف اٹھانے اور زبان و دل فدا کرنے کا موقع ملا۔

چھپ کے پردے میں آنکھ کے وہ حسنین دل کے مجھے میں ہو گیا ہے مکین!
لاکھ پردے میں اور پردہ نہیں! جلوہ گر گشت یار پردہ نشین
غمرہ زن گشت حسن در بازار!

حسن ازل عربی شاہد کی طلعت میں نمودار ہوا۔ نورِ قدیم نے برزخی حجاب میں ظہور فرمایا۔ حق ہے کہ
یہ ذاتِ برحق آئینہ حق مناس ہے۔ عالمِ دنیا میں اُس کا ورودِ ظہور اور پیکرِ بشری اور صورتِ انسانی میں اُس
کی جلوہ نمائی۔ اسی کو تعینِ اول کہتے ہیں یہی مخلوقات کا مبداء اور نور الہی کا پہلا پرتو ہے۔ یہی ناسبِ حق
اور خلیفہ مطلق ہے یہی آفرینشِ عالم کا مقصود ہے۔

مقصود ذاتِ تست و گر جملگی طفیل!

خَلَقْتَ الْخَلْقَ لَا عَرْضَ لَكَ كَوَامَتِكَ وَمَنْزِلَتِكَ عَلَى كَوَلَاكَ لَمَّا
حدیثِ قدسی خَلَقْتَ الدُّنْيَا يَعْنِي اللَّهُ تَعَالَى فَرَمَانَا ہے کہ میں نے مخلوقات کو اس لیے پیدا کیا
تاکہ اے حبیبِ آپ کی کرامت و منزلت کی اُن کو معرفت کرادوں۔ اگر آپ نہ ہوتے تو میں ہرگز دنیا کو پیدا
نہ کرتا۔

تمام دنیا اسی پاک بستی کی عزت و منزلت ظاہر کرنے کیلئے مخلوق ہوئی۔ ہر ممکن کو اسی کی اطاعت و خدمت
اسی کے اظہارِ شان و شوکت کے لیے وجود و مرحمت ہوا۔ اسطوتِ الہیہ اور وجودِ حق اُسی کے وجود و مبارک سے
پہچانا گیا۔ جمالِ کبریائی کی معرفت اُسی کی بدولت ہوئی۔ کاتبِ ازل نے سب سے پہلا جو و کشفِ نقش رقم فرمایا سب
سے اول جس ذاتِ اقدس کو ہستی عنایت کی وہ عربی تاجدار کا نورِ پاک تھا۔ یا جابر ان الله خلق
نُورَ نَبِيِّكَ قَبْلَ الْاَشْيَاءِ اس نورِ پاک کو نبوت و رسالت کا جلیل منصب مرحمت کیا۔ اُس
کی خلافتِ عظمیٰ و نبوتِ کبریٰ کا سکہ جاری ہوا۔ فرمانِ ذاتی و حکمرانی کے اعلان کیے گئے۔ نیابتِ حق کے اونگٹ
سر پر تمکین فرما کر عزت و جلالت کا تاج زیب سیراقدس فرمایا۔ تخت نشینی و تاجپوشی کی دھوم مچی اور
ابھی تک آدم علیہ السلام کی روح جسم سے متعلق بھی نہیں ہوئی۔ ابوالبشر کا پہلا بھی نہیں بنا کُنْتُ

نَبِيَّآوَادَمُ بَيْنَ الزَّوْجِ وَالْجَسَدِ كُنْتُ نَبِيَّآوَادَمُ لِمَجْدَلٍ فِي طِينَتِهِ -

بابائے شفیق ہر دو عالم فرزندِ خلف ترین آدم !
از عیسے مریمی موحشہ بر عالم و آدمی مقدم !

اے نام تو بر زمین مستند !

خوانند بر آسمانست احمد

کائنات میں کسی ہستی کا ظہور کسی نئے نقش کی نمود کسی وجود کا نہا نغمانہ عدم سے قدم
نیا مولود لکانا بڑی پُر لطف بات ہے جس کے لیے خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ انتظار کھینچے جاتے ہیں
آنکھیں شوق کے ساتھ دید کے لیے وا ہوتی ہیں۔ دلوں کو سرور کی لذت حاصل ہوتی ہے۔ عام ازینکہ یہ
ہستی کسی رتبہ اور منزلت کی بروختے اگر انسانی مصنوعات جو اپنے ہی جیسے افراد کی کھل و تدریر کا نتیجہ ہیں۔
اُن پر کس قدر خوشیاں کی جاتی ہیں۔ ریل جب ایجاد ہوئی اُس پر کس حیرت و استعجاب سے نگاہیں پڑیں اور
اُس کی تعریف سے ہر زبان نے استلذاز کیا۔ ہوائی جہازوں کی خبریں کس شوق کے ساتھ سُنی جاتی ہیں ان
کے تذکرے کس لطف کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں تجربہ شاید ہے کہ برہمنی چیز سے طبیعت کو ایک بے لاشست
اور سرور حاصل ہوتا ہے۔ کھل جُدیڈ لَدِیڈ جُبا دلی درجہ کی موجودات اور اپنے دہم خیال کی
بنیادوں پر تعمیر کی ہوئی عمارت تک کا عالم ہستی میں نمودار ہونا۔ ایک وقعت رکھتا ہے اور فرح و انبساط کا مزہ
ہوتا ہے۔ دنیا اُسی سے ایک نئی زینت حاصل کرتی ہے تو کسی اعلیٰ مخلوق کا پیکر وجود میں ظاہر ہونا اور صانع
عالم کی قدرت کے کرشمے اور بدیع نگاری کے مرقع کا رونما ہونا کتنی شان و شوکت کیسی عظمت و جلالت
کس قدر فرح و طرح کے لوازم اپنے ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور دنیا میں اُس کے ظہور سے کیسی تھل اور روشنی۔
کیسی دھوم دھام ہوگی۔

روزِ مزہ کا مشاہدہ ہے کہ ہر غریب اور ادنیٰ شخص کے یہاں بچہ پیدا ہوتا ہے تو روزِ استقرارِ حمل
سے وضع کی ساعت تک ماں باپ عزیز و اقارب اور ان کے دوست احباب کے ساتھ کیسا پُر لطف
انتظار کرتے ہیں دُعا میں مانگتے ہیں۔ اُمیدوں کے مزے لیتے رہتے ہیں۔ پیدائش کے وقت جب یہ نیا
مولود دنیا میں قدم رکھتا ہے تو سب پھول کی طرح کھل جاتے ہیں۔ ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں
دوست احباب کو مزہ پہنچاتے ہیں دُشمن کو باغ باغ ہو جاتے ہیں خطِ یکھے جاتے ہیں۔ تار و رے

جاتے ہیں شیرینیاں تقسیم ہوتی ہیں عیش و نشاط کی محفلیں ترتیب دی جاتی ہیں۔ دعوتیں کی جاتی ہیں۔ داد و بخش کا بازار گرم ہوتا ہے خوشی کے سارے لوازم پورے کیے جاتے ہیں پھر اسی خوشی کے دن کی یاد تازہ کرنے کے لیے سال بسال سالگرہ کی جاتی ہے۔ اور اس میں دل کے حوصلے دکھائے جاتے ہیں۔ یہ تو معمولی معاشرت رکھنے والوں کا تذکرہ تھا۔ دنیا میں اقبال و اقتدار رکھنے والے تاج و دیہم کے مالک تخت و سریر کے والی سنے پہان کا کس کر و فر سے استقبال کرتے ہیں۔ اور تولد فرزند کی خوشی میں کیا کیسا اولوالعزماں دکھاتے ہیں۔ یہ بھی ادنیٰ وجود ہیں۔ وہ اعلیٰ ترین کائنات جن کی پاک بستیوں سے خدائے پاک کی بستی پہچانی جاتے عالم میں انقلاب کر دیں۔ دنیا کو سبھی وہی خواص کے پنجے سے چھڑا کر ملکی صفات کے ساتھ متصف بنادیں۔ نفسانی کدورتوں کو بجائے ربانی الوار سے قلوب کو معمور فرمادیں۔ انسانی نفوس کو شائستگی عنایت فرمائیں۔ دنیا کو دستگیر بن کر قعر منالالت سے نکالیں۔ عدل و انصاف کے قوانین جاری کریں ظلم و جہالت کی افواج کو شکست دیں۔ دُور افتادوں کو منازلِ قرب تک پہنچائیں چھوٹے بہوؤں کو رب سے ملائیں۔ اُن کی ولادت مبارکہ عالم کے لیے رحمت جہاں کے لیے نعمت آفتاب کی طرح بلکہ اُس سے کہیں زیادہ اُن کا فیض برسرِ کرم ہے۔ اور کائنات کے تمام خوش نصیب اُس سے بہرہ اندوز اور فیضیاب ایسی پاک بستیوں کا ظہور اور اُس کی یادگاریں کس فرح و طرب کس خرمی و شادمانی کس شان و شوکت کس دھوم و دھام کی مستحق ہیں۔ آیت: **وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِ يَا قَوْمِإِذْكُنتُمْ أَهْلًا لِّعَلِيَّكُمْ أَذْجَعَلْ فِيكُمْ أَنْبِيَاءَ ۖ**

جس ادنیٰ بستیوں کے ظہور کی خوشی کی جاتی ہے۔ اور اُن کی یادگاریں قائم ہوتی ہیں تو اعلیٰ ترین کائنات اور مقصود آفرینش جو ذات ہو اُس کے روتی افروز ہونے کی کس قدر خوشی ہونا چاہیے اور اُس کی یادگاریں کس شان و شوکت کے ساتھ قائم کرنا لازمی ہیں۔ کارِ سازِ قدرت سراسر وجودِ اقدس کو زلزلے انداز کے ساتھ عجب شان و شوکت سے ظاہر فرمایا۔ دنیا میں تبدیلیاں ہوتیں فصل اور موسمی تغیرات نے ایک عظیم انقلاب پیدا کرنے والی ہستی کے درود کی خبر دی۔ قحط سالی رفع ہوئی۔ تمام جہاں مرفہ الحال ہو گیا۔ اس کو اس مولودِ مسعود کی دعوتِ عامہ اور ضیافتِ سرور کہیے خواہ صدقہ و خیرات سمجھئے حاصل یہ کہ عالمگیر مصیبت کے بجائے رحمتِ عامہ کا نزول ہوا۔ خشک اور خشک میدان سرسبز و شاداب ہوئے سوکھے درخت پھل لائے۔ دُبیے جانور فر بہ ہو گئے بھوکے قحط زدہ سیر معلوم ہونے لگے۔ عالم کا نقشہ

بدل گیا۔ دنیا کی کاپی پٹ گئی۔ نظامِ قدرت کے عظیم نشان تبدیل نے ایک ستر الہی کے ظہور کا پتہ دیا۔
 بیت خانوں میں بل چل چکی۔ بُت سرخاک ہوئے۔ جھوٹی حذائی کی جھوٹی شوکت خاک میں ملی۔ باطل مسجودوں
 کی رسوائی و خواری نے ان کے نُطلان کی شہادت دی۔ آتش خانوں کی صد ہا سالہ آگ سرد ہوئی۔ عزت و
 جبروت لے لے بادشاہوں کے قصرِ الویاں زلزلہ میں آئے۔ فلکِ رفعت قلعوں کوہِ ساماں دیواریں شق
 ہوئیں۔ کنگرے سر بسجود ہوئے۔ شیاطین کے تحت الٹ گئے۔ ربانی انوارِ خطہ خاک کی طرف متوجہ ہوئے۔
 عالمِ ملائکہ میں دھو میں مچیں۔ روحانیات کے درود سے صحنِ زمین پر ہو گیا۔ آرزو مند ان جمال کی چشم
 تنہا وا ہوئی۔ زکس منتظر کا فرش بچھا۔ رحمتِ الہی کا شامیانہ بنا۔ گلشنِ تنہا میں بادِ مراد چلی۔ بامِ کعبہ پر علم سبز
 نصب ہوا۔ کونین کے تاجدار کی آمد آمد کا غلغلہ مچا جہاں نور سے معمور ہوا۔ فرح و طرب نے عالم پر قبضہ
 کیا۔ شبِ غم نے بستر اٹھایا۔ صبحِ اُمید نے چہرہ دکھایا۔ ۲۰ اپریل ۱۳۵۷ھ یا ۱۲ ربیع الاول کو صبح صادق
 نے طلوع فرمایا۔ تھو مکرمہ کے مقام پر عبد المطلب کے گھر میں عبد اللہ کے فرزند خلیل اللہ کے نورِ نظر کونین کے
 سرورِ دایرین کے تاجور نے آمنہ کے پیلو سے ظہور فرمایا۔ شنگانِ جمال کو شرابِ بیدار سے سیراب فرمایا۔
 آفتابِ حق و ہدایت طالع ہوا۔ نورِ الہی نے جلوہ فرمایا۔ تمام موجودات نے مرجامِ حیا کہا ۵

ولد الحبيب ومثله لا يولد ولد الحبيب وخده لا يتورد
 ولد الحبيب مطيباً ومكحلاً فالنور من وجناته يتوقد

يا قوم على النبی صلوا

تولبوا وتضرعوا وذلسوا

(ماہنامہ السواد الاعظم ص ۸ ربیع الآخر ۱۳۳۸ھ)

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي تَحَمَّدُهُ وَتُسْتَعِينُهُ وَتَسْتَغْفِرُهُ
 وَلَوْ مِنْ يَدِهِ وَتَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَتَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهِ
 الْفُسِينَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِي اللَّهُ فَلَا ضَلِيلَ
 لَهُ وَمَنْ يُضِلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا
 اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَلَا وَلَدَ لَهُ وَلَا وَالدَ لَهُ وَلَا
 مَوْلُودَ لَهُ وَلَا زَوْالَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَسَيِّدَنَا
 وَمَوْلَانَا وَمَلِجَانَا وَمَاؤُنَا وَأَوْلِنَا وَاعْلَانَا وَحَبِيبَنَا وَنَحْبُوبَنَا
 وَدُّفَنَا وَرَحِيمَنَا وَكَرِيمَنَا وَعَلِيمَنَا وَسَمِيعَنَا وَشَفِيعَنَا وَ
 نَصِيرَنَا وَبَشِيرَنَا وَنَذِيرَنَا وَخَبِيرَنَا وَكَفِيلَنَا وَمَطْلُوبَنَا
 وَكَفِيلَنَا وَمَسْلِكَنَا وَمَالِكِ مِلْكِ رَبِّنَا يَا ذَا رَبِّنَا وَرَبِّلَنَا
 وَمَطْلُوبَنَا وَمَقْصُودَنَا وَمَوْجُودَنَا وَنُورَنَا وَنُورَ إِيْمَانِنَا وَنُورَ
 إِسْلَامِنَا وَنُورَ دِينِنَا وَنُورَ مِلَّتِنَا وَنُورَ شَرْعِنَا وَنُورَ رَبِّنَا وَ
 نُورَ ذَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ صِفَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ سَمَوَاتِ رَبِّنَا وَنُورَ
 أَرْضِ رَبِّنَا وَنُورَ عَرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قُرْشِ رَبِّنَا وَنُورَ قَلَمِ
 رَبِّنَا وَنُورَ لَوْحِ رَبِّنَا وَنُورَ كُرْسِيِّ رَبِّنَا وَنُورَ قُبُورِنَا وَ
 نُورَ صُدُورِنَا وَنُورَ قُلُوبِنَا وَنُورَ بُيُوتِنَا وَنُورَ عُيُونِنَا وَنُورَ
 أَجْسَادِنَا وَنُورَ أَجْسَامِنَا وَنُورَ أَرْوَاحِنَا وَنُورَ يَمِينِنَا وَنُورَ
 أَيْدِينَا وَنُورَ أَوَّلِنَا وَنُورَ آخِرِنَا وَنُورَ ظَاهِرِنَا وَنُورَ بَاطِنِنَا
 وَنُورَ عَلُومِنَا وَنُورَ قُرْآنِنَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَأَوْلَادِهِ وَخُلَفَائِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاهُ
 وَعَشَرَتُهُ وَبَنَاتُهُ وَعَشِيرَتُهُ وَأَحِبَّائِهِ وَأَوْلِيَّائِهِ أَجْمَعِينَ

بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
نَبِيِّ الْكَرِيمِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالتَّسْلِيمِ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

(پ ۶ ع ۷)

جس اللہ تعالیٰ کے پیار سے محبوب و مطلوب منزہ عن کل عیوب و امانے عیوب
احمد مختار، کل کائنات کے تاجدار، پیاری اُمت کے غمگسار، بکیوں اور بے بسوں کے مددگار
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی مبارک سیرت مطہرہ لکھی جا رہی ہے۔ رب
العالمین جل جلالہ نے ان کو اپنی مقدس، تمام کتابوں سے برتر اور افضل کتاب قرآن مجید،
قرآن مجید اور برہان رشید کی اس آیت میں ان کی آمد آمد اور ان کی شان بیان کرتے
ہوئے ان کو نور قرار دیا ہے جیسا کہ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے
اُن مستند مفسرین عظام محدثین کرام نے جنہیں ہر طبقہ اور گروہ کے اکابرین اور رہنما ان کو
مستند اور مستند سمجھتے ہوئے اپنی اپنی کتابوں اور تحریروں میں ان کے حوالہ جات بیان کرتے
ہیں، اپنی اپنی کتب تفاسیر اور کتب احادیث میں نور سے مراد سرور کائنات، مخیر موجودات
منہج کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات والتسليمات کی ذات بابرکات قرار دیا
ہے۔ ذوق و شوق میں اضافہ اور تسکین قلبی کی خاطر مفسرین اور محدثین کی اصل عبارات
پیش خدمت ہیں۔

تفسیر کبیر | امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں اِنَّ الْمُسَادَّ
بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ نُّورٍ

سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر کبیر ص ۳۹۵ ج ۳ مطبوعہ مصر)

تفسیر خازن

امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

بیشک آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور
مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ لِّعَيْنِيْ مُحَمَّدًا
یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

(بقیہ صفحہ ۳۷) نیز لکھا ہے کہ امام فخر الدین رازی رضی اللہ عنہ عقیدہ اور مذہب کے مسلمان اہلسنت تھے۔ اور ان کی تفسیر کا اصلی نام مفاتیح الغیب ہے جو اہم باسمی ہے۔ اسلامی کتب خانہ میں اس کی نظیر دوسری تفسیر میں نہیں پائی گئی۔ نہ متقدمین کی نہ متاخرین کی۔ ہم (ابراہیم میر) امام کے وصف میں ورق کے ورق پھر دیتے لیکن خیال آیا کہ کیا یہ بزرگ امام میری توصیف کا محتاج ہے اور اس کی تصنیفات اس کی زندہ گواہ موجود نہیں ہیں؟ تفسیر کبیر کی تفسیر میں بھی ہم کئی ورق لکھ ڈالتے لیکن خیال آیا کہ اہل علم کے لیے خود تفسیر کبیر کا مطالعہ کافی ہے۔ ہمارے بیان کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں صرف اتنا کہوں گا کہ میرے (ابراہیم میر) کے استاد مخدوم حامل لوا السنن مولانا مولوی غلام حسن صاحب جو مختلف علوم عقلیہ و نقلیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں (المحدثات ص ۲۵۷ جولائی ۱۹۱۲ء) ولابیہ کے مولوی عبد المجید سوہدوی بیان کرتے ہیں کہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی تفسیر قرآن کے امام فخر الدین رازی کے بہت مداح تھے اور آپ کی تفسیر کبیر سے البازہ محبت رکھتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے قرآن پاک کو جتنا سمجھا اسی تفسیر سے سمجھا۔ (الاعتصام لاہور ص ۱۹ اپریل ۱۹۷۴ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے تفسیر کبیر کو بے مثل تفسیر لکھا ہے (تفسیر واضح البیان ص ۲۵) ولابیہ کے حافظ محمد صاحب دہلوی نے امام رازی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلی ص ۱۲ جنوری ۱۹۴۲ء) ولابیہ کے حافظ عبد اللہ دہڑی لکھتے ہیں کہ امام رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں (مدایت تفسیری ص ۹)

لے ان تفاسیر کے معتبر ہونے کا تذکرہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی (جو کہ ولابیہ غیر معتدین کے سرخیل اور معتد رہنما شمار کیے جاتے ہیں) اس طرح کرتے ہیں کہ محمد تفاسیر معتبرہ کیا معقولی اور کیا منقولی مثل تفسیر کبیر و تفسیر معالم و جلالین و تفسیر فیضی و رحمانی و فتح البیان و جامع البیان و مدارک و سراج منیر (باقی اگلے صفحہ پر)

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم مبارک نور اس لیے رکھا کیونکہ جس طرح نور سے اندھیروں میں ہدایت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح آپ کی ذات بابرکات کی نورانیت سے راہ ہدایت ملتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّمَا سَمَّاهُ اللّٰهُ نُورًا لِأَنَّهُ يُهْتَدَى بِهِ كَمَا يُهْتَدَى بِالنُّورِ فِي الظُّلُمِ.

(تفسیر خازن ص ۸۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

تفسیر مہیاوی | میں امام عبدالرحمن بیضاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نور سے مراد سرکارِ دو عالم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
(تفسیر مہیاوی ص ۹۲)

اللّٰهُ نُورٌ يُرِيدُ بِالنُّورِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

تفسیر معالم التنزیل | میں امام ابو محمد الحسین الفرار البغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں
بے شک آیات ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔
(تفسیر معالم التنزیل ص ۲۳ بر حاشیہ تفسیر خازن)

تفسیر ابن عباس | سید المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۳۸) و خازن و کشاف و تفسیر ابی السعود و عباسی و بیضاوی و تفسیر ابن کثیر میں وَ مُطَهَّرُكَ مِنَ الدِّينِ كَفَرُوا وَاكْفَرُوا لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ كَافِرٌ سِوَاكَ (شہادۃ القرآن ص ۸۴ ج ۱ از ابراہیم) جب مُطَهَّرُكَ مِنَ الدِّينِ كَفَرُوا وَاكْفَرُوا لَمْ يَكُنْ مِنْهُمْ كَافِرٌ سِوَاكَ آپ کے اور ہمارے نزدیک درست ہیں اور ہم ان مفسرین کی اس تفسیر کو صحیح تسلیم کرتے ہیں تو پھر قد جبار کم من اللہ نور کی تفسیر میں نور سے مراد سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو ماننا (جو کہ انہیں مفسرین کی تفسیر سے ظاہر اور واضح ہے) میں کیوں پس و پیش کیا جاتا ہے بلکہ انکار کیا جاتا ہے۔ پس دیانتدار اور آخرت کا خوف رکھنے والا کوئی شخص بھی نور سے مراد سرکار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں کا انکار نہیں کر سکتا۔ خدا ہم اللہ تعالیٰ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَصُورٌ
يَعْنِي مُحَمَّدًا

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

(تفسیر ابن عباس ص ۳۷ مطبوعہ مصر)

تفسیر مدارک | میں امام ابوالبرکات عبد اللہ بن احمد النسفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ النُّورُ مُحَمَّدٌ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَتَنَهُ يُهْتَدَى
بِهِ كَمَا سُوِيَ سِرَاجًا۔
(تفسیر مدارک ص ۲۰۶ ج ۱)

بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
ہیں کیونکہ ان کی نورانیت کی وجہ سے ہدایت حاصل
ہوتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کا اسم
شریف سراجاً رکھا ہے۔

تفسیر سراج المنیر | میں امام محمد شربنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
هُوَ مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔
(تفسیر سراج المنیر ص ۳۶ مطبوعہ نوکثور)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور وہ نور محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام ہیں۔

میں امام ابوالسعود علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں

تفسیر ابوالسعود | قَدْ جَاءَكُمْ
مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَ كِتَابٌ مُبِينٌ
قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ هُوَ
الرَّسُولُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔ (تفسیر ابوالسعود ص ۳۶ ج ۲ برعاشیہ تفسیر کبیر مطبوعہ مصر)

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
سے نور اور روشن کتاب مبین کرام علیم
ارحمہ نے فرمایا ہے کہ اول نور سے مراد
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ہیں۔

۱۔ تفسیر سراج منیر کا حوالہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی نے اپنی کتاب سراجا منیر میں بھی
درج کیا ہے دیکھئے سراجا منیر املہ
(فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

تفسیر جلالین | میں علامہ امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور وہ نور نبی پاک احمد مجتبیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم ہیں۔ (تفسیر جلالین ص ۹۷)

تفسیر ابن جریر | میں امام ابو جعفر محمد بن جریر الطبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف
 سے نور یعنی نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے حق کو
 روشن فرمایا اور جن کی طفیل اسلام کو غلبہ عطا فرمایا
 اور آپ کی جلوہ نمائی سے ہی اسلام غالب ہوا۔
 آپ کے صدقہ سے شرک کو مٹایا گیا۔ تو آپ نور
 الحق۔ (تفسیر ابن جریر ج ۹ ص ۶ مطبوعہ مصر)

۱۔ تفسیر جلالین تمام مذاہب کے درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہے ہر مولوی اپنے مدرسہ میں تعلیم
 حاصل کرتے ہوئے یہی پڑھتا ہے کہ نور سے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں مگر نور کے منکر باہر
 لوگوں کو اپنے درس حاصل کردہ کے خلاف تبلیغ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہدایت فرمائے آمین (فقیر قادری)
 ۲۔ سرکار الوہابیہ شمار اللہ امرتسری نے علامہ سیوطی کو خاتم المحدثین لکھا ہے۔ (المحدثات ص ۲۴ ستمبر ۱۹۱۳ء)
 ۳۔ دیوبندیوں کے مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ طبری اس درجہ کے شخص ہیں کہ تمام محدثین ان کے فضل و کمال
 وثوق اور وسعت علم کے معترف ہیں ان کی تفسیر حسن التفاسیر خیال کیا جاتا ہے۔ محدث ابن خزیمہ کا قول ہے
 کہ دنیا میں کسی کو ان سے بڑھ کر عالم نہیں جانتا (سیرت النبی ص ۲۱ ج ۱) حافظ ذہبی نے ابن جریر طبری
 کو اسلام کے معتمد اور مستند آئمہ کرام میں شمار کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ص) غیر معتدین و باہیوں کا ترجمان
 لکھا ہے کہ ابن جریر طبری ایک عظیم الشان مفسر محدث اور مورخ ہیں۔ (الاعتصام لا بوم ص ۲۰ فردری ۱۹۵۹ء)
 ۴۔ نواب صدیق حسنی بھوپالی نے تفسیر ابن جریر طبری اور تفسیر جلالین کو نافع تر تفسیر لکھا ہے۔ (العقائد الصیغہ ص ۱۲)

تفسیر روح المعانی | میں امام محمود آلوسی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

كُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ أَيْ عَظِيمٌ وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور جو کہ عظیم نور ہے۔ اور وہ نور الانوار نبی مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ (تفسیر روح المعانی ج ۱)

تفسیر صاوی | امام احمد صاوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

كُم مِّنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُورًا لِأَنَّهُ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيهَا لِلْإِشَادِ وَلِأَنَّهُ أَضَلُّ كُلِّ نُورٍ حِسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور وہ نور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہیں۔ آپ کا اسم شریف نور اس لیے رکھا گیا ہے کہ آپ دلوں کو نور بصیرت بخشتے ہیں اور ان کو ارشاد فرما کر ہدایت دیتے ہیں۔ کیونکہ آپ ہر حسنی اور معنوی نور کی اصل اور بنیاد ہیں۔

(تفسیر صاوی ص ۳۵ ج ۱)

تفسیر روح البیان | علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُّبِينٌ قِيلَ الْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ وَهُوَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالثَّانِي الْقُرْآنُ۔

بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور کتاب مبین مفسرین نے کہا ہے کہ اول نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرا کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔ (تفسیر روح البیان ج ۲ ص ۲۶۹)

نیز فرماتے ہیں کہ:-

سُمِّيَ الرَّسُولُ نُورًا لِأَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ أَظْهَرَ الْحَقَّ بِنُورِ قُدْرَتِهِ مِنْ ظُلُمَةِ

رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نور اس لیے رکھا گیا کیوں کہ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کے نور سے سب سے اول

العَدَمِ كَانَ نُورٌ رَحْمَتِي
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا
قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ
نُورِي. (تفسير روح البیان ص ۲ ج ۲)

ظاہر فرمایا اور وہ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہی ہیں جیسا کہ آپ نے ارشاد
فرمایا ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے
جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

تفسیر حسینی | میں علامہ معین الدین واعظ کا شغنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ
علیہ وسلم است و کتاب مبین قرآن است

مفسرین کرام علیہم الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
اور کتاب مبین قرآن پاک ہے۔ (تفسیر حسینی فارسی ص ۱۴۱ مطبوعہ نو لکثور)
علامہ قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:-

تفسیر مظہری | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ يُعْطِي حُكْمًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَوَّلَ الْأَسْلَامِ. (تفسیر مظہری ص ۲ ج ۲ مطبوعہ دہلی)

۱۔ غیر متقلین و دہلی حضرات کے مولوی ابوبیہ امام خاں نوشہروی نے قاضی شمس الدین پانی پتی علیہ الرحمۃ کے لیے بیہقی
وقت اور علم الہدیٰ کے معرزالقاب لکھے ہیں۔

۲۔ تفسیر مظہری کے متعلق نوشہروی ہی رقمطراز ہیں کہ تفسیر میں بیہقی وقت علم الہدیٰ قاضی شمس الدین پانی پتی المتوفی
(۱۲۲۵ھ) کی تفسیر مظہری ہے جو حضرت مرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت و ارادت کی وجہ سے
مدوح مرحوم کے نام کے ساتھ مضاف بھی کی گئی۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت شاہ ولی اللہ کے تلامذہ سے ہیں۔
حدیث میں اتنے وسیع نظر کہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی نے آپ کو بیہقی وقت کے خطاب سے
سرفراز فرمایا۔ علوم باطن میں اس حد تک انشراح کہ آپ کے مرشد حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے آپ کو
علم الہدیٰ کے سراپا سے عزت بخشی۔ قاضی صاحب کی یہ تفسیر اصل عربی میں ہے جس کے بعض حصص کا ترجمہ
فارسی میں بھی چھپا۔ کچھ عرصہ ہوا کہ دیوبند میں اس کی مکمل اشاعت زیر غور بلکہ زیر طبع تھی۔

(ہندوستان میں اجماعیث کی علمی خدمات ص ۲۱۵، فقہ اسلامی غفرلہ)

تفسیر القاسمی | میں محمد جمال الدین القاسمی الشامی قد جاءكم من الله نور کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ والنور محمد صلی اللہ علیہ وسلم لانه یجتدی بہ کما سمی سراجاً۔ (تفسیر القاسمی المستمعی محاسن التأویل ص ۱۹۱ ج ۶ مطبوعہ مصر)

شفار شریف | میں حضرت قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 قَدْ سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي الْقُرْآنِ نُورًا
 وَسِرَاجًا مُنِيرًا فَقَالَ تَعَالَى
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔
 بے شک اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں آپ کا اسم گرامی نور اور سراجاً منیرا رکھا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب۔

(شفار شریف ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

موضوعات کبیر | میں غلام علی قاری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :-
 سَمَّاكَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِ الْقُرْآنِ نُورًا
 وَكِتَابٌ مُبِينٌ۔
 اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب قرآن پاک میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف نور رکھا ہے۔
 (موضوعات ص ۸۶)

ناظرین! قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ کی تفسیر ان حضرات کی کتابوں اور تفاسیر سے درج کی گئی ہے جو ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ تفسیرین اور اکابرین ہیں۔ اب ان حضرات کی تفسیر پیش کی جاتی ہے جو صرف اور صرف ایک خاص فرقہ یا گروہ کے ہی اکابرین ہیں۔

۱۔ فخر الدہلوی مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاکبہ نظیر کتاب قرار دیا ہے۔ (سراجاً منیرا ص ۱۹۱ ج ۱)

المجدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۴۲ء

۲۔ قاضی سلیمان منصور پوری نے قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ عیاض بن موسیٰ اصوبہ غزناطہ کے شہر سبجہ کے قاضی، فقیہ، تفسیر، حدیث، و سائر علوم کے امام تھے۔ (درمۃ للعالمین ص ۲۵ ج ۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

دیوبندی ولابی اکابرین کی تفاسیر

تفسیر ثنائی | سردار الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ :-
 قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ - اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔

(تفسیر ثنائی سورۃ المائدہ ص ۱۸ مطبوعہ امرتسر)

تفسیر محمدی | مفسر الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے واسطے کہتے ہیں کہ نور سے مراد محمد یا اسلام جو دین ربانی۔ (تفسیر محمدی ص ۱۳۱ منزل دوم)

تبویب القرآن | غیور لدین وہابیہ کے مستند عالم مولوی وحید الزمان صاحب قدس جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ آیت کا ترجمہ لکھ کر

لفظ نور سے مراد کے متعلق نشاندہی عاشریہ پر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ یعنی حضرت محمد یا دین اسلام۔ (تبویب القرآن ص ۱۴۹)

۱۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے متعلق وہابیہ کے مولوی ابونعیم عبدالعظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایک روشن خیال اور نمانہ کی رفتار سے واقف اور ایک اسخ الاعتقاد اہل حدیث کے میڈر میں (المحدثات امرتسر ۱۹۱۵ء) مولوی ثناء اللہ کو فخر گل لکھا ہے (المحدثات امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے ثناء اللہ امرتسری کو ہمارے سردار لکھا ہے (سراجا منیر ص ۹۲) نیز مشائخ قوم اور اعیان ملت میں شمار کیا ہے (المحدثات امرتسر ۱۹۱۵ء) (اکتوبر ۱۹۱۳ء) وہابیہ غیر مقلدین کا مشہور اخبار الاعتصام لکھتا ہے کہ حضرت علامہ امرتسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی تھی کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسلمین مہند اور پاکستان میں موجود نہیں (الاعتصام لاہور ص ۱۱۸ ستمبر ۱۹۵۹ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ ثناء اللہ امرتسری کا تبحر علمی اور قادر الکلامی مسلم کل ہے۔ (تاریخ المحدثات ص ۱۴۴)

شرح اسماء الحسنیٰ | میں وہابیہ کے مستند اور محقق مولوی قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ كُفْرٌ

مِنْ اِلٰهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ۔ اس آیت میں وجودِ باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور بتلایا گیا ہے۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱)

اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا۔ (شرح اسماء الحسنیٰ ص ۱۵۱) وہابیہ کے محقق قاضی سلیمان منصور پوری لکھتے ہیں کہ اسی مبارک نام سورۃ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے قَدْ جَاءَكُمْ كُفْرٌ مِنْ اِلٰهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ خَادِنٌ و معالَم میں نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے حضور ہی و صروح امر اور تبیین نبوت میں نور ہیں۔ اور حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی کی تعلیم تنویرِ قلوب کے لیے نور ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۳)

ترجمان القرآن | جو کہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کی اردو میں تفسیر ہے اسی آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ نہ جاج نے کہا مراد نور سے حضرت ہیں یا اسلام یا قرآن۔ (تفسیر ترجمان القرآن ص ۸۵ ج ۱)

۱۔ شرح اسماء الحسنیٰ کتاب کے بارے مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ قاضی صاحب نے اسماء الحسنیٰ کی پوری پوری تشریح کی ہے۔ ہر اسم الحسنیٰ کی خاص خاصیت بھی درج کی ہے قاطعہ کتاب ہے۔

(المحدث امرتسری ص ۵ نومبر ۱۹۳۷ء)

۲۔ مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا علم اور تحقیق بہت بلند تھی۔ اور انداز بیان دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (الاقسام سلیم جولائی ۱۹۹۶ء اخبار ممبئی)

۳۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کو ثناء اللہ امرتسری نے مجذوب لکھا ہے۔ (اخبار المحدث امرتسری ص ۲۸ جون ۱۹۱۲ء) وہابیہ کے مفسر مولوی محمد دہلوی لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدامتہ المحدث روضا میں غلط مکانی نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار تو رہتی دنیا تک تاریخ عالم فراموش نہ کر سکے گی۔ (اخبار ممبئی دہلوی ص ۹۱۲ مئی ۱۹۴۲ء) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

تفسیر فتح البیان | دیوبند یہ غیر مقلدین کے مجتہد اور مفسر نواب صدیق حسن خان بھویالوی اور قاضی شوکانی لکھتے ہیں کہ :-

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ قَالَ الزَّجَّاجُ النُّورُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔
 بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب، زجاج نے فرمایا ہے کہ نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

تفسیر عثمانی | دیوبندیوں کے شیخ الاسلام مولوی شبیر احمد عثمانی قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ شاید نور سے خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔ (تفسیر عثمانی ص ۱۹۲ برعاشیہ قرآن پاک مطبوعہ تاج کمپنی)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے نہایت ہی مقتدر فرد، محدث اور مفسر ہیں بلکہ مجدد اور حکیم الامت کے القاب سے پکارے جاتے ہیں۔ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اس میں حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنی دونوں نعمتوں میں ایک تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود باوجود ہے۔ اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک ک لفظ نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے ارشاد فرمایا ہے اور یہ توجیہ اس آیت کی ایک تفسیر کی بنا پر ہے یعنی جبکہ نور سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود موجود مراد لیا جاوے۔ (اشرف الموعظ ص ۱۴)

مولوی اشرف علی تھانوی اپنے رسالہ النور میں تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ میں بھیدی اللہ کی ایک تفسیر ہے کہ نور سے مراد حضور ہوں۔ اور اس تفسیر کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ لَنَا فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اس پر کہ دونوں جگہ جبار کم

کا فاعل ایک ہو۔ (رسالہ النور ص ۳)

تھانوی صاحب مزید لکھتے ہیں کہ اب لیجئے کہ نور کی حقیقت ہے ظاہر غیہ
مظہر لغیہ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مظہر کے بہت مناسب ہے کہ مراد نور سے
آپ ہوں۔ (النور ص ۳)

مُولوی ادریس کاندھلوی | قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ کی تفسیر
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے
ایک نور آیا ہے۔ مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک روشن کتاب آئی ہے۔ قناد
اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات مراد ہے۔
دیکھو روح المعانی ص ۶، تفسیر قرطبی ص ۶، تفسیر معارف القرآن ص ۴ ج ۲

مُولوی مشتاق احمد دیوبندی | اپنی کتاب التوسل (جو کہ مولوی کفایت اللہ
دیوبی، مولوی محمود الحسن اسیر مائل، مولوی شبیر

احمد عثمانی، مفتی محمد شفیع دیوبندی کی مصدقہ ہے) میں لکھتے ہیں کہ فرمایا اللہ کریم نے
قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ ترجمہ بیشک آیا ہے تمہارے
پاس اللہ پاک کی طرف سے نور اور کتاب مبین اس جگہ حسب روایت شفاء قاضی حیا
نور سے مراد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کتاب سے مراد قرآنی مجید
ہے۔ اور کہا تفسیر روح المعانی میں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَهُوَ نُورُ
النُّوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى هَذَا خَبَرٌ
قَتَادَةُ وَاخْتَارَهُ الزَّجَّاجُ غرض نور اور سراج منیر کا اطلاق حضور کی ذات
پاک پر اسی وجہ سے ہے کہ حضور نور مجسم اور روشن چراغ ہیں۔ نور اور چراغ ہمیشہ
ذریعہ وسیلہ سراطِ مستقیم کے دیکھنے اور خوفناک طریق سے بچنے کا ہوتے ہیں۔ پس
حضور سراسر نور یقیناً تمام اُمت محمدیہ علیہا الصلوٰۃ والسلام والحقیت کے واسطے اللہ کے
مقرر کیے ہوئے وسیلہ ہیں۔ اور ایسا وسیلہ ہیں کہ حالتِ حیات میں بھی وسیلہ تھے

اور بعد وفات بھی قیامت تک وسیلہ ہیں۔ کیونکہ جو نام اللہ کریم نے اپنے کلام قدیم میں آپ کا تجویز فرمایا وہ تمام زبانوں میں حضور کی ذات پاک کے واسطے ثابت ہے۔ بلکہ آپ کے دنیا میں تشریف لانے سے پہلے آپ کے جد امجد عبدالمطلب کو قریش مصیبت کے وقت ہی نور کے سبب حل مشکلات کا وسیلہ بنایا کرتے تھے۔ (التوکل ص ۲۲-۲۳)

نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مراد نہ ماننا معتزلہ کا عقیدہ ہے

قاری بنیض! مفتخرین عظام علیہم الرحمہ نے قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ میں نور سے مراد سرور کائنات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی ذات بابرکات لی ہے۔ جو کہ مندرجہ بالا حوالہ جات سے اظہر من الشمس ہے۔ اب نور سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو مراد نہ لینا کن حضرات کا عقیدہ ہے؟ وہ حضرات معتزلہ ہیں جس کے ثبوت میں حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

علامہ محمود آلوسی | جو کہ مستند تفسیر روح المعانی لکھنے والے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِیْنٌ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے

ہیں کہ:-
 قَالَ ابُو عَلِيٍّ الْجَبَّارِيُّ عَنِي بِالنُّورِ
 الْقُرْآنُ لِكَشْفِهِ وَإِظْهَارِهِ
 طُرُقَ الْهُدَى وَالْيَقِينِ وَ
 اقْصَرَ عَلَى ذَلِكَ الزَّحْمَشَرِيُّ
 ابو علی جہانی نے کہا ہے کہ نور سے مراد قرآن پاک ہے کیونکہ قرآن پاک کا کشف اور بیان ہدایت کے طریقوں کو ظاہر کرتا ہے اور زحمری نے بھی یہی تفسیر کی ہے۔

علامہ آلوسی نے جو زحمری کا عقیدہ بیان کیا ہے۔ زحمری صاحب تفسیر کشف ہیں۔ اور ان کا نام جبار اللہ ہے اور زحمری کے نام سے مشہور ہیں۔ اور وہ معتزلی ہیں۔ اسی لیے زحمری نے اپنی کنیت بھی ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ جیسا کہ

صاحبِ نبراس نے صاف لکھا ہے کہ وَكَانَ صَاحِبُ الْكُتَّافِ يَكْفِي نَفْسَهُ
 أَبَا الْمُعْتَنِي لَقَدْ۔ صاحبِ الکشاف نے اپنی کنیت ابوالمعتزلہ رکھی تھی۔ (نبراس)
 علامہ آلوسی نے ابوعلی الجبائی کا بھی جو عقیدہ تحریر کیا ہے۔ وہ ابوعلی الجبائی
 بھی معتزلہ تھا۔ صاحبِ نبراس نے ابوعلی الجبائی کے متعلق لکھا ہے کہ أَبُو عَلِيٍّ
 جَبَّائِي هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ مِنَ الْمُعْتَزِلَةِ بَصْرَةَ
 ابوعلی جبائی جس کا نام محمد بن عبد الوہاب تھا بصرہ کے معتزلہ میں سے تھا۔ (نبراس)
 شاہ عبدالقادر دہلوی کی تفسیر موضع القدر جو کہ وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک مستند
 ہے کا حوالہ ملاحظہ فرمائیں۔

تفسیر موضع القدر | وَتَدْرُجُ آءُكُمْ مِنَ اللَّهِ ذُوْرُ كِتَابٍ مُبِينٍ
 تحقیق آتی تم کو اللہ کی طرف سے ایک روشنی کہ کفر
 کی تاریکی کو دور کرتی ہے۔ اور اپنی کتاب ظاہر کرنے والی احکامِ شریعت کو روشنی محمد صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔ (تفسیر موضع القرآن ص ۱۱)
 قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے سورۃ نور میں بھی اپنے پیارے حبیب پاک
 صاحبِ لولاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کا
 تذکرہ فرمایا ہے۔

نہ فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا لکھنؤی رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالقادر دہلوی اپنے زمانہ کے جملہ اہل کمال کے
 حلقہ میں ایسے ممتاز تھے جیسے جھللاتے تاروں کے حلقہ میں پوری روشنی کا چاند۔ قرآن مجید کے با محاورہ
 اُردو ترجمہ اور تفسیر موضع القدر کے علاوہ آپ کی کوئی اور تصنیف دستیاب نہیں ہوئی۔ ترجمہ
 اور حواشی میں اختصار، سلاست، زبان اور جامعیت ایسی ہے کہ عربی اور اُردو زبان کے محاورات جاننے
 والے عشقِ عشق کو اُٹھتے ہیں کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ اگر قرآن مجید اُردو زبان میں نازل ہوتا تو ان
 ہی محاورات کے لباس سے آراستہ ہوتا جس کی رعایت شاہ عبدالقادر نے برقی ہے (تاییدِ اہدیت ص ۱۱)
 لے نواب صدیق حسن بھوپالوی نے تفسیر موضع القرآن کو نافع تراست لکھا ہے۔ (المعارف الخیرۃ ص ۱۱)

اللَّهُ نُورٌ رَّاسِمَاتِ وَالْأَرْضِ
مَثَلُ نُورٍ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا
مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجْلَجَةٍ
الزُّجْلَجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ
اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا اُس کے
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ
اُس میں چراغ ہے۔ وہ چراغ ایک
فانوس میں ہے۔ وہ فانوس گویا ایک
ستارہ ہے۔ موقی سا چمکتا۔

(پ ۱۸ ع ۱۱)
اس آیت کریمہ میں مَثَلُ نُورٍ کی تفسیر کرتے ہوئے ہضمیر کا مرجع شہنشاہ
کون و مکان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی ذات کو قرار دیا ہے۔
مفسرین عظام علیہم الرحمۃ کی تفاسیر درج کی جاتی ہیں۔

تفسیر خازن | امام علاؤ الدین علی بن محمد الخازن علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورٍ وَقِيلَ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ۔ مثل نور کی تفسیر میں مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ وہ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (تفسیر خازن ص ۶ ج ۵)

تفسیر ابن جریر | امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ
نُورٍ مَثَلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ

میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کی مثال ہے۔ (تفسیر ابن جریر ص ۹ ج ۸ مطبوعہ مصر)

تفسیر وزر منشور | امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ مَثَلُ نُورٍ مَثَلُ
نُورٍ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ مَثَلُ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالنُّورِ الْمُبَارَكِ فرمایا گیا ہے۔ (تفسیر وزر منشور ص ۵ ج ۵)

تفسیر معالم التنزیل | امام ابو محمد الحسین الفراء بغوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔
مَثَلُ نُورٍ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ حَبِيبٍ وَالضَّحَّاكُ

هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ نُورٍ کے بارے میں حضرت سعید بن

جبیر اور حضرت صہاک رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ (مسالم التنزیل ص ۶ ج ۵)

تفسیر غرائب القرآن | میں امام نظام الدین الحسن بن محمد بن حسین البیضاپوری علیہ الرحمۃ اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ وَالنَّبِيُّ نُورٌ أَذْهَبَ أَضَاءَ مُنِيرًا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں اور سورج ہیں نور دینے والے۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹ ج ۱۸)

مواہب اللدنیہ زرقانی شریف | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری اور محمد بن عبدالباقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۵۱) : فرماتے ہیں کہ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے عبد اللہ بن عباس ابن زبیر ابن عمرو، ابن مسقل، ابو سعید انصاری، ابو سعید خدری، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ اشعری، انس، ابو عبد الرحمن، سلمیٰ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت فرمائی ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۴ ج ۲)

ابن حجر عسقلانی اور حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ جب کوفہ کے لوگ حج کو آتے اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی مسئلہ دریافت کرتے تو آپ ان کو فرماتے کہ کیا تم میں سعید بن جبیر نہیں ہیں۔ (تہذیب التہذیب ص ۴ ج ۲، تذکرۃ الحفاظ ص ۶ ج ۱) آپ کا انتقال ۹۵ھ میں ہوا۔

(تقریب التہذیب ص ۴۱) (فقیر محمد ضیاء اللہ القادی خفرائ)

۱۷ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ مواہب اللدنیہ در باب خود بعید است۔ مواہب اللدنیہ اپنے باب میں لاثانی کتاب ہے۔ (بستان المحدثین ص ۱۱)

۱۸ وہابیہ کے مشہور مولوی اشرف سندھو بلوکی داس نے علامہ زرقانی کو محققین میں شمار کیا ہے۔ (فتح القلید)

دیانہ اور وہابیہ کے اکابرین مولوی اشرف علی تھانوی، مفتی محمد شفیع کراچی، مولوی قاضی سلیمان مغلوپوری

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں علامہ قسطلانی اور علامہ زرقانی کی مواہب اللدنیہ

اور زرقانی کے حوالہ جات ان کتب کو اور ان کے مصنفین کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں تحقیقات

کے لیے نشر الطیب سیرت غلام الانبیاء سیرت المصطفیٰ، سر اجا منیر، رحمۃ للعالمین، سید البشر کتب

مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ الْمُسَادِ هُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اللہ تعالیٰ کے فرمان میں نورہ کمشکوة میں نور سے مراد سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ
وسلم ہیں۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۲۰ زرقانی شریف ص ۱۲)

قاسمی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اس آیت اللہ نور
کتاب الشفاء | السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ فِي كَعْبِ احْبَارٍ اور

ابن جبر صنی اللہ عنہا فرماتے ہیں
الْمُسَادِ بِالنُّورِ الثَّانِي هُنَا
مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْلُهُ
تَعَالَى مَثَلُ نُورِهِ أَيْ نُورِ
مُحَمَّدٍ -
دوسرے نور سے مراد محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان
مَثَلُ نُورِهِ کے معنی یہ ہیں کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور مبارک کی مثال ہے۔

(کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ص ۱۲۰ مطبوعہ مصر)

شرح شفاء | میں ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ فِي هَذِهِ الْآيَةِ
مِنْ قَوْلِهِ مَثَلُ نُورِهِ هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان میں نورہ میں اُس کے نور سے محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی مثال مراد ہے۔ (شرح شفاء ص ۱۲۰ ابرعاشیہ نسیم اریاض مطبوعہ مصر)
اس کے بعد ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ وَالْأَظْهَرُ أَنَّ يُقَالُ
الْمُسَادِ بِالنُّورِ مُحَمَّدٌ سَبَّحَ وَاضِحٌ اور ظاہر بات یہی ہے کہ اس آیت میں
نور سے مراد محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔
شرح شفاء ص ۱۲۰ ابرعاشیہ نسیم اریاض

(بقیہ صفحہ) دیکھئے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ) دیوبندیوں کے مشہور مولوی شبلی نعمانی لکھتے ہیں کہ
زرقانی علی المواہب یہ مواہب اللدنیہ کی شرح ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سہیل کے بعد کوئی کتاب
اس جامعیت اور تحقیق سے نہیں لکھی گئی۔ (سیرت النبی ص ۱۱۰) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

نسیم الریاض

میں علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں وَالْمَعْنَى امْتَلُ نُورَهُ أَيْ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور مثل نُورِهِ کے معنی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں (نسیم الریاض ص ۱۱ ج ۱، ص ۲۹ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ ہی فرماتے ہیں۔ اَنَّ النُّورَ أُطْلِقَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُنَا بِشَكْلِهَا لِنُورِ كَا اطلاق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صحیح اور درست ہے۔ (نسیم الریاض ص ۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

فرماتے ہیں۔ مِثْلُ نُورِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ مَسْتَوْدَعًا فِي الْأَصْلَابِ۔ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مثال جب کہ آپ اپنے آباء و اجداد کی پشتوں میں جلوہ گر تھے۔

(شفار شریف ص ۱۱ ج ۱، نسیم الریاض ص ۱۱ ج ۱)

تفسیر محمدی

غیر مقلدین و ہاتبیہ کے مفسر مولوی محمد لکھو کے والے اس آیت شریفہ کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

ابن عباس سے کعب احباروں و چہ معامل لایا جو نور اللہ و انبی محمد سینہ طاق مٹھرایا تے دل اوسد قذیل جو شیشہ اندر طاق لکایا تے دیو نور نبوت دل و چ رکھ نبوت آیا

سراجا منیرا نبی پاک صاحب لولاک احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کو اللہ تعالیٰ سراجا منیرا کی صفت سے متصف فرمایا جیسا کہ سورۃ الاحزاب میں ہے۔

۱۔ شفا شریف کے متعلق سلیمان ندوی لکھتے ہیں کہ ماخذ کتب شامل میں سب سے ضخیم اور بڑی کتاب اس فن کی کتاب الشفاری حقوق المصطفیٰ قاضی عیاض کی اور اس کی شرح نسیم الریاض شہاب خفاجی کی ہے۔

(خطبات مدراس ص ۶۲)

۲۔ صاحب تفسیر نیشاپوری نے فرمایا ہے کہ وَالنَّبِيُّ نُورًا و سراجا منیرا اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور اور سراجا منیرا ہیں۔ (تفسیر غرائب القرآن ص ۹۲ ج ۱۸)

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَذَاعِبًا إِلَى
 اللَّهِ بِأَذْنِهِ وَسِرَاجًا مُنِيرًا (پ ۳ ع ۱) اے غیب کی خبریں بتانے والے (نبی)،
 بیشک ہم نے تجھے بھیجا حاضر ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر سنانا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے
 بلاتا۔ اور چمکا دینے والا آفتاب۔

علامہ اغب اصفہانی قدس سرہ النورانی | السراج کا معنی بیان کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں۔

يُعَبَّرُ بِهِ عَنْ كُلِّ مُضَىٰ ۖ
 ہر روشنی کرنے والی چیز کو بھی سراج کہا جاتا
 ہے۔ (مفردات ص ۱۲ ج ۱)

اللہ کریم جل جلالہ نے سورج کو بھی قرآن پاک میں سراج فرمایا ہے۔ جَعَلَ الشَّمْسُ
 سِرَاجًا اللہ تعالیٰ نے سورج کو روشنی دینے والا بنایا۔ وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا
 اور بنایا ہم نے چراغ سورج چمکتا۔ (پ ۱ ع ۱)

علامہ محمد بن عبد الباقی رحمۃ اللہ الباری | لفظ سراج کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے
 ہیں کہ

سُمِّيَ السِّرَاجُ لِأَنَّهُ السِّرَاجُ
 الْوَاحِدُ لِيُؤْخَذَ مِنْهُ السِّرَاجُ
 الْكَثِيرُ وَلَا يَنْقُصُ مِنْ
 صَوْنِهِ۔ (زرقلی شریف ص ۱۳ ج ۲)
 بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف سراج
 اس لیے رکھا گیا ہے کہ ایک چراغ سے جیسے کہی چراغ
 روشن کیے جاسکتے ہیں اور پہلے چراغ کی روشنی میں
 کسی طرح کی کمی نہیں ہوتی۔

علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری | سراجا منیرا کی تشریح
 کرتے ہوئے فرماتے

فَهُوَ السِّرَاجُ الْكَامِلُ فِي الْإِضَاءَةِ
 وَلَمْ يُوصَفْ بِالْوَهَّاجِ
 لِأَنَّ الْمُنِيرَ هُوَ الَّذِي
 ہیں کہ
 حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم روشنی میں
 سراج کامل ہیں۔ اور سورج کی طرح وہاج (جلانے
 والا) کی صفت سے متصف نہیں فرمایا بلکہ منیرا

يَنْتِيرُ مِنْ غَيْرِ احْسَاتٍ
بِخَلَافِ الْوُحَّاجِ -

(مواہب اللذیہ ص ۱۲ ج ۲)

فرمایا کیونکہ منیر اس کو کہتے ہیں جو اشیا کو روشن
کے مگر جلانے نہیں بخلاف دہاج کے وہ روشنی
کے ساتھ ساتھ حرارت بھی دیتا ہے اور جلانا بھی ہے

ابن قیمؒ دیوبندیوں اور وہابیوں کے مجدد ابن قیمؒ رقمطراز ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کا نام سراج
[منیر] (روشن چراغ) رکھا۔ اور سورج کو سراج و دہاج (جلانے والا چراغ)۔ منیر
جلانے بغیر روشنی دیتا ہے۔ اور دہاج کی روشنی میں حرارت اور جلانا بھی شامل ہوتا ہے۔

(زاد المعاد ص ۸۲ ج ۲)

اللہ کریم نے قرآن پاک میں سورج کو سراج اور قمر (چاند) کو منیر فرمایا ہے۔ مگر اپنے محبوب پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں اوصاف سے متصف فرمایا ہے۔ اس میں لطیف نکتہ یہ ہے
کہ سورج کی روشنی دن کو ہوتی ہے۔ اور چاند کی روشنی رات کو مگر اللہ تعالیٰ کا محبوب دن کو بھی اور رات
کو بھی اپنی نورپاشی اور ضیاء پاشی منور فرماتا رہتا ہے۔
سورج اور چاند کی روشنی زمین کے نیچے نہیں جاتی مگر پیارے مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور
مبارک لوگوں کو بھی اور قبروں کو بھی منور فرماتا ہے۔

محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ

سِرَاجًا لِكُونِنَا وَمُنِيرًا عَلٰی

وُجُوْدِنَا۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۹)

سراج ہمارے وجود کے لیے چراغ ہیں اور منیر
ہمارے وجود پر روشنی ڈالنے والے ہیں۔

غیر معتدین وہابی حضرات کے محقق سراج منیر کی تشریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر

قاسمی سلیمان منصور پوری

کہا ہے۔ اور یہ بتلادیا کہ حضور کی ذات گرامی میں ہفت اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں۔ اور

۱۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے ابن قیمؒ کو مجدد وقت لکھا ہے۔ (اخبار محمدی ملی شاہ اہل سنت ص ۱۹۲) (فیتر قادری ص ۲)

۲۔ مفتی ابیہ مولوی محمد دہلوی صاحب قاسمی سلیمان منصور پوری کے متعلق لکھتے ہیں کہ قاسمی صاحب موصوف کا انداز بیان نہایت

وکش ہوتا تھا اور مدلل ہوتا تھا۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱) (چراغ اہل سنت ص ۱۹۲) (۱۹۲۲ء)

جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ اور افروز و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر شرح ۲)
 قاضی صاحب مزید تشریح کرتے ہوئے اپنی کتاب رحمت للعالمین میں لکھتے ہیں کہ نظام شمسی
 میں آفتاب کا بہت بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ نظام ہذا کے مجملہ سیارگان کا قبدہ اعظم جس کا طواف ان اجرام
 پر لازم ہے۔ یہی تیرا کبر ہے۔ عالم کون و فساد میں بھی آفتاب کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اُس کی
 حرارت اس کا نور ہر اک شے کے وجود اور قیام پر گہرا اثر رکھتا ہے۔ ہاں عالم مادی کا آفتاب ایسا ہی
 اب خداوند کریم عالم روحانی سے تیرا عظم در رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نور میں دکھاتا
 ہے۔ اور سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ کو سراجا منیر کے خطاب سے روشناس عالم فرماتا ہے۔ سچ ہے
 کہ مجملہ سیارگان سماں نبوت کا مدار اعظم ہی ہیں۔ اور عالم شریعت کی بقائے دوام کی علت اولیٰ بھی۔
 (صلی اللہ علیہ وسلم)

آفتاب رات کو تاریکی دور کرتا ہے اور سراج منیر نے ظلمت کفر و شرک کو محو کر دیا ہے۔ آفتاب
 کی روشنی سب تاروں پر چھا جاتی ہے۔ انہیں چھپا لیتی ہے۔ سراج منیر کی شریعت بھی تمام شریعتوں
 کی مہین ثابت ہوتی ہے۔ آفتاب کی روشنی جہانم روک دیتی ہے۔ سراج منیر کے نور نے بھی معامی کو
 بند کر دیا ہے۔

آفتاب ایک وقت میں جاہلیت کی ظلمت جہالت کی تاریکی کفر و شرک کی سیاہی۔ رسوم کے اندھیر
 راج کی گٹھا۔ تعلید کی اندھیاری کو اپنی نورانی شعاعوں سے اٹھا کر دلوں کو نور ایمان سے۔ دماغوں کو عقائد
 صیحہ کی لمعات سے آنکھوں کو کتاب مبین کے مطالعہ سے۔ غلام کو نورانی تعلیم سے دُھندلے تذبذب کو
 دلائل ساطعہ سے تاریک ظنون کو براہین مبینہ سے روشن فرما دیا۔ اس روشنی میں ہر ایک حقیقت اشیا
 کو دیکھا۔ اور ہر ایک کی نگاہ خود اپنے آپ کو بھی دیکھنے کے قابل ہوئی وہ جو انسانیت کی حقیقت کو فراموش
 کر بیٹھے تھے۔ اب خُود اصحابی کا لُجُوم بایہم اُقتَدِیْتُمْ اُھْتَدِیْتُمْ ثابت ہوئے۔ وہ جو
 عمایات سے راہ و رہنما گم کردہ تھے اب خود خضر راہ بنے۔

بعض شیعہ چمٹم آفتاب کی روشنی میں چنڈھیا جاتے ہیں۔ اور بعض کُوم طبع رات کی تاریکی ہی میں
 پُر بال کھولتے ہیں۔ یہی حال اُن تیرہ درفلوں کا ہے۔ جو انوار محمدی کی تاب نہیں لاسکتے۔ اور ضرورتاً
 سے مستغیر نہیں ہوتے۔ مومنین کو تو اس سراجِ ربانی پر پُر انداز و انشا رہونا ضروری ہے۔

ابراہیم میرسیا لکھوٹی | جو کہ غیر مقلدین و تابعی حضرات کے امام العصر ہیں سراجاً منیر کی ہی

تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حق تعالیٰ نے جہاں ذات اقدس
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سارے عالم و عالمیاں کے لیے رحمت بنایا ہے۔ وہاں آپ کو
 سراجاً منیر (آفتابِ عالمیاب) بھی فرمایا ہے کہ دنیا جہاں کے لوگ آپ کے نورِ قلبی حاصل کریں۔

(سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی لفظ منیر کی تشریح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ عربی زبان میں منیر
 لازم بھی اور مستعدی بھی۔ لازم کا مفاد یہ ہے کہ وہ روشن ہے اور مستعدی کا حاصل یہ ہے کہ دوسروں
 کو روشنی دینے والا ہے۔ آفتاب کی بھی یہی شان ہے کہ وہ اپنے آپ میں بھی روشن ہے۔ اور
 دوسروں کو بھی روشنی دیتا ہے یعنی ستاروں کو۔ چاند کو۔ اور زمین کو۔ (سراجاً منیر ص ۱) ابراہیم میر
 تقاسیر کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تفسیرِ معالم میں اس آیت کے ذیل میں کہا ہے: **مَتَاهُ سِرَاجٌ**
لَا نَدُّهُ يَهْتَدَى بِهِ كَالسِّرَاجِ يُسْتَضَاءُ بِهِ فِي الظُّلُمَةِ حق تعالیٰ نے آپ کا نام سراج
 فرمایا ہے کیونکہ آپ کے ہدایت حاصل ہوتی ہے۔ مانند چراغ کے کہ اس سے اندھیرے میں روشنی
 حاصل ہوتی ہے (ص ۲ ج ۳) (سراجاً منیر ص ۱)

مولوی ابراہیم میرسیا تو ضیح تمثیل کی نمایاں سرخی دے کر لکھتے ہیں کہ اسی طرح ذاتِ بابرکات
 آن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (تو سراجاً منیر) ہونے کی وجہ سے خزانہِ روشنی ہیں اور اُرنگ
 مُرشد شیخ یا پیرِ اُستاد ہے جس کی ایک جانب تو ذاتِ گرامی صفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و
 آلہ وسلم ہے اور دوسری طرف بلب ہے جو اپنا یا فیض کے طالب مُرید کا دل ہے۔

پس اس مُرشد کا متبع سنتِ صحیح العقیدہ اور صالح العمل ہو ضروریات سے ہے۔ اور یہ بھی
 کہ وہ کفر و شرک، الحاد و بدعت، فسق و فجور اور اعمالِ سیئہ کی آلودگیوں سے پاک ہو۔ اور یہ بھی
 کہ وہ فرائض و سنن اور مستحبات کا ادا کرنے والا۔ اور محرمات اور مکروہات اور مشتبہات سے پرہیز
 کرنے والا ہو۔ پس ایسا پاک باز متبعِ سنت شیخ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خزانہِ روشنی سے
 قلبی تعلق رکھتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) سے نور حاصل کرے اور اس کی انعکاسی

شعاعیں مرید کے آئینہ صافی پر ڈالے۔ (سراجا منیر احط)

مولوی ابراہیم میرسیا لکھتی ہیں اس بات کو اپنی تفسیر سورۃ کہف میں کچھ تبدیلی کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کو حق تعالیٰ نے سراجا منیراً بنایا۔ پس وہاں سے روشنی آنے کے لیے دو چیزوں کی ضرورت ہے۔ اول یہ کہ وارزنگ درست ہو یعنی پیر و مرشد متبع سنت صحیح العقیدہ، صالح العمل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق قلبی رکھتے ہوئے وہاں سے نور حاصل کرے۔ اور اس کا عکس مرید کے دل پر ڈالے۔ اور یہ تو آپ سمجھ ہی چکے ہیں کہ بلب کا خول وارزنگ سے روشنی نہیں لے سکتا۔ بلکہ اس کے اندر جو باریک سی تاز بلی کی ہے۔ وہ روشنی لے کر منور ہوتی ہے۔ پس اس کی سلاستی بھی ضروری ہے۔ (تفسیر سورۃ کہف ص ۶۲)

قاری محمد طیب دیوبندی نے سراجا منیرا کی تشریح کرتے ہوئے تفصیلاً بحث کی ہے۔ جو کہ از حد مفید ہے۔ ملاحظہ ہو اس موقع

پر آپ کے ذہن میں شاید یہ کھٹک پیدا ہو کہ سراج کے معنی تو لغت عرب میں چراغ کے ہیں۔ سورج کے نہیں اس لیے اس آیت میں اگر آپ کو تشبیہ دی گئی ہے۔ تو روشن چراغ سے دی گئی ہے نہ کہ سورج سے۔ اور محض چراغ سے حضور کو تشبیہ دیا جانا کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا اور نہ ہی اس تشبیہ سے آپ کے ہمہ گیر کمالات پر کوئی جامع روشنی ہی پڑ سکتی ہے۔ تو پھر سراج سے سورج کیسے مراد لے لیا گیا؟

جواباً عرض ہے کہ جہاں تک لغت کا تعلق ہے عربی زبان میں سراج کے معنی محض چراغ ہی کے نہیں بلکہ سورج کے بھی آتے ہیں۔ چنانچہ لسان العرب کی تیسری جلد میں وا شمس سراج المنار (آفتاب دن کا چراغ ہے) کہہ کر آفتاب کو چراغ کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں شمس چراغ کو بھی کہتے ہیں۔ اور پھر سراج الشمس (چراغ سورج ہے) کہہ کر چراغ کو آفتاب کہا گیا ہے جس سے واضح ہوا کہ لغت میں سراج سورج کو بھی کہتے ہیں آگے صاحب لسان العرب نے اس پر اس آیت کریمہ و یتاجا منیراً کو بطور دلیل کیے پیش کیا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ ان کے نزدیک بلحاظ لغت اور بلحاظ تفسیر اس آیت میں سراج

کے معنی چراغ کے بھی یہ جاسکتے ہیں۔ اور سورج کے بھی۔ چنانچہ اس کی تصریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

إِنَّمَا يُرِيدُ مِثْلَ السِّرَاجِ
الَّذِي يُسْتَضَاءُ بِهِ أَوْ مِثْلَ
الشَّمْسِ فِي النُّورِ وَالظُّهُورِ
(لسان العرب ج ۱۲)

بلاشبہ اس آیت میں سراج منیر سے حق تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا چراغ کی مثل فرمایا ہے جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا آفتاب کی مانند فرمایا ہے نور میں اور ظہور میں۔

اس سے واضح ہے کہ سراج منیر سے حضور کو آفتاب سے تشبیہ دیا جانا لغت کے عین مطابق ہے۔ تفاسیر کو دیکھا جاتے تو ان کی رو سے بھی سراج کے معنی چراغ اور آفتاب دونوں لے جاسکتے ہیں۔ صاوی حاشیہ جلالین میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا يَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ أَيْ بِالسِّرَاجِ الشَّمْسُ
وَهُوَ ظَاهِرٌ وَيَحْتَمِلُ أَنَّ
السِّرَاجَ أَيْ بِالسِّرَاجِ

سراج منیر کے معنی میں دونوں احتمال ہیں۔ ایک یہ کہ سراج سے مراد آفتاب ہو۔ اور ظاہر یہی ہے۔ اور دوسرے یہ کہ اس سے مراد چراغ ہو۔

بیضاوی کے محشی نے بھی آیت میں دونوں احتمالات کا ذکر کیا ہے۔ کہا ہے کہ
وَهُوَ الشَّمْسُ لِقَوْلِهِ تَعَالَى
وَجَعَلَ الشَّمْسُ سِرَاجًا
أَوْ الْمِصْبَاحُ

سراج منیر جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے یا تو اس سے مراد آفتاب ہے کیونکہ قرآن نے آفتاب ہی کو سراج کہا ہے اور یا چراغ مراد ہے۔

حافظ ابن کثیر محدث اپنی مشہور و مقبول تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَوْلُهُ وَسِرَاجًا مُنِيرًا أَيْ وَ
أَكْرَمَكَ ظَاهِرًا فِيمَا جِئْتَ
بِهِ مِنَ الْحَقِّ كَالشَّمْسِ فِي
إِشْرَاقِهَا وَإِضَاءَتِهَا لَا تَجْعَلُهَا

سراج منیر کے معنی یہ ہیں کہ اسے پیغمبر تمہارا معاملہ تمہاری لائی ہوئی شریعت کے بارہ میں ایسا نمایاں اور واضح ہے یعنی تم اپنے امر میں ایسے روشن اور کھلے ہوتے ہو جیسے

إِلَّا مُعَانِدٌ. (تفسیر ابن کثیر مصری ، سورۃ الاحزاب ص ۵۳)
سورج اپنی چمک دمک میں نمایاں ہوتا ہے
کہ معاند کے سوا کوئی اس کا انکار نہیں کر سکتا۔

بہر حال تفسیروں کا نسخ اس بارہ میں واضح ہے کہ سراج سے سورج بھی مراد لیا جاسکتا ہے اور لیا گیا ہے۔ چنانچہ ابن کثیر نے احتمال کے طور پر نہیں بلکہ تعین کے ساتھ واضح کر دیا۔ یہاں سراج سے سورج ہی مراد ہے۔ اس لیے لغت اور تفسیر دونوں اس پر متفق ہیں کہ یہاں سراج سے آفتاب مراد لیا جانا لغت اور تفسیر دونوں کے لحاظ سے درست اور صحیح ہے۔ لغت اور تفسیر کے علاوہ اگر عین قرآن پر نظر کی جائے تو اس سے تو نمایاں طور پر واضح ہوتا ہے کہ یہاں سراج منیر کے معنی آفتاب ہی کے لیے گئے ہیں۔ اور ذات بابرکات نبوی کو آفتاب ہی ثابت کرنا مقصود ہے کیونکہ قرآن حکیم کی اصطلاح میں سراج لعل ہی آفتاب کا ہے۔ اور اس سے سورج ہی مراد لیا جانا چاہیے۔ جیسا کہ قرآنی تعبیر میں چاند کا لقب نور ہے۔ اور اس سے چاند بھی مراد ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ نوح میں چاند کو نور اور سورج کو سراج فرمایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

وَجَعَلَ الْقَمَرَ نُورًا وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا۔
اور ان میں چاند کو نور بنایا اور سورج کو چراغ بنایا۔

بلکہ قرآن کے عرف میں سورج کا یہ لقب (سراج) اس قدر معروف اور متعین ہے کہ اگر سورج کا نام لیے بغیر ہی سراج کا ذکر کر دیا جائے تو اس سے سورج کے سوا کوئی اور شے مراد ہی نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ سورۃ فرقان میں چاند کو منیر فرما کر اس کے متقابل سورج کا منیر لقب (سراج) ہی ذکر کر دیا جانا کافی سمجھا گیا ہے۔ جس سے خود بخود سورج ہی ذہنوں میں آجاتا ہے۔ ارشاد خداوندی ہے۔ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا مُنِيرًا۔

اس آیت سے تو یہ واضح ہوا کہ قرآنی عرف میں سراج آفتاب ہی کا لقب ہے۔ اور قرآن کی اصطلاح میں سراج آفتاب ہی کو کہتے ہیں۔ اب غور کیجئے کہ ایک طرف تو قرآن نے سورج کا مخصوص لقب سراج بتلایا ہے اور دوسری طرف قرآن ہی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سراج فرمایا ہے جیسا کہ آیت وَبِإِسْرَافِ مُوسَىٰ وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا مُنِيرًا سے واضح ہے۔ تو لقب کی اس مدد

سے کہ سورج بھی سراج ہے اور حضور بھی سراج ہیں۔ اور سراج کے معنی قرآنی عرف میں آفتاب کے ہیں۔ حضور کا آفتاب ہونا آفتاب کی طرح روشن ہو جانا ہے۔ حاصل یہ ہوا کہ اگر سورج کا مخصوص لقب سراج ہے۔ اور وہی سراج حضور کا بھی لقب ہے۔ تو قرآنی اصطلاح کے مطابق حضور آفتاب ثابت ہوئے۔ جو تشبیہ کا حاصل ہے اور خلاصہ یہ نکل آیا کہ اگر سورج فلکی آفتاب ہے تو حضور ملکی آفتاب ہیں۔ وہ افق آسمانی سے طلوع کرتا ہے تو یہ افق زمین سے۔ جس سے اس تمثیل کی نوعیت کھل کر سامنے آجاتی ہے۔ الحاصل اولاً لغت سے پھر تفسیر سے اور پھر قرآن سے ثابت ہوا کہ سراجاً منیراً میں سراج کے معنی آفتاب کے ہیں۔ اور یہاں اس کا مصداق ذات باریکات نبوی ہے۔ تو حضور کی ذات اقدس بلحاظ لغت و تفسیر و قرآن آفتاب ثابت ہوئی اور نمایاں ہو گیا کہ اس آیت میں حضور کو آفتاب سے تشبیہ دینی مقصود ہے۔ جو ہمارا مدعا تھا۔ (آفتاب نبوت ص ۲۲ تا ۲۶)

لیکن آفتاب نبوت کو حق تعالیٰ نے سراج فرما کر اس کا لقب و راج کے بجائے منیر ذکر فرمایا جو چاند کی شان ہے۔ چنانچہ چاند کو قرآن نے منیر اور نور فرمایا ہے۔ (وَقَمَرًا مُنِيرًا وَالْقَمَرَ نُورًا) جس روشنی کے ساتھ ٹھنڈک بھی ملی ہوئی ہے۔ اس لیے منیر کے معنی ٹھنڈی روشنی والے کے ہوئے۔ اور ثابت ہوا کہ اس آفتاب روحانی (ذات نبوی) میں روشنی تو سورج کی سی ہے۔ جس میں چاند کا دھماپن نہیں کہ ظلمت شب کا نور نہ ہو سکے۔ مگر ٹھنڈک چاند کی سی ہے۔ جس میں سورج کی سی سوزش اور تپش نہیں کہ اذیت دہ ثابت ہو۔ جس کا حاصل یہ نکلا کہ مادی سورج نار ہے اور روحانی سورج نور۔ اس سے دونوں آفتابوں کی روشنی اور نورانیت کی نوعیتوں کا فرق واضح ہو گیا کہ ایک ناری ہے اور ایک نوری!

ساتھ ہی ان دونوں آفتابوں کی اصلیت کا فرق بھی اس سے کھل جاتا ہے اور وہ یہ کہ مادی سورج چونکہ ناریت لیے ہوئے ہے اور نار کا مخزن ہے۔ بخلاف روحانی آفتاب کے کہ وہ ناریت کی بجائے نورانیت کا پیکر ہے جس میں روشنی کے ساتھ ٹھنڈک اور سلامتی ہے اور ظاہر ہے کہ نور و سلامتی کا مخزن جنت ہے۔ چنانچہ جنت کی ہر چیز میں رحمت

اور نورانیت ثابت ہے۔

بلکہ یہ آفتاب (سورج) اس کا سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ہو کہ وہاں سے نور و سلامتی جذب کرتا ہو اور دنیا پر پھینکتا ہو۔ چنانچہ آپ کے جسم مبارک، جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور باریت نظر آتی ہے۔ بات کرتے وقت بغضِ حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھلکتا ہوا نظر آتا۔ یعنی مبارک (ذناک) کا نور کی وجہ سے بلند محسوس ہونا، چہرہ مبارک کا چمک و مک میں سورج جیسا محسوس ہونا بغضِ حدیث کا اشمس تجری فی وجہ (گویا آفتاب آپ کے چہرے میں گھوم رہا ہے) چودھویں رات کے چاند سے چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر فوقیت دینا اور حقیقتِ محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں کہ یہ روحانی آفتاب ان انوار کے ہجوم کی وجہ سے اسی مخزنِ نور (جنت) سے مناسبت رکھتا ہے۔

(آفتاب نبوت ص ۲۲ تا ۲۸)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق آپ کی
والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور آپ کی خدمت گزار عورتوں،
سیدنا آدم علیہ السلام، خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اہلبیت
اطہار علیہم الرضوان، محدثین کرام اور اولیاء الرحمن کے عقائد

سرکانات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا عقیدہ | المرتبین

خاتم النبیین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے ارشاد فرمایا ہے۔ اَذْ لَمْ يَخْلُقَ اللهُ
ذُرِّيَّةً - سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو شے پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔
(تفسیر نیشاپوری ص ۵۵ ج ۸، تفسیر عرائس البیان ص ۲۲ ج ۱، تفسیر روح البیان ص ۵۴
ج ۱، ذرقانی شریف ص ۳ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، جواب ہر البحار

۱۔ سرورالوہابیہ مولوی شہداء اللہ امرتسری نے اس کو حدیث شریف تسلیم کرتے ہوئے اپنے اخبار المحدثات ص ۶
۱۹ اپریل ۱۹۹۹ء میں درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گلگویی نے بھی اس کو حدیث رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱ مطبوعہ دہلی، غلام علی قاری رحمۃ اللہ الباری نے بھی اس حدیث
شریف کو قصیدہ امالی کی شرح کے ص ۲ پر درج فرمایا ہے اور شرح قصیدہ امالی غلام علی قاری فزاوہابیہ
ابراہیم میرسیالکوٹی کے نزدیک بھی مستند کتاب ہے کیونکہ میرسیالکوٹی نے اپنی معرکہ الآراء کتاب شہادۃ القرآن
کے صفحہ ۸۹ ج ۱ پر مرزائیوں کی تردید میں شرح قصیدہ امالی کا حوالہ درج کیا ہے۔ دیوبندیوں کے مولوی ذوالفقار
علی صاحب نے بھی عطرالوردہ ص ۲۲ میں یہ حدیث درج کی ہے۔ (فقیر ابوالحارث محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

بیان المیلاد النبوی ص ۲۴، مطالع المسرات ص ۱۷، شرح قصیدہ امالی ص ۳۵، فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۶، اخبار المحدثات ص ۱۶، عطر الوردہ ص ۱۲، تفسیر حسینی ص ۱۲، حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ جلیل القدر صحابی ہیں نے آقاؐ نے نامدار مدنی تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کس شے کو پیدا فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ
قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ
مِنْ نُورِهِ۔

اے جابر اللہ تعالیٰ نے بیشک سب
اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے
نور سے پیدا فرمایا۔

(مصنف عبدالرزاق۔ مواہب اللدنیہ ص ۹، زرقانی شریف ص ۲۶ ج ۱، میرت جلیبیہ ص ۲ ج ۱،
مطالع المسرات ص ۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲، انوار المہدیہ ص ۹، عمود الشہدہ ص ۱۲، نشر الطیب
ص ۶۵) از اشرف علی تھانوی دیوبندی، فتاویٰ حدیثیہ ص ۱۵ از ابن حجر مکی رحمہ اللہ
نشارح بخاری علامہ احمد قسطلانی علیہ الرحمۃ اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے
ہیں کہ سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد ماجد
سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ اُن کے جد اعلیٰ سیدنا علی المرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل فرماتے ہیں کہ حبیب کر دگار احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

۱۔ اس حدیث شریف سے واضح ہے کہ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ حضور اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

۲۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ والی حدیث شریف شیخ الاسلام والمسلمین علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فتاویٰ حدیثیہ میں تفصیلاً درج کی ہے اور علامہ ابن حجر مکی کے متعلق فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ
ابن حجر مکی مکر شریف میں مفتی حجاز تھے جامع علوم ظاہری و باطنی تھے۔ (حاشیہ تاریخ المحدثات ص ۳۹۲)
۳۔ دیوبندی حضرات کے مغتر اور حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے بھی یہ حدیث شریف نشر الطیب مطبوعہ
دیوبند میں درج کی ہے اور نشر الطیب مزار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسرن کے نزدیک بھی نہایت مستند ہے۔ (فقیر قادری)

فرمایا۔

كُنْتُ لَوْلَا بَيْنَ يَدَي رَجِي قَبْلَ
خَلَقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
أَلْفَ عَامٍ۔

میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ
ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور
میں ایک نور تھا۔

(مواہب اللدنیہ منہج ۱، زرقانی شریف منہج ۱، جواہر البیہار منہج ۱، انوار المحمدیہ
منہج ۱، شریعہ منہج ۱، تفسیر روح البیان منہج ۲، ج ۲، حجتہ اللہ علی العالمین منہج ۲)

صحابہ کرام علیہم الرضوان نے نبی پاک صاحب رولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ میں عرض کیا۔ اَخْبِرْنَا عَنْ خَلْقِكَ۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں اپنی
ذات والاصفات کے متعلق فرمائیے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
اَنَا خَوْفٌ اِنْ اِبْرَاهِيمَ وَبُغْرَى
عَيْنِي عَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَأَتْ
اُمِّي حَيْثُ حَمَلْتُ بِكَ اَنَّهُ
خَرَجَ مِنْهَا نُورٌ اَضَاعَتْ لَهُ
قُصُورُ الشَّامِ۔

میں اپنے باپ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی
دعا کا نتیجہ ہوں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کی بشارت ہوں۔ اور حبیب میری والدہ ماجدہ
مجر سے حاملہ ہوئیں تو انہوں نے دیکھا کہ ایک
نور کا ان سے ظہور ہوا جس سے شام کے منارات
بے روشن ہو گئے وہ نور میں ہوں۔

(دلائل النبوت بہیقی منہج ۱، ج ۱، دارمی شریف منہج ۱، خصائص الکبریٰ منہج ۱، ج ۱،
تفسیر ابن کثیر منہج ۲، ج ۲، زرقانی شریف منہج ۱، ج ۱، جواہر البیہار منہج ۱، ج ۱،
سیرت حلبیہ منہج ۱، ج ۱، البدایہ والنہایہ لابن کثیر منہج ۲، ج ۲، سیرت النبویہ للذہبی منہج ۲،
مشکوٰۃ شریف منہج ۵۔)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | مخدومہ دایرین سیدہ طیبہ
طاہرہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ

عنہا جو کہ سید اکمل ہادی سبیل محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ محترمہ
ہیں، فرماتی ہیں۔

لَمَّا وَلَدَتْهُ خَرَجَ مِنْ فَتْرٍ جِي
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ
جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو میں نے جنا تو مجھ سے نور نکلا جس سے
اُن کے سامنے شام کے محلات روشن ہو گئے
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲، زرقانی شریف)

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ
رَأَيْتُ كَأَنَّ شَهَابًا خَرَجَ مِنِّي
أَضَاءَتْ لَهُ الْأَرْضُ -
میں نے دیکھا کہ مجھ سے روشن ستارہ
ظاہر ہوا جس سے پوری زمین منور اور
روشن ہو گئی ہے

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱)
سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ سیدہ کائنات
مفسر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ
لَمَّا فَضَلَ مِنِّي خَرَجَ مَعَهُ
نُورٌ أَضَاءَ لَهُ مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
پیدا ہوئے تو ان سے ایسا نور ظاہر ہوا
جس سے مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز
روشن ہو گئی۔
(مجمع الزوائد لابن حجر ص ۲۱ ج ۸،

مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۶ ج ۱، زرقانی سیرت حلبیہ ص ۹ ج ۱، انوار

لے خصائص الکبریٰ عدلتہ السیوطی، مواہب اللدنیہ للقسطلانی، سیرت حلبیہ لعدلہ الحلبی، زرقانی
علامہ محمد بن عبد الباقی یہ ایسے مستند محدثین کی مستند کتب میں جن کے حوالہ جات دیوبندیوں اور
وہابی غیر مقلدین کے اکابرین نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کیے ہیں۔

دیوبندیوں کے معتد مولوی مفتی محمد شفیع آف کراچی کی کتاب سیرت خاتم الانبیاء کے صفحات ۱۶-۸۸۔
۲۴-۲۵-۲۶۔ دیوبندیوں کے قاضی سلیمان پوری کی کتاب رحمۃ اللعالمین جلد دوم کے صفحات ۲۷۰-۲۸۰-۱۰۶۔
۲۵۰-۲۶۰ وغیرہم ملاحظہ فرمائیں کہ کتنی روایات ان لب سے درج کی ہیں۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

المحمذیہ ص ۱۶، البدایہ والنہایہ ص ۲۶۴ ج ۲، ماثبت من السنۃ ص ۵۳

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں روایت درج فرماتی ہے کہ :-

اِنَّ اُمَّه رَاَتْ حَیْنَ وَضَعَتْهُ
نُورًا اَضَاعَتْ مِنْهُ قُصُورُ
الشَّامِ
بے شک نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
کی والدہ ماجدہ نے دیکھا کہ جب انہوں نے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جنائز حضور
کے نور سے شام کے محلات منور اور روشن ہو گئے

کتاب الوفا ص ۲۶ ج ۱، ص ۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۹ ج ۱، دلائل النبوت للبیہقی ص ۶۹ ج ۱،
مواہب اللدنیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، ماثبت من السنۃ
ص ۵۳، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۸، اسعاف الراغبین ص ۱

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج
فرمائی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا
اِنِّیْ رَاَیْتُ خَسَرَ جَ صِنِّیْ لُوْرٌ
اَضَاعَتْ لَہٗ قُصُورُ الشَّامِ
میں نے دیکھا کہ مجھ سے نور نکلا ہے جس
سے میں نے شام کے محلات روشن اور

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کی کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ وہابیہ کے نزدیک بھی بہت مستند کتاب ہے
کیونکہ فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی کتابوں میں مرزائیوں کی تردید کرتے ہوئے اور ضیاعی
علیہ السلام کے دوبارہ دنیا میں آنے کا ثبوت درج کرتے ہوئے کتاب الوفا میں درج شدہ روایت پیش کی
ہے دیکھئے شہادۃ القسطنطنیہ ص ۲۱۹ ج ۱، الخیر الصغیر عن القبر المصباح ص ۱۔

وہابیہ کا آرگن الاسلام، دہلی محدث ابن جوزی کی شخصیت کے متعلق لکھتا ہے کہ محدث ابن جوزی علیہ
الرحمۃ، چھٹی صدی کے اکابر و اعیان میں ایک عظیم و جلیل محدث اور خطیب کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ کے دست
حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان تائب ہوئے اور ایک لاکھ سے زائد اسلام کے امن و رحمت میں سچکے ہیں۔
لے دیوبندیوں کے مولوی بدر عالم مہاجر مدنی نے بھی یہ روایت اپنی کتاب ترجمان السنۃ ص ۱۵۱ ج ۲ پر درج کی ہے (فقیر قادری)

(دلائل النبوت ج ۲۹ مطبوعہ مدینہ منورہ) منور ہوتے دیکھے۔

دیوبندیوں کے مفتی اور حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نثر الطیب میں لکھتے ہیں کہ حمل رہنے کے وقت آپ کی والدہ ماجدہ نے ایک نور دیکھا جس سے شہر بصری علاقہ شام کے محل ان کو نظر آئے۔ کذا فی سیرۃ ابن ہشام۔ (نثر الطیب ص ۱)

فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۱۵) بے شک رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی والدہ ماجدہ نے بھی آپ کی ولادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔ (سیرت المسطفی ص ۱۲۱)

امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی علیہ رحمۃ
تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ

سیدنا آدم علیہ السلام کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

لَخَلَقَ اللَّهُ آدَمَ آدَاةً بَيْنِيهِ جب حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ کریم نے

لے سردار الوابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ شرک و بدعت کی تردید میں جماعت المحدث کے مبنوا تھے۔ (اخبار المحدثات ص ۲۰ جولائی ۱۹۲۲ء)

نیز ان کی تصنیف لطیف نثر الطیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حالات پیدائش سے لے کر وفات کل واقعات و جملہ سیر و معجزات نہایت عالمانہ و محققانہ انداز سے صحیح و مستند روایات سے قلمبند کیے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث ص ۱۴ مئی ۱۹۲۲ء ص ۲۳ مارچ ۱۹۲۱ء)

اے اب تو وہابیوں کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور ہونے میں کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ان کی جماعت کے امام العصر ابراہیم میر نے نورانیت کا ذکر کرتے ہوئے پہلے بلیک کالغظ لکھا ہے۔ (فقیر قادری، لے مارن حقانی علامہ سیدی عبدالوہاب شعلانی قدس سرہ و الربانی تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حالت بیداری میں! شافعیہ مرتبہ زیارت کی ہے۔

(میزان الکبر لے ص ۲۴ ج ۱ مطبوعہ مصر)

فَجَعَلَ بَسَائِ فَضَائِلَ بَعْضِهِمْ
عَلَى بَعْضٍ رَأَى نُورًا سَاطِعًا
فِي أَسْفَلِهِمْ فَقَالَ يَا رَبِّ
مَنْ هَذَا أَقَالَ هَذَا ابْنُكَ
أَخَذَ وَهُوَ أَوَّلُ وَهُوَ آخِرُ
وَهُوَ أَوَّلُ شَائِعٍ .

(خصائص البکری ص ۹۷ ج ۱ مطبوعہ)

(سعودی عرب)

محدث ابن جوزی اور علامہ بکری علیہما الرحمہ فرماتے ہیں -

فَلَمَّا أَلْقَيْنَ آدَمَ بِالْمَوْتِ
أَخَذَ بِيَدِهِ وَبَدَأَ بِشَيْئِ
وَقَالَ يَا بَنِيَّ إِنَّكَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرْتُ
أَنْ أَخُذَ عَلَيْكَ عَهْدًا
مِنْ أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي
أَوْحَى فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ
إِلَّا فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَائِرِ

ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۲، کتاب الانوار و مصباح السرور والافکار ص ۷)

پیدا فرمایا تو ان کی اولاد ان کو دکھائی گئی
تو آپ نے بعض مخلوق کی بعض پر فضیلت
دیکھی تو نیچے کی طرف سے بلند ہونے والا نور
آپ نے دیکھا تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض
کیا۔ اے رب! یہ کیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ
نے فرمایا یہ تیرا بیٹا احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ہیں اور وہ اول اور وہی آخر اور
وہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا

جب سیدنا آدم علیہ السلام کو اپنے آخری
وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے
اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کا
ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہ اے بیٹے! مجھے اللہ
تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں تم سے اس
نور محمدی کے بارے عہدوں جو تمہاری
پیشانی میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ

۱۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمہ کے متعلق علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ کان من الأعيان وفي الحديث
من الحفاظ ما علمت أن أحد من العلماء عصف هذا الرجل محدث ابن جوزی علوم قرآن اور
تفسیر میں بلند پایہ تھے اور فن حدیث میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے
معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء امت میں سے کسی کی ہوں۔ (تذکرۃ الحفاظ جلد ۴)

سیدنا جبریل علیہ السلام کا عقیدہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

سیدہ طیبہ طاہرہ سرکار مائی آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پیارے صاحبزادہ محمد مصطفیٰ علیہ النبیۃ والشارعہ نے ابھی اپنے قدمِ سیمتِ لزوم سے کائنات کو مشرف نہیں فرمایا تھا کہ جبریل امین میرے پاس آئے ان کے ہاتھ میں دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں اور مشک سے زیادہ خوشبودار شربت سے بھرا ہوا پیالہ تھا۔ مجھے دیا کہ اسے پی لیں۔ میں نے اس کو پی لیا۔ پھر جبریل نے مجھے کہا کہ سیر ہو کر پیو تو میں نے خوب سیر ہو کر پیا۔ پھر اُس نے کہا اور پیو۔ میں نے اور پیا۔ پھر اُس نے ہاتھ نکال کر میرے شکم پر پھیر کر کہا۔

اے رسولوں کے سرور اظہور فرمائیے۔ اے خاتم النبیین جلوہ افروز ہو جائیے۔ اے رحمۃ للعالمین قدم رنجہ فرمائیے۔ اے نبی اللہ رونق افروز ہو جائیے۔ اے رسول اللہ تشریف لائیے۔ اے خیر المخلوق جہان کو منور فرمائیے۔ اے نور من نور اللہ جلوہ افروز ہو جائیے۔ بسم اللہ اے محمد بن عبد اللہ تشریف لائیے۔ پھر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم چودھویں رات کے پانڈ کی مانند چمکتے ہوئے جہان میں رونق ہوئے۔

الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ۔

إِظْهِرْ يَا سَيِّدَ الْمُرْسَلِينَ
إِظْهِرْ يَا خَاتَمَ النَّبِيِّينَ أَظْهِرْ
يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ أَظْهِرْ
يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَظْهِرْ يَا رَسُولَ اللَّهِ
إِظْهِرْ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللَّهِ
إِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ
بِسْمِ اللَّهِ أَظْهِرْ يَا مُحَمَّدُ
بُنْ عَبْدَ اللَّهِ فَظْهَرَ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَالْبَدْرِ
الْمُنِيرِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

(بیان المیلاد النبوی ص ۷۱)

۱۔ اِظْهِرْ يَا نُورَ مَنْ نُورِ اللَّهِ سے جبریل امین کا عقیدہ بھی اظہر من الشمس ہے۔

(فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا مَسْرُورًا وَ
 أَسَارِيًّا وَجْهُهُ تَبَسُّوتٌ
 (دلائل النبوت ص ۵۱۱ ج ۱ مطبوعہ مدینہ منورہ)

ایک دن نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
 خوشی خوشی گھر میں تشریف لائے۔ تو آپ
 کے چہرہ نور کے عذو خال سے بھی بجلی کی
 طرح نور چمک رہا تھا۔

ایک روایت جو سرکارِ طیبہ عارفہ زاہدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی
 ہے اور آپ نے اس روایت میں اپنی آنکھوں دکھا منظر بیان فرمایا ہے جس کو علامہ
 جلال الدین سیوطی اور علامہ شہاب الدین خضاجی علیہما الرحمہ نے اپنی مبارک تصانیف
 میں درج فرمایا ہے نیز غیر مقلدین و مابیوں کی مقصد شخصیت قاضی سلیمان منصور پوری
 نے بھی اپنی کتاب 'رحمۃ للعالمین' میں بھی درج کیا ہے۔ یہاں پر قاضی سلیمان منصور پوری
 کی تحریر کردہ عبارت درج کرتا ہوں۔

حضرت عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم اپنی نعل کو پیوند لگا رہے تھے۔ اور میں چرخ کات رہی تھی میں
 نے دیکھا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ ہو رہا ہے۔
 اور اس پسینہ کے اندر ایک نور ہے جو ابھر رہا ہے۔ یہ ایسا نظارہ تھا کہ
 میں سر اپا حیرت بن گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر مجھ پر پڑی۔ فرمایا
 عائشہ تو حیران سی کیوں ہو رہی ہے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میں نے دیکھا کہ
 حضور کی پیشانی پر پسینہ ہے اور پسینے کے اندر ایک چمکتا دکتا نور ہے۔
 (اس پاک نظارہ نے مجھے سرد اپا چشم کر دیا ہے)

اے خنک چشمے کہ او حیران ارست
 دے بہایوں دل کہ آں قربان ارست

اے مفسرِ اویلا بیہ مری محمد صاحب دہری لکھتے ہیں کہ رحمۃ للعالمین کتاب جو جامع عثمانیہ دکن جامع عباسیہ بہاولپور اور دارالعلوم
 دیوبند اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے نصاب میں داخل ہے اور تمام اسلامی ہوائی سکولوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ جو زمین اور
 موشین و فدا مفراس کی صحت برتری کے مقرر ہیں۔ (اخبارِ محمدی دہلی ص ۱۱۱)

بُخدا اگر ابو کبیر بڑی (ایام جاہلیت کا مشہور شاعر) حضور کو دیکھ پاتا تو اُسے معلوم ہو جاتا کہ اس کے اشعار کے صحیح مصداق حضور ہی ہو سکتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُس کے شعر کیا ہیں۔ میں نے یہ شعر پڑھ کر سنا دیئے۔

وَسَبَّيْتُ مِنْ كُلِّ غَيْبٍ حَيْضَةً وَفَسَادٍ مُرْضِعَةٍ وَدَائٍ مُعْضِلٍ
وَإِذَا نَظَرْتُ إِلَى أَسْتَرَةٍ وَجْهَهُ بَسَقَتْ كِبَرَتِ الْعَارِضِ الْمُتَهَلِّلِ

وہ ولادت اور رضاعت کی آلودگیوں سے پاک امراض سے مبتلا ہیں۔ ان کے دغٹاں چہرہ پر نظر کرو تو معلوم ہو گا کہ نورانی اور روشن برق جلوہ دے رہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ میں جو کچھ تھا اُسے رکھ دیا پھر عائشہ کی پیشانی کو چوما۔
درجۃ للعالمین ص ۱۹۸-۱۹۹ ج ۲، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۷ ج ۱، نسیم الریاض ص ۲۲۶ ج ۱، اہلیۃ الاولیاء

اُمّ المؤمنین اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شہادت اور عقیدہ

اسبغہ طیبہ
طابہ اُمّ المؤمنین

اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ محمد و مہ کل سدا آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا۔

لَقَدْ رَأَيْتُ لَيْلَةً وَضَعَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نُورًا أَضَاءَتْ لَهُ قُصُورُ
الشَّامِ حَتَّى رَأَيْتُهَا۔
ابستہ تحقیق میں نے اُس رات کو نور دیکھا
جس رات رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام
پیدا ہوئے کہ اُس نور سے شام کے محلات
روشن ہو گئے یہاں تک کہ اس روشنی میں
میں نے ان محلات کو دیکھ لیا۔

خصائص الکبریٰ ص ۱۱۵ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۹۷، زرقانی تشریف موابہ اللہ فیہ ص ۱۱۵ ج ۱

خلفاء راشدین اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

خليفة اول سيدنا ابو بكر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | علامہ احمد رضا قسری

النورانی جو کہ شارح بخاری ہیں۔ روایت نقل فرماتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ وَجْهُهُ رَسُولَ اللَّهِ
رَسُولِ كَرِيمٍ عَلَيْهِ الْفَضْلُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

کذا روى القسري - (رحمة اللہ علی العالمین) ، انور چاند کی طرح منور تھا۔
(خصائص اکبر) ج ۱، مواہب اللدنیہ ج ۲، انوار المہدیہ ج ۱۲۵، دلائل النبوة از ابو نعیم،
سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آقا کے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے شعر کہتے ہیں۔

أَمِينٌ مُصْطَفَىٰ يَا خَيْرَ يَدْعُو
كَضَوْءِ الْبَدْرِ ذَا بِلَّةِ الظَّلَامِ

حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم امین ہیں۔ اویسی کی طرف بلانے والے ہیں۔ آپ کی روشنی اندھیدوں کو چودھویں رات کے چاند کی طرح دور اور زائل کرنے والی ہے۔ (دلائل النبوت ج ۱، جوابہر البھارہ للنجانی)

سيدنا علي المرتضى رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
خدا، مشکل کشا، کرم اللہ

تعالیٰ وجہ فرماتے ہیں۔

حبیب کبریا، مالک برودہ، محمد
مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب

كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ رُوعٌ
كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ

تَنَایَا ۛ

کلام فرماتے تو آپ کے دندان مبارک کے
درمیان سے نور مبارک نکلتا دکھائی دیتا۔

(مواہب اللذیہ ص ۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۲، زرقانی شریف)

محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے ایک روایت نقل فرمائی ہے کہ ایک شخص نے
سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی تعریف اور شان بیان فرمائیے تو آپ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی شان بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

كَانَ عَرَقُ وَجْهِهِ الْمَوْلُوءُ ۛ
(دلائل النبوت ص ۱۸۷ ج ۱ حجة اللہ علی العالمین) تھے۔
آپ کے پسینہ کے قطرات چمک دار ہوتی

سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امامنا حسن مجتبیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ میرے ماموں جان ہند بن ابی ہالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے نانا جان سید الانس
والجان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مبارکہ بیان کرنے میں
ایک خاص مقام رکھتے تھے۔ میں نے ایک مرتبہ ان سے عرض کیا کہ نانا جان کا مبارک
عقیدہ بیان فرمائیے تو انہوں نے فرمایا:-

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخْمًا مَصْحَمًا
يَتَلَاوُءُ وَجْهَهُ تَلَاوُءَ الْقَمَرِ
رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بند
رتبہ والے تھے۔ آپ کا چہرہ مبارک اس
طرح روشن اور منور تھا جیسے چودھویں

لے حکیم ترمذی اور محدث بیہقی علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی
بیان فرمایا ہے۔ دلائل النبوت ص ۱۶۲ ج ۱ شامل ترمذی ص ۲۱۳ واضح ہوا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
عنہما کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر قادری عفری)

یہ بیتلاوؤ کے معنی اور تشریح کرتے ہوئے علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں (باقی اگلے صفحہ پر)

کَلِمَةُ الْبَدْرِ - رات کا چاند چمکتا ہے -
 (مجمع لزوائد ج ۸، شامل ترمذی ص ۲ مطبوعہ دہلی، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، جوابہ البحار
 ص ۳۵، دلائل النبوت ج ۲، نشر الطیب ص ۱۱)

سیدنا علی المرتضیٰ، امام حسین اور امام زین العابدین کا عقیدہ | سیدنا امام زین العابدین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ اپنے والد محترم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جدِ امجد سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی غیب دان سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا -
 کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَيْ رَبِّي
 قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ
 أَلْفَ عَامٍ
 میں حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے رب کے حضور میں ایک نور تھا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۷، زرقانی شریف ص ۱۱، انوار المحمدیہ ص ۹، جوابہ البحار ص ۱۱، البغیانی،
 غزوة تبوک سے فتح و نصرت
 سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | حاصل کرنے کے بعد جب

(بقیہ صفحہ ۷۶) ————— معنی تِلَاوَةُ یعنی

ویشرق کاللولو قولہ تِلَاوَةُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ اِیْ مَثَل تِلَاوَةُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ یعنی
 تِلَاوَةُ کے معنی روشن ہونے اور چمکنے کے ہیں جیسے مرقی چمکتا ہے اور تِلَاوَةُ الْقَمَلِ لَيْلَةُ الْبَدْرِ
 کے معنی یہ ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخِ الزور اس طرح چمکتا ہے جیسے چودھویں رات کا چاند
 چمکتا ہے - (شرح شامل محمدیہ ص ۱۹ مطبوعہ مصر)

۱۰ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی نے اس روایت کو درج کیا ہے - (دیکھئے
 نشر الطیب ص ۲ مطبوعہ دیوبند) اور نشر الطیب دیوبندیوں اور دیوبندیوں کے نزدیک بھی مستند

سُورِ کائنات، مفخر موجودات منبع کمالات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و
التسليمات مدینہ منورہ (زادہ اللہ شرفاً) جلوہ افروز ہوئے۔ تو حضرت عباس رضی
اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا کہ مجھے اجازت
مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کی شان اقدس میں مدحیہ اشعار کہوں۔ تو حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا چچا جان کہیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت
رکھے تو انہوں نے اشعار کہے جن کے آخری دو شعر درج کیتے جاتے ہیں۔ جن سے
عم رسول اللہ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ مبارکہ کا بھی واضح علم ہو جاتا
ہے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے حلیل الفت و عظیم المرتبت محدثین
نے اپنی مبارک تصانیف میں بھی وہ اشعار لکھے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

أَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقَتْ
الْأَرْضُ وَصَارَتْ بِزُورِكَ الْأُفُقُ
فَخَنَّ فِي ذَلِكَ الضياءِ وَفِي النُّورِ
وَسَبُلُ الرَّشَادِ نَخْرَتُ
کتاب الوفا ص ۲ ج ۱، خصائص الکبرای ص ۹ ج ۱، النان العیون ص ۹ ج ۱، اہریت
النبویہ ص ۲، جواہر البحار ص ۲، الزوار المحمدیہ ص ۸۲-۸۳، حجة اللہ علی العالمین ص ۲۲۲،
مواہب اللدنیہ ص ۲۳، الاستیعاب مستدرک ص ۳۲ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۲۵ ج ۲، نشر الطیب ص ۹،
کتاب الملل والنحل ص ۲ ج ۲، مجمع الزوائد ص ۲ ج ۸، تہخیص المستدرک ص ۲۲ ج ۳

ان اشعار کا ترجمہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اس طرح کرتے ہیں۔
اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ آپ کے نور سے آفاق منور
ہو گئے۔ سو ہم اُس ضیاء اور اُس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔
(نشر الطیب ص ۹ مطبوعہ دیوبند)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ | سید المفسرین سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

عنہما فرماتے ہیں:-

إِذَا نَكَكَمَ رَأْيِي كَالنُّورِ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ

يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ
ثَنَائِهِ

وسلم جب کلام فرماتے تو ان کے دندان
مبارک کے درمیان سے نور مبارک نکلتا
ہوا نظر آتا تھا۔

(سنن دارمی شریف ص ۲۲ ج ۱ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، شمائل ترمذی ص ۲۷ خصائص البکر ص ۵۶ ج ۱، جواہر البحار ص ۲۵، مجمع الزوائد ص ۲ ج ۸، نسیم المجیب)
علامہ ابن عبد البر محدث علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ ابو طفیل عامر بن واثلہ کنانی نے سیدنا
عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے سامنے اشعار پڑھے جن میں ایک شعر یہ ہے
اَنْتَ النَّبِيُّ هُوَ النُّورُ الَّذِي كُنْتُ
بِهِ عَمَائَاتُ مَا ضِينَا وَيَا بَيْنَا - !!

بے شک نبی رحیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایسے نور ہیں جن کے سبب ہمارے
اگلوں اور پھلوں کے سب اندھیرے اور گمراہیاں دور ہو گئیں۔ (الاستیعاب ص ۳۷ ج ۱)
سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ سرور کون و مکاں، محبوب
رب دو جہان محمد مصطفیٰ علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا سایہ نہ تھا۔ آپ کا
نور مبارک سورج کے نور پر غالب آجاتا اور جب کبھی چراغ کے سامنے تشریف لاتے
تو آپ کا نور چراغ کی روشنی پر بھی غالب آجاتا۔

قَدْ نَطَقَ الْقُرْآنُ بِأَنَّهُ النُّورُ
الْمُبِينُ فَإِنْ فَهِمْتَ فَهُوَ
نُورٌ عَلَى نُورٍ -
بے شک قرآن پاک میں آپ کو نور مبین
فرمایا گیا ہے۔ جان لے کہ آپ تو نور
علیٰ نور تھے۔ (نسیم الریاض ص ۲۸ ج ۲)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | جلیل القدر صحابی سیدنا ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لے اس شعر سے معلوم ہوا کہ ابو طفیل عامر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھی یہی عقیدہ تھا۔
(فقیر محمد نسیار اللہ نقادری عفرہ)

اِذَا صَحَّكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَلَا لَاءُ
فِي الْجُدْرِ - (عصيدة الشہدہ ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱ - انوار الحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ
جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
تبسم فرماتے تو دیریں آپ کے نور مبارک
سے چمک اٹھتیں۔

خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱ - انوار الحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ
علی العالمین - شفا شریف ص ۲۹ ج ۱ - حاشیہ شامل ترمذی ص ۱۴ - شرح للملا علی قاری بر
حاشیہ نسیم الریاض ص ۲۲ ج ۱ - مدارج النبوة ص ۱۳۲ ج ۱ - انوار الحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴ ج ۱ -
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ الشَّمْسُ تَجْرِي
فِي وَجْهِهِ - (ترمذی شریف ص ۲۵ ج ۲ - مشکوٰۃ شریف ص ۵۸ مطبوعہ دہلی - خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ -
میں نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم
سے زیادہ حسین کوئی شے نہیں دیکھی۔ آپ
کے چہرہ انور پر سورج چمکتا ہوا معلوم ہوتا تھا
سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ مشہور
صحابی ہیں فرماتے ہیں کہ

سَيِّدَنَا انس رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

لَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الَّذِي دَخَلَ فِيهِ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَضَاءَ مِنْهَا كُلُّ شَيْءٍ -
جس دن رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ کی نورانیت
سے مدینہ منورہ کی ہر چیز روشن ہو گئی۔

ابن ماجہ ص ۱۱۹ مشکوٰۃ شریف ص ۵۸، ترمذی شریف ص ۲۵ ج ۲ - مواہب اللدنیہ ص ۱۲۱ ج ۱ -
انوار الحمدیہ ص ۱۳۲ ج ۱ - جواہر البحار ص ۴ ج ۱ - اسیرت حبیبہ ص ۲۳۲ ج ۲ - خصائص الکبرائے ص ۱۸۴ ج ۱ -
مدارج النبوة فارسی ص ۱۸۴ ج ۲ - طبقات ابن سعد ص ۲۲ ج ۱ - مستدرک طبع ۲، تلخیص المستدرک طبع ۲

لے علامہ شہاب الدین خواجه علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں فَشَبَّهَ وَجْهَهُ انْشِرَافُ بِالشَّمْسِ
فِي الْإِشْرَاقِ وَالنُّورِ (نسیم الریاض ص ۲۳۸ ج ۱ مطبوعہ مصر)

لے مظاہر حق والوں نے لکھا ہے کہ مدینہ منورہ کے درو دیوار بھی روشن ہو گئے تھے مظاہر حق ص ۲۳۸ ج ۲ (فقیر قادری)

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ
وَشَرِّكَكَ سَمِعًا أَلَسَا
عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ
حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ
إِبْطِيهِ -

یحییٰ بن سعید اور شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہما
دونوں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے سنا کہ نبی کریم رُف و رُحیم علیہ افضل
الصلوة والتسلیم نے جب اپنے دونوں ہاتھ
مبارک اٹھائے تو میں نے آپ کی دونوں
مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی۔

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، ص ۲۵۷ ج ۲، نسائی شریف ص ۲۲ ج ۱، مسلم شریف ص
دلائل النبوت ص ۱۸ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۵ ج ۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ
فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا
فِي الْإِسْتِسْقَاءِ فَإِنَّهُ يَرَفَعُ
حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِيهِ -

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سوائے
استسقا کے کسی اور دعا میں اپنے مبارک
ہاتھوں کو زیادہ اونچا نہیں اٹھاتے تھے۔
اور استسقا میں اتنے ہاتھ اٹھاتے تھے
کہ آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آجاتی تھی۔

جواب علیٰ الصالحین ص ۲۱۱

(صحیح بخاری شریف ص ۱۶۸ ج ۱، مطبوعہ مصر، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۱ مطبوعہ دہلی، دار قطنی ص ۱۹۱)

سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ أَزْهَرَ اللَّوْنِ كَانَ عَرَقُهُ

رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سفید رنگ
والے روشن آفتاب تھے آپ کے پسینے کے

لہ علامہ قاری علیہ الرحمۃ نے ازہر اللون کا ترجمہ ابیض نیزاً روشن آفتاب کیا ہے۔

(مرقات) علامہ ابراہیم بجوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ امام سہیلی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ الزہرة
فی اللغة اشراق فی اللون بیاضاً زہراً لغت میں بہت زیادہ سفیدی کی چمک
والے رنگ کو کہتے ہیں۔ (شرح شمائل محمدیہ ص ۱۹)

اللُّؤْلُؤُ

مبارک قطرات چمکدار موتی تھے۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۱۶، دلائل النبوت بہیقی ص ۱۵۵ ج ۱، دارمی شریف ص ۳۳ ج ۱، خصائص
الکبراء ص ۱۸۴ ج ۱، رحمتہ للعالمین ص ۴۲ ج ۲)

سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سید العالمین احمد مجتبیٰ
محمد مصطفیٰ علیہ افضل

الصلاۃ والسلام کا درباری نعت خوان اور شاعر اپنے رسول کریم کی نعت بیان کرتے
ہوتے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار اس طرح فرماتے ہیں۔

مَتَى يَبْدُ فِي اللَّيْلِ الْبَهِيمِ جَبِينُهُ
يَلُوحُ مِثْلَ مِصْبَاحِ الذَّبْحِ الْمُنَوَّرِ

جب سخت تاریک میں آپ کی پیشانی نورانی ظاہر ہوتی ہے۔ تو وہ اندھیری رات
میں چراغ کی طرح روشنی دیتی ہے۔

(دلائل النبوت ص ۱۱۶ ج ۱، ذرقانی شریف ص ۴۴ ج ۴، الاستیعاب ص ۳۲ ج ۱)
سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دوسرے مقام پر اپنے عقیدہ کا اظہار
اس طرح فرمایا ہے۔

نُورٌ أَضَاءَ لَهُ عَلَى الْبَرِّيَّةِ كُلِّهَا
مَنْ يَهْدِي لِلنُّورِ الْمُبَارِكِ يَهْتَدِي

آپ کے نور مبارک کی نورانیت نے تمام دنیا کو روشن فرمایا ہے جو بھی اس

لے ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ما سمعت بشی احسن من شعر
حسان میں نے کسی شخص کے شعر حسان کے شعروں سے عمدہ نہیں سنے (ابن جریر ص ۱۸، ترجمان القرآن ص ۹ ج ۹)
لے تاسنی بیہمان منصور پوری دہلی نے بھی اپنی کتاب رحمتہ للعالمین ص ۴۲ ج ۲ پر یہ شعر لکھا ہے۔ اور
ترجمہ کیا ہے جو درج ہے جب شب تاریک میں اُس کی پیشانی نمایاں ہوتی ہے تو روشن چراغ کی
طرح چمکا کرتی ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ عفرلہ)

مبارک نور سے مستفیر ہوا وہی ہدایت پا گیا۔ (نسیم الریاض ص ۲۷ ج ۳، مطبوعہ مصر)
ابن کثیر علیہ الرحمۃ جو کہ مفسر قرآن بھی ہیں نے حضرت خنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا
بارگاہ مصطفویٰ میں پیش کردہ شعر البدایہ والنہایہ میں درج کیا ہے۔

وَأَفْ وَمَاضٍ شَهَابٌ يُسْتَضَاءُ بِهِ
بَذَرٌ أَنَارَ عَلَى كُلِّ أَلَمٍ حَاجِدٍ

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نور ایسا نور ہے کہ جس نے تمام اماجد اور بزرگیوں
کو منور اور روشن فرما دیا ہے۔ آپ کا نور مبارک پورا ہونے والا اور پُرانا ستارہ
ہے آپ کے نور ہی سے چودھویں رات کا کامل چاند بھی نور اور روشنی حاصل
کرتا ہے۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۷، البدایہ والنہایہ ص ۲۲ ج ۲)

امام اجل سند المفسرین والمحدثین علامہ جلال الدین سیوطی قدس سرہ العزیز نے بھی
سیدنا حنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ شعر درج فرمایا ہے۔

أَخْتُ عَلَيْهِ لِلنَّبِيِّ خَاتَمٌ
مِنَ اللَّهِ مِنْ نُورٍ يُلَوِّحُ وَتَشْهَدُ!

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مہر نبوت بہت ہی چمکتی تھی اور آپ کا اللہ کی
طرف سے نور ہونا ظاہر اور واضح ہو جاتا تھا۔ (خصائص الکبریٰ ص ۱۹۲ ج ۱)

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا کعب بن مالک رضی
اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ بارگاہ نبوی میں سلام عرض کرنے کے لیے حاضر ہوا تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی زیارت سے مشرف ہوا تو دیکھا۔

هُوَ يُبْرِقُ وَجْهُهُ مِنَ الشُّرُورِ | آپ کا چہرہ مبارک بھل کی طرح چمک رہا ہے

لے امام ابن کثیر کی کتاب البدایہ والنہایہ کے حوالہ جات فخر الوابیہ ابراہیم میسر سیا لکھنؤ نے بھی دیئے
ہیں (دیکھئے سرانجامیہ ص ۱۱۱، ص ۱۱۲)

وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَنَادَ وَجْهُهُ كَأَنَّهُ قِطْعَةُ قَبِيٍّ -

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب خوش ہوتے تو آپ کا رخ انور اس طرح منور نظر آتا جیسا کہ چاند کا ٹکڑا ہے

(صحیح بخاری ص ۱۸ ج ۲، مستدرک ص ۶ ج ۲، خصائص الجبرائیل ص ۳۳۹ ج ۱، دلائل النبوة ص ۵۲ ج ۱، دلائل النبوت ص ۲۲ ج ۳، ابوالنعمان حجة الله على العالمين ص ۸۹ ج ۱، منتخب الصحیحین للنہجانی ص ۱۳۸)

امام ابن کثیر علیہ الرحمۃ نے سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وہ اشعار جو انہوں نے حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں لکھے ہیں درج کیے ہیں۔ ان میں سے ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ بھی بالکل عیاں ہے۔

وَرَدُّنَا لَهُ وَلَوْ رَأَى اللَّهُ يَجْلُو
وَجَّ الظُّلُمَاءُ عَنَّا وَالْغَطَاءُ

اور ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہمارے اندھیروں کی سیاہی اور تاریکی دور ہو گئی اور روشنی ہی روشنی ہو گئی۔ اور سب پردے اٹھ گئے۔
(البدایہ والنہایہ ص ۳۳۶ ج ۲ مطبوعہ مصر)

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام المحدثین محمد بن اسماعیل بخاری علیہ الرحمۃ اللہ الباری

نے حدیث شریف درج فرمائی ہے کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا
دَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ
بَيَاضَ ابْطِينِهِ -

سیدہ سلطان فخر کون و مکان محمد مصطفیٰ علیہ
المنجۃ والشار نے دُعا فرمائی اور اپنے
دونوں نورانی دست مبارک اٹھائے تو میں
نے آپ کے دونوں مبارک بغلوں کی سفیدی دیکھی

(صحیح بخاری ص ۶۵ ج ۴ مطبوعہ مصر)

سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سرور کائنات، منبع کمالات،
محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ

والقیسات کے متعلق سیدنا ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی شان بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں۔
 وَيُظْهِرُ فِي الْبَلَاءِ ضِيَاءَ نُورٍ
 يَقُومُ بِهِ النَّبِيُّ أَنْ تَمُوجَا ..
 اور مشہروں میں نور کی روشنی ظاہر ہو گئی جس نور کا صدقہ اور وسیلہ سے مخلوق قائم ہے کیونکہ وہ مبارک روشنی ٹھامٹھیں مار رہی ہے۔

(سیرت ابن ہشام ص ۱۹۲ ج ۱، البدایہ والنہایہ ص ۱ ج ۱، ص ۲۹۶ ج ۲)

محدث ابن جوزی اور علامہ سیوطی علیہما الرحمہ
 لکھتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ

سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عنه فرماتے ہیں۔
 لَمَّا وُلِدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ أَشْرَقَتْ الْأَرْضُ -
 (کتاب الوفا ص ۹۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ
 ص ۱۲۴ ج ۱)
 جب رسول معظم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت ہوئی تو آپ
 کے نور مبارک سے ساری زمین روشن اور
 متور ہو گئی۔

نور اندر نور باہر کوچہ کوچہ نور ہے
 بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنه کے سامنے کسی نے کہا کہ
 مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا رخ نور تلوار کی طرح تھا تو حضرت
 جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

لَا بَلْ مِثْلَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
 وَكَانَ مُسْتَدِيرًا - (حجۃ اللہ ص ۶۸۸، کی طرح نورانی اور چمکتا تھا۔
 نہیں! بلکہ آپ کا چہرہ نور سورج اور چاند

مشکوٰۃ شریف ص ۵۵، شامل ترمذی، صحیح مسلم شریف، مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱، انوار
 المحمدیہ ص ۱۲۴، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۱ ج ۱، ص ۱۹۳ ج ۱، بشفا شریف ص ۲۹ ج ۱، خصائص

ابکرے ص ۱۸ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۲، داری شریف ص ۳۴ ج ۱، انشراح الطیب ص ۱۳۶
منتخب الصمیمین ص ۱۳۶

حضرت مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہیں کہ

رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَقُّ الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حُمْرٌ آوُ فَإِذَا هُوَ أَحْسَنُ عِنْدِي مِنَ الْقَمَرِ -

میں نے سید الشافعیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سرخ حُلّہ مبارک لیے ہوئے دیکھا اور چاند بھی اُس رات پوری تابانی پر تھا یعنی چودہویں رات کا تھا اور میں نے ایک نظر چاند کی طرف اور ایک نظر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانیت اور حسن چاند سے کہیں بڑھ کر زیادہ ہے۔

(شامل ترمذی ص ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، اشعۃ اللمعات فارسی ص ۴ ج ۲، مواہب اللدنیہ ص ۱۵ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۸ ج ۱، دلائل النبوت بیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۲۴ ج ۱، رحمۃ للعالمین ص ۲۴ ج ۲، قصص الانبیاء فارسی ص ۲۶۶)

فروع مہر بھی دیکھا نمود گمشدن بھی! تمہارے سامنے کس کا چراغ جلتا ہے
قاریجے کرام :- شیخ محقق شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے
ہیں کہ آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود کہ دیدہ خبرت و جمال با کمال و سے خیرہ
میشد مثل ماہ و آفتاب تا باں و روشن بود و اگر نہ نقاب بشریت پوشیدہ بود سے
بچکس را مجال نظر و ادراک حسن اور امکان نبود سے :- آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
سر مبارک سے لے کر قدم مبارک تک بالکل نور تھے۔ آپ کے جمال و کمال کو دیکھنے سے
آنکھ چندھیا جاتی تھی۔ چاند اور سورج کی مانند روشن اور چمکدار تھے۔ اگر آپ لباس بشری
میں نہ ہوتے تو کسی کا آپ کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور آپ کے حسن کا ادراک ممکن نہ ہوتا۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۱۲۹ ج ۱)

علامہ نبھانی لکھتے ہیں کہ علامہ قرطبی علیہ الرحمۃ نے فرمایا :-

لَمْ يَظْهَرْ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنَّهُ
لَوْ ظَهَرَ لَنَا تَمَامُ حُسْنِهِ لَمَّا
أُطَاقَتْ أَعْيُنُنَا دُرُوتُهُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (الوار المحمدي) - وسلم کو دیکھنے کی تاب ہی نہ لائیں۔

سیدنا ابراہیم بن عازب رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام بخاری رحمۃ اللہ الباری

نے روایت نقل فرمائی ہے کہ سیدنا ابراہیم بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ نور مجسم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ نور کواری طرح چمکدارتھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔
لَا بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ۔
نہیں! بلکہ چاند کی طرح سوزتھا۔

صحیح بخاری شریف ص ۱۶ ج ۲، ترمذی شریف ص ۲ ج ۲، مسلم شریف، شامل ترمذی ص ۱،
خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۴ ج ۱، الوار المحمديہ ص ۱۲، مدارج النبوت
فارسی ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت بہقی ص ۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۶۸

کے متعلق محدث ملا علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

تَشْبِيهِ بَعْضِ صِفَاتِهِ
بِخَوَالِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ
إِنَّمَا جَرَى عَلَى عَادَةِ
الشُّعَرَاءِ وَالْعَرَبِ وَ
إِنَّمَا فَتْلًا مِثْلُ يَمَا
دَلَّ شَيْئًا مِنْ أَوْصَافِهِ
إِذْ هِيَ أَعْلَى وَ أَحَبُّ
مِنْ كُلِّ مَخْلُوقٍ۔

رسول انس و جاں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعض صفات مبارکہ کو سورج اور چاند سے تشبیہ و ینایہ شاعروں اور عربی ادیبوں کی عام عادت اور طریقہ ہے وگرنہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی کسی بھی صفت مبارکہ سے کوئی شے بھی برابری اور ہمسری نہیں کر سکتی۔ اس لیے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہر صفت

(جمع الوسائل بشرح الشامل) جملہ مخلوقات سے افضل و اعلیٰ اور بالا ہے

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

امام جلال الملۃ والدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل فرماتے ہیں۔

إِذَا سَجَدَ يُسْرَى بَيَاضُ الْبَطْنِ۔

اخصائص الکبریٰ ص ۱۵۶ ج ۱ طبرانی ص ۹۸

يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْإِشْرَاقُ

(شرح شامی مستدیرہ ص ۲۵)

نیز فرماتے ہیں

إِنَّ الْمُرَادَ كَانَ نَيْسًا أَلْبِيَضَ

(شرح شامی مستدیرہ ص ۲۵)

بے شک سفیدی سے روشن چمکدار مراد

ہے۔

علامہ ابراہیم سجوری علیہ الرحمۃ بیاض کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

كَانَ يَعْلُو بَيَاضُهُ النُّورُ وَالْإِشْرَاقُ۔

سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

بنی اسد الزمان
محمد مصطفیٰ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے صحابی سیدنا عبد اللہ بن زبیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کی مدح سرائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو کہ محدث ابن عبد البر علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب الاستیعاب میں درج فرمایا ہے۔

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ الاستیعاب ابو عمر ابن عبد البر کی مشہور معروف کتاب ہے۔ حافظ ابن عبد البر حفظہ و اتقان میں اپنے زمانہ کے سردار تھے۔

دُستَان المحدثین فارسی ص ۴۸) فخر الوابیہ مولیٰ ابراہیم میر سیالکوٹی نے بھی ان کی کتاب الاستیعاب کے کثیر تعداد

میں روایات درج کی ہیں دیکھئے سراجاً منیراً (ص ۱۱۲، ۱۲۸، ۱۳۵) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

وَعَلَيْكَ مِنْ سِمَةِ الْمَلِكِ عَلَامَةٌ
نُورٌ أَغْرَتْ وَخَالَتْ مَحْنُومٌ

یا رسول اللہ! صلی اللہ علیہ وسلم! اور آپ پر اللہ تعالیٰ نے نبوت کی جو نشانیاں ظاہر فرمائی ہیں ان میں سے ایک نشانی آپ کی چمکتی ہوئی نورانی پیشانی مبارک اور دوسری مہر نبوت ہے۔

(الاستیعاب ص ۱۵۶ ج ۱)

سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

ولابیہ نجدیہ کے مشہور
محقق تاجی سلیمان منصور

پوری روایت درج کرتے ہیں کہ حدیث ترمذی میں ہے۔ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں آپ کو دیکھنے گیا تھا۔

فَلَمَّا اسْتَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ
وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ - یعنی مجھے تو چہرہ نظر آتے ہی عرفان ہو گیا تھا
کہ جھوٹے میں یہ بات کہاں ہے۔ یعنی جھوٹے کے
چہرے پر یہ نور اور روشنی نہیں ہو سکتی۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۷۲ جلد ۲)

سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

سرور کائنات، باعث تخلیق
کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ

والحمیات والتسلیمات کی بارگاہ بکس پناہ میں سیدنا کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ

لے یہ روایت ولابیہ ہی کے ابراہیم میرسیا لکوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۲۹ ج ۱ پر درج کی ہے۔

لے ولابیوں کے امام العصر مولوی ابراہیم میرسیا لکوٹی لکھتے ہیں کہ الغرض آنحضرت (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ربخ انور پر نور نبوت پوری حقیقت سے جلوہ گر تھا جو کسی صاحب بصیرت سے مخفی نہیں رہ سکتا۔ متعذرا حدیث میں مذکور ہے کہ فلاں فلاں اشخاص نور نبوت کے مشاہدہ سے مشرف باسلام ہوئے (سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۸ ج ۱) لے یہ شعر نواب صدیق مہجواڑی نے اول المسائل ص ۱۱۶ پر بھی کہا ہے۔

عنہ نے آپ کی شانِ مقدسہ میں ایک نورانی قصیدہ پڑھا جس کا ایک شعر درج کیا جاتا ہے جس سے صحابی کے عقیدہ کا بھی علم ہو جاتا ہے۔

إِنَّ النُّسُولَ لَنُورٍ يُسْتَضَاءُ بِهِ
مُهْتَدٍ مِنْ سَيُوفِ اللَّهِ مَسْلُوكٍ

تحقیق رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ضرور نور ہیں۔ آپ سے نور حاصل کیا جاتا ہے۔ آپ اللہ کریم کی ہندی تلواروں میں سے نیکی تلوار ہیں۔

دالاستیعاب ص ۲۲ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱ ج ۱، انوار المحدثہ ص ۱۲۶، زرقانی شریف

ص ۵۹ ج ۳، البدایہ والنہایہ ص ۳۱ ج ۱، مستدرک ص ۵۸۲ ج ۲، تلخیص المستدرک ص ۵۸۲ ج ۲

علامہ محمد بن عبد الباقی محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب بارگاہِ نبوی میں حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ شعر پڑھا تھا تو اس کا دوسرا مصرعہ اس طرح پڑھا تھا۔

مُهْتَدٍ مِنْ سَيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٍ

تو خدا کے محبوب دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مصرعہ کی اصلاح کرتے ہوئے فرمایا کعب اس کو یوں پڑھو۔

مُهْتَدٍ مِنْ سَيُوفِ الْهِنْدِ مَسْلُوكٍ

قاریں کرام :- اگر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات نور نہ ہوتی تو جیسے آپ نے دوسرے مصرعہ کی اصلاح فرمائی اسی طرح یقیناً پہلے مصرعہ کی بھی اصلاح فرما دیتے۔ آپ کا پہلے مصرعہ کی اصلاح نہ فرمانا بین دلیل ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں۔ اور جو آپ کو نور کہے اور سمجھے اس پر آپ خوش ہیں۔

فَضَّلَ اللَّهُ عَلَى نُورِ كُرْشٍ نُورَ مَا بِيَدِهِ

زمین و رحمت اور ساکن فلک و در عشق اور شیدا

سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | سیدنا امام بخاری رحمۃ اللہ الباری نے روایت

درج فرمائی ہے کہ سیدنا عبد اللہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا ہے کہ:
 كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 إِذَا سَعِدَ فَشَرَحَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى
 تَرَى إِبْطِيهٖ -
 (صحیح بخاری ص ۱۹ ج ۲، ص ۱۱ ج ۱)

جب سجدہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں
 کو اتنا کشادہ رکھتے تھے کہ ہم آپ کی دونوں
 بغلوں سے سفیدی نظر آتی تھی۔

مدینہ منورہ کے لوگوں کا عقیدہ

جلیل القدر عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ
 نے اپنی مستند کتاب میں یہ روایت درج فرمائی ہے
 رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ
 منورہ میں ہجرت فرما کر جلوہ افروز ہوئے تو
 مدینہ منورہ کی عورتیں، بچے اور لڑکیاں یہ اشار
 پر دھتی تھیں کہ چودھویں رات کا مبارک چاند
 وداع کی گھاٹیوں سے ہم پر ظاہر ہوا ہے۔
 اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے والے کی دعوت کا
 ہم پر شکریہ ادا کرنا واجب ہے۔

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ جَعَلَ النِّسَاءُ
 وَالصِّبْيَانُ وَالْوِلْدَانُ يَقْلُونَ
 طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا !
 مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ
 وَحَبَّ الشُّكْرِ عَلَيْنَا
 مَا دَعَا إِلَهُ دَاعٍ
 (کتاب الوفا لابن الجوزی ص ۲۵ ج ۱)

البدایہ والنہایہ لابن کثیر

ص ۲۳ ج ۵، مواہب اللدنیہ للقسطانی ص ۱۵۵ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۳۸، سیرت حلبیہ
 ص ۲۳۲ ج ۲، ص ۲۴۳ ج ۲، دلائل النبوت ص ۲۳ ج ۲

سیدنا عوف بن ابوجحیفہ کا عقیدہ

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں دوپہر کے
 وقت حاضر ہوا۔ آپ اس وقت خیمہ کے اندر تشریف فرما تھے۔ حضرت بلال رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ باہر نکلے۔ انہوں نے اذان کہی۔ پھر انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے وضو مبارک کا بچا ہوا پانی مبارک نکالا۔ تو صحابہ کرام علیہم الرضوان اس پر ٹوٹ پڑے

بعد ازیں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اندرجا کر نیزہ لائے ۔

وَحَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنِّي

أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْضِ سَاقَيْهِ

(صحیح بخاری شریف ۸۴۱۱ مطبوعہ مصر)

صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ

أَمَّا الصُّورَةُ وَجَمَالُهَا وَتَنَاسُبُ

أَعْضَائِهِ فِي حُسْنِهَا فَقَدْ جَاءَتْ

الْأَثَارُ الْقَصِيحَةُ وَالْمَشْهُورَةُ الْكَثِيرَةُ

بِذَلِكَ مِنْ حَدِيثِ عَلِيٍّ وَأَبِي بَنْ

مَالِكٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَالْبُسْتَاءِ

بْنِ عَازِبٍ وَعَالِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ

نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وآلہ وسلم کی صورت مبارکہ حسن و جمال اور

تناسب اعضا شریفہ کے متعلق بہت سے

آثار اور احادیث صحیحہ اور مشہورہ آئی ہیں۔

جو حضرت علی، انس بن مالک، ابو ہریرہ، بار

بن عازب، ام المؤمنین عائشہ صدیقہ، ابن

ابن غیر قلدین و ہابی حضرات کے مولوی سلیمان منصور پوری قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے متعلق رقمطراز ہیں کہ عیاض

بن موسیٰ صوبہ غزنہ کے شہر سبکتہ کے قاضی فقہ تفسیر حدیث و سائر علوم کے امام تھے۔ (رحمۃ اللعالمین ص ۳۵ ج ۲)

لے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کے برادر زادہ نے ایک روز اپنے

چچا کو خواب میں دیکھا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سونے کے تخت پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس خواب

کے دیکھنے سے ان پر ایک دہشت سی طاری ہوئی اور توہم لاحق ہوا۔ تو ان کے چچا قاضی عیاض علیہ الرحمۃ جو ان

کی اس حالت کو آڑ گئے تھے فرمانے لگے اے میرے بھتیجے میری کتاب شفاء کو مضبوط پکڑے رہو اور

اس کو اپنے لیے حجت بناؤ۔ گویا اس کلام سے آپ نے اشارہ فرمایا کہ مجھ کو یہ مرتبہ اسی کتاب کی بدولت

ملا ہے۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۱۳ مطبوعہ دہلی) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

اور رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام

باہر تشریف لائے اور آپ کی پندلی مبارک

کی نورانیت اور سفیدی کی چمک اس قدر تھی

کہ اس وقت بھی میری آنکھوں کے سامنے

وہی چمک اور نورانیت ہے۔

محدث قاضی عیاض علیہ الرحمۃ شفاء شریف

میں تحریر فرماتے ہیں۔

وَابْنِ عَبَّاسٍ لَهُ وَابْنُ جَحِيفَةَ وَجَابِرُ
 بْنُ مَمَّاتٍ وَابْنُ مَعْبُدٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ ابْنِ
 هَالَةَ وَمُعْرِضُ بْنُ مُعَيْقِبٍ وَابْنُ الطُّفَيْلِ
 وَالْعَدَّاءُ بْنُ خَالِدٍ وَخُزَيْمُ بْنُ قَابَلٍ
 وَحَكِيمُ بْنُ حَسَامٍ وَغَيْرُهُمْ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ

ابی ہالہ، ابو جحیفہ، جابر بن سمرہ، امّ معبد،
 ابن عباس، معرض بن معیقب، ابوالطفیل،
 عدار بن خالد، غریم بن قابک، حکیم بن حزام
 وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیان فرمائی ہیں

اس کے بعد قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے جو احادیث شریفہ درج فرمائی ہیں ان میں یہ

بھی ہیں۔

إِذَا أَفْتَرَ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ
 مِثْلِ سَنَّا الْبَرَقِ وَ عَنِ
 مِثْلِ الْغَامِرِ إِذَا تَكَلَّمَ رَأَى
 كَالنُّورِ يَخْسُ جُ مِنْ ثَنَائِيَا هُ
 (شفا شریف ص ۳۹ ج ۱ مطبوعہ مصر)

محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب
 مُسکراتے تو آپ کے دندان مبارک بھل اور
 برق کے ادوں کی طرح چمکتے دکھائی دیتے
 آپ جب کلام فرماتے تو آپ کے مبارک
 دندان کے درمیان سے نور نکلتا دکھائی دیتا

حضرت خالد بن معدان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم
 اجمعین نے آقائے نامدار حبیب کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا۔
 أَخْبِرْنَا عَنْ نَفْسِكَ۔
 ہمیں اپنی ذات کے متعلق ارشاد فرمائیے۔

تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔

أَنَا دُعَوْتُ أَبِي أَبَا هَيْمٍ
 وَبُشِّرِي عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَرَأَيْتُ أُمِّي حِينَ حَمَلْتُ
 بَنِي أَنَّهُ خَسَجَ مِنْهَا نُورٌ

میں اپنے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام
 کی دُعا کا نتیجہ ہوں۔ میں حضرت عیسیٰ علیہ
 السلام کی بشارت ہوں۔ میں وہ نور ہوں
 کہ جب میری والدہ ماجدہ حاملہ ہوئیں

لے اس روایت کو دہلی کے مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی نے بھی اپنی کتاب سیرۃ المصطفیٰ ص ۱۴۷
 میں بھی درج کیا ہے۔
 (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

أَصْأَعَتْ لَهُ قُصُورُ الشَّامِ - تو انہوں نے دیکھا کہ اُن سے ایک نور
(خصائص البکر اے ص ۱۱ ج ۱، تفسیر ابن کثیر ص ۲۶ ج ۴، دارمی شریف ص ۱ ج ۱)
نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔

البدایہ والنہایہ ص ۲۵ ج ۲، زرقانی شریف ص ۱۱ ج ۱، جواہر البحار شریف ص ۱۱ ج ۳،
مستدرک ص ۶۱۶ ج ۲، مدارج النبوت فارسی، مشکوٰۃ شریف ص ۱۵، جواہر البحار ص ۱،
سیرت النبویہ للدحلان ص ۳، دلائل النبوت بیہقی ص ۱ ج ۱، ص ۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱ ج ۱،
سیرت ابن ہشام ص ۱۶ ج ۱

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کا عقیدہ

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ
القوی روایت فرماتے

ہیں کہ

إِذَا أَدْنَعَتْهُ فِي الْمَنْزِلِ
أَسْتَعْنِي بِهِ عَنْ
الْمِصْبَاحِ -

جب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو دودھ پلاتی تھی تو مجھے گھر میں چراغ
کی ضرورت نہ ہوتی تھی۔

چنانچہ ایک دن مجھے اُمّ خولہ سعدیہ نے کہا کہ اے حلیمہ! کیا تم اپنے گھر میں
رات بھر آگ روشن رکھتی ہو تو میں نے جواب دیا کہ

لَا وَاللَّهِ لَا أَوْقِدُ نَارًا وَلَكِنَّهُ
نُورُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ - (ریان المیلاد النبوی ص ۴۵)

نہیں اللہ تعالیٰ کی قسم میں تو آگ روشن
ہی نہیں رکھتی لیکن یہ نور اور روشنی نور
مجتہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور ہے

سیدہ حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں مجتہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور پر نور

نور علیٰ نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لینے کے لیے حاضر ہوئی تو اس وقت حسین منظر یہ تھا۔

فَاشْفَقْتُ أَنْ أُوقِظَهُ مِنْ نَوْمِهِ لِحُسْنِهِ وَجَمَالِهِ فَذَنُوتُ مِنْهُ رُؤِيْدًا فَوَضَعْتُ يَدِي عَلَى صَدْرِهِ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا وَفَتَحَ عَيْنَيْهِ لِيَنْظُرَ إِلَيَّ فَخَسَّاجَ مِنْ عَيْنَيْهِ نَوْرٌ حَتَّى دَخَلَ حِلَالُ السَّمَاءِ۔
(مواہب اللدنیہ ج ۱، انوار المہدیہ ص ۱۹)

پس میں نے اُس وقت دیکھا کہ آپ بیٹے ہوئے ہیں۔ اور آپ کا حسن و جمال دیکھ کر مجھ پر حیرت طاری ہو گئی اور میں رُک گئی۔ اور آپ کو بیدار کرنا نامناسب سمجھا پھر میں آپ کے قریب ہوئی اور آپ کے سینہ مبارک پر میں نے اپنا ہاتھ رکھا۔ تو آپ نے مسکراتے ہوئے اپنی مبارک آنکھوں کو کھولا تو میں نے دیکھا کہ آپ کی نورانی آنکھوں سے نور نکل کر آسمانوں میں داخل ہو رہا ہے۔

سیدہ ام عثمان ثقیفہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | سیدنا عثمان بن ابی العاص اپنی والدہ ام عثمان ثقیفہ سے جن کا نام فاطمہ

بنت عبد اللہ ہے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتی ہیں کہ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت ہوئی سماں یہ تھا کہ فَمَا شَيْءٌ أَنْظَرُ إِلَيْهِ فِي الْبَيْتِ إِلَّا نُورٌ وَرَاحَتْ لَا تَنْظُرُ إِلَى النُّجُومِ تَدُوُّ حَتَّى إِذَا لَمْ يَلْقَ قَوْلٌ لِيَقَعَنَّ عَلَى فُلْمَا وَضَعْتُ خَسَّاجَ مِنْهَا نُورٌ أَضَاءَ لَهُ الْبَيْتُ وَالذَّارُ حَتَّى جَعَلْتُ لَا أَرَى إِلَّا نُورًا۔ اس حدیث شریف کا ترجمہ دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی نے جو کیا ہے وہ درج کیا جاتا ہے۔

آپ کے تولد کے وقت میں نے خانہ کعبہ کو دیکھا کہ نور سے معمور ہو گیا اور ستاروں کو دیکھا کہ زمین سے اس قدر نزدیک آ گئے کہ مجھ کو گمان ہوا کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ (نشر الطیب)

پس جب ان کو میں نے جنتا تو ان سے نور نکلا جس سے خانہ کعبہ اور گھر روشن اور منور ہو گیا یہاں تک کہ میں نور ہی نور دیکھتی تھی۔ (شفاعہ شریف ص ۱۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۲، مواہب

الدنیہ ص ۲۲، سیرت حلبیہ ص ۹۴ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، جواب البحر ص ۵۵ ج ۱، دلائل النبوة بہیقی ص ۹۲ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱۶، زرقانی شریف ص ۱، شواہد النبوة ص ۲۲ دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱، مجمع الزوائد ص ۲۲ ج ۸

نور اندر نور باہر کو چہ کو چہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے

حضرت شفا ر ضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ میری والدہ محترمہ حضرت شفا ر ضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ جب رحمت کائنات، خلاصہ موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ

فَاضْأَوْنِي مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى بَعْضِ قُصُورِ الشَّامِ۔
مجھ پر روشن ہو گیا جو کچھ مشرق و مغرب کے مابین تھا یہاں تک کہ میں نے شام کے بعض محلات دیکھ لیے۔

کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، جواب البحر ص ۵۵ ج ۱، سیرت النبویہ ص ۳۵، مدارج النبوت فارسی ص ۲ ج ۲، نشر الطیب ص ۱۹، زرقانی شریف ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۱ ج ۱

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی والدہ

حضرت زینب بنت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ محبوب خدا، سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علیہ مبارک بیان فرمائیے تو آپ نے فرمایا۔
يَا بُنَيَّ كَوْنِ أَيْتَةً زَايِلَةً
اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ۔
اے بیٹے! اگر تو ان کے حسن مبارک کو دیکھتا تو دیکھتے ہی پکار اٹھتا کہ سورج طلوع ہو رہا ہے۔

دارمی شریف ص ۳۳، مشکوٰۃ شریف ص ۵۱، حجة التذلل علی العالمین ص ۶۸۹، دلائل النبوت للبیہقی ص ۱۵۲ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۵۲ ج ۱

طبرانی شریف، انوار المہرہ ص ۱۲۵، رحمۃ العالمین ص ۴۲ ج ۲، دلائل النبوت از ابو نعیم ص ۲۲ ج ۳

علامہ ابن حجر عسقلانی قدس سرہ النورانی نے اپنی تصنیف لطیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں

ایک ہمدانی صحابیہ کا عقیدہ

میں بھی ایک ہمدانی صحابیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ درج فرمایا ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰت والتسلیمات کے ہمراہ ایک ہمدانی عورت نے حج مبارک ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ وہ عورت جب اپنے وطن

لے فخر الوہابیہ مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی نے علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمۃ کے علوم حدیثیہ و تاریخہ میں ان کے تبحر و فضل و کمال کا اقرار کیا ہے (تاریخ الجہد ص ۶) وہابیہ کے بہت روزہ الاعتصام میں ہے کہ امام ابن حجر صرف محدث ہی نہ تھے بلکہ بے مثل مؤرخ، نغز گفتار شاعر اور سخن گار ادیب بھی تھے۔ فقہ پر اس حد تک آپ کو دسترس تھی کہ اکیس سال مصر کے قاضی القضاہ رہے۔

علامہ ابن حجر عسقلانی کی تصانیف کی تعداد بہت زیادہ ہے! امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کی تصانیف کی فہرست تین صفحوں میں دی ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) وہابیہ کے مجتہد اور امام قاضی محمد بن علی شوکانی نے علامہ عسقلانی کو ان القاب سے طعنب کیا ہے۔ الحافظ البکیر الشہیر الامام المنفرد بمعرفۃ الحدیث و عللہ فی الازمنۃ المتأخرۃ (لمبدۃ الطالع) علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے آپ کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ فریہ زمانہ و حامل لواء السنۃ فی آوازہ (نظم العقیان فی اعیان الاعیان) علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ لہ الحفظ الواسع الذی اذا وصفہ محدث عن البحر ابن حجر و لا حرج (الضواللہ) علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ شمس الدین سخاوی علیہما الرحمۃ آپ کے تلامذہ تھے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

لے فتح الباری کے متعلق فخر الوہابیہ ابراہیم میرسیا کوٹی لکھتے ہیں کہ خاتمۃ الخاطہ سافظہ ابن حجر عسقلانی کی یہ شرح سب سے بڑی ہے اور صحیح بخاری کے حل کرنے میں سب سے اول نمبر پر ہے۔ (علمائے اسلام ص ۹) وہابیہ کا مشہور آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ فتح الباری کی تمام شرحوں کی سزا ہے۔ فتح الباری کی عظمت کا اندازہ اس سے کیا جاسکتا ہے کہ اس کی تالیف میں ۲۵ سال صرف ہوئے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

واپس آئی تو ابو اسحاق نامی شخص نے اُس سے پوچھا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حلیہ مبارک کیسا تھا؟ تو اُس نے بتاتے ہوئے کہا۔

كَالْقَمَبِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَمْ
أَرَقْبُلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ۔
(فتح الباری شرح صحیح بخاری ص ۲۶ ج ۶،
مواہب اللدنیہ ص ۲۵ ج ۱ اخصائص لکبرے
ص ۱۹ ج ۱، دلائل النبوة للبیہقی ص ۱۵۳ ج ۱)

آپ کا چہرہ انور چودھویں رات کے چاند
کی طرح تھا۔ میں آپ جیسا صاحب جمال و
صاحب کمال نہ آپ سہم پہلے کسی کو دیکھا
اور نہ آپ کے بعد کسی کو دیکھا۔

نبیوں میں نبی ایسے امام الانبیاء مہرے
حسینوں میں حسین ایسے کہ محبوب خدا مہرے

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ | حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی بھی جان سیدہ صفیہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ در شب ولادت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وہاں موجود تھی۔ دیدم کہ نور وے بر نور چراغ غالب گشت۔ میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہو گیا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۲۱ از علامہ عبدالرحمن جامی)

طبقات ابن سعد میں ہے کہ حبیب رب العالمین، رحمۃ اللعالمین محمد مصطفیٰ علیہ

لے دیوبندیوں اور دہلیوں کے معتد علیہ اور مشہور مولوی شبلی نعمانی کتاب طبقات ابن سعد اور اس کے مصنف محدث
ابن سعد کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن سعد مشہور محدث ہیں خود قابل سند ہیں خلیفہ بغدادی نے ان کی نسبت یہ الفاظ
لکھے ہیں کَانَ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ وَالْفَهْمِ وَالْعَدَالَةِ صَنَّفَ كِتَابًا كَبِيرًا فِي طَبَقَاتِ الصَّحَابَةِ
وَالْبَاقِينَ إِلَى وَقْتِهِ فَأَحَادِيثُهُ وَأَحْسَنَ۔ (سیرت النبی ص ۲۹) سردار الہادیہ نواب صدیقی حسن خاں

مہوپالوی نے بھی طبقات ابن سعد کے حوالہ جات اپنی کتاب ہدیۃ السائل ص ۲۱۶ پر دیئے ہیں۔ مولوی سلیمان ندوی
نے طبقات ابن سعد کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانح پر سب سے زیادہ معتبر اور مبسوط کتب میں شمار کیا ہے۔
(خطبات مد اس ص ۶۲) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

افضل الصلوٰۃ والسلام کا انتقال پر کمال ہوا تو آپ کی پھوپھی جان نے اپنے آثار و مولا
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظاہری طور پر پردہ پوش ہو جانے کا افسوس اور غم کا
اظہار کرتے ہوئے شانِ مصطفویٰ بیان کرتے ہوئے کہا۔

عَلَى الْمُسْتَضَى لِلْهُدَى وَالتَّقَى
وَلِلرُّشْدِ وَالتَّوْبَةِ بَعْدَ الظُّلَمِ

میں آنسو بہاتی ہوں مُرْتَضَیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جو کہ عبتہ ہدایت اور تقویٰ
میں اور جو ظلمتوں اور اندھیروں کے رُشد و ہدایت اور نور ہیں۔

(طبقات ابن سعد ج ۲ مطبوعہ بیروت)

بعد ازاں آپ کا ایک مصرعہ درج کیا جاتا ہے جس میں غم و الم کے اظہار کے ساتھ ساتھ
واضح طور پر اپنا عقیدہ بیان فرمایا ہے۔

بِفَقْدِ الْمُصْطَفَى بِالنُّورِ حَقًّا

آنسو بہاتی ہوں مُصْطَفَىٰ علیہ التیمۃ والشارکے پردہ پوش ہو جانے پر جو کہ واقعی نور ہیں
(طبقات ابن سعد ج ۲)

حضرت پر نورؑ، نور محمدؐ علی نور محمدؐ مصطفیٰ صلی اللہ

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ

عائشہ بنت عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا جی سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے
ظاہری طور پر پردہ فرما جانے پر غم و الم کا اظہار کرتے ہوئے اور شانِ مصطفیٰ بیان کرتے ہوئے
اپنا عقیدہ بھی اس طرح بیان فرماتی ہیں۔

يَا عَيْنُ فَاخْتَفِي وَمُصْطَىٰ وَاسْتَجِبِي

وَأَبْكِ عَلَىٰ نُورِ الْبِلَادِ مُحَمَّدٍ

اے آنکھ آنسو بہا اور افسوس کر شہروں کے نور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلم کی فرقت میں رو رہی ہوں۔

عَلَى الْمَصْطَفَىٰ بِالْحَقِّ وَالنُّورِ وَالْهُدَى

اُس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نور ہیں۔ اور حق کے ساتھ مبعوث ہوئے۔
اور سرایا ہدایت ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۰ ج ۲)

سیدہ اردی رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | محبوب رب اکبر شافع محشر احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ
علیہ وآلہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے انتقال

پر طلال پر آپ کی پھوپھی جان اردی بنت عبد المطلب بھی آپ کی ظاہری فرقت پر غم و الم
کا اظہار کرتی ہوئی اپنا عقیدہ بیان فرماتی ہیں کہ :-

عَلَى نَوْرِ الْبَلَاءِ وَمَعَاجِمِيْعًا
رَسُولِ اللَّهِ أَحْمَدًا فَاشْرُ كَيْتِي

آہ! رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام شہروں کے لیے نور ہیں۔ مجھے آپ
کی مدح اور تعریف کرنے دو۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۲۵ ج ۲)

سیدہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | حضور اکرم، رسول معظم، فخر آدم و بنی آدم صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال پر طلال پر ظاہری

فرقت پر اظہار انوس کرتے ہوئے سیدہ اُم ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنا عقیدہ بھی بیان
کرتی ہیں۔

لے فخر ابو ہریرہ میری ہاتھ کوٹی رقمطراز ہیں کہ اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دودھ پلایا۔
اُم ایمن وہ لونڈی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے والد کی طرف سے دراشت میں ملی تھی۔ اور جو
آپ کی والدہ کے وفات پا جانے پر آپ کو مقام ابواسے متہ شریف تک ہمراہ لائی تھی۔ اُس کا نام برکت تھا۔ آنحضرت
اس کی بہت عزت کرتے تھے۔ چنانچہ حافظ ابن عبد البر نے اسناد خود حدیث روایت کی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اُم ایمن میری ماں کے بعد میری ماں ہے۔ حافظ ابن کثیر نے
اپنی تاریخ البدیع النہای میں لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے ہوئے تو آپ نے اُم ایمن کو آزاد کر دیا۔
اور اپنے مولیٰ اور متبنی زید بن حارثہ سے ان کا نکاح کر دیا۔ پس ان سے اسامہ بن زید حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا
ہوئے حضرت اُم ایمن کا نام برکت تھا اور یحییٰ بھی بابرکت اور مقبول درگاہ الہی چنانچہ ابن حجر نے اسامہ میں ابن سعد سے نقل

وَلَقَدْ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ نُورًا
وَسِيجًا يُضِيءُ فِي الظُّلُمَاءِ

اور البتہ تحقیق آپ نور تھے سورج تھے اور آپ اندھیروں اور تاریکیوں میں بھی روشنی دیتے تھے۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۳ ج ۲)

حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ عنہا کا عقیدہ | نبی پاک صاحبِ لولاک
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی صحابہ حضرت ہند بنت اناثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی اسی مقام پر بیان کرتی ہیں کہ

قَدْ كُنْتُ بَدْرًا وَ نُورًا يُسْتَضَاءُ بِهِ
عَلَيْكَ تُنْزَلُ مِنْ ذِي الْعِزَّةِ الْمُكْتَبُ

بے شک آپ چودھویں رات کے چاند اور نور تھے۔ آپ کے نور سے روشنی حاصل
کی جاتی تھی۔ آپ پر عزت والی کتابیں نازل ہوئی ہیں۔ (طبقات ابن سعد ص ۲۳ ج ۲)
ناظرِ خیر کرام! مندرجہ بالا احادیث شریفہ و یونبدی، غیر مقلد و لابی اور اہلسنت و جماعت بڑی حسرت
ہرگز فرقہ کے نزدیک مستند محدثین کی کتب سے سرچ کی گئی ہیں جن سے بالکل عیاں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
اصلوٰۃ و التسلیم ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عقیدہ تھا کہ
نبی آخر الزمان استیاح لامکاں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار نور تھے۔ سرور کائنات
احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ المستلیمات نے ناجی اور حقیقی فرقہ کی نشاندہی ما انا علیہ و اصحابی
یعنی جو میرے اور میرے صحابہ کے عقیدہ کے مطابق ہے سے فرمائی ہے۔

محمد شہد رب العالمین مسلک حق اہلسنت و جماعت کا عقیدہ فرمانِ مصطفوی کے ارشاد کے مطابق ہے۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۰)

کیا ہے کہ جب اُمّ ایمن نے مدینہ شریف کی طرف ہجرت کی تو یہ روزہ سے تھیں۔ رستہ میں سخت پیاس لگی آسمان کی طرف سے
ایک ڈول جس میں نہایت شفاف و سفید پانی تھا اُترا میں نے اسے خوب سیر ہو کر پیا اس کے بعد مجھے پیاس کی تکلیف نہیں
ہوئی۔ حالانکہ میں سخت گرمیوں میں روزے رکھتی تھی۔ اسیرت المصطفیٰ ص ۱۱۱ ج ۱۔ اصحاب البیات و النہایہ

چنانچہ موجودہ دور کے دیوبندی حضرات کی متعدد شخصیت مولوی سر فرار خاں گکھڑوی لکھتے ہیں کہ خلفدارِ ربیعہ میں سے ہر ایک کا قول قابلِ اقتداء ہے۔ ان کا منفرد قول بھی حجت ہے۔ (راہِ سنت ص ۳۳)

اسی کتاب میں مزید رقمطراز ہیں کہ صحابہ کرام اُمت کے لیے حق و باطل، خیر و شر، سنت و بدعت اور ثواب و عتاب وغیرہ امور کے پرکھنے کی کسوٹی اور معیارِ حق ہیں۔ جو کام انہوں نے کیا وہ حق اور سنت اور باعثِ نجات ہے۔ اور ان کا ہر قول و فعل ہمارے لیے ذریعہ فلاح اور وہی ہمارے لیے ترقی اور سعادت کی راہ ہے۔ اور اس کی خلاف ورزی تباہی اور بربادی پر منتج ہوگی اور بس۔ (راہِ سنت ص ۳۴)

غیر مقلدینِ مابیوں کے محدث اور مجتہد عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ اقوالِ صحابہ کے ساتھ استدلال کرنا ٹھیکہ اسلام میں داخل ہے۔ (ضمیمہ سالِ المحدث ص ۳۵)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ صحابہ کی مقدس جماعت سوان کے علماء زبانِ عربی کی سند ہیں۔ اور وہ سب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے بہترین شاہد ہیں۔ اور حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم (صلی اللہ علیہ وسلم) اور بعد کی اُمت کے درمیان وہی واسطہ ہیں۔ قرآن ان کے سامنے اُترا۔ اُس میں اُن کے واقعات مذکور ہیں۔ وہ اپنی زبان اور اپنے واقعات کو دوسروں کی نسبت اچھا جانتے ہیں۔ پس اُن کے اجماع یا اُن کے جمہور علماء کے اقوال سے سر نہیں پھیر سکتے۔ (دیباچہ تفسیر واضح البیان ص ۳۶)

مناظر عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ صحابہ کا طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریق سے الگ نہیں کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحبتِ اینہ اور شاگرد تھے۔ وحی ان کے سامنے اُترتی قرآن اور احوال ان کے سامنے تھے۔ علم صحیح اور عمل صالح رکھتے تھے۔ غرض حقیقی باتیں کسی کلام کے صحیح سمجھنے کے لیے ضروری ہیں۔ وہ ان میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۷)

روپڑی صاحب ہی لکھتے ہیں کہ جس طریق پر صحابہ ہوں گے۔ اس طریق پر چلنے والا فرقہ حق پر ہوگا۔ جو ان کے خلاف ہوگا وہ باطل پرست ہے۔ (فتاویٰ المحدث ص ۳۸)

قاری تھکرام :- اس حدیثِ بالا کو دیکھیں تو روپڑی صاحب کے فیصلہ کے مطابق اہلسنت و جماعت فرقہ حق پر ہے اور دیگر فرقے باطل پرست ہوتے۔ کیونکہ صحابہ کرام علیہم السلام ان کا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہی عقیدہ تھا کہ آپ نور ہیں۔

اپنے آپ کو المحدث کہلانے والے حضرات اپنے مولوی تقریباً احمد سہسوالی کا تحریر کردہ

حوالہ ذہن نشین رکھ کر سوچیں کہ کیا واقعی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرنے سے اجماعیت رہ سکتے ہیں؟

اگر قسری صاحب لکھتے ہیں کہ اجماعیوں نے عقائد میں بھی کسی کی پیروی کا لزوم اپنے لیے پسند نہیں کیا بلکہ ان کا طرز عمل یہی رہا کہ کتاب الہی اور احادیث مصطفوی اور آثار صحابہ پر عمل کرتے تھے اور اس پر اعتقاد رکھتے۔ (اجماعیت دہلی ص ۲ کالم ۲ یکم ستمبر ۱۹۵۲ء)

دیوبندیوں کے مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ اجماعیت و جماعت وہ ہیں جو عقائد میں صحابہ کے طریقت پر ہوں۔ (الافتصاد فی التعلیل والاجتہاد ص ۶)

لہذا اشرف علی تھانوی کی تحریر سے بھی اظہار منہش ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نور ماننے والے ہی صحیح معنی میں اجماعیت ہیں کیونکہ مندرجہ احادیث سے آفتاب کی طرح روشن ہو گیا ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔

فاطریح صحیحہ کو آمد: حضور پر نور، نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کے متعلق حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے والدین کریمین، اہلبیت اطہار، ازواج مطہرات، خلفاء راشدین، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور مستند مفسرین کرام علیہم الرحمہ اور مخالفین کے اکابر مفسرین کے عقیدہ کو واضح براین اور دلائل سے بیان کرنے کے بعد اب اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے مستند اکابر محدثین و فقہاء اور اولیاء الرحمن علیہم الرضوان جو کہ ہر مکتب فکر کے نزدیک مسلمہ محدث، فقیہ اور ولی اللہ ہیں کی مستند کتب کے حوالہ جات سے ان کے عقائد پیش خدمت ہیں۔

مفسرین محدثین اور سلف صالحین علیہم الرضوان کا عقیدہ

سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں کہ حضور پر نور قطب الاقطاب سیدالایاد

فرد الافراد غوث الاعلیٰ شیخ الملک الامین والانس علی الاطلاق سیدنا و مرشدنا غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الزبانی بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں یہ صلوٰۃ و سلام اس طرح پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّلَامِ بِالنُّوْرِ وَ رَحْمَةِ الْعَالَمِيْنَ فَهُوَ رُوْحٌ عَدَدُ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِيَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ

یہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق سردار الہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری رقمطراز ہیں کہ ہم جماعت اہلحدیث کے افراد یہ یقین رکھتے ہیں کہ حضرت ایشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ بڑے بچے موداد پر پورے متبع سنت تھے جن کو آج کل کی اصطلاح میں اہلحدیث کہا جاتا ہے۔ (اخبار اہلحدیث امرتسرہ، جون ۱۹۴۲ء) سردار الہابیہ مولوی ابراہیم میرسیالکوٹی لکھتے ہیں کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ) اہلحدیث تھے۔ حضرت پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی توحید اور اتباع سنت کی تاکید کرتے اور شرک و بدعت سے منع کرتے ہیں۔ (تاریخ اہلحدیث ص ۱۵) محدث الہابیہ حافظ عبداللہ روپڑی نے لکھا ہے کہ سید عبدالقادر جیلانی اصل اہلحدیث تھے شاہ ولی اللہ نے ان کو محقق المسنت شمار کیا ہے۔ آپ مشائخ کے سردار اور اولیاء اللہ کے سرکردہ ہیں (فتاویٰ اہلحدیث ص ۵) اکابرین دہلیہ اور دیانہ نے اپنی کتب میں حضرت شاہ جیلانی کو غوث اعظم اور غوث الثقلین کے معزز لقب سے ملقب تحریر کیا ہے۔ دیکھئے صراط مستقیم فارسی ص ۱۳۲، ۱۳۳، مولوی نذیر حسین دہلوی کا فتاویٰ نذیریہ ص ۱، اشرف علی تھانوی کی تصانیف امداد المشتاق، فتاویٰ اشرفیہ ص ۱، التذکیر ص ۱، ج ۲، دعوات عبدیت ص ۱، ج ۵، ابراہیم میرسیالکوٹی کی تاریخ اہلحدیث ص ۱۵، ثناء اللہ امرتسری کے اخبار اہلحدیث امرتسرہ ص ۲۱، جون ۱۹۴۲ء، ص ۲۶، ستمبر ۱۹۴۲ء، ص ۲۷، جون ۱۹۴۲ء،

مَنْ شَقِيَ صَلَوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَدَ يُحِيطُ بِالْحَدِّ صَلَوةً لَا غَايَةَ
لَهَا وَلَا مُنْتَهَى وَلَا انْقِضَاءَ صَلَوةً دَائِمَةٌ بَدَاؤُكَ وَاعْلَامُكَ عَلَيْهِ
وَصَحْبُهُ وَسَلَامٌ تَسْلِيمًا. (افضل الصلوات ص ۸۲ مطبوعہ مصر)

اس درود شریف میں پہلا جملہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ
لِلْخَلْقِ نُورُهُ سے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کا بین ثبوت ہے
علامہ ناسی علیہ الرحمۃ اسی جملہ کی تشریح اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عقیدہ کی وضاحت
کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ لَفْظُ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ وَالْخَلْقُ مَصْدَرُ خَلْقٍ وَهَذَا الْأَصْلُ فِيهِ
وَالْأَمْرُ بِمَعْنَى ابْنِ أَوْ عِنْدَ وَيُطْلَقُ الْخَلْقُ بِمَعْنَى الْمَفْعُولِ كَثِيرًا وَيُحْتَمَلُ
ذَلِكَ هُنَا وَلَا شَكَّ أَنَّ كُلَّ مَخْلُوقٍ فَالْسَّابِقُ لَهُ نُورُ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذَلُّ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ شَيْءٍ سَيِّدِي عَبْدُ الْقَادِرِ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ كَلَفَ اللّٰهُ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُورُهُ اللّٰهُ تَعَالَى

۱۔ علامہ نبجانی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ محدث سخاوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ درود شریف جو شخص
ایک مرتبہ پڑھے تو اس کو دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ (افضل الصلوات ص ۸۲)
نیز امام سخاوی نے فرمایا ہے کہ ہمارے نہایت ہی مستند مشائخ نے اس درود شریف کو پڑھنے سے بہت فوائد اور برکات
حاصل کی ہیں۔ شیخ محی الدین عینی فرماتے ہیں کہ جو شخص یہ درود شریف صبح اور شام دس دس مرتبہ پڑھے اللہ کریم اُس سے
راضی ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حفظ و امان میں آجاتا ہے۔ متواتر اُس پر اللہ تعالیٰ کی رمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے
اور تمام خلل اور اُس کے لیے آسان ہو جاتے ہیں۔ (افضل الصلوات ص ۸۲) شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
فرماتے ہیں کہ مجھ اس درود شریف کی اجازت میرے شیخ اور مرشد سیدی عبدالوہاب متقی قادری علیہ الرحمۃ نے مدینہ
منورہ سے رخصت ہوتے وقت دی تھی اس سے بہت نور و حضور اور خضوع و خشوع حاصل ہوا۔
(جذب القلوب فارسی ص ۱۶۶) شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت
عبدالوہاب متقی قادری کا بھی حضور کے نور ہونے کا عقیدہ تھا۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

کا ورد ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہو جن کا نور تمام مخلوق سے پہلے تمام مخلوق
مصدر ہے جو کہ پیدا کی گئی ہے اور آپ تمام مخلوق کی اصل ہیں۔ لام فی (میں) کے معنی میں ہے
یا عِزُّ (نزدیک) کے معنی میں ہے۔ اکثر مقام پر بھی خلق سے مراد مخلوق ہے پس اس میں
کوئی شک نہیں ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور مبارک تمام مخلوقات سے پہلے
ہے۔ اس لیے کہ وہ نور ایجاد اور امداد (بڑھانے پھیلانے) میں اصل اور بنیاد ہے۔

(مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات ص ۱۴۹)

علامہ یوسف نبھانی قدس سرہ النورانی نے اپنی بابرکت کتاب مستطاب افضل الصلوٰت
میں لکھا ہے سیدنا غوث اعظم غوث العالمین سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معومات
میں ایک اور ورد شریف درج فرمایا ہے جس میں یہ جملے آتے ہیں جن سے آپ کے عقیدہ
مبارک کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْزِ
الْبَهِيِّ وَالْبَيَّانِ الْجَلِيِّ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مَنْ خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ بِحُرِّ الْوَارِكِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ
وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي خَلَقْتَهُ مِنْ نُّوْرِ ذَاتِكَ۔
(افضل الصلوٰت ص ۱۸۱-۱۸۲-۱۸۳-۱۸۵)

کسی نے کیا خوب کہا ہے

رُخِ الزُّورُ كِي تَحْسِلَ جَوْثَرُهُ نِي دِيكْهُ
رِهْ كِيَا بُوَسَّهْ وَهْ نَقِشْ كَفِ پَا بُو كَرِ!

اے علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ وہ مستند اور مقتدر علمی شخصیت ہیں جن کی کتاب مستطاب جامع کرامات الاولیاء
عربی کا اردو میں ترجمہ دیوبندیوں کے حکیم لائق مفسر اور مشہور مصنف اشرف علی تھانوی نے کیا اور اس
ترجمہ کا نام جمال الاولیاء رکھا۔ یہ کتاب تھانویوں سے بھی شائع ہو چکی ہے۔

دفتر ابو الحامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ

سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کا عقیدہ | امام الائتہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بارگاہ رسالت

علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار
اس طرح فرماتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذَرُ الْكَتْسِيُّ
وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِهَا لَكَ (قصيدة النعمان ص ۲)
آپ وہ نور ہیں کہ چودھویں رات کا چاند آپ کے نور سے منور اور آپ ہی کے
جمال و کمال سے سورج روشن ہے۔

۱۔ وہابیہ کے مقتدر اور مستند مولوی داؤد غزنوی سیدنا امام اعظم رضی اللہ عنہ کی شان میں رقمطراز ہیں کہ مشکوٰۃ
المصابیح کے مصنف محمد بن عبد اللہ الخطیب کا ایک سالہ اکمال فی اسرار الرجال مشکوٰۃ کے ساتھ ہی مطبوع ہے اُس
میں انہوں نے ان صحابہ تابعین اور اکابر کے حالات مختصراً لکھے ہیں جن کا ذکر مشکوٰۃ کی روایات کے سلسلہ میں آتا
ہے۔ آخر اربعہ کے مناقب پر بھی مختصراً لکھا ہے امام ابو حنیفہ کا تذکرہ میں لکھتے ہیں اگرچہ مشکوٰۃ میں ان سے
کوئی حدیث مروی نہیں ہے لیکن ان کے ذکر سے ہم تبرک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے مناقب لکھتے لکھتے
آخر میں فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان کے مناقب شرح و بسط سے لکھیں تو معنوں بہت پھیل جائے گا لیکن بایں ہمہ ہم
ان کے فضائل پورے نہ لکھ سکیں گے۔ مختصراً الفاظ میں ان کے مناقب یوں کہہ جاسکتے ہیں۔ إِنَّهُ كَانَ عَالِمًا
عَامِلًا وَرَعًا نَاهِدًا عَابِدًا إِمَامًا فِي عُلُومِ الشَّرِيعَةِ۔ یعنی وہ عالم باعمل پرہیزگار، عابد اور
علوم شرعیہ کے امام تھے۔ (الاعتصام ص ۲، جنوری ۱۹۵۹ء) حافظ ذہبی نے لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ
عنہ کی شان اسلام میں بہت بڑی ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں ان کی عظمت بہت ہے۔ (میزان الاعتدال ص ۱)
مطبوعہ مکتبہ) اسی طرح حافظ ذہبی نے آپ کو امام اعظم کے معزز لقب سے مزین کر کے لکھا ہے۔ كَانَ إِمَامًا
وَرَعًا عَالِمًا مُتَعَبِّدًا كَبِيرَ الشَّانِ آپ مین کے پیشوا، صاحب ورع، نہایت پرہیزگار عالم باعمل
عبادت گزار اور بڑی شان والے تھے تذکرۃ الحفاظ ص ۱۱، مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی امام الوہابیہ حافظ عبد المنان
وزیر آبادی (جو کہ ابراہیم میراوشا رضی اللہ عنہ امرتسری کے اُساوتھے) کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جو

اے جلوہ نور خدا اے نور ذات کبریا ہے نور سے تیرے بجایا وہ منور کی منیا
یہ جلوہ یہ تابندگی یہ نور یہ رخسندگی ! مہر رخشاں میں نہ تھی گر تو نہ ہوتا جلوہ زار

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ اور ابن جوزی کا عقیدہ علامہ ابراہیم
محمد بن قاسم جسوں علیہما الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن مبارک اور محدث ابن جوزی علیہما

(بقیہ صفحہ) شخص آمدین اور خصوصاً امام ابو حنیفہ کی بے ادبی کرتا ہے اس کا خاتمہ اچھا نہیں ہوتا۔ (تاریخ اہل حدیث
ص ۳۳۶ بہت بوزہ الاعتصام لاہور ص ۱۲ اپریل ۱۹۴۴ء) مولوی نذیر حسین دہلوی نے امام صاحب کے متعلق لکھا ہے لہذا
وَسَيِّدُنَا أَبُو حَنِيفَةَ النُّعْمَانُ نِيز لکھا ہے کہ ان کا مجتہد ہونا اور متبع سنت اور متقی اور پرہیزگار ہونا کافی
ہے۔ (امیاری المیت ص ۵) ولابیہ کے مشہور ترجمان الاعتصام میں امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو سراج اُمت، امام اعظم
ابو حنیفہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۲ جولائی ۱۹۵۷ء، ۲۷ جنوری ۱۹۵۹ء) فخر الوابیہ ابراہیم میرسیا لکھتی ہیں
کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بہت عابد، زاہد، متقی اور متورع تھے اور خوف الہی آپ کے دل میں نہایت درجہ کا تھا
امام ابن عبد البر فرماتے ہیں کہ بخدا میں نے آپ سے بڑھ کر افضل اور پرہیزگار اور فقیہ نہیں دیکھا۔ آپ کی تعریف
اور آپ کے کمالات امامت کے تسلیم میں ہر زمانے کے کامل اور فاضل لوگ متفق اللسان ہیں پس نبوت محمدیہ کی
تصدیق کے لیے امام اعظم علیہ الرحمۃ کا آپ کے امتیوں میں سے ہونا غیر کافی دلیل نہیں (علماء اسلام ص ۹، ۱۰)
اکابرین و بابیہ شمار اللہ امرتسری، ابراہیم میر داؤد عزیزی وغیرہم نے امام صاحب علیہ الرحمۃ کو امام اعظم لکھا ہے
(المحدث امرتسر ص ۲۹ جنوری ۱۹۴۳ء، امیاری المیت ص ۱، الاعتصام ص ۱) فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میر
سیا لکھتی ہیں کہ سب سے پہلے امام سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ آپ علی الاطلاق امام اعظم کے
معزز لقب سے پکارے جاتے ہیں۔ کم ظرف ناقص العلم الادب لوگ اس سے چڑھیں نہیں (امیاری المیت ص ۱)
۱۔ فخر الوابیہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھتی ہیں کہ عبداللہ بن مبارک نے امام مالک اور ہر دو سفیان یعنی سفیان ثوری
اور سفیان بن عیینہ اور ہشام بن عروہ اور عاصم احول اور سلمان تیمی اور حمید طویل اور خالد بن حرم اللہ اجمعین اور دیگر کبار
تابعین سے علم حدیث روایت کیا ہے۔ اور اس فن میں یہاں تک کمال حاصل کیا کہ محدثین میں سے بڑے بڑے
علماء اہل مجتہدوں کو آپ کی شاگردی کا فخر حاصل ہوا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے چار ہزار اشخاص سے علم

الرحمة فرماتے ہیں کہ

لَمْ يَكُنْ لَهُ ظِلٌّ وَلَمْ يَقُمْ
مَعَ شَمْسٍ قَطُّ إِلَّا غَلَبَ
ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ الشَّمْسِ وَ
لَمْ يَقُمْ مَعَ سَرَّاجٍ قَطُّ
إِلَّا غَلَبَ ضَوْؤُهُ عَلَى ضَوْءِ
السِّرَاجِ -

رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا سایہ نہ
تھا۔ آپ سورج کے سامنے جب کھڑے ہوئے
تو آپ کا نور مبارک سورج کے نور پر غالب
آجاتا۔ اور جب آپ چراغ کے سامنے کھڑے
ہوتے تو آپ کا نور مبارک چراغ کے نور
اور روشنی پر غالب آجاتا۔

(بقیہ صفحہ ۱۰۸)

حدیث جمع کیا ہے۔ آپ محدث بھی تھے نقیب بھی تھے اور مجاہد و غازی بھی تھے۔ آپ کی وفات کے بعد بہت
سے علماء نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ کوئی نذر کرنے والا کہتا ہے کہ عبداللہ بن مبارک فردوس اعلیٰ یعنی
بہشت میں پہنچ گیا۔ (علمائے اسلام ص ۲۸-۲۹) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ نقیب
بن سعید بن بعلانی جو اصحابِ ستہ کے شیخ ہیں۔ فرمایا کرتے تھے کہ حیدر اہل ذمہ ابنا ابن المبارک
ثمہ احمد بن حنبل ہمارے زمانہ کے بہترین شخصیت عبداللہ بن مبارک اور پھر احمد بن حنبل میں (بستان
المحدثین فارسی ص ۲۵) فضیل بن عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے تھے کہ وَ رَبِّ هَذَا الْبَيْتِ مَا رَأَتْ عَيْنَايَ
مِثْلُ بَنِي الْمُبَارَكِ اس بیت اللہ شریف کی قسم میری نظروں نے تو عبداللہ بن مبارک جیسا کوئی شخص نہیں
دیکھا۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۲۵) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے علاوہ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی
اور مولوی اشرف سندھو بلوکی جو کہ ولایتوں کے مشہور مولوی ہیں نے بھی لکھا ہے کہ ایک
مدریچہ اشخاص عبداللہ بن مبارک کی خدمت میں بغرض طلبِ علم حدیث آئے اور یہ کہا کہ یا عالم المشرق
حدیثنا یعنی اے مشرق کے عالم ہم کو حدیث سنائیے سفیان ثوری علیہ الرحمۃ اس حجۃ تشریف فرما تھے۔
انہوں نے فرمایا کہ وَيُحْكُمُ عَالِمُ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ
تَعْقِلُونَ افسوس ہے تم پر کیا کہتے ہو یہ تو مشرق و مغرب اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کے
عالم ہیں اگر تم جانو۔ (بستان المحدثین فارسی ص ۲۵ علمائے اسلام ص ۲۸)

(سیرت حلبیہ ج ۲، شرح شمائل محمدیہ ج ۲، فوائد حلبیہ ج ۱۱)
 خورشید تھا کس زور پر کیا پڑھ کے چمکا تھا قمر
 بے پردہ جب وہ رخ ہو یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ابو الفرج جمال الدین ابن جوزی
 محدث علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

فَهُوَ السَّراجُ الْمُنِيرُ وَالْهَادِي
 وَالْمُهْدِي وَالْمُهْتَدِي وَالْمُرْتَضَى
 وَالْمُصْطَفَى وَالْمُخْتَارُ وَالنُّوْرُ
 الْمُبِينُ وَالْبُرْهَانُ وَالشَّاهِدُ وَ
 الْمُبَارَكُ وَلَوْ كُنتُمْ أَكْثَمَ
 الَّذِي لَا يُطْفِئُ سَيِّدُ النَّاسِ وَسَيِّدُ

پس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سراج منیر، ہادی
 ہدی، مرتضیٰ، مصطفیٰ، مختار، نور مبین، برہان
 شاہد مبارک، نور الائم اور اللہ تعالیٰ کے
 ایسے نور ہیں جو کبھی نہ بجھے گا۔ آپ سید الناس
 سید البشر، مخلوق پر اللہ تعالیٰ کی محبت، خیر الخلائق
 سب سے اعلیٰ کے مالک، حضرت آدم علیہ السلام

لے دیوبند لوگوں اور دہلیوں کے شیخ الاسلام اور مجدد ابن تیمیہ حضرت محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ کے
 متعلق لکھتے ہیں کہ امام ابن جوزی جلیل القدر مفتی اور بڑے صاحب تصنیف تالیف تھے۔ اور بہت سے
 فنون میں آپ کی تصنیفات ہیں۔ یہاں تک کہ میں نے انہیں شمار کیا ہے تو انہیں ہزار سے بھی زیادہ پایا۔
 خصوصیت سے حدیث اور فنون حدیث میں آپ کی ایسی تصنیفات موجود ہیں کہ ان کی مانند
 شاید ہی کوئی تصنیف ہو۔ اور عمدہ تصنیف آپ کی وہ کتاب ہے جس میں سلف کے حالات لکھے
 گئے ہیں ہر بات کی تفصیل میں آپ ماہر تھے۔ اور لکھنے پر کمال درجہ کی دسترس حاصل تھی۔ اور ہر فن میں لوگوں
 کی تصنیفات سے آپ کی تصنیفات بہت عمدہ اور معتبر ہیں۔ (الاحتمام کو جہ الزوال ص ۲۹، فروری ۱۹۵۲ء)
 حافظ ابن دینی علیہ الرحمۃ محدث ابن جوزی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ کی بہت سی تصانیف مختلف
 فنون میں ہیں جیسے تفسیر، فقہ، حدیث، وعظ، وقائق، تواریخ وغیرہ اور حدیث اور علوم حدیث کی معرفت
 اور صحیح ضعیف حدیث کی واقفیت آپ پر ختم ہے۔ آپ نے بہت سی حدیثیں روایت کیں اور چالیس برس
 سے زیادہ علم حاصل کیا۔ (طبقات ابن رجب) شیخ سعدی ابن جوزی کے شاگرد تھے۔ (حاشیہ بوستان نشا)

النَّبِيِّ وَحُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْخَلْقِ وَخَيْرُ
الْخَلَائِقِ صَاحِبُ الْمَنْبَرِ الْأَعْلَى فَأَكْرَمُ
وُلْدِ آدَمَ حَبِيبُ الرَّسْمَانِ -

کی اولاد میں سب سے زیادہ عزت و محرم
و اسے، رحمن جل جلالہ کے حبیب ہیں۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۱۱)

اگر دوسرے مقام پر بارگاہ نبوی میں ہر یہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
مُبَرَّقَةٌ تَجَلَّى عَلَى ذَلِكَ الْحَمَى
وہ جھڑ مارے ہوئے ہے۔ جو اس چراگاہ میں ہے۔ یہ سراپا نور ہے۔ جس کی محبت
میں میری عقل خود رفته ہو گئی۔ (بیان المیلاد النبوی ص ۱۲)

امام ابو الحسن اشعری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام یوسف فاسی علیہ الرحمۃ امام
ابن بنت علامہ ابو الحسن اشعری علیہ

الرحمۃ کا عقیدہ بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں
قَالَ الْأَشْعَرِيُّ إِنَّهُ تَعَالَى
نُورٌ لَيْسَ كَالْأَلْوَارِ وَالزُّوْجِ
النَّبَوِيِّ الْقُدْسِيَّةِ لَمَعَةٌ مِنْ نُورِهِ
وَالْمَلَائِكَةُ شَرُّ رُتَلَكِ الْأَلْوَارِ
وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي
وَمِنْ نُورِي خُلِقَ كُلُّ
شَيْءٍ -

علامہ اشعری علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ
ایسا نور ہے جو کسی نور کی مثل نہیں ہے۔ اور
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی روح اسی
نور کی چمک ہے۔ اور فرشتے اُس نور کے چمکے ہیں
میں۔ اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان
ہے کہ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور پھر میرے ہی نور سے سب چیزوں
کو پیدا فرمایا۔

(مطالع المسترات شرح دلائل الخیرات ص ۱۲ مطبوعہ مصر)

امام ابو الحسن اسماعیل بن علی الاشعری نوذاستوں سے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ صحابی کی اولاد
سے تھے۔ آپ نے بہت سی کتابیں تصنیف کیں جن کی تعداد پچیس تک پہنچتی ہے۔ آپ ۲۷ھ میں بصرہ میں پیدا
ہوئے اور ۲۳ھ میں آپ کا بغداد شریف میں انتقال ہوا۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

علامہ نیشاپوری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام نظام الدین بن حسن النیشاپوری علیہ الرحمۃ جو کہ جلیل المرتبت مفسر قرآن ہیں اپنے عقیدہ

کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ

أَنَا أَوَّلُ الْمُسْتَسْلِمِينَ عِنْدَ الْإِبْرَاقِ
لَا مَرَكُنْ كَمَا قَالَ أَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللَّهُ نُورِي -

(تفسیر نیشاپوری صفحہ ۸ ج ۱ بر حاشیہ
تفسیر ابن جریر مطبوعہ مصر)

امرگن کے ایجاد کے وقت میں اللہ کو تسلیم کرنے والوں میں سے سب سے اول ہوں۔ جیسا کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ سب سے پہلا اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے۔

علامہ قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام احمد بن محمد بن ابوبکر الخطیب القسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری اپنے عقیدہ

کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ :-

أَيُّ لَيْسِي فِي الْجَدِّ أَحَبُّ
لِشَرِّقِ نُورُهُ عَلَيْهَا إِشْرَاقًا
كَاشْرَاقِ الشَّمْسِ عَلَيْهَا -

(مواہب اللدنیہ ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر)

صنوبر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک دیواروں پر اس طرح چمکتا تھا اور روشنی ہوتا تھا جیسے سورج کی روشنی دیواروں پر جب پڑتی ہے تو چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔

۱۔ دیوبندیوں کے شبلی نعمانی علامہ قسطلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ قسطلانی بخاری کے مشہور شارح ہیں حافظ ابن حجر کے ہر تہمتے (سیرت النبی ص ۱۱ ج ۱) دیوبندیوں کے مولوی مشتاق احمد نے اپنی کتاب التوسل جو کہ دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مفتی کفایت اللہ دہلوی مفتی محمد شفیع کی تصدیق بھی ہے کے صفحہ ۲ پر علامہ قسطلانی کو امام المحدثین لکھا ہے۔ مواہب اللدنیہ کے حوالہ جات اکابرین دیوبند و ہابیہ مثلاً اشرف علی تھانوی مفتی محمد شفیع شبلی نعمانی ابراہیم میر سیالکوٹی سلیمان مسعود پوری وغیرہم نے اپنی اپنی کتب میں اس کو مستند سمجھتے ہوئے درج کیے ہیں۔

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | قرآن پاک کے عظیم مفسر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ علامہ زرقانی

تحریر فرماتے ہیں کہ آپ نے واضحی سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا چہرہ مبارک اور والیل سے بال مبارک مراد ہیں۔

لَا نَهْ وَجْهَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَشْدِيدَ النُّورِ بِحَيْثُ يَقَعُ نُورُهُ عَلَى الْجَدَارِ إِذَا قَابَلَهَا۔
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک اس قدر نورانی تھا کہ جب اُس کی نورانیت دیواروں پر پڑتی تو وہ چمک اٹھتیں۔

ہے کلام الہی میں شمس و صبح تیرے چہرہ نور فرزا کی قسم
قسم شب تار میں ازیہ تھا کہ حبیب کی زلف و تال کی قسم
(زرقانی شریف ص ۲۱ ج ۱)

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ الباری اپنا عقیدہ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالتَّجَوُّدِ لِآدَمَ لِأَجْلِ أَنْ نُورَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي جَبْهَةِ آدَمَ۔
فرشتوں کو حضرت آدم کے سجدہ کا حکم اس لیے دیا گیا تھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں نور محمدی تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۳ ج ۲، جواہر البحار ص ۴۵)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

تَدْخُلُ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا دَرَدِيهِ الْحَدِيثُ
بیشک نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہر شے پیدا کی گئی ہے جیسا کہ

اے فخر الدین ابیہ برائیم میرا لکھوئی رقمطراز ہیں کہ میرے اُستاد محترم حاکم لواء السنن مولانا مولوی غلام حسن صلیب جو مختلف علوم عقیدہ و فقیہ میں با مذاق عالم ہیں فرمایا کرتے ہیں کہ امام رازی قرآن شریف کے اسرار معلوم ہونے کا ذریعہ ہے۔ خالق اکبر نے اس بزرگ کو اس لیے پیدا کیا تھا کہ اُس کی کتاب عزیز کے اسرار معلوم ہو جائیں۔

(المحدثات ص ۲۴ جولائی ۱۹۱۲ء) (تفسیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری عفی عنہ)

الفتحیح - (حلیۃ نذیہ شرح طریقہ محمدیہ) (صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔)

سیدنا مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام ربانی، غوثِ صمدانی، مجدد الف ثانی قدس سرہ الربانی اپنے مکتوبات شریف

لے وہابیہ کے ترجمان پندرہ روزہ المحدث دہلی میں مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کے متعلق لکھا ہے کہ حضرت امام ربانی، مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کی ذات گرامی سے ایک دنیا محبت و عقیدت کے جذبات رکھتی ہے۔ سب لوگ حضرت امام کی مجددیت و ولایت اور بزرگی کے یکساں قائل ہیں اور ان کا پورا احترام بجالاتے ہیں ان کی شہرہ آفاق علمی یادگار مکتوبات کی صورت میں موجود ہے۔ یہ مکتوبات ان کے ارشاد کے مطابق ان کی زندگی ہی میں مرتب و مدون کیے گئے تھے۔ (پندرہ روزہ المحدث دہلی ص ۱۵۹) محدث الوہابیہ عبد اللہ وپڑی بکھتے ہیں کہ حضرت مجدد نے اپنے مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس عمدگی سے نشاندہی فرمائی ہے یہ اپنی کا حصہ ہے اور ایمان و اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل کا جو سنہری اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے راہنما بھی ہے اور اس سے بچنے کے لیے تریاق بھی ہے۔ (مفت روزہ تعلیم المحدث لاہور ص ۱۳) (۱۳ نومبر ۱۹۵۹ء) مولوی دادو غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا مفت روزہ الاعتصام لکھا ہے کہ اس نازک زمانہ میں اسلام کی نصرت و حمایت کے لیے اللہ تعالیٰ نے امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد بن عبد اللہ سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کو پیدا فرمایا۔ شیخ سرہندی تمام داعیہ صلاحیتوں سے آراستہ تھے شیخ احمد سرہندی نے نابغہ روزگار علماء و فحول اساتذہ اور کبار فقہار سے علم حاصل کیا تھا۔ اور تمام مروجہ علوم میں پوری مہارت حاصل کی تھی۔ (الاعتصام ص ۵۱) (۱۱ دسمبر ۱۹۵۹ء) حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور حقائق و اسرار کے خزانے بہنہاں ہیں۔ (الاعتصام ص ۲۳) جون ۱۹۵۵ء) امام الوہابیہ الدیانبہ اسماعیل دہلوی نے مجدد صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق امام ربانی قیوم زمانی جیسے معزز العالیٰ لکھے ہیں (مراط مستقیم فارسی ص ۱۲) قاضی سلیمان منصور پوری نے امام ربانی لکھا ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۲۱ ج ۱۲) وہابیہ کا مشہور آرگن المحدث امرتسر میں مرقوم ہے کہ مجدد الف ثانی مجددِ وقت تسلیم کیے گئے ہیں۔ مجدد کا کام یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے زمانہ کی اسلامی غریبوں یا غلط فہمیوں کی اصلاح کر کے لوگوں کو راہِ راست کی طرف توجہ دلائے۔ بنابرین حضرت مجدد ص ۱۲ سے لوگوں نے تصوف اور شریعت کے بے انتہار سوالات کیے اور ثانی جوابات لے کر اپنی غلط فہمیوں سے باز آئے۔ (المحدث امرتسر ص ۲۱ جون ۱۹۱۲ء) (فقیر قادری)

میں اپنے عقیدہ مبارک کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں کہ باید دانست کہ خلق محمدی در رنگ
خلق سائر افراد انسانی نیست بکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی
اللہ علیہ وسلم با وجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ است کما قال علیہ
وَ عَلٰی آلِهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ خَلَقْتُ مِنْ نُّوْرِ اَمَلِهِ وَ بَخْرِ اِيں دولت
میسر نشدہ است جاننا چاہیے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش
دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے
ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود مسعود مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود جسم عنصری رکھنے کے حق تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں جبکہ
نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا
ہوں۔ اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف فارسی ص ۲ مکتوبات)
علامہ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شیخ احمد شہاب الدین بن حجر البہیمی
المکی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَارَ لَوْدًا
اِنَّهٗ اِذَا مَشٰى فِي الشَّمْسِ وَ
الْقَمَرِ لَا يَظْهَرُ لَهُ ظِلٌّ لِاَنَّهُ لَا
يَظْهَرُ اِلَّا لِلْكَثِيفِ وَ هُوَ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَلَقَهُ
اللّٰهُ مِنْ سَائِرِ الْكَثَافَاتِ الْجَسْمَانِيَّةِ
وَ صَيَّرَهُ لَوْرًا صَرًّا لَا يَظْهَرُ
لَهُ ظِلٌّ اَصْلًا۔ (شرح قصیدہ ہمزیدہ)

بے شک سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نور تھے
آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے
تو آپ کا سایہ مطلقاً نظر نہ آتا تھا۔ کیونکہ سایہ
کثیف شے کا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جسمانی
کثافتوں سے مبرا اور پاک رکھا ہے۔ اور ایسا
خاص نور بنایا کہ جس کا بالکل سایہ ظاہر نہیں
ہوتا تھا۔ (افضل القرطبی از ابن حجر مکی)

۱۔ دیوبندیوں کے مولوی عبداللہ گنگوہی ابن حجر کے متعلق رقمطراز ہیں کہ شیخ شہاب الدین ابن حجر مکی عرب کے
مشاہیر علماء میں سے تھے۔ بہت سی مشہور کتابوں کے مصنف ہیں۔ (مقدمہ کمال الشیم ص ۱۱)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام الہمام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب مستطاب دقائق الاخبار کی ابتداء ہی میں باب بی

تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم باندھا ہے جس سے اظہر من الشمس ہے کہ آپ کا عقیدہ بھی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے نور ہونے کا تھا۔ (دقائق الاخبار ص ۱)

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | صاحب تفسیر روح البیان علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

فرماتے ہیں۔

قَدْ اتَّفَقَ أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَادَةِ عَلَى
أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ
نُورٍ مُخْتَصٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(تفسیر روح البیان ص ۱۳۹ ج ۲)

بے شک اس حقیقت پر تمام اہل ظاہر اور شہود کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو پیدا فرمایا۔

علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ اپنا اور ابن سبع کا عقیدہ بیان کرتے

ہوئے لکھتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ سَبْعٍ مِنْ خَصَائِصِهِ إِنَّ ظِلَّهُ
ابْنُ سَبْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَرَمَاتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ

نے مفسرِ ولایت محمد دہلوی نے امام غزالی کو امام الزماں لکھا ہے (اخبار محمدی دہلوی مکیم جنوری ۱۹۲۲ء) ولایت نجدیہ کا آرگن الاعتصام لکھتا ہے کہ امام محمد بن غزالی عظیم شخصیت کے مالک ہیں جن کی عبقریت و نابغیت کا پوری دنیا علم میں شہرہ ہے۔

اور ان کے ذہن و فکر کی بلندی پر دازیوں کا بڑے بڑوں نے لولا مانا ہے یہی سبب ہے کہ حکماء مغرب و مشرق نے انگریزی اور عربی میں ان کے افکار اور تصورات پر متعدد کتابیں لکھیں اور ان کو دادِ تحقیق دی۔ (الاعتصام ص ۱۹۵۶ء)

نہ وایتیہ کے مشہور اخبار الاعتصام میں امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو آسمانِ علم کا نور و ماہ لکھا ہے۔ (الاعتصام ص ۲۲ جون ۱۹۵۶ء) علامہ شعرانی علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالتِ بیداری میں بالمشافہ پچتر مرتبہ زیارت کی ہے (میزان اکبری ص ۱۱۱)

(باقی اگلے صفحہ پر)

كَانَ لَا يَقَعُ عَلَى الْأَرْضِ
وَإِنَّهُ كَانَ نُورًا -

(خصائص الکبریٰ ص ۱۶۹ ج ۱)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ
آپ کا سایہ زمین پر بالکل نہیں پڑتا تھا کیونکہ آپ
نور تھے۔

عمدۃ المحدثین علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی قدس سرہ
النورانی فرماتے ہیں کہ

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

لِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي أَيْ قَدَرِ
عَلَى أَصْلِ الْوَضْعِ اللَّغْوِي وَبِهَذَا
الْإِعْتِبَارِ سَمِيَ الْمُصْطَفَىٰ بِنُورِ
الْأَلْوَارِ وَبِأَجَبِ الْأَدْوَابِ -

(زرقانی شریف ص ۱۷۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ
میرا نور ہے کے مطابق اللہ تعالیٰ نے وضع لغوی
کے اصول پر مقدر فرمایا ہے اسی لیے سرکارِ محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک
نور الانوار اور ابوالواہد رکھا گیا ہے۔

علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ حدیث کُنْتُ أَوَّلَ الْبَنِيَّةِ فِي الْخَلْقِ یعنی تخلیق کے لحاظ سے میں
سب نبیوں سے پہلے ہوں کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ الْخَلْقُ نُورُهُ قَبْلَهُمْ کیونکہ آپ کا
نور مبارک سب نبیوں سے پہلے پیدا ہوا۔ (زرقانی شریف ص ۱۶۲ ج ۱)

أَبْرَزَ الْحَقِيقَةَ الْمَحْدِيَّةَ مِنَ الْأَلْوَارِ الصَّمَدِيَّةِ کی تشریح کرتے ہوئے
لکھتے ہیں عَيْنَ النُّورِ الْأَحْمَدِيِّ لِمُشَارِ إِلَيْهِ بِقَوْلِهِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي كَمَا فِي حَدِيثِ جَابِرٍ عِنْدَ عَبْدِ الرَّزَاقِ
مَنْفُوعًا يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ
نُورِهِ اس سے مراد نور احمدی ہے کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث شریف

(بقیہ صفحہ ۱۱۶) مولوی اشرف علی تھانوی نے امام سیوطی علیہ الرحمۃ کو بڑے بڑے علماء کی صف میں شمار کیا ہے۔

لے ولایہ نجدیہ کے مشہور مولوی اور مصنف محمد اشرف سندھو آف بلوکی نے علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ کو محققین میں

شمار کیا ہے۔ (تاریخ العقیدہ ص ۱)

اشارہ کرتی ہے کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا جیسا کہ عبدالرزاق والی ہر فوراً حدیث دلالت کرتی ہے کہ اے جابر! اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اشیا سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا ہے۔ (نور قانی ص ۲ ج ۱)

شیخ ابوالموہب شاذلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ المشائخ قطب زمان شیخ ابوالموہب شاذلی علیہ الرحمۃ بارگاہ نبوی میں صلوٰۃ

وسلام کا یہ ان القاب سے پیش کرتے ہیں جن سے ان کے عقیدہ کی بھی وضاحت ہو جاتی ہے
 يَا سَيِّدَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْتَ
 الْمَقْصُودُ مِنَ الْوُجُودِ وَأَنْتَ النُّورُ الَّذِي
 مَلَأَ إِشْرَاقُهُ الْأَرْضِينَ وَالسَّمَوَاتِ
 اے ہمارے سردارے رسول اللہ آپ ہی کائنات
 کے وجود سے مقصود ہیں۔ اور آپ وہ نور ہیں کہ جس
 کی چمک نے زمینوں اور آسمانوں کو نور سے بھر لیا ہے۔

(افضل الصلوات ص ۱۱)

شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ بارگاہ بکھینچاہ راتنام علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں یوں تحفہ صلوٰۃ و

السلام پیش کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ شَجَبَةِ
 الْأَصْلِ النُّوْرَانِيَّةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی نُورِ الْاَلَاوُءِ وَسَيِّدِ الْاَسْرَارِ۔
 تَرْيَاقِ الْاَعْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْبِنَارِ۔ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَارِ وَآلِهِ
 الْأَطْهَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَخْيَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللَّهِ وَأَفْضَالِهِ۔

(افضل الصلوات ص ۸۵-۸۶)

۱۔ علامہ عبد الوہاب شحرانی علیہ الرحمۃ (جو کہ اکابرین و بابیہ کے نزدیک بھی سزا معقول ہیں) لکھتے ہیں کہ شیخ ابوالموہب شاذلی بہت بڑے زیرک نیکو کار علماء و راہنما ہیں اور برابر میں سے تھے۔ آپ نے عمدہ اور اعلیٰ تصانیف لکھیں (طبقات البکری عری ص ۱۰۰) (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری عفری)

۲۔ شیخ احمد بدوی علیہ الرحمۃ کے متعلق علامہ شحرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ تمام دوتے زمین میں ان کی اس قدر شہرت ہے کہ میری تعریف کی ضرورت نہیں ہے لیکن ان سے برکت حاصل کرنے کے لیے ان کا ذکر کر لکھا ہوں۔ (طبقات البکری ص ۱۰۰)

شیخ العارفین سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ وروود
سید احمد بغدادی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شریفان الفاظ میں پڑھتے تھے۔ اَللّٰهُمَّ

صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّوْزِ الذَّائِحِ السَّارِي فِي جَمِيعِ الْاَثَارِ
 وَالْاَسْمَاءِ وَالْصِّفَاتِ وَعَلَى آلِهِ صَلَاحِهِ وَسَلَامِهِ (افضل الصلوات ص ۳)
علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | سند المحدثین علامہ علی قاری رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ
 هُوَ صَلَاتِي بِاللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَامٌ بِقَلْبِهِ وَقَالِهِ
 نُورٌ يُسْتَنَارُ مِنْهُ الْاَكْثَرُ اَوْ يُسْتَضَاءُ مِنْهُ الْاَسْمَاءُ اَوْ سُرُورٌ كَانَتْ عَلَيْهِ

افضل الصلوة والستیسات کا قلب مبارک اور بدن اطہر تمام نور ہے۔ اور جملہ نور اسی نور ہی سے روشن اور
 مستنیر ہیں۔ اور دونوں کے سرور اور بھید آپ کے نور سے چمک اور روشنی حاصل کرتے ہیں۔

(شرح شفا ص ۱۷۳ برعاشیہ نسیم الریاض)

علامہ علی قاری حنفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسماء شریفہ میں سے علامہ
 بھی آپ کا اسم شریف ہے! اور علامہ کے عدد حروف ابجد کے حساب سے چودہ ہیں۔ اور چودہ مہویں رات
 کے جائز کو بد کہتے ہیں۔ دَجَّهٌ فِي غَايَةِ النَّوْزِ پس نبی کریم علیہ وآلہ افضل الصلوة وتسلیم کے چہرہ
 مبارک کو نور علی نور ہونے کی وجہ سے بد فرمایا گیا ہے۔ (شرح شفا ص ۲۳ ج ۱)

علامہ علی قاری علیہ الرحمۃ موضوعات کبیرہ میں فرماتے ہیں اَمَّا النَّوْزُ بِعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
 فَهُوَ فِي غَايَةِ مِيقَاتِ الظُّهُورِ شَيْءٌ تَادَعَسَ بَادَاً اَوَّلُ مَا خَلَقَ اَمَلُهُ لِنُورٍ يَدُ
 سَخَاةً فِي كِتَابِهِ نُورُهُ لِيَكُنْ لِنُورِ مُحَمَّدٍ مَصْطَفَى عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَهُ شَرَفًا اَوْ غَرَبًا خُوبٌ ظَاهِرٌ

لہ اسے اللہ تعالیٰ درود و سلام بھیجے ہمارے سرور جناب محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء پر جو کہ نور ذاتی ہیں۔ اور
 ان کا نور تمام آثار آسمانوں اور صفات میں سرایت کرنے والا ہے۔ اور ان کی اولاد پاک اور صحابہ کرام علیہم
 السلام پر۔

لہ دیوبندی مولوی سرفراز صاحب لکھنوی نے علامہ علی قاری رحمۃ اللہ الباری کی یگانہ روزگار فقیہہ و محدث
 لکھا ہے۔ (تبرید النواظر ص ۱۷)

ہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو سب سے پہلے پیدا فرمایا اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں آپ کا نام نور رکھا ہے۔ (موضوعات کبیرہ ص ۸۶)

علامہ سہیلی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عبد الرحمن سہیلی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ادا نزار پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی نور محمدی سے چمک رہی تھی۔ (روضہ الاف ص ۱ ج ۱)

قاضی عیاض علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ اِنَّهُ كَانَ لَا ظِلَّ لِمَشْخَصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لَّانَّهُ كَانَ نُورًا۔ بے شک آپ کے جسم مبارک کا سورج اور چاند کی روشنی میں سایہ نہ پڑتا تھا۔ کیونکہ آپ نور تھے۔ (شفا شریف ص ۲۲۳ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ حلبی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اِذَا مَشَى فِي الشَّمْسِ اَذَى الْقَمَرِ لَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ فِي الشَّمْسِ وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ فِي الشَّمْسِ لَانَّهُ كَانَ نُورًا۔ آپ جب سورج اور چاند کی روشنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ نور تھے۔ (سیرت حلبیہ ص ۳۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ شمس الدین ابوالخیر محمد بن عبد الرحمن علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ اِنَّهُ لَا ظِلَّ لِمَشْخَصِهِ فِي شَمْسٍ وَلَا قَمَرٍ لَّانَّهُ كَانَ نُورًا۔ (مقاصد الحسنہ ص ۶۳)

علامہ شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ احمد شہاب الدین الخفاجی المصری علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ تحریر فرماتے ہیں کہ

كَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جِهَةِ أَبِيهِ مِنْ آدَمَ إِلَى أَبِيهِ عَبْدِ اللَّهِ وَهُوَ نُورٌ حَسْبِي كَالْقَمَرِ فِي اللَّيْلِ الظُّلُمَاءِ۔

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک آپ کے تمام آباؤ اجداد کی پیشانی مبارک میں تھا اور آپ کا نور حسنی ہے جیسا کہ اندھیری رات میں چاند۔

(شرح شفا شریف ص ۱۱۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ سید عبد الرحمن العیدوس علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

کَانَ نُورًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ الْأَصْلُ فِي تَكْوِينِ جَمِيعِ الْأَشْيَاءِ - تمام اشیاء کے پیدا کرنے میں آپ کا نور اصل (سبب) ہے۔ (جواب السہل شریف ص ۱۳ مطبوعہ مصر)

علامہ سلیمان جزولی علیہ الرحمۃ اپنی مبارک کتاب دلائل الخیرات شریف میں ارگاہ سرکارِ دوم عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ

وسلم میں درود شریف کا ہدیہ ان نورانی القاب سے پیش کرتے ہیں۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ اے اللہ ہمارے سرور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ

وہ مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ آپ کے شتر سال بعد بلا دوس میں آپ کی قبر میں سے نعل مبارک کو مراکش نقل کیا گیا۔ تو آپ کو ایسا ہی پایا جیسا دفن کیا گیا تھا۔ آپ کے حالات میں زمین نے کوئی اثر اور طول زمانہ نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ مر اور ڈاڑھی کے بالوں میں خط بنوانے کا نشان ایسا ہی تازہ تھا جیسا انتقال کے وقت تھا۔ کیونکہ انتقال کے روز آپ نے خط بنوایا تھا۔ اور کسی شخص نے ان کے چہرہ پر انگلی رکھ کر چلائی تو اس کے نیچے سے خون بہٹ گیا۔ جب انگلی اٹھائی تو خون لوٹ آیا جیسے زندہ آدمی میں ہوتا ہے۔ اور آپ کی قبر مراکش میں ہے۔ قبر پر بہت عظمت برسی ہے۔ لوگوں کے ٹھٹھ کے ٹھٹھ بندھے رہتے ہیں اور قبر پر دلائل الخیرات بکھرتے پڑھتے ہیں اور پائے ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھتے رہنے کی وجہ سے ان کی قبر سے نعل کی خوشبو آتی ہے۔ (جمال الاولیاء ص ۱۲۹، جامع کرامات الاولیاء، فضائل درود شریف ص ۹)

لے حاجی ادا اللہ مہاجر مکی اکابرین دیوبند قاسم نانوتوی رشید احمد گنگوہی اشرف علی تھانوی وغیرہم لو دلائل الخیرات شریف پڑھنے کا حکم فرمایا کرتے تھے۔ (المصند ص ۱۹ دیوبند)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی دلائل الخیرات شریف کے متعلق فرماتے ہیں کہ دلائل الخیرات کی ہمہ شاہ ولی اللہ، کولہ جازت ہمارے شیخ ابوطاہر نے انہوں نے شیخ احمد نخعی سے انہوں نے سید عبد الرحمن ادیس سے جو کہ محبوب مشہور ہیں۔ انہوں نے باپ احمد سے انہوں نے اپنے دادا احمد سے انہوں نے باپ کے دادا احمد سے انہوں نے دلائل الخیرات کے مولف سید شریف محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ (انتباہ فی سلاسل اولیاء ص ۱۲)

دستِ الانسار۔
علیہ وآلہ وسلم پر جو سب انوار کے نور اور سب مجیدوں
دلائل الخیرات ۵۹ مطبوعہ مصر کے مجید میں درود بھیج۔

علامہ لیان جزول علیہ الرحمۃ نے امام الانبیاء ملک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے اسرار
شفیعہ لکھے ہیں جن میں ایک اہم شریف نور بھی لکھا ہے۔ (دلائل الخیرات ۵۹ مصری)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ الحدیث شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی
رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حق سبحانہ

اور انور نام و سراج منیر درغایت انارت خواند کہ روشن شد و پیدا گشت بوسے طریق قرب و اصول
وروشن شد بجمال و کمال بوسے البصار و بصائر چنانکہ فرمود قد جبار کم من اللہ نور و کتاب میں۔ حضرت
حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور نام اور سراج منیر نہایت روشنی میں اپنے
کلام کے درمیان فرمایا ہے اور پیدا ہوئے۔ اس سرور سے طریق ترسید اور وصول۔ اور اس جناب کے
جمال و کمائی سے البصار اور بصار جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے بے شک آگیا تمہارے پاس اللہ
تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب (مدارج النبوت ص ۱ ج ۱)

دوسری جلد کی ابتداء ہی میں فرماتے ہیں کہ بدائیکہ اول مخلوقات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی
اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ما خلق اللہ نور و سائر مخلوقات علوی و سفلی ازاں
نور و ازاں جو ہر پاک پیدا شدہ یہ ایک انمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق عالم و آدم کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا یا ابراہیم میرا نیکو دل و قطرا میں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے مجھ عاجز و ابراہیم میر کو علم و فضل
اور خدمتِ علم حدیث اور صاحب کلمات ظاہری و باطنی ہونے کی وجہ سے جس عقیدت ہے آپ کی کئی ایک تصانیف میرے
پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں۔ (تاریخ اجمہدیت ص ۳۹)

و ابیہ عبدیہ کے مشہور اسرار مولوی حکیم عبدالرحیم اشرف جو المنبر لائپز کے ایڈیٹر بھی تھے میں کہ اللہ عزوجل کی حکمت
نے تین عظیم المرتبت شخصیتوں کو پیدا فرمایا جو اس عظمت کے درمیان اسلام کے مسخ شدہ چہرہ کو اپنی اصل نورانیت کے جلو میں پھر
سے ظاہر کریں ان حضرات نے قرآن و سنت کے خشک ستونوں کو از سر نو باری کر دیا۔ اسلام کے مفاد کو رہائی دے کر صفحہ

نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ کائنات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔

(مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۲)

آنحضرت تمام از فرق تا قدم ہمہ نور بود۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و اصحابہ و سلم سرے لے کر پاؤں مبارک تک تمام نور ہی نور تھے۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۱)

شیخ محقق علیہ الرحمۃ نے تحریر فرمایا ہے کہ نور یکے از اسماء آنحضرت است و نور اسایہ نئے باشد۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسلیم کے اسم شریف میں سے آپ کا ایک اسم شریف نور ہے۔ اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ (مدارج النبوۃ فارسی ص ۱۲ ج ۱)

غوث صمدانی سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ

عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے پیدا فرمائی وہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(الابریز ص ۱۶۶ ج ۱ مطبوعہ مصر)

(بقیہ صفحہ ۱۲۲ پر) اس شکل میں پیش کیا جو دینی اسلام فداہ روحی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیش کئے گئے تھے ہمارے کو بے فائدہ کیا گیا۔ ان کی اجارہ داری کو چیلنج کیا گیا اور دلائل گواہی کے ان کے اقوال اس قابل آؤں کہ انہیں جڑ سے اکاڑ کر پھینک دیا جائے۔ لیکن اس لائق ہرگز نہیں کہ انہیں اسلام کی تفسیر و تعبیر کے طور پر حجت شرعی بنایا جائے۔ یہ عظیم تجدیدی کارنامے جن میں پاکباز نفوس نے انجام دیئے ان کے اسم گرامی یہ ہیں۔ اول حضرت شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ جنہیں دنیائے اسلام مجدد الف ثانی کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ دوم شیخ عبدالحق محدث دہلوی جنہوں نے اس ملک میں حدیث نبوی کے علوم کو عام کیا۔ سوم شیخ احمد بن عبدالحق جنہیں عالم اسلام شاہ ولی اللہ کے نام سے پکارتا ہے۔ (الاعتصام ص ۱۹ مارچ ۱۹۵۴ء) و بابیہ نجدیہ کی اجماعت کا نفرین دہلی کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ سو بی صدی ہجری میں حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے نشر و اشاعت قرآن و حدیث پر کافی توجہ فرمائی۔ (الجمعیۃ امیر قمر ص ۱۲، اپریل ۱۹۴۴ء)

لے دیوبندیوں کے مولوی غلام محمد مصنف حیات اشرف نے سیدی عبدالعزیز دباغ علیہ الرحمۃ کو عارف باللہ لکھا ہے۔

(فیتر قادری محمد ضیاء اللہ قادری)

علامہ خرپوتی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ عزمین احمد خرپوتی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ إِنَّ اللَّهَ

تَعَالَى خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ

بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔

(صحیۃ الشہدہ ص ۳)

شیخ زادہ علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شیخ زادہ شارح قصیدہ بردہ شریف علیہ الرحمۃ اپنے عقیدہ کا اظہار

اس طرح فرماتے ہیں کہ

إِنَّ الْمَكُونَاتِ تَكُونَتْ بِإِفَاضَةِ فَيْضِ
نُورِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
الَّذِي هُوَ الْمُسْتَفِيزُ مِنَ الْفَيْضِ
الْأَوَّلِ فَوَجُودُ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ

موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک
صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے کیونکہ وجود اول
آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام
علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ بر حاشیہ عیبۃ الشہدہ

ہے انہیں کے نور سے سب عیاں ہے انہیں کے جلوہ میں سب نہاں

بنے صبح تابش مہر سے رہے پیش مہر یہ جہاں نہیں!

مولانا روم علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نور حق را کس بخوبی زاد و بود خلعت حق را چه حاجت تا رپود!

(مثنوی شریف ص ۲۲۵)

اس شعر کا ترجمہ اور تفسیح دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
نور حق کے لیے کوئی زاد و بود تلاش نہیں کرتا۔ اور خلعت حق کے لیے تانے بانے کی کیا ضرورت ہے
مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مغز اور اصل تو نور حق تھا تو اس کی کوئی اصل اور اس کے

لے دایہ کے مستند مولوی تقی رضا احمد سہوانی کی زیر ادا رت شائع ہونے والی بیوں کے اخبار المحدث دہلی میں لکھا ہے
کہ مولانا روم المحدث تھے یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین دیوبند کے ایک نیر دست عارف باشندہ در کمال انہیں تھے باقی کے صوفیاء

ہا با و اجداد مقوڑا ہی تھے اُس کے لیے تو کسی تانے بانے یا اصل وغیرہ کی ضرورت نہیں اُس کی تو یہ شان ہے کہ

کتریں خلعت کہ بدہ در ثواب ! بر فراہ بر طراز آفتاب !
یعنی سب سے گھٹیا خلعت جو کہ حق تعالیٰ ثواب میں بخشیں وہ آفتاب کے نقش و نگار سے
بہر جاوے تو بجلا بھر نور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کا تو کیا ٹھکانہ ہے خوب سمجھ لو۔
(کلید مثنوی ص ۱۵ دفتر چہارم مطبوعہ تھانہ بھون)

علامہ حسین الدین واعظ کاشفی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ حسین الدین واعظ کاشفی
ساحب تفسیر حسین علیہ الرحمۃ

بقیہ صفحہ ۱۲۴ بحر تصوف کے شاندار تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظوم شکل
مشریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت حال سے کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ مولانا روم سرار اہل توحید
الہمدیث اور صاحب تحقیق تھے۔ (الہمدیث دہلی ص ۱۲۱ حکیم ستمبر ۱۹۵۲ء) دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی
خانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس درجہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا حاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
وہی مولوی محوی بہت قرآن در زبان سپوی۔ نیز حاجی امداد اللہ ہاجر مکی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ مفرد حضرت میں کلام اللہ
ریف دلائل الخیرات شریف و مثنوی محوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر
والتواؤس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے (الذکر ص ۱۶۵ حصہ سوم امداد المشتاق
ص ۱۲۴) دیوبندیوں کے اشرف علی خانوی لکھتے ہیں کہ جب مثنوی کے اس کا وقت آتا تو حضرت حاجی (امداد اللہ)
صاحب یوں فرمایا کرتے تھے کہ آؤ بھائی مثنوی کی تلاوت کر لیں۔ (ادب ثلاثہ ص ۲۲۶)

۱۷ سرار الوہابیہ مولوی شہداء اللہ امرتسری نے شیعہ حضرات کی تردید کرتے ہوئے تفسیر حسینی کا حوالہ حقیت کے طور پر پیش
کیا ہے۔ دیکھئے اخبار الہمدیث امرتسر ص ۲۷ اگست ۱۹۰۶ء مولانا عبدالحی صاحب لکھنوی نے علامہ حسین واعظ کاشفی
علیہ الرحمۃ کی شان میں لکھا ہے۔ لَمْ یُکُنْ لَهُ نُظَیْرٌ فِی النُّجُومِ وَالْاَشْءَا وَلَهُ مِشَارَکَةٌ
فِی سَائِرِ الْعُلُومِ مَعَ الْفَضَلَاءِ وَلَهُ لُصَانِیْفٌ کَثِیْرَةٌ مِنْهَا جَوَاهِرُ التَّصْنِیْرِ
(الغوائد البہیہ ص ۸۶-۸۷)

فرماتے ہیں۔ وجہ تسمیہ آنحضرت بنور آنست کہ اول چیز بحیث حق سبحانہ و تعالیٰ بنور قدم از ظلمت کہہ
عدم بوجود آوردہ نور دے بود صلی اللہ علیہ وسلم کہ اول ما خلق اللہ نوری۔ بعد ازاں عالم را برائے
ظہور او موجود گردانید۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نام نور کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ پہلے جو چیز
حق سبحانہ و تعالیٰ بسبب نور قدم کے ظلمت کدہ عدم سے وجود میں لایا۔ وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کا نور تھا کہ اول ما خلق اللہ نوری اس کے بعد تمام دنیا کو اس کے نور کے ظہور اور اس کے ظہور کے نور کے
واسطے موجود کیا ہے

نور او چوں اصل موجودات بود !

ذات او چوں معنی ہر ذات بود

(تفسیر حسینی فارسی ضلۃ المطبوعہ نو لکھنؤ)

علامہ یوسف نجہانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ یوسف بن اسماعیل نجہانی قدس سرہ
النورانی اپنا عقیدہ کا اظہار اس طرح فرماتے ہیں

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَصْلُ الْبُرَايَا حِينَ لَا آدَمُ وَ لَا حَوَاءُ

اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تمام مخلوقات کی اصل اور سب انوار کے نور ہیں جبکہ حضرت
آدم علیہ السلام اور حضرت حوا علیہا السلام بھی نہ تھے۔ (طیب الغرانی مدح سید الانبیاء ص ۱۸)

كَانَ إِذَا تَبَسَّمَ فِي اللَّيْلِ أَضَاءَ

النَّبِيُّ - (جوابہ البحار ص ۱۲۸)

جن کے آگے چہرہ قمر جھللائے

ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

۱۰ دیوبند یوں کے مشہور مولوی محمد میاں صدیقی جامعہ دینیہ لاہور لکھتے ہیں کہ علامہ یوسف بن اسماعیل نجہانی

چودھویں صدی ہجری کے اوائل کی ایک فاضل اور یگانہ روزگار شخصیت ہیں۔ نبی علیہ السلام کی ذات گرامی سے

آپ کو جو دلبہانہ عشق تھا۔ اُس کی حرارت آپ کی تحریر میں نمایاں ہے۔ یہ اسوۂ رسول سے عشق و محبت

کا اعجاز تھا جس نے آپ کے قلم سے ہزاروں صفات نبی علیہ السلام کی سیرت اور اخلاق حسنہ پر تحریر

کرائے۔ (شامل رسول ص ۱۸ مطبوعہ لاہور)

(فقیر ابوالحامد محمد ضیاء اللہ قادری)

وَمِنْهُ خَلَقَ الْخَلَائِقَ كُلَّهَا۔
(الدلائل الوثائق مشہور شاہیہ دلائل الخیرات ص ۵۸)
اُن کا نور مبارک تھا اور اُن کے نور مبارک سے
کل مخلوق کو پیدا فرمایا۔

علامہ دحلان مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
میں قصیدہ پیش کرتے ہوئے عرض گزار ہے ہیں۔

أَوَّلُ الْخَلْقِ نُورُهُ كَانَ قَدَمًا
حَلَّ نُورُهُ لَهْ بِظَهْرِ أَبِيهِ
مِنْهُ عَرْشُ الزَّحْنِ ثُمَّ وَثَمًا
آدَمَ ثُمَّ فِي كِرَامِ بَنِيهِ
(افضل الصلوات ص ۲۵)

ساری مخلوقات سے پہلے آپ کا نور ہے وہ قدیم تھے اور انہیں سے رحمن کا عرش معلق اُس
جگہ ہے۔ ان کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام سے ان کے والد ماجد حضرت عبد شمس تک منتقل ہوتا گیا
شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شیخ مصلح الدین سعدی علیہ الرحمۃ اپنا عقیدہ بیان
کرتے ہیں کہ

کلمے کہ چرخ فلک طور اوست ہمہ نور ہا پر تو نور اوست !
آپ ایسے کلام کرنے والے ہیں کہ چرخ آسمان آپ کا طور ہے۔ سب نور آپ کے نور مبارک
کا عکس ہیں۔
(بوستان فارسی ص ۲۷ مطبوعہ دہلی)

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
جن کی کتاب شرح جامی تمام دینی مدارس میں
پڑھائی جاتی ہے۔ ہر عالم دین کہلانے والا

علامہ جامی قدس سرہ السامی کا مہیون منت اور نیاز مند ہے۔ اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

فَصَلَّى اللَّهُ عَلَى نُورٍ كَزَوْشِدٍ نُورٍ لَا يَبِيدُ
زَمِينَ وَرَحَبَ أَوْسَاكِنِ فَلَكَ وَرَعِشَقِ أَوْشِيدَا (کلیات جامی)

اے علامہ احمد ذہبی دحلان علیہ الرحمۃ وہ شخصیت ہیں جن کے متعلق دیوبندیوں کے مقتدر مولوی عاشق الہی میرٹھی نے
لکھا ہے کہ مولوی خلیل احمد انیسٹروی نے پہلے سفر حج جو کہ فرض تھا پر بحکمہ میں شیخ المشائخ مولانا الشیخ احمد دحلان
نفی ثنائیہ سے روایت و اجازت حدیث حاصل کی۔ (تذکرۃ النخیل ص ۵۸)

شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | جن کی کتب پند نامہ اور منطق الطیر درس نظامی میں پڑھائی جاتی ہیں کا عقیدہ بھی

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کا تھا۔ جیسا کہ دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت اور سیکانہ حلوی نے ان کے یہ اشعار اپنی کتاب عقائد الاسلام میں درج کیے ہیں ان سے عیاں ہے۔

آفتاب شرع و دریاے یقین ! نور عالم رحمۃ للعالمین !
آنچه اول شد پدید از حبیب غیب بود نور پاک او بے یسج ریب
(عقائد الاسلام ص ۷۷)

علامہ محمد غفرم الماکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | علامہ محمد غفرم بن محمد الداعری المالکی الاشعری علیہ الرحمۃ فَاَنْقَذَكُمْ نُورُ

يَذُلُّ وَيَكْلَأُ شُرَكَاءَ تَشْرِيحُ كَرْتِي مَوْنِي اِنِّي اَنْقَذَكُمْ نُوْرٌ
فَاَنْقَذَكُمْ خَلَصْتُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ نُوْرٌ
الَّذِي هُوَ جِسْمُهُ اِذَا مِنْ اَسْمَاءِهِ
النُّوْرُ قَالَ تَعَالَى قَدْ جَاءَكُمْ
مِنْ اَمَلِهِ نُوْرٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ وَ
فِي الْحَدِيثِ اَنَّ رَسُوْلَ اَمَلِهِ
صَلَّى اَمَلُهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَرَى
لَهُ ظِلٌّ فِي مَشْرِقٍ وَلَا مَغْرِبٍ يَذُلُّ
ذَالِكُمُ النُّوْرُ اِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
وَيَكْلَأُ يُحْفَظُهُمْ مِنَ الضَّلَالَاتِ
وَالزُّوْدِي الْمَحْمُوْدُ يَذُلُّ اِلَى النُّوْرِ
(النوافل العطرية ص ۱۷ مطبوعہ مصر)

وہ نور جس کا جسم ہی نور ہے نے ان کو ظلمات اور تاریکیوں سے نجات دلائی۔ کیونکہ اس کے اسماء شریفہ میں سے نور ان کا اسم شریف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ بے شک تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشنی کتاب آئی ہے اور حدیث شریف میں ہے کہ ہمیشہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سایہ سورج اور چاند کی روشنی میں نظر نہیں آتا تھا۔ یہ اس کے نور ہونے کی دلیل ہے اور وہ نور صراط مستقیم کی راہ دکھاتا ہے۔ گمراہ اور ردی چیزوں سے حفاظت کرتا ہے۔ جو اس نور سے ہٹ جاتی ہیں۔

علامہ محمد غفرم علیہ الرحمۃ النوافل العطرية فی عل الغاذا العشرية فی مدح خیر البریۃ میں
کُلُّ ضِيَاءٍ دُونَهُ فَهُوَ دَاهِيَةٌ !

بَدَا وَبَقِيَ الْأَرْضُ ظِلْمٌ وَظُلْمَةٌ

شعر کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

فَكَانَ ضِيَاءٌ دُونَهُ دُونَ ذَلِكَ النُّورِ

الْكَاثِنِ فِي الْمَدِينَةِ فَهُوَ ضِيَاءٌ دَهْمَةٌ

ظُلْمَةٌ شَدِيدَةٌ السَّوَادِ بَدَا ذَلِكَ

النُّورُ الْمُسَمَّى مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

پس ہر روشنی اس نور جو مدینہ منورہ میں جلوہ افروز

ہے لگے آگے بالکل ہیچ ہے۔ وہ نور جو ظاہر ہوا

ہے اس کا نام نامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

(النوارخ العطرۃ ص ۲۳-۲۴)

علامہ غبریم علیہ الرحمۃ ہُوَ الْعَبْدُ حَقًّا قَرَّتْ يَتَهُ عُنَايَةٌ كِي تَشْرِعُ فِي يَكْتَفِي بِهِ كِهْوَ

كَانَ فِي وَقْتِ الْإِسْمَاءِ عِنْدَ نُورٍ أَخَالِصًا بِرُوحِ عَالَمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ اللَّهُ تَعَالَى

کے عہد میں آپ معراج کی شب خالص نور عہد تھے۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۵-۲۶)

نیز فرماتے ہیں کہ تَسْرِيْنَتِ الدُّنْيَا بِنُورِ مُحَمَّدٍ تَمَامُ دُنْيَايَ حَضْرَتِ نُورِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ

وَآلِهِ وَسَلَّمَ كِهْ نُوْرِيَاك سِي زِيْنَتِ حَاصِلِ كِي هِي۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۷)

قصیدہ میں بھی علامہ محمد غبریم علیہ الرحمۃ نے اپنا عقیدہ

سعد السعودی مدح سید الوجود اس شعر میں بیان فرمایا ہے۔

نُورٌ تَكُونُ قَبْلَ نَشَاةِ آدَمَ!

صَحَّتْ نَبْوَتُهُ وَتَامَ رَسُوْمُهُ

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور پاک

موجود تھا نیز آپ کی نبوت اور رسوْم ثابت تھیں۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۸)

يَا سَابِقًا لِلْخَلْقِ طُرْدًا لِنُورِهِ

يَا ذَا الَّذِي أَحْيَا الْأَنَامَ قَدْ دُمُهُ

اے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب مخلوق سے پہلے آپ کا نور تھا۔ اے وہ

ذات جس کے آنے کی وجہ سے لوگ زندہ ہو گئے۔ (النوارخ العطرۃ ص ۲۹)

علامہ محمد نور بخش قہستانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ

كَانَ جِسْمُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مُنَوَّرًا بِنُورِ نَبِيِّ الْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کا عقیدہ ہے کہ جس کا جسم نور نبی اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

جسم شریف منور تھا۔ (شجر الاولیاء ص ۱)

علامہ شمس الدین بن ناصر الدین دمشقی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | تَقْبَلُ أَحْمَدُ نُورًا عَظِيمًا
تَلَا لَأَعْنِي جَبَاهُ السَّاجِدِينَ

احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نورِ عظیم منتقل ہو کر سجدہ کرنے والوں کی پیشانیوں میں چمک اٹھا۔
(المقامات السندیہ ص ۱۲، مسالك الحنفیہ ص ۴۵، الدرر المنیضہ ص ۱۳)

علامہ فہامہ ابوالفتح محمد بن عبد الکریم بن ابی بکر احمد شہرستانی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں جس سے ان کا عقیدہ واضح ہوتا ہے۔

”نور محمدی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پشت مبارک سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی پشت
مبارک میں منتقل ہوا۔ پھر وہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں جلوہ فگن ہوا۔ یہاں تک کہ
وہ نور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچا۔ اور اسی نور مبارک کو ہاتھی نے سجدہ کیا۔ وَبِزَكَاةِ
ذَٰلِكَ النُّورِ دَفَعَ اللَّهُ تَعَالَى شَرَّ أَبْرَهَةَ اور اسی نور محمدی کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے
ابرحہ کا شر دفع کر دیا۔ (کتاب الملل والنحل للشہرستانی ص ۱۳۸ ج ۲، مسالك الحنفیہ ص ۴۵، الدرر المنیضہ ص ۱۳)
التعظیم والمنۃ ص ۵۵)

علامہ محمد بن علی الصبان علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | اِنْتَقَالَ النُّورُ الَّذِي كَانَ فِي وَجْهِ
عَبْدِ اللَّهِ وَآلِهِ إِلَى وَجْهِهَا جُزْءًا

عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک میں جو نور محمدی تھا وہ حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ
کے چہرہ مبارک میں منتقل ہو گیا۔ (اساف الراغبین علی صامشہ نور الابصار ص ۱)

شاہ عبد الرحیم دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے والد ماجد
حضرت شاہ عبد الرحیم محدث دہلوی رحمۃ

۱۔ فخر الاولیاء ابراہیم میر سیاکوٹی شاہ عبد الرحیم رحمۃ اللہ الکریم کے متعلق رقمطراز ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
والد ماجد حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو عالم عامل اور ولی کامل تھے۔ (سراج المناہج ص ۲۵) ابراہیم میر نے
یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عبد الرحیم صاحب علوم شریعت میں کامل ہونے کے علاوہ طریقت باطن میں بھی صاحب کمال تھے۔

اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پس ظہور جمیع اسماء اسما متقابلہ چوں ہادی و مضل و معطل مانع معزز و مذل و
 باسط و قابض و رافع منافع و اسماء غیر متقابلہ و جمیع حقائق مختلفہ و جمیع افراد مستعدہ از اعلیٰ و ادنیٰ
 و نفیس و خسیس از عرش تا بفرش و ملائکہ علوی و جنہ سفلی سہم ناشی اذال حقیقت محمدی است
 و قول رسول مقبول علیہ السلام اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي خَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ
 اللَّهُ نُورِي وَقَوْلُ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ وَنَعْتُهُ لَوْلَاكَ
 لَمَا اَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ پس تمام اسماء جو کہ اسماء متقابلہ میں سے ہیں کا ظہور ہونا جس
 طرح ہادی مضل معطل مانع معزز مذل باسط قابض رافع منافع اور اسماء غیر متقابلہ اور
 تمام حقائق مختلفہ اور تمام افراد مستعدہ اعلیٰ ادنیٰ نفیس اور خسیس عرش سے فرش تک اور
 ملائکہ علوی اور سفلی جنات تمام اس حقیقت محمدی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَخَلَقَ اللَّهُ مَا خَلَقَ
 اللَّهُ نُورِي سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا اور پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے جو
 پیدا کیا میرے نور سے اور فرمان الہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ اگر آپ
 نہ ہوتے تو میں کائنات کو بھی پیدا نہ فرماتا اور ان کی تعریف میں ہی ہے کہ لَوْلَاكَ لَمَا
 اَظْهَرْتُ الرُّبُوبِيَّةَ آپ اگر نہ ہوتے تو میں اپنی ربوبیت کا اظہار نہ فرماتا۔
 (الغاسر رحمیہ ص ۱۱)

اب اس شخصیت کا عقیدہ پیش کیا جاتا ہے جو دیوبندیوں اور ولایتیوں کی بھی متفقہ شخصیت

(بقیہ صفحہ ۱۳۱)

اور صاحب کرامت اولیاء اللہ میں تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۴۳) آپ اپنے زمانہ میں فضیلت علی کے ساتھ ایک مقدس
 بزرگ مانے جاتے تھے۔ (تاریخ الہدیت ص ۴۴)

سے الغاسر رحمیہ عقیدین ولایتیوں کے نزدیک بہت مستند کتاب ہے۔ دیکھئے فخر الوہابید ابراہیم میر سیالکوٹی نے اپنی
 کتاب سرابا منیر اظہار پر الغاسر رحمیہ کو حجت قرار دیتے ہوئے اس کے حوالہ جات سے عبارتیں نقل کی ہیں۔
 (فقیر الہامد محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

ہیں۔ بلکہ سزاوار الہامیہ مولوی شہداء امرتسری نے ان کی شان میں ایک منقبت المحدث امرتسری میں پہلے صفحہ پر نمایاں حروف میں شائع کی ہے جس میں آپ کی امامت۔ مجددیت۔ قرآن دانی۔ حدیث نبوی کا اقرار کرتے ہوئے لکھا ہے۔

وقت کا اپنے مجدد وقت کا اپنے امام
ہند میں جس نے جلایا علم و عرفان کا چراغ
جس نے سمجھائے نکات دین ختم المرسلین
جس کے دم سے تازہ گوار حدیث مصطفیٰ
چشم حق بین میں قرون اولیں کی یادگار
پاکباز و خوش خصال و باکمال و خوش کلام
جس کا نور جاوداں جان دل و روح و ماغ
جس کا سینہ دولت عظیم لدنی کا امین
جس کو کہیے رند میخوار حدیث مصطفیٰ
گنج فیضان خدا کے پاک کا سہارہ
(اخبار اہل حدیث امرتسری، ۱۹۴۱ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ
انقوی اپنے قصیدہ الطیب النغم میں

شان مصطفیٰ علیہ التیمۃ والسلام بیان کرتے ہوئے اپنا عقیدہ بیان کرتے ہیں۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا مُهْتَدٍ
وَصَمَّامٌ تَدْمِيْبٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

اور وہ ہم میں اللہ تعالیٰ کے نور تھے ہدایت یافتہ اور ایسی توار تھے جو ہر سرکش کو ہلاک

مے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر متقلدین کے سرخیل لکھتے ہیں کہ اگر وجود او در صدر اول در زمانہ ماضی میبود امام الائمہ و تاج المجتہدین شمرده میشود (اتحاف النبلاء ص ۴۳) سزاوار الہامیہ شہداء امرتسری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے تمام عمر قرآن پاک کے ایک ایک نقطہ کی تفسیر و معانی کی تحقیق اور چھان بین میں صرف کر دی۔ (المحدث امرتسری ص ۴۲، اکتوبر ۱۹۴۲ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی رقمطراز ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب کے خدا تعالیٰ نے ہندوستان پر خاص فضل کیا اور اسے ان (دہلیوں) کے لیے مایہ ناز اور جائے فخر بنایا۔ (المحدث امرتسری ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) نیز ابراہیم تیر نے شاہ ولی اللہ کو نعمت الہی لکھا ہے (المحدث امرتسری ص ۱۲، جون ۱۹۱۴ء) امام الہامیہ والد یا نبہ اسماعیل دہلوی قسطل نے شاہ ولی اللہ (باقی اگلے صفحہ پر)

کرنے والی تھی۔

(اطیب النعم ص ۱۲)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبد العزیز محدث

دہلوی بھی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لکھتے ہیں کہ در وقت تولد ایشان نور

(بقیہ صفحہ ۱۳۳) کے متعلق یہ القاب لکھے ہیں۔ قطب المحققین۔ فخر العرفان والکاملین اعلم ہم باشد الشیخ ولی اللہ۔
(صراط مستقیم ص ۱۲) اشارت امرتسری نے لکھا ہے کہ شاہ ولی اللہ صاحب ہم سب المجہدین ہند کے اُستاذ اعلیٰ ہیں۔
(المجہدیت امرتسر ص ۱۲) فروری ۱۹۳۷ء غیر قلعہ و لاہیہ کے مولوی اشرف سندھو بلوکی داسے رقمطراز ہیں کہ المجہد
شاہ (ولی اللہ) کو ہندوستان میں مسلک المجہدیت کا مجدد و اعظم اور موسس اول سمجھے جوتے ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۱۵)
سندھو مولوی نے شاہ ولی اللہ علیہ الرحمۃ کو حجتہ اللہ علی الارض لکھا ہے (تاریخ التعلیہ ص ۱۵) و بابریوں کی المجہدیت
کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ اس صدی میں حضرت حجتہ اللہ شاہ ولی اللہ علیہ نے قرآن و حدیث کے
درس تدریس کا سلسلہ جاری کیا جس سے تمام ہندوستان بلکہ بلاد عربیہ و ممالک اسلامیہ فیض یاب ہوئے اس
وقت تمام ہندوستان میں جس قدر محدثین کی سندیں ہیں ان سب کا سلسلہ روایت حدیث قریب قریب
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ ہی پر منبہتی ہوتا ہے۔ (المجہدیت امرتسر ۲۱ اپریل ۱۹۴۳ء) مولوی داؤد
غزنوی رقمطراز ہیں کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ کی برکت سے مسلک محدثین کی اشاعت ہوئی حضرت
شاہ صاحب نے درس تدریس اور تصنیف و تالیف کے ذریعہ محدثین کے مسلک کی وضاحت اور اسے پسندیدہ
مسلک بیان کرنے میں شاہ صاحب اپنا پورا زور و قلم صرف کیا۔ (الاعتصام لاہور ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) و لاہیہ کے
مشہور مولوی محمد دہلوی اپنے اخبار میں لکھتے ہیں کہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب اور ان کا سارا خاندان سب المجہد
خیال کے تھے۔ جو کچھ ان حضرات کے ذریعہ سے منتقل کو فائدہ پہنچا وہ یہ ایک نامعلوم ہے اخبار محمدی دہلی ص ۱۲
یکم ستمبر ۱۹۳۸ء تبلیغی جماعت (جو کہ دیوبندیوں و لاہیوں کی ہی جماعت ہے) کے مولوی ذکریا سہارنپوری
نے شاہ ولی اللہ کو شیخ المشائخ اور قطب الارشاد وغیرہ القاب لکھے ہیں (فضائل درود شریف ص ۱۵)
مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ صاحب بڑے درجہ کے شخص ہیں۔ حسن العزیز ص ۳۴۔
قصص الاکابر ص ۱۱، الاعتصام میں ہے کہ شاہ صاحب اور ان کے خاندان کی برکت سے ہندوستان میں علم حدیث
(بقیہ صفحہ ۱۳۳)

مشعشع شد کہ بہ سبب آں شہر ہائے شام ماورائشاں را نمودار شد بنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت ایک نور چمکا۔ جس کے سبب آپ کی والدہ ماجدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر ملک شام کے شہر آشکارا ہو گئے۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۹ ج ۲)

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان میں یہ شعر لکھ کر بھی اپنے عقیدہ کا اظہار فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۲) کا چرچا ہوا۔ اور محدثین کے مسلک کی اشاعت ہوئی۔ (الاعتصام ص ۲ جنوری ۱۹۵۹ء) ولایہ کے مشہور اسکالر ابو یحییٰ امام خاں نوشہری لکھتے ہیں کہ شاہ ولی اللہ نے دین کو دنیائے اسلام کے سامنے پھر اسی طریق کے مطابق آشکارا کیا جو محدثین کرام کا شعار تھا۔ آپ نے ترویج حدیث کے لیے وہ راہیں اختیار کیں جن پر ان سے پہلے بلکان کے معاصرین وستانی علماء کی توجہ نہ ہو سکی۔ (ہندوستان میں اجماعیہ کی علمی خدمات ص ۱۳) ابراہیم میر سیالکوٹی نے آپ کو بلا نزاع بارہویں صدی کا مجدد لکھا ہے۔ نواب صدیق حسن نے بھی مجدد لکھا ہے۔ (تاریخ اجماعیہ آثار العیادہ ص ۱۳۱)

امام ولایہ والیہ الدیانبہ اسماعیل دہلوی قبیل نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے متعلق مندرجہ ذیل القاب لکھے ہیں۔ ہدایت مآب۔ قدوہ ارباب صدق و صفا۔ زبدۃ اصحاب فنا و بقا۔ سید العلماء۔ سند الاولیاء۔ حجتہ اللہ علی العالمین۔ وارث الانبیاء والمرسلین۔ مرجع ہر ذلیل و عزیز۔ مولانا دمرشدنا الشیخ عبدالعزیز متع اللہ المسلمین بطول بقاءہ واعزنا دسائر المسلمین بمجدہ وعلاءہ (صراط مستقیم فارسی ص ۱) ولایہ نجدیہ کے دہلی کانفرنس کے خطبہ استقبالیہ میں ہے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب (علیہ الرحمۃ) کا حلقہ درس حدیث بہت وسیع تھا۔ آپ کے ہزار اطلباء نے علم حدیث حاصل کیا۔ اور ہندوستان و بیرون ہند گوشہ گوشہ میں علم حدیث پھیلا یا۔ (انبار اجماعیہ امرتسر ص ۲۱ اپریل ۱۹۴۴ء) فخر ولایہ ابراہیم میر سیالکوٹی نے شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ کی بارگاہ مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حضوری لکھا ہے۔ (مرآۃ منیر) ابراہیم میر نے یہ بھی لکھا ہے کہ استاد البند حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی دقیقہ شناسی اور محنت رسی تسلیم کی ہے۔ (واضح البیان ص ۲) ولایہ مولوی اشرف سندھو نے شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کو شمس البند لکھا ہے (تاریخ العقیدہ ص ۱۵)

ولایہ کے مولوی ابو یحییٰ امام خاں نوشہری رقمطراز ہیں کہ شاہ عبدالعزیز صاحب کی علمی روحانی سرگرمیاں محض قال و حال تک ہی محدود نہیں بلکہ مسلمانوں کی عام رفاہ کا خیال بھی ہر وقت دامن گیر ہے۔ (ہندوستان میں اجماعیہ کی علمی خدمات ص ۱۶)

نور احمد سے منور ہے دو عالم دیکھو دیکھتے ہو مہ خورشید کی تنویر عبث
(گلزار معرفت ص ۷)

روشنی عرش نور لا مکاں شیخ بزم عالم کون و مکاں
(مشنوی تحفۃ العشاق ص ۷)

چہرہ تاباں کو دکھلا دو مجھے تم سے اے نور حُسنِ افریاد ہے
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

سب دیکھو نور محمد کا سب بیچ ظہور محمد کا جبریل مقرب خادم ہے سب جا مشہور محمد کا
(نالہ امداد غریب ص ۲۲)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کا عقیدہ | مصوٰی پاکستان علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ جو کہ اعلیٰ درجہ کے مفکر اور بلند پایہ شاعر تھے جس کو حکیم الامت اور شاعرِ مشرق کے معزز القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ اپنے پیارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے متعلق اپنا عقیدہ ان اشعار میں پیش کرتے ہیں۔

چو خود را در کنار خود کشیدم بہ نور تو مستام خویش دیدم
(ارمغانِ حجاز ص ۷)

۱۔ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ صحیح العقیدہ اہلسنت و جماعت تھے جیسا کہ ان کی کتابوں کے مطالعہ سے عیاں ہے۔ نیز اولیاء الرحمن علیہم الرضوان کے بہت زیادہ متفقہ تھے۔ اور مزارات پر حاضری دیتے تھے۔ نیز سلسلہ عالیہ قادریہ سے منسلک تھے جیسا کہ علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نے سلیمان ندوی کی طرف ایک خط میں اس سلسلہ میں بیعت یعنی قادی ہونے کا ذکر کیا ہے جو کہ اقبال نامہ طے حصہ اول میں درج ہے۔

غیر مقلدین دہابی حضرت کے مولوی شہداء احمد امجدی علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے بارے لکھتے ہیں کہ ڈاکٹر اقبال مرحوم پنجاب کے اعلیٰ درجہ کے مفکر بڑے پایہ کے شاعر اور عقیدہ مومند تھے۔ (اجمعیۃ امراض ص ۱۳۳ فروری ۱۹۷۹ء) غیر مقلدین کے مولوی عبد المجید سوہدای علامہ اقبال کے متعلق لکھتے ہیں کہ انہوں نے فرمودہ خدا اور کفایتِ رسول کے معنی سمجھائے۔ (سیرت ثنائی ص ۷)

بنور تو برانسر و زم نگہ را کہ بیم اندرون ہر دو مہ را

(ارمغان حجاز ص ۱۲۳)

عرب خود را بہ نورِ مصطفیٰ سوخت

چراغِ مروتِ مشرق برافروخت

(ارمغان حجاز ص ۱۲۴)

یا نہ نورِ مصطفیٰ اُور اہیاست

یا نہ نورِ اندر تلاشِ مصطفیٰ است

(اسرار و رموز ص ۱۹۵)

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ نظم فریادِ امت میں بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

چشمِ ہستی صفت دیدہ اعمیٰ ہوتی

دیدہ کن میں اگر نور نہ ہوتا تیر

(باقیاتِ اقبال)

میاں محمد صاحب جہلمی علیہ الرحمۃ

میاں محمد صاحب کھڑی شریف والے جو کہ مشہور و معروف

کتاب 'سیف الملوک' کے مصنف بھی ہیں اور مقامِ ولایت

میں بھی آپ کا بہت ادنیٰ مقام ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ

عجیب دلکش انداز میں کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا اظہار فرماتے ہیں۔

نور محمد روشن آلا آدم جہ صوں نہ ہوا

اول اسخرد و میں پسین او ہوں کھلوا

کرسی عرش نہ لوح قلم سی نہ سوچ چن تا سے

تہوں دی نور محمد ولما دیند اسی چکارے

ستے نور اوسید نوروں اوسد نور حضوروں

اُسنوں تخت عرش اطیاموسے نور کوہ طوروں

(سیف الملوک ص ۱)

قارئین کرام! مندرجہ بالا ہر سہ فرقہ (اہلسنت و جماعت، غیر متقلدین و ہابی اور دیوبندی) کے

مسندِ مستند محدثین، مفتیین اور سلف صالحین علیہم الرحمۃ کی مستند کتب سے آفتاب کی طرح عیاں ہو گئے

ہے کہ حضراتِ نبی مکرم شفیع معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو نور مانتے تھے۔ لہذا

ہم کو بھی یہی عقیدہ رکھنا چاہیے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مَآرَاکُمُ

الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ۔ جس چیز کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے

نزدیک بھی اچھی ہے۔ (مجمع الزوائد ص ۱۱۱، مرقاۃ باب لا اعتقاد۔ رد المحتار ص ۱۱۱ ج ۳۔)

جلد ۵۔ تفسیر مواہب الرحمن ص۔ کتاب الروح ص ۱۸۰۔ اعلام للوقیعین ج ۱ لابن قیم البدایہ والنہایہ ص ۲۸۸ ج ۱۰۔ الزیلعی ص ۱۳۲ ج ۴۔ ریاض النفرہ ص ۱۹۵ ج ۱۔ کتاب الموفق ص ۹۵ ج ۱۔ مستدرک ص ۳ ج ۳۔ ابو داؤد طیالسی ص ۲۲۔ موطا امام محمد ص ۱۸۰۔ سمعات فارسی للشاہ ولی اللہ ص ۲۹۔
 بستان العارفین للسر قندی ص ۹۔ عمدۃ التحقیق للشیخ ابراہیم المالکی ص ۹۵۔ مجموعۃ الرسائل والمسائل للنجدی ص ۲ ج ۱۔ اخبار المحدثات ص ۳۹۔ ستمبر ۱۹۱۵ء۔ قرۃ العینین فارسی ص ۲۳۳ مقاصد الحسنۃ
 امام الوابیہ مولوی شہار اللہ امرتسری بھی سلف صالحین کے عقیدہ اور روش پر چلنے کی تلقین کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ ہم مسلمانوں کو عموماً اور ائمہ شیوخ کو خصوصاً سلف صالحین کی روش اختیار کرنی چاہیئے۔ (المحدثات ص ۳۹ اگست ۱۹۰۸ء)

بلکہ امام الوابیہ کے نزدیک تو سلف صالحین کی روش کے خلاف چلنے والا بے دین اور گمراہ ہے۔ یہ فتویٰ امرتسری صاحب نے حاجی سیٹھ عبداللہ صاحب کو چین والوں کو خط میں لکھا کریں قرآن و حدیث اور سلف صالحوں کی روش ہے پھر نے والوں کو بے دین اور گمراہ جانتا ہوں۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۴۴ فروری ۱۹۱۶ء)۔

لہذا اب سب حضرات کو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ خدا کے پیارے محبوب۔ داناے غیوب دو عالم کے تاجدار۔ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہیں۔ وگرنہ مولوی شہار اللہ امرتسری کا فتویٰ بے دین اور گمراہ اُن پر چسپاں ہو گا۔

ہمارا کام کہہ دینا ہے یارو تم آگے مانو یا نہ مانو!

وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین سے ثبوت

مفسرین عظام محدثین کرام اور سلف صالحین علیم الضوان کے عقائد آپ نے ملاحظہ فرمائے۔ اب مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان حضرات کے اکابرین کی کتب پیش کی جاتی ہے جو صریحاً دھرمی اور نامعقبات اندیشی کی وجہ سے نور مصطفیٰ علیہ صلیہ الصلوٰۃ والسلامات کا انکار کرتے ہیں۔

اسماعیل دہلوی قاتل | وہابیوں اور دیوبندیوں کے مشترکہ بزرگ اسماعیل دہلوی قاتل سمجھے جاتے ہیں کہ:

”وجود باوجود انبیاء علیہم السلام بمشابه آفتاب عالم تاب است کہ چوں نور او در تمام عالم منتشر شود لابد ظلمت شبینہ بدرود و آنچہ در محاذات آفتاب بحجاب واقع است بتابش اوتاہناک است و از ہمہ مراتب ظلمت پاک و آنچہ اندرون خانہ ازد محجب است ہر چند از نقش نور او محروم است اما تاریکی شب تار از معدوم چہ نور لطیف او در رگ و ریشہ تاریکی در رسیدہ و او را از حد ظلمت محض بر کشیدہ۔“

انبیاء علیہم السلام کا وجود باوجود آفتاب عالم تاب کی مانند ہے۔ جیسے کہ اس کا نور تمام جہاں میں پھیلتا ہے۔ تو لازمی ہے کہ رات کی تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور جو چیز آفتاب کے سامنے ننگی پڑی ہو تو اس کی تپش سے گر جاتی ہے۔ اور تاریکی سے پاک ہو جاتی ہے مگر جو چیز گھر کے اندر سورج سے پوشیدہ ہو۔ اس کے نور سے محروم رہتی ہے۔ رات کی تاریکی اس کے نور سے معدوم ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا لطیف نور تاریکی کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اُسے ظلمت کی مد سے نکال دیتا ہے۔ (منصب امامت فارسی ص ۱۲)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی | وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفتر اور مجذوب نواب

صدیق حسن خاں صاحب بھوپالوی لکھتے ہیں کہ:

”گفتہ کہ سلول نور محمدی در ہند بقیاس مسادات منطقی ثابت میشود چہ از روئے احادیث صحیحہ نور محمدی در صلب آدم و دیعت بود و از جہین مہین رد میثافت پس روشن شد کہ مبدئ نور محمدی ہند است

۱۔ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی کے متعلق وہابیہ نجدیہ خارجیہ کے مولوی اسماعیل آن گوجر اذکار لکھتے ہیں کہ:

وقت نظر و وسعت مطالعہ زہد و اتقان کے لحاظ سے ان کا مقام یقیناً بہت اونچا ہے اور فہم قرآن میں ان کا ذہن بے حد صاف ہے۔ بہت سے اکابر قدما سے بھی ان کی رائے صائب معلوم ہوتی ہے۔ (حیات النبی ص ۴۷-۴۸)

وہابیہ کے مولوی اشرف سندھو لکھتے ہیں کہ نواب صدیق حسن خاں الحمدیث مسلک کے علمبرار ہیں اور وسیع نظر محقق ہیں۔ (تاریخ التعلیہ ص ۴۹) مولوی داؤد غزنوی کی زیر نگرانی شائع ہونے والا اہم مقام لاہور نے نواب صدیق حسن خاں شہرامند امروہری، حافظ محمد لکھوی کو انیسویں صدی عیسوی کے اخیر اور بیسویں صدی (باقی اگلے صفحہ)

وَمَنْتَهَاءُ آلِ عَرَبٍ وَكَفَى بِذَلِكَ لِلْهِنْدِ مَشْرِفًا وَفَضْلًا وَتَقْرِيرَ مُسَادَاتِ اِيں
 است نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حل بآدم و آدم حل بالہند و تحقیق ایں قیاس و کتب منطق باید جست
 کانت بآدم از من الہند منہبطا۔
 وَفِيهِ نُوْرٌ دَسُوْلِ اللّٰهِ مَشْعُوْلُ !

کہا گیا ہے کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا حلول ہندوستان میں منطق مسادات
 سے ثابت ہوتا ہے۔ کیونکہ احادیث صحیحہ کی رو سے نور محمدی سیدنا آدم علیہ السلام پشت مبارک میں
 امانت تھا۔ اور ان کی پیشانی مبارک میں چمکا تو واضح ہو کہ نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی
 جلوہ افروزی ہندوستان ہے۔ اور آپ کی منتہا عرب شریف ہے۔ آپ کی بدولت اور واسطہ سے
 ہندوستان کو کافی شرف اور فضل ہے۔ اور اس مسادات کی تقریر یہ ہے کہ نور محمدی نے علی صاحبہ
 الصلوٰۃ والسلام آدم علیہ السلام کے ساتھ نزول فرمایا۔ اور منطق کی کتب میں اس قیاس کی تحقیق تلاش
 کر لو۔ ہندوستان کی زمین سیدنا آدم علیہ السلام کے نازل ہونے کی جگہ ہے۔ اور میں رسول مقبول صلی اللہ

(بقیہ صفحہ ۱۴۰) کے اوائل کے زمانہ کے اکابر اہم حدیث میں شمار کیا ہے۔ (الاعتصام ص ۶، دسمبر ۱۹۵۵ء) نواب صدیق حسن خاں
 آسمانِ بخت پر دین بڑی کے وہ درخشندہ ستارے تھے جنہوں نے اپنی ضوفانیوں سے فسق و فجور کے گھنے اندھیرے
 میں انوارِ رحمت کا وہ اُجالا کیا۔ کہ اس سے ہزاروں نہیں لاکھوں بندگانِ الہی نے راہِ ستقیم پائی۔ (الاعتصام ص ۶۹، ۷۰)
 (۱۹۵۶ء) ولایتیہ نجدیہ کے مشہور امام خلیل بن محمد الانصاری نے گوجرانوالہ میں ولایتیوں کی کانفرنس میں کہا کہ ناصر و ناصر
 سنتِ سنیہ نواب صدیق حسن خاں..... یہ وہ ہستی ہے جو اپنے علم سے اتنی بلند پایہ ہے کہ نہ صرف پاکستان و
 ہند کا اہم حدیث ہی بلکہ عالمِ اسلامی کا ہر طالب علم اس ہستی کو علمی حیثیت سے جانتا اور مانتا ہے۔ اور آپ کی تصانیف
 کی تعداد دس بیس نہیں بلکہ صد ہے۔ (الاعتصام ص ۶۹، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی شاد اللہ امرتسری نے لکھا ہے کہ
 نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی پختے اہل حدیث تھے۔ (فتاویٰ ثنائیہ ص ۲ ج ۱)۔ ابویحییٰ امام خاں نوشہری
 لکھتے ہیں کہ ہندوستان کے قدماۓ اہم حدیث دوسا میں نواب صدیق حسن خاں صاحب کے تذکار
 تو رہی دنیا تک تلامذہ عالم فرہش نہ کر سکے گھ۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۹، مئی ۱۹۴۲ء) بھوپالوی کو سردار
 اہم حدیث لکھا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۵، جنوری ۱۹۴۱ء)

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور مبارک چمکنے والا تھا۔ (حظيرة القدس ص ۳۷)

مفسر الوہابیہ نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی نے اپنی دوسری کتاب ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل میں اسی مضمون کو ان الفاظ میں لکھا ہے: طلوع آفتاب نبوت و نیر اعظم رسالت اولاً از افق ہند بودہ سنت زیر کہ آدم علیہ السلام اول انبیاست و چون نور نبوت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) در صلب آدم بود از دوسے با صلاب دیگر بتدیج از منہ منتقل شد ثابت گردید کہ مطلع نور محمدی و مبارک این فیض سردی بہندست غایت و منہتی و منظر وجود و معضی و مجلائے او عرب و کفی بالہند شرفاً و فضلاً و رکعب بن زہیر حیث قال ۔۔۔

ان الرسول لنور يستضاء به مہند من سیوف اللہ مسلول جوہری گفتہ بہند تیغ ساختہ از آہن لطیفہ از ان خاطر میر آزاد بلگرامی ست گویاندا باذان ملت حنیفیہ و ضرب نبوت دولت محمدیہ اولاً از سر زمین ہند بودہ میر آزاد در خزانہ عامرہ گفتہ استنباط عجبی کہ کردہ ام کہ حمل نور محمدی در ہند بقیاس مساوات منطقی ثابت می شود و تقریر بقیاس این ست نور محمد حمل بآدم و آدم حمل بالہند نور محمد حمل بالہند و تحقیق این قیاس از کتب منطق باید جست۔

ہدایۃ السائل الی ادلة المسائل ص ۲۱۶ ۲۱۷ مطبوعہ دہلی

نواب صدیق حسن بھوپالوی غیر مقلد وہابی نور محمدی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا سینہ آدم علیہ السلام سے لے کر سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پشت در پشت منتقل ہونے کا اقرار اور تمام شکوک و شبہات کو دور رکھنے کا تذکرہ اپنی دوسری کتاب حج الکرامۃ میں بھی اس طرح کر رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔

شک نیست کہ نور نبوت رسول خدا (صلی اللہ علیہ وسلم) اول در صلب آدم بود و بعدہ در صلاب آباء و ارحام انہاست انتقال پذیر رفتہ تا آنکہ از عبد اللہ بن عبد المطلب در منہ ظاہر گردید و این نیز یکے از فضائل بعیدہ ہند است و نعم ما قبل ۔۔۔

کانت لآدم ارض الہند منہبطا ! و فیہ نور رسول اللہ مشغول !

(حج الکرامۃ فی آثار القیامۃ ص ۱۱)

وہابیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مفسر اور مجدد و نواب صدیق حسن خاں بھوپالوی ہی اشعار لکھتے ہیں۔
 يَكْفِيهِ فِي وَصْفِ الْمَكَانَةِ أَنَّهُ سَبَبٌ لِعَقْلِي الشَّارِي وَنَحْمَاءُ
 نُورِ الْهَيْ تَجَلَّى رَحْمَةٍ حَتَّى أَنَا رَحْنَادِمَسَ الْغَبْرَاءُ
 نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مقام غلو و مرتبہ کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ زمین و آسمان
 کے پیدا کرنے کے سبب ہیں۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نور اور رحمت کی تجلی ہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے
 اندھیروں کو روشن فرمادیا۔ (رفع الطیب ص ۶)

جو کہ وہابیہ نجدیہ کے سردار شیخ الاسلام مجتہد ہیں لکھتے ہیں کہ:
ثنا اللہ امر تسری ہمارے عقیدہ کی تشریح یہ ہے کہ رسول خدا علیہ السلام خدا

لے مولوی ابراہیم میرسیا کوٹی کہا کرتے تھے کہ ثنا اللہ کو رب و ذوالجلال نے علم لدنی سے نوازا ہے۔ (نقوش
 ابوالوفاء) مولوی ثنا اللہ امر تسری کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزینہ اور اسلوب و انداز کی پاکیزگی کا
 گنجینہ ہے۔ (الاعتماد ص ۲، فروری ۱۹۵۶ء) احسان الہی ظہیر نے لکھا ہے کہ (ثنا اللہ) بلاشبہ بڑے صغیر ہندو
 پاک میں اسلام اور مسلمانوں کے سب سے بڑے وکیل اور سب سے بڑے محافظ و مدافع تھے۔ (نقوش ابوالوفاء) مولوی
 کے مولوی ابوسعود قمر باری نے ثنا اللہ امر تسری کو اس صدی کا مجدد لکھا ہے۔ (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۵ ج ۱) مولوی
 داؤد راز ثنا اللہ صاحب امر تسری کے متعلق لکھتے ہیں کہ دین پرورائے ثنا اللہ عالی مقام، اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۲ ج ۱) اے مسیحا آپ کے دم سے یہ کھیتی ہے بری، اے فقیہ وقت اے گنجینہ علم و عمل
 (فتاویٰ ثنا اللہ ص ۳ ج ۱) سیرت ثنائی ص ۱۲) اے محدث اے مناظر اے صحابہ کے مثل (سیرت ثنائی ص ۱۳)
 ثنا اللہ امر تسری کو تفسیر میں مفسر ابن جریر اور امام رازی کا ثانی اور حدیث میں ابن حجر عسقلانی کا ثانی لکھا ہے (نقوش
 ابوالوفاء) سیرت ثنائی ص ۱۴) حضرت علامہ امر تسری کی ذات گرامی اپنے زمانہ اور قرن میں ایسی خصوصیتیں رکھتی
 تھیں کہ ان کی نظیر و مثال رجال المسببین ہند اور پاکستان میں موجود نہیں۔ (الاعتماد ص ۱۰، ستمبر ۱۹۵۹ء) حضرت
 مولانا ثنا اللہ صاحب امر تسری ہندوستان میں جماعت احمدیہ اور مسلک احمدیہ کے عظیم داعی تھے۔ انہوں
 نے احیاء اسلام اور احیاء ملت کے لیے جو شاندار جدوجہد کی اور جو کارنامے نمایاں سرانجام دیئے ان کی مثال نہیں ملتی۔
 (الاعتماد ص ۵، جون ۱۹۶۲ء) وہابیہ کے خالکہ بڑی لکھتے ہیں کہ علوم دین کے گزارتے ثنا اللہ (باقی اگلے صفحہ)

کے پیدا کیے ہوئے نور ہیں۔ (فتاویٰ ثنائیہ ج ۲ مطبوعہ ممبئی)

مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی معرکہ آلا کتاب 'ترکِ اسلام' میں لکھتے ہیں کہ

سلام اس نور رب العالمین پر سب اس کی آل اور اصحاب دین پر

(ترکِ اسلام ج ۳ مطبوعہ امرتسر)

جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ولایتیوں کی بڑی پسندیدہ اور یادگار کتاب ہے۔ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو الوارِ حق

شمع توحید

کی ضیاء رکھا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

اطاعت سے اس کی ہوا سنش روشن وہ الوارِ حق کی ضیاء ہو کے آیا!

(شمع توحید ج ۲ مطبوعہ امرتسر)

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے اپنے جاری کردہ مشہور اخبار 'الہدیت' امرتسر کے ٹائٹل پیج پر حضور

بقیہ صفحہ ۱۴۱) ادب کے قلوب ذخارتھے ثناء اللہ۔ جہاں میں مایہ مد فخران کی ہستی تھی + وقار و نماز کے کسار
تھے ثناء اللہ (الاعتصام ص ۲۵، اکتوبر ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری..... کی مصنفات کا چارواگ
عالم میں مشہور ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ ان کی ایک ایک تصنیف معلومات کا خزانہ ہے۔ (الاعتصام
ص ۲، فروری ۱۹۵۶ء) مولوی عبد العظیم حیدر آبادی ولایتی لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ ایک روشن خیال اور زمانہ کی
رفتار سے واقف اور ایک اصح الاعتقاد الہدیت کے لیڈر ہیں۔ (الہدیت امرتسر ص ۵، جنوری ۱۹۵۷ء) ولایتیہ کے
مولوی عبد اللہ ثانی امرتسری لکھتے ہیں کہ وہ مجسم وفا اور سراپا ثنائیہ جس کا مجموعہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے۔ (الہدیت امرتسر
ص ۲۹، مئی ۱۹۳۶ء) مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ مجھے شاہجہان عتبی دولت حاصل ہو تو میں مولانا ثناء اللہ
امرتسری کو موتیوں اور جواہرات سے تولوں۔ (الہدیت امرتسر ص ۲۵، فروری ۱۹۵۶ء) مولوی ثناء اللہ امرتسری
اپنے متعلق خود لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے اتنا علم دیا ہے کہ میں ہر ایک مسئلہ کو قرآن و حدیث کی دلیل سے سمجھ سکتا ہوں۔
(الہدیت امرتسر ص ۳۰، مئی ۱۹۴۱ء) ثناء اللہ امرتسری کو شمع توحید نامی کتاب میں محفوظ طریقت، مجمع اصناف،
مفسر، محدث، فقیہ لکھا ہے۔ (شمع توحید ص ۵)

۱۴۵) فخر الہادیہ ابراہیم میر سیالکوٹی اخبار 'الہدیت' امرتسر کے اخبار گوہر بار لکھا کرتے تھے۔ دیکھئے (باقی اگلے صفحہ)

پُر نور علی نور شافع یوم النور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی شانِ اقدس میں ایک نعت شریف عرب کا چاند جو کہ دہابی مولوی علی شاہ جامپوری کی لکھی ہوئی ہے شائع کی ہے۔ جس میں سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والرحمات والتسلیات کو نور مستقیم کرتے ہوئے اس نور کی ضیاء پاشی کا ذکر خیر اس انداز میں کیا ہے۔

اُسی کے آسماں پر اک ضیاء گستر قمر چمکا
کہ جس کی نور پاشی سے جہاں بھر و بر چمکا (المحدثات ص ۲۶ جون ۱۹۳۶ء)
اسی اخبار المحدثات امرتسری میں مولوی محمد خلیل خاں جو نپوری دہابی نے سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری کے اخبار المحدثات کی تعریف کرتے ہوئے نور مصطفیٰ کا اقرار اس طرح کیا ہے۔ اور اس نظم کو سردار الوہابیہ ثناء اللہ امرتسری نے ٹائٹل پیج پر شائع کیا ہے۔ نظم کا مصرعہ یہ ہے۔
عجب ہے نور مصطفیٰ سے صنوف لکن المحدثات (المحدثات ص ۱۲ اگست ۱۹۳۶ء)
جو کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی زیرِ ادارت میں شائع ہوا تھا۔
اخبار المحدثات امرتسری | میں شانِ رسول علیہ السلام کی سُرخ دے کر نعت شریف بھی ہے جس میں انوارِ محمدی کا اقرار اس شعر میں کیا ہے۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمد ولبر میرا وہی ہے (المحدثات ص ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

ہادی عالم ہے وہ نور البین ہے مخالف ان کا ناری بالیقین!

(المحدثات ص ۲۵ مارچ ۱۹۳۸ء)

حافظ محمد لکھو کے والے | جن کی تفسیر محمدی دہابیوں میں ان کی ایک عظیم شاہکار سمجھی جاتی ہے۔ اور دہابیوں کے نزدیک جن کا بہت بڑا مقام ہے۔

بقیہ صفحہ ۵۳ اخبار المحدثات امرتسری یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ المحدثات ص ۹ جون ۱۹۱۴ء۔ المحدثات ص ۱۲ مارچ ۱۹۳۸ء

۱۹۴۰ء نیز میر سیکوٹی راقم ہیں کہ اخبار گوہر بار میز طبیب و نبیث (المحدثات ص ۱۲ جون ۱۹۱۴ء)

۱۔ مفتی الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والوں کے تعلق دہابیہ کے آرگن الاعتقاد القاب لکھا ہے۔ باقی اگلے صفحہ پر

دو ہابیوں کے موجودہ دور کے مقتدر مولوی

علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا اقرار اور اس کی شان بیان کرتے ہوئے اپنی تفسیر محمدی میں لکھتے ہیں۔

نور نبید اخباریاں اوسدیاں لوکانوں و سیاہوں

اوہ نور نبی و آپے دیند لوکانوں روشنائی

بھادیں نبی نبوے دیوے حاجت اگر نہ کائی

(تفسیر محمدی ص ۳۱ منزل چہارم)

مفسر الہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے دے نبی سغیب د اں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کی ملاوت

باسعادت کے وقت جو نور سیدتنا اکمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیکھا اس کی نورانیت اور عظمت کا تذکرہ

یوں کرتے ہیں۔

تے جمن دیلے مائی ڈٹھا نور کنوں چسکارا

جو شام دلایت شہر سیاوے اس نوروں آشکارا

منزل چہارم (تفسیر محمدی ص ۳۱)

دو ہابیہ غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی قاضی سلیمان منصور

پوری جو کہ رحمتہ للعالمین کتاب کے مصنف ہیں حضور پر نور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نعت شریف لکھتے ہوئے آپ کی نورانیت اور نور بخشی کا تذکرہ اس

پیارے انداز میں کرتے ہیں کہ غیرت مند انسان اور ان کو اپنے اکابرین میں شمار کرنے والا شخص کبھی

بھی آقاؐ نے نعمت علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا کبھی بھی منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ نعمت

(بقیہ صفحہ ۴) کہ عایبہ مقبول بارگاہ مجدد پنجاب حافظ الحدیث و الکتاب صلی اللعاب عابد و زاہد و عارف باللہ

آیت من آیات اللہ حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ بانی د مرسس ازل جامعہ محمدیہ والا مقام ص ۸۸ اکتوبر ۱۹۵۷ء

مولوی شام اللہ امرتسری کے اخبار اجمیر میں ہے کہ مجدد پنجاب مولانا حافظ محمد بن حافظ بارک اللہ نے تمام اہل پنجاب

کے لیے تجدید دین الہی کا پورا حق ادا کیا۔ بدعت و شرک کے قلع قمع پر ہمیشہ سرگرم رہتے تھے۔ (اہل حدیث امرتسریہ ص ۱۹۱)

۱۰ سردار الہابیہ شام اللہ امرتسری نے قاضی سلیمان منصور پوری کو قابل مصنف لکھا ہے۔ (اہل حدیث امرتسریہ ص ۱۹۲)

مولوی دادو غزنوی لکھتے ہیں کہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کے علم و تحقیق کی بلندیوں کو کوئی نہیں چھو سکا۔ (الاعتصام لاہور

ص ۱۶۰) مولوی محمد پوری لکھتے ہیں کہ قاضی سلیمان منصور پوری کا طرز بیان نہایت دلکش اور مدلل ہوتا ہے۔ (اخبار محمدی دہلی ص ۱۵۱)

شریف ملاحظہ فرمائیں جس کے روح پرور اشعار یہ ہیں۔

پیدا ہوئے محفل شریف عالم تمام چمکا !
 روشن ہوئے براہین واضح ہوئے دلائل
 بظہا کا ذرہ ذرہ انجم بنا ملک کا
 چمکا وہ نور عالم سدرار ولد آدم
 شان محمدی سے اندھے میں اہل ظلمت
 حق صریح چمکا صدق دوام چمکا
 جب تیر رسالت بر خاص و عام چمکا
 مصر اور ہند ایران پین و شام چمکا
 چشمان حور عین پر جس کا ہے نام چمکا
 وہ نور حق ہے جس سے ارسلام چمکا

(سید البشر ص ۳)

قاضی سلیمان صاحب منصور پوری ہی ایک دوسرے مقام پر شان رسالت بیان کرتے ہوئے
 فارسی میں نور مصطفیٰ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا بیان کرتے ہیں کہ

احتشام او ہویدا از کلام ذوالجلال !
 نور او پیدا وہم نہاں بآیات مبسین !
 (الجمال و الکمال ص ۳)

قاضی سلیمان منصور پوری نے ہی جو کہ وہابیہ نجدیہ کے محقق اور مشہور مصنف ہیں رحمۃ اللعالمین کتاب
 میں اسماء الرسول بیان کرتے ہوئے حضور پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ و النصار کا ایک اسم شریف
 نور بھی لکھا ہے اور نہایت ہی روح پرور مضمون اس کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے
 وہ نور ہے اسی کے دین پر چلنے والا فهو علی النور من ربه (ذمر ص ۲) کے نورانی خلعت سے
 ممتاز ہے۔ اس کی لائی ہوئی کتاب کا نور بتایا گیا ہے۔ واتبعوا النور الذی انزل
 معہ (اعراف) اس نور کا اتباع کیا۔ جو اس پر نازل کیا گیا ہے۔ اسی کا مبارک نام سورۃ مائدہ
 میں نور بتلایا گیا ہے۔ قد جاء کثر من املہ نور و کتاب مبین خازن و معالم میں
 نور کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات بتایا ہے۔ حضور ہی وضوح امر اور تہن نبوت میں نور ہیں اور
 حضور ہی کی تعلیم تنویر قلوب کے لیے نور ہے حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعائے ذیل پر غور کرو
 اور دیکھو کہ عجیب الدعوات سے روزانہ کس شے کا سوال ہے؟ کیا ذات سبحانی کس کا سوال رو
 بھی فرماتی ہے۔ اللہم اجعل فی قلبی نوراً و فی بصیرتی نوراً و فی سمعی
 نوراً و عن یمیننی نوراً و یساری نوراً و فو فی نوراً و تحتی نوراً

وَأَمَّا مَن لُّورًا وَخَلَقَنِي لُّورًا وَاجْعَلْ لِّي لُّورًا وَفِي بَشَرِي لُّورًا وَفِي دَمِي لُّورًا
 وَفِي شَعْرِي لُّورًا وَفِي لَبْسِي لُّورًا اللَّهُمَّ اَعْطِنِي لُّورًا اللَّهُمَّ اَعْظَمْ
 لِّي لُّورًا اللَّهُمَّ اَجْعَلْنِي لُّورًا۔ الہی میرے میں لور ہو۔ میری آنکھوں میں لور ہو۔ میرے
 کانوں میں لور ہو۔ میرے دانتوں میں لور ہو۔ میرے بائیں لور ہو۔ میرے اوپر لور ہو۔ میرے نیچے لور ہو۔ میرے آگے لور ہو۔
 پیچھے لور ہو۔ لور کو میرا بنا دے۔ میری زبان میں لور ہو۔ میرے خون میں لور ہو۔ میرے پھولوں میں لور
 ہو۔ میرے بالوں میں لور ہو۔ میرے چہرے پر لور ہو۔ یا اللہ مجھے لور عطا فرما۔ یا اللہ میرے لور کو بڑھا۔
 یا اللہ مجھے لور ہی بنا۔

کعب بن زہیر (رضی اللہ عنہ) قصیدۃ بابت سعاد میں کہتے ہیں غر
 اِنَّ التَّسْوِلَ كُنُوْرٍ لِّیَسْتَضَاعُوْہِ

(رحمۃ للعالمین ص ۲۱۹ ج ۲)

قاری صحران سے! قاضی صاحب مغنوپوری نے کیسا روح پرور اور دلہا کی کش سرور کائنات
 مغنوپوریات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحمیات والتسلیمات کی نورانیت کا بیان کیا ہے نیز قاضی صاحب
 نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف "لور" لکھا ہے۔ اس پر غور و فکر کریں تو یہ حقیقت
 واضح ہو جائے گی کہ حبیبِ کریم کا گارِ احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے لور ہونے کے منکرِ دارۃ
 اسلام سے خارج ہیں جیسا کہ رحمۃ للعالمین سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم شریف
 منقطع المبین کے منکرِ مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری کافر ہیں۔ اور ان کے کفر میں شک کرنے والے
 ان کے مرجانے کے بعد ان کو مرحوم لکھنے والے۔ ان کی اقتدار میں نماز پڑھ لینے کے جواز کا فتویٰ
 دینے والے اور ایسے مفتی کو اپنا سردار شیخ الاسلام وغیرہم القاب دینے والے بھی متفقہ طور پر اور

۱۔ جیسا کہ سردارِ الہامیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے مرزائی ڈاکٹر ثبات کے مرجانے پر اظہارِ انوس کرتے ہوئے
 اُس کو مرحوم لکھا ہے۔ (المحدث امرتسر ص ۱۰۰)

۲۔ سردارِ الہامیہ ثناء اللہ امرتسری کا فتویٰ ہے کہ مرزائی امام کے پیچھے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی۔ دیکھئے
 المحدث امرتسر ص ۱۱۱۔ ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء۔ المحدث امرتسر ص ۲۲ اپریل ۱۹۰۸ء۔

حکومت پاکستان کے قانون کے مطابق بھی دائرۃ اسلام سے خارج کافر مرتد ہیں کیونکہ حضرت امینؑ بھی آتہ نے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسم شریف ہے اور نور بھی اسم شریف ہے جس کی وہابیوں کے مشہور مولوی اور محقق قاضی سلیمان منصور پوری نے تصدیق کر دی ہے۔ جب اسم خاتم النبیین کا منکر کافر ہے اسی طرح اسم نور کا منکر بھی کافر اور دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے !!!
کل نہ مانیں گے قیامت کو اگر مان گیا !

قاضی سلیمان منصور پوری ہی لکھتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا اسم ظاہر بھی ہے۔ وہ حسب و نسب میں عالی ہے۔ آباءے اولیں جو اسی کے نور (نور محمدی) کے عامل تھے بسفاح سے پاک ہے۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۲ ج ۳)

قاضی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف رحمۃ للعالمین میں نثر انور محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ اس طرح درج کرتے ہیں کہ 'سیدہ آمنہ نکاح کے پہلے ہی ہفتہ میں امانت دار نور محمدی بن گئی تھیں۔ (رحمۃ للعالمین ص ۱۸ ج ۲)

قاضی صاحب منصور پوری اپنی کتاب سید البشر میں 'نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف ذاتی کی سُرخ دے کر وہابی کُش مجملے لکھتے ہیں کہ غریبوں کا محبت، مسکین کا سامتی، شاہوں کا تاج، آقاؤں کا آتا، غلاموں کا محس، یتیموں کا سہارا، بے آسراؤں کا آسرا، بے خانماؤں کا ماوا، درد مندوں کی دوا، چارہ گروں کا درد مند، مساوات کا حامی، اخوت کا بانی، محبت کا جوہری، اخلاص کا مشتری، صدق کا منبع، صبر کا معدن، خاکساری کا نمونہ، رحمت زبانی کا پیکر، نور نور عالم، سردار ولد آدم۔ اولین انسان، آخرین رسول، رحمۃ للعالمین۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ و آلہ وسلم) (سید البشر ص ۶۱ ج ۱)

فخر الوہابیہ قاضی صاحب منصور پوری انوار محمدیہ کی ضیاء پاشی کا تذکرہ کرتے ہوئے وہابی کُش عبارت لکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سراج منیر کہا ہے۔ اور یہ بتلا دیا کہ حضور کی ذاتِ گرامی میں جنتِ اقلیم عالم کی رہبری کے رنگ جمع ہیں اور جامعیت کا یہ نور ہر ایک نزدیک دور کا باصرہ افزہ و بصیرت افزا ہے۔ (سید البشر ص ۵۵ ج ۲)

آپ پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ظاہر و آشکار تھا۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور ان کے چہرے میں موتی کی طرح چمکتا تھا۔ ان کو جو شخص دیکھتا ان کے ہاتھ جھوم لیتا۔ اور جس شے کے پاس گزرتے وہ شے ان کو سجدہ کرتی۔ اور عبد المطلب کے چہرے پر نور موتی کی طرح چمکتا تھا اور اس کے چہرے کے خط و خال سے پھوٹ پھوٹ کر ظاہر ہوتا تھا۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں کہ سیرت ابن ہشام میں یہ بھی ہے کہ حضرت آمنہ نے دیکھا کہ مجھ سے ایک نور نکلا ہے جس سے میں نے شام کے شہر بصری کے محلات دیکھ لیے۔ (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱)

مولوی ابراہیم میر ہی لکھتے ہیں کہ (عبد المطلب) کی پیشانی میں خدا کے برگزیدہ رسول کا نور تھا جس کے دیکھنے کے لیے ایسی سبکدوش کی ضرورت ہے جس کی نور افزائی، بصیرت حقانی نے کی ہو۔

(سیرت المصطفیٰ ص ۱۱۷ ج ۱ اہم حدیث امر تسبیح حکیم اگست ۱۹۲۱ء)

مولوی نور حسین گرجا کھی | جو کہ دہا بیہ نجدیہ غیر مقلدین کے مستند حضرات میں سے ہیں حبیب
کردگار احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا واضح

الفاظ میں تذکرہ اس طرح کرتے ہیں۔

بَلْ كَانَ مِثْلَ الشَّمْسِ بَلْ أَضْوَى لَنَا
سَوُجَ دَانِکَ مُحَمَّدٌ مَرْمَرٌ مَغْرِبَ تَائِیْنِ !
فَالشَّمْسُ نَبْرَةٌ بِسُورِ مُحَمَّدٍ
بَلْ سَوُجَ حَقِّیْنِ وَ دَعَا رُوشَنِ بَدْرٍ مَنِیرِ حَقَّانِ
سَارَا عَالَمٌ رُوشَنٌ کِیَا مَشْرِقِ مَغْرِبِ تَائِیْنِ !
خِیرَ النَّاسِ مُحَمَّدٌ عَرَبِیْ شَہْرِ مَدِیْنَةِ دَالَا
جِسْ نَے کُورِ دِلَانْدَے تَائِیْنِ بَخْشِ شَعْرِ نُورَانِ
جِسْ نَے مَشْرِقِ مَغْرِبِ تَائِیْنِ کِیَا نُورِ اُجَالَا

جلوہ دیکھ کے نور محمدی داکفر شرک نے بھاجڑاں چائیاں نی

جستے بدر منیر دالنور چمکے اوجتھے رہندیاں کدوں سیابیاں نی

نور نبی داجنھاں نون نظر آوے ہویاں اونہاں سے قلب معنایاں نی

اوہناں چھڈ اوال رجال سارے بنی نال مجتہاں لائیاں نی !

(فضائل مصطفیٰ ص ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹)

راسخ عرفانی | جو کہ دہا بیہ نجدیہ کے مولوی نور حسین گرجا کھی کا رکا ہے نعت مصطفیٰ لکھتے ہوئے
اس کا پہلا شعر اس طرح لکھتا ہے۔ یہ نعت شریف دہا بیہ کے مشہور آراگن

الاعتصام نے اپنے ٹائٹل پیج پر شائع کی ہے۔

رشتہ منیائے مہر میں انوارِ مصطفیٰ وجہ سکون ہے جلوہ زخارِ مصطفیٰ

(الاعتصام بحکم مایہ ۱۹۵۷ء)

احسان الہی ظہیر | وہابیہ نجدیہ کے مولوی احسان الہی ظہیر نے اپنے ماہنامہ رسالہ ترجمانِ احمدیہ لاہور میں ایک نعت شریف شائع کی ہے جس میں مندرجہ ذیل شعر درج ہے

جس میں اس عقیدہ کا اظہار ہے کہ چاند سوچ اور ستاروں میں جو نور ہے وہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور سے ہی حاصل کر رہا ہے نیز نور محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام چاند سوچ اور ستاروں سے بھی پہلے موجود تھا۔

خوشبو گلوں میں چاند ستاروں میں نور ہے روشن ہے جبے شمع رسالت حضور کی!

(ترجمانِ احمدیہ لاہور فروری ۱۹۷۱ء)

مولوی محمد یوسف کلکتوی | جو کہ غیر مقلدین وہابیہ کے نہایت ہی مستند عالم ہیں۔ ان کے زیرِ نگرانی شائع ہونے والا الارشادِ جدید جس کے ٹائٹل پیج پر

ترجمانِ احمدیہ کل پاکستان لکھا ہے میں ایک نعت شریف درج ہے جس میں یہ شعر ہے جس سے نور محمدی کا کھلے کھلے الفاظ میں اقرار کیا ہے نیز حرفِ ندا سے بھی پیارے مصطفیٰ علیہ التیمۃ والثناء کو پکارا ہے۔

اے نورِ حُسنِ اصل علی صاحبِ قرآن دی عبدِ صنم کیش کو معبود کی پھان !

(الارشادِ جدید ص ۳۲ بحکم مئی ۱۹۵۶ء)

حافظ عبداللہ روپڑی | محدثِ وہابیہ عبداللہ روپڑی (حافظ عبدالقادر روپڑی کے چچا بھائی) کو بھی اہلسنت و جماعت کے عقیدہ "نور کی تائید کرنا پڑی چنانچہ

سردارِ وہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ حافظ عبداللہ صاحب (روپڑی) نے اپنے اخبار (تعلیمِ احمدیہ روپڑ) مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۵ء میں ایک نظم (نعت) شائع کی تھی جس کا ایک شعر بطور نمونہ یہ ہے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَذْرُ اكْتَسَى !

وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةً بِنُورِ بِهَاكَ !

ترجمہ (آنحضرت کو مخاطب کر کے) آپ وہ ہیں کہ بدر (چاند) نے آپ کا نور اوڑھا ہے۔
اور سورج بھی آپ ہی کے نور سے روشن ہے۔ (مظالم روپڑی شاہ مطبوعہ امرتسر)
سردارالوہابیہ شہداء امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالمصاحب روپڑی نے کہا کہ سورج چاند
رسول اللہ کے نور سے چمکتے ہیں۔ (مظالم روپڑی شاہ مطبوعہ امرتسر)
حافظ عبید اللہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ہی کے نور سے سورج چمکتا ہے اور چاند بھی آپ ہی
کے نور سے منور ہے۔ (مظالم روپڑی شاہ)

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا تذکرہ علیہ شریف
مولوی مصباح صاحب نامی رسالہ میں اس طرح بیان کرتے ہیں۔

آوے سمجھ نہ خبرے میں کی ڈٹھا اینویں سربیاں پھر لیاں مار دا اے
کوئی مٹہر آکھے کوئی بدر سمجھے چت چودھویں رات شمار دا اے
نیکے ایڈ مشاعر سبحان اللہ پر تو کندھتے پوے رخسار دا اے
کدے وچہ چہرے کندھاں دسدیاں تے شیشے وانگ رخسار دلدار
مشاہد نور خلیق چوڑا غصے نال نہ تیوڑیاں مار دا اے

اماں عائشہ قربان حیدر ان ہوتی مڑھکا مستھے وح نور اُبھار دا اے
چوڑی پیشانی سجدی ! اک لاٹ نور دی وجدی
نہ پتلا چمکاں مار دا مرکز گویا انوار دا !
جے ستوڑا تبسم آگیا ! دیہڑے نوں چانن لاگیا
نوری شہاواں وجدیاں بھڑکاں نہایت سجدیاں
مدثر وں سدشار سر ! واللیل نور انوار سر !

ملکہ تینہ کرام :- غیر مقلدین و ابالی حضرات کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات کے بعد آپ

دیوبندیوں کے اکابرین کی مستند کتب کے حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

لے ولایتیہ غیر مقلدین کا مشہور ترجمان الاعتصام دہلی اور دیوبندی ایک ہیں کہ ثبوت میں لکھتا ہے کہ ہندوستان میں شاہ ولی اللہ اور ان کے خاندان کے علم و فضل سے لوگوں نے کیساں اکتساب فیض کیا۔ وہ اہم حدیث اور موجودہ دیوبندی اور ان کے اکابر ہیں۔ اس لیے ان میں اور ہم میں اتنا مسلکی فرق نہیں ہے کہ معاملہ ایک دوسرے سے متفرک پہنچ جائے۔ چنانچہ اکثر اہم حدیث مدارس میں حنفی (دیوبندی) علماء مدرسہ ہے۔ مدرسہ رحمانیہ دہلی میں عام طور پر ایک دو حنفی العقیدہ (دیوبندی) مدرسے تک ہوتے تھے یہی حال مدرسہ غزنویہ امرتسر کا رہا۔ پاکستان کے ایک بہت بڑے حنفی (دیوبندی) عالم مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامعہ شریفیہ لاہور مدرسہ غزنویہ کے فیض یافتہ اور مشہور اہل حدیث عالم حضرت الامام مولانا عبد الجبار غزنوی کے تلمیذ خاص ہیں یہی مدرسہ غزنویہ تقسیم سے بعد امرتسر سے لاہور آیا۔ تو اس میں سب سے پہلے جس مدرسے کا تقرر عمل میں آیا وہ مدرسہ فتح پوری دہلی کے سابق صدر مدرس مشہور حنفی (دیوبندی) عالم مولانا شریف اللہ تھے۔ اور وہ اب بھی دارالعلوم تقویۃ الاسلام میں تعلیم دیتے ہیں۔ (الاعتصام ص ۱۹ فروری ۱۹۵۷ء)

ولایتیہ کا مشہور اخبار اہم حدیث امرتسر لکھتا ہے کہ مدرسہ دیوبند کو ملاحظہ کیجئے دیوبند ایک قصبہ سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا۔ عالم باہل مولانا محمد قاسم صاحب کا تخم ریزی کو تو منہ اپنی مگرانی سے سینچا اور پردیش کیا۔ آج وہی مدرسہ دارالعلوم اور بزار لاکھ تعداد میں طلبہ علم و دانی سے مستفید ہوتے ہیں۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۱۲ فروری ۱۹۵۷ء)

غیر مقلدین کے البریحیہ امام خاں نوشہری و قطرازی ہیں کہ مدرسہ عالیہ دیوبند جس کی شان آج ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام عالم اسلام میں ممتاز ہے۔ اور جس میں ان دونوں حدیث کا تذکرہ گویا دگفتہ آید در حدیث دیگران ہو رہا ہے۔ (تراجم علماء حدیث ہند ص ۹۳)

مولوی داؤد غزنوی لکھتے ہیں کہ علماء دیوبند محقق اہل نظر ہیں۔ دلائل پر ان کی نظر ہے۔ اپنے مسلک کی حمایت میں ان کا مدار جذبات پر نہیں ہوتا۔ (الاعتصام ص ۲۰ جنوری ۱۹۵۹ء)

سٹار والولایتیہ مولوی شہار اللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں کئی ایک مقام پر اہل توحید (دیوبندیوں اور اہم حدیثوں) لکھ کر دیوبندیوں کو بھی اہل توحید قرار دیا ہے۔ (اہم حدیث امرتسر ص ۵ نومبر ۱۹۴۲ء) حافظ عبد اللہ روپڑی لکھتے ہیں کہ احناف دیوبندی اہلسنت میں شامل ہیں۔ (فتاویٰ اہم حدیث ص ۱) دیوبندیوں کے مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ علماء میں سب متفقہ مقلد (دیوبندی) غیر مقلد البتہ اعمال میں مختلف ہوتے ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۲)

دیوبندی مولویوں سے تائید

مولوی محمد قاسم نانوتوی | بانی مدرسہ دیوبند مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے بھی مسلک حق اہلسنت و جماعت کے عقیدہ نور کی تائید ان اشعار میں کی ہے۔

کہاں وہ رتبہ کہاں وہ عقل نارسا اپنی کہاں وہ نور خدا اور کہاں یہ دیدہ زار
اگر قمر میں کچھ آجائے تیرے چہرہ کا نور تو رات دن ہی اور آگے اُسکے دن شب تار
(قصائد قاسمی ص ۵۵ مطبوعہ دیوبند)

مولوی محمد یعقوب نانوتوی | جو کہ مدرسہ دیوبند کے مدرس اہل حق تھے اپنے قصیدہ میمییہ درخت سیدالابرار میں عقیدہ نور کی تائید کرتے ہوئے رقم

طرازیں۔

خدا نے نور کیا وہ مہربان نورانی کہ جس کے سامنے آئے نظر ہے نورِ غلام
وہ نور آپ کا تھا جو ہوئی امانت عرص سمار و ارض و جبال و شجر رہے جی تھام
وہ نور غیب ہے ظاہر بشر کی صورت میں کہ جیسے منہ سے کسرہ کا کیجے اشمام
(بیاض یعقوبی ص ۱۸)

مولوی رشید احمد گنگوہی | دیوبندیوں میں علوم ظاہری اور باطنی میں مستمہ بزرگ اور صرف ان ہی کے قطب مولوی رشید احمد گنگوہی لکھتے

ہیں کہ مستحق تعالیٰ در شان حبیب خود صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ البتہ آمدہ نزد شما از طرف حق تعالیٰ نور و کتاب مبین و مراد از نور ذات پاک حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم بہت مستحق تعالیٰ نے

بعض غیر معتدین و لایہ کار زبان الارشاد جدید لکھتا ہے کہ ان سلاطین بر مولانا محمد قاسم نانوتوی کی روح پاک پر مولانا عبد القدوس گنگوہی کی روح پر جن کے فیوض و برکات سے ایشیا کی واحد دینی درسگاہ دیوبند اسلام کی روشنی اور نور سنت نبی کریم اس پر عظمیٰ پھیلا رہا۔ (الارشاد جدید ص ۱۶ مئی ۱۹۵۷ء)

اپنے پیارے حبیب پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں ارشاد فرمایا ہے کہ البتہ تمہاری طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور روشن کتاب آئی ہے۔ اور نور سے مراد نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارکہ ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص ۸۵ مطبوعہ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب ایک دوسرے مقام پر رقمطراز ہیں کہ بتواتر ثابت شدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نداشتند و ظاہر است کہ مجز نور ہمہ اجسام ظل می دارند۔ تواتر سے ثابت ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ نور کے سوا تمام اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ (امداد السلوک فارسی ص۔)

مولوی اشرف علی تھانوی | جو کہ دیوبندیوں کے مجدد و مفسر حکیم الامت اور شیخ الاسلام ہیں لکھتے ہیں کہ

نبی خود نور اور تشرن ملا نور! نہ ہو کیوں بل کے پھر نور علی نور (اشرف المواعظ ص ۱۲۱ تلخیص الصدور ص ۱)

اپنی شہرہ آفاق کتاب نشر الطیب میں لکھتے ہیں کہ

نام احمد چوں چنیں یاری کند تا کہ نورش چوں مددگاری کند
نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نام مبارک احمد جب ایسے مدد فرماتا ہے تو آپ کا نور مبارک بھی ایسے ہی مدد فرماتا ہے۔ (نشر الطیب ص ۱۷۱ مطبوعہ دیوبند)

تھانوی صاحب اپنی شہرہ آفاق تصنیف بہشتی زیور میں لکھتے ہیں کہ سب کونیک کی دولت آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی کی برکت سے ملی ہے پہلی اُمت کی بیبیوں کو تو آپ کے نور سے۔ (بہشتی زیور ص ۱۷۱) اس کے حاشیہ پر محشی نے لکھا ہے کہ آپ کے نور کی برکت سے کیونکہ تمام مخلوق کا وجود آپ ہی کے باعث ہوا ہے۔ (حاشیہ بہشتی زیور ص ۱۷۱ ج ۲)

۱۔ سراد الوابیہ ثنائیہ ام تری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرکت و بدعت کی تردید میں جماعت اہلحدیث کے ہمہوائے۔ (اہلحدیث ام تری ص ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء) دیوبندیوں کے شیخ الہند محمد الحسن مولوی اشرف علی تھانوی کو سراپا فضل و کمال اور معدنِ حسنات خیرات کے القاب سے مخاطب کرتے تھے۔ (حیات اشرف ص ۱۷۱) (فقیر قادری)

مولوی اشرف علی تھانوی نے نشر الطیب کتاب کی ابتداء ہی میں نمایاں حروف میں سُرخ بازہ
 کر لکھا ہے: پہلی فصل نور محمدی کے بیان میں۔ اس فصل میں سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت
 کردہ حدیث شریف درج کرنے کے بعد واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ اس حدیث سے نور محمدی
 کا اول الخلق ہونا باذلیت حقیقہ ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اذلیت کا
 حکم آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں منصوص ہے (نشر الطیب ص ۹)
 دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت انور شاہ کشمیری نے بھی اپنی کتاب
مولوی انور شاہ کشمیری عقیدۃ الاسلام میں اسی عقیدہ نور کی تائید میں یہ شعر لکھا ہے۔

کاندر انجا نور حق بود و بند دیگر حجاب
 دید بشنید آنچه جزوے کس نشنید و ندید
 (عقیدۃ الاسلام ص ۲۱۹ مطبع قاسمی دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی جو کہ دیوبندیوں میں بہت بڑے فاضل اور ادیب شمار
 کیے جاتے ہیں۔ قصیدہ بردہ شریف کے شعر کا ترجمہ

اور تشریح کرتے ہوئے انوار محمدیہ کا اقرار اس طرح کرتے ہیں۔

وَكُلُّ أَيِّ آتِي الرُّسُلُ الْكَرَامُ بِهَا !

فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُورِهِ بِهِمْ

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت
 حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم پہنچا ہے۔ کیونکہ آپ ہی باعث ایجاد خلق ہیں۔ اول ما خلقت
 اللہ نورئ۔ (عطر الوردہ ص ۲۴ مطبوعہ دیوبند)

اسی شرح بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ

کے ملک کردی بہ پیش آدم حن کی سجود نور تو دروے نبوی گرد و لعبت اے ہدی

سہ انور شاہ کشمیری دیوبندی کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں کہ انور شاہ کشمیری بہت
 بڑے متبحر عالم تھے۔ یہاں تک کہ بے توکم فی لیکن سچی بات کو کیوں چھپاؤں۔ میرا یہ خیال ہے کہ وہ اپنے
 اکثر اساتذہ سے بھی علوم میں بڑھ گئے تھے۔ (افاضات ایومیہ ص ۷ ج ۷)

اے ہادی کل صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حضرت آدم خاکی میں آپ کا نور مبارک نہ ہوتا تو فرشتے ان کو کب سجدہ کرتے۔
(عطر الوردہ ص ۲)

مولوی حسین احمد مدنی کانگریسی | دیوبندیوں کے مشہور کانگریسی مولوی حسین احمد مدنی لکھتے ہیں کہ ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات حضرت ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ و میزاب رحمت غیر متناہیدہ اعتقاد رکھتے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے اب تک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں۔ اور ہوں گی۔ عام بے کردہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک اسی طرح پر واقع ہوئی کہ جیسے آفتاب کے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں۔ غرضیکہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمحیۃ

لے دہلیہ نجدیہ کانگریزین الا عظام لکھتا ہے کہ ہندوستان میں مولانا ابوالکلام آزاد، مولانا سید حسین احمد مدنی، مولانا قاری محمد طیب، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا حفظ الرحمن سیولاری، مولانا محمد میاں صاحب، مولانا عبدالوہاب آردی، مولانا سید تقریظ احمد سیولاری افتاد مسائل حجت دہلیہ۔ (الاعظام ص ۱۳ ستمبر ۱۹۵۶ء)

دہلیہ نجدیہ کے مولوی داؤد غزنوی نے مولوی حسین احمد مدنی کی موت پر کہا کہ میں نے آج کے اخبارات میں مولانا حسین احمد مدنی کے انتقال کے متعلق خبر پڑھی تو میں فرط غم سے نہ حال اور ہاتھ میں ریشہ کی کیفیت طاری ہو گئی۔ مولانا حسین احمد مدنی زعم افضل میں تو ایک قیازی حیثیت رکھتے ہی تھے ورع و تقویٰ کا و تہذیب و انصاف میں بہت اونچے مقام پر فائز تھے۔ مولانا مدنی کی موت علم کی موت ہے۔ بلکہ یہ پورے عالم اسلام کا ایک عظیم نقصان ہے۔ مولوی داؤد غزنوی نے ان کی نماز جنازہ غائبانہ بھی پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) مولوی محمد صدیق دہلوی لال پوری نے بھی مدنی کی نماز جنازہ غائبانہ پڑھائی۔ (الاعظام ص ۱۳ دسمبر ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور رجعت روزہ خدام الدین نے مدنی کو سید الاولیاء لکھا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) حضرت مجدد الف ثانی کے بعد دو پر حاضرہ کی اصلاح و تربیت کے لیے حضرت مدنی کو یہ منصب جلیلہ و رفیعہ تفویض کیا گیا ہے۔ (خدام الدین ص ۱۱ اپریل ۱۹۵۶ء) دیوبندیوں کے مشہور مولوی عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مولوی جمیل احمد میواتی لکھتے ہیں کہ سارے عالم میں حضرت مدنی حسین احمد کاشانی نہیں ہے۔ (خدام الدین ص ۱۳)

واسطہ حمد کلمات عالم و عالمیاں ہے یہی معنی اَوَّلَکَ لَمَّا خَلَقْتُ الْاَوَّلَکَ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ وَاَنَا نَبِيُّ الْاَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِ کے ہیں۔ (الشہاب الثاقب مشکطہ مویوبند)
مولوی عاشق الہی میرٹھی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی عاشق الہی صاحب میرٹھی جو کہ مولوی رشید احمد گنگوہی کے مرید اور شاگرد بھی تھے۔ بنی گرا

علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نورانیت کا اقرار اس تحریر میں کرتے ہیں کہ تیرا سو برس سے زیادہ زمانہ گزرا کہ حق تعالیٰ شانہ نے عظمت کہہ عالم کو نور بخشے والا وہ پیغمبر دنیا میں بھیجا جس کے ہاتھ میں سیاتِ رسل کا جھنڈا اور سر پر خاتمتِ انبیاء کا تاج تھا۔ کہ قحط کی ماری ہوئی سوکھی زمین اس کے قدموں کی برکات سے لہلہانے لگی۔ اور تاریکی میں ڈوبا ہوا ملک اس کے چمکتے ہوئے چہرہ کی شاعلوں سے جگمگا اٹھا۔ (تذکرۃ الخلیل ص ۷)

مولوی محمد طاہر قاسمی | جو کہ بانی دیوبند مولوی قاسم صاحب النوروی کے پوتے ہیں۔ واضح الفاظ میں لکھتے ہیں کہ سب سے اول حق تعالیٰ نے نور عقل کو پیدا فرمایا۔ جس کا دوسرا نام حقیقتِ محمدیہ ہے۔ اس کو تمام عالم کے لیے مدبر اور وجہ شرافت بنایا۔ اسی لیے تمام فرشتوں کو اس کے آگے نہجک جانے کا حکم ہوا۔ خدا کے بعد وجہ عقل اول حقیقتِ محمدیہ کا ہے۔ اسی لیے جس مخلوق میں یہ نور عقل نہیں جھلکتا وہ مخلوق عالم کی صف اول میں بھی جگہ نہیں پاسکتی۔

معلوم ہوا کہ نور محمدی بجاظِ خلقت سب مخلوق سے اول ہے۔ اور بجاظِ ظہور سب سے آخر ہے اسی لیے نور محمدی کا اول و آخر نور خدا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اور کسی کے نور نبوت کا یہ منصب نہیں ہو سکتا۔ نہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبوت کا وجود ہی تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ اور اگر تسلیم کیا جائے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ایسے منکر گروہ نے حقیقتِ محمدیہ کی اولیت سے بھی انکار کر دیا ہے۔

(عقائد الاسلام قاسمی ص ۲۲ مطبوعہ ادوار تاج المعارف دیوبند)

مولوی ادیس کاندھلوی | دیوبندیوں کے مشہور و معروف مولوی ادیس صاحب کاندھلوی مقاماتِ حریری کے مقدمہ میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے

نورِ مصطفوی کا بیان اس شعر میں کرتے ہیں۔

سَرَّاجٌ مُّنبِیُّرٌ کَشَمْسٍ الصُّحُفِ ! خَیْرُ الْبَرِّ اَیَّاهُ نُوْرٌ قَدِیْمٌ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم صبحی کے سورج کی مانند چرخ روشنی دینے والے ہیں تمام مخلوق

سے بہتر برتر اور نور قدیم ہیں۔ (مقدمہ مقامات حریری ص ۱)

مولوی اور سیس صاحب کا نزد علوی حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وازواجہ وبارک
وسلم کی لذو ارج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک حجروں کی کیفیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان
حجروں میں اگرچہ اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے اور ضرورت بھی نہ تھی جس گھر میں اللہ کا داعی
بشیر نذیر اور سراج منیر رہتا ہو وہاں کسی شمع اور چراغ کی کیا حاجت کسی نے کیا خوب کیا ہے۔

يَا بَدِيعَ الدَّلِّ وَالْغَيْبِ لَكَ سُلْطَانٌ عَلَى الْمُنْجِ

اے عجیب و غریب ناز و ادا والے تیری سلطنت تو دلوں پر ہے

اِنْ بَيَّنَّا اَنْتَ سَاكِنُهُ

جس گھر میں تو رہتا ہو وہ کسی چراغ کا محتاج نہیں

(سیرۃ المصطفیٰ ص ۳۶۲ ج ۱)

کا نزد علوی صاحب عقائد الاسلام کتاب میں لکھتے ہیں۔

آفتابِ شرع دریائے یقین! نورِ عالم رحمتہ للعالمین!

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي

آنچہ اول شد پدید از حبیبِ غیب بود نور پاک او بے ہیچ ریب

(عقائد الاسلام ص ۱)

مولوی اور سیس صاحب کا نزد علوی ہی لکھتے ہیں کہ قرآن کریم میں آپ کو اور قرآن کریم کو نور مبین

کہا گیا ہے۔ (بشارت النبیین ص ۵)

موجودہ زمانہ کے دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت قاری محمد طیب

قاری محمد طیب دیوبندی

صاحب بہتم دار العلوم دیوبند نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کا اقرار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کے جسم مبارک

جمال مبارک اور حقیقت پاک سب ہی میں نورانیت اور جاذبیت نظر آتی ہے۔ بات کرتے

وقت بعض حدیث آپ کے دانتوں سے نور چھٹتا ہوا نظر آتا۔ نبی مبارک (ناک) کا نور کی وجہ سے

بند محسوس ہونا چہرہ مبارک کا چمک دہک میں سورج جیسا محسوس ہونا بعض حدیث گائے الشمس
تَجَرُّی فِی وَجْهِهِ کَیَا آفَاقِ آفَاقِہِ چہرہ مبارک کا مقابلہ کر کے صحابہ کا چہرے کے نور کو چاند پر
فوقیت دینا اور حقیقت محمدی کو حدیث میں نور کہا جانا سب اسی کی علامات و آثار ہیں۔

(آفتاب نبوت ص ۳۰-۳۱ ج ۱)

قاری طیب دیوبندی ہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے اعلان کیا کہ جس نور کو زمین کی تاریکی
اور ستاروں کی روشنی مانگ ہی سہی اور شہنشاہ نور عنقریب آنے والا ہے۔ (آفتاب نبوت ص ۱۱)
قاری محمد طیب دیوبندی نے اپنی کتاب آفتاب نبوت کی ابتداء میں ایک شعر لکھ کر مسلک حق
اہلسنت و جماعت کے عقیدہ کی تائید کی ہے۔ وہ شعر یہ ہے۔

لَنَا شَمْسٌ وَ لِلْآفَاقِ شَمْسٌ وَ شَمْسِیْ خَیْرٌ مِنْ شَمْسِ السَّمَاءِ

(آفتاب نبوت ص ۱۹)

مولوی الہی بخش کاندھلوی | دیوبندیوں کی مقتدر شخصیت مولوی الہی بخش کاندھلوی (جن کی
کتاب شیم الحبیب کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی کتاب
نشر الطیب میں درج کیا ہے) مسلک حق اہل سنت و جماعت بریلوی کے عقیدہ نور کی ترجمانی کرتے
ہوئے لکھتے ہیں کہ اَقْنِی الْعَرَبِیْنَ لَہٗ نُورٌ یَعْلَمُوْا (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) کی مبنی مبارک
پر ایک نور نمایاں تھا۔ (شیم الحبیب)

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی | لکھتے ہیں کہ عبد اللہ کا آمنہ سے نکاح۔ ہم پہلے
بیان کر چکے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے والد

ماجد عبد اللہ عبد المطلب نہایت حسین اور خوبصورت جوان تھے اور اس پر طرہ یہ کہ سرور کائنات علیہ
الصلوة والسلام کا نور ان کی پیشانی میں جلوہ گر تھا اس لیے کچھ طبعی طور پر زبان قریش کی طبیعتوں کا
میلان عبد اللہ کی جانب ہوتا تھا۔ (اسلام ص ۱۱ ج ۱ از عاشق الہی میرٹھی دیوبندی)

لے مولوی الہی بخش کے بارے دیوبندی مولوی محمد اختر لکھتے ہیں کہ مفتی الہی بخش صاحب بارہویں صدی کے
آدمی ہیں۔ اور مولانا روم علیہ الرحمۃ ساتویں صدی کے ہیں۔ مفتی الہی بخش صاحب نے ظاہری علوم کی تکمیل حضرت
شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی سے کی تھی۔ (معارف ثمنی اردو ص ۲ از مولوی محمد اختر دیوبندی مطبوعہ حیدرآباد)

مولوی اشرف علی تھانوی ہی سمجھتے ہیں کہ یہ بات مشہور ہے کہ ہمارے حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کا سایہ نہیں تھا۔ ہمارے حضور (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سر تا پا نور ہی تھے۔ حضور میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی۔ اس لیے آپ کے سایہ نہ تھا۔ کیونکہ سایہ کے لیے ظلمت لازمی ہے۔ (ذکر النعمۃ ص ۲)

مولوی عابد میاں اور اکابرین دیوبند کی تائید | دیوبندیوں کے مولوی عابد میاں صاحب (ڈابھیل) اپنی معرکہ الآرا کتاب

رحمۃ للعالمین میں لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک نورانی تھا جس وقت آپ دھوپ اور چاندنی رات میں آمد و رفت فرماتے تو مطلقاً سایہ ظاہر نہ ہوتا تھا۔

(رحمۃ للعالمین ص ۳۵ مطبوعہ دہلی)

عبدالحی لکھنوی | جو کہ دیوبندیوں اور وہابیوں کے نزدیک بھی مسئلہ اور مستند ہیں رقمطراز ہیں کہ بیشک نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دھوپ اور چاندنی میں چلتے تھے تو آپ کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ کیونکہ سایہ کثیف ہوتا ہے اور آپ کی ذات سر سے قدم تک نور ہے۔ (التعلیق العجیب ص ۳)

سید و سرور محمد نور جاں
بہتر و بہتد شفیع مجرماں

مولوی عابد میاں آف ڈابھیل کی کتاب پر مسند وجہ ذیل اکابرین دیوبند کی تعریف اور تائیدات درج ہیں۔ محقق کفایت اللہ دہلوی، مولوی انور شاہ کاشمیری، مولوی اصغر حسین، مولوی شبیر احمد عثمانی، مولوی حبیب الرحمن، مولوی رفیع الدین، مولوی عبد اشکور لکھنوی، مولوی احمد سعید دیوبندی، (فقیر محمد منیار اللہ قادری غفرلہ)

ہندوؤں اور سکھوں کے حوالہ جات

ناظرین کرام: وہابیوں، دیوبندیوں کے اکابرین کی کتب کے حوالہ جات کے بعد اب ہندوؤں اور سکھوں کی عبارات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کے متعلق چند ایک حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

سوامی لکشمین جی مہاراج | ایک ہندو سوامی لکشمین جی مہاراج نے اپنی معرکہ آرا کتاب **عرب کا چاند میں نورِ مجسم شفیع معظم محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی نورانیت کا تذکرہ کیا ہے۔** انوس ہے ان نام کے مسلمانوں پر جو کلمہ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑھتے ہیں اور اپنے تئیں مسلمان بھی کہلاتے ہیں مگر نورِ مصطفیٰ علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام کا صاف اور واضح الفاظ اور تحریروں میں انکار کرتے ہیں۔ (بد اسم اللہ تعالیٰ) سوامی لکشمین ہندو لکھتا ہے کہ مہالت اور ضلالت کے مرکزِ اعظم جزیرہ نمائے عرب کے کوہِ ناران کی چوٹیوں سے ایک نور چمکا۔ جس نے دنیا کی حالت کو یکسر بدل دیا۔ گوشہ گوشہ کو نورِ ہدایت سے

لے امام الوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اس ہندو تصنیف عرب کا چاند کے متعلق تحریری کلمات اس طرح لکھتے ہیں۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ ایک غیر مُسلم (سوامی لکشمین جی) کے قلمِ حقیقتِ رقم سے ہے۔ آپ نے جس غلوں اور محبت سے سیرت لکھی ہے۔ واقعی قابلِ مدحین و اکرمین ہیں۔ صحت و اوقات کو خاص طور پر ملحوظ رکھا گیا ہے۔ قابلِ دید ہے۔ (المحدث امرتسریؒ ۱۹۲۸ء)

ثناء اللہ امرتسری ہی لکھتے ہیں کہ یوں تو آپ نے اکثر اصحاب کے خیالات سُنے ہوں گے اور پڑھے ہوں گے محسوس جی موصوف نے پورا پورا حق انصاف ادا کر دیا ہے۔ اس کتاب کو پڑھیے اور دوسروں کو پڑھائیے (المحدث امرتسریؒ ۲۹ مارچ ۱۹۲۸ء)

مسلمانوں کے اہل علم طبقہ کو چاہیے کہ وہ کتاب ہذا کی اشاعت غیر مُسلم دوستوں میں کریں۔ غرض کہ قابلِ مطالعہ کتاب ہے۔ (المحدث امرتسریؒ ۲۹ اپریل ۱۹۲۸ء)

جنگا دیا۔ (عرب کا پانڈ ۳۸ مطبوعہ امرتسر)

سوامی کشمن ہندو دوسرے مقام پر نور محمدی کے سب سے اول ہونے کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے کہ جب اس عالم آب و گل کا نام و نشان بھی نہ تھا لوح و قلم عرش و کرسی بھی کتبہ عدم سے منصفہ شہود پر جلوہ گر نہ ہوئے تھے۔ اس وقت بھی خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین، سرور کائنات، فخر موجودات پیغمبر اعظم حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روحی مذاک کا نور مبارک موجود تھا جو پیدائش عالم کے وقت انسان اول حضرت آدم علیہ السلام میں جلوہ گر ہوا پھر حضرت شیث علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام حضرت نوح علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام وغیرہ میں ایک دوسرے سے منتقل ہوتا ہوا حضرت عبداللہ دگرانی قدر والد صاحب رسول اللہ کی پیشانی میں ایک تابندہ ستارے کی طرح اچکا۔ وہاں سے محترمہ حضرت آمنہ میں منتقل ہو کر نبی آخر الزمان کی صورت میں منصفہ شہود پر جلوہ گر ہو گیا۔ اور اس ظلمت کدہ جہاں کو اپنی تابشوں سے رشکِ صدمہ ہر وہ ماہ بنا دیا۔ (عرب کا پانڈ)

کسشن پر شاد شاد | شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیان کرتے ہوئے نورانیتِ مصطفوی کی ضیا پر پاشی کا تذکرہ اس طرح کرتا ہے :

روپ ہے تیرا رتی رتی نور ہے تیرا پتی پتی !
مہر و مہ کو تجھ سے رونق نور بنا سیاروں کا

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۱۹)

نور محمد کو نور خدا مانتے ہوئے لکھتا ہے۔

خدا کا نور ہے نورِ پیمر !

خدا کی شان ہے شانِ محمد

دلورام کوثری

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان کراچی ص ۳۲۸)

ہندو نور محمدی کی برکات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے

ہوئی کافر نور احمدی سے شرک کی غفلت

سیاہی سے مذمت کی دلِ کفار کالا ہے

شکر لال ساقی

(بحوالہ ماہنامہ خاتونِ پاکستان ص ۳۳۲)

گرو نانک سکھوں کے گرو نانک نے افضل الرسل، مختار المل محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت اور نورانیت کا تذکرہ اس طرح کیا ہے۔

ہُن ڈٹھا نور محمدی ہُن ڈٹھا نبی رسول ! ..
نانک قدرت ویکھ کے خودی گئی سب بھول

لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدائے دو جا نور محمدی جو خاصہ یار کہائے
لکھیا وچ کتاب دے اول ایک خدا دو جا نور محمدی جس چان کیتا آ
(جہنم ساکھی بالا صفحہ ۲۲)

جو کہ بیرسٹریٹ لار (ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ ایڈیٹر
"انڈیا" لندن جو کہ سکھ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب "رسول عربیہ"
میں محبوب رب العالم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے نور اپنی ہونے کا اقرار کس پیارے انداز سے
کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"اے عرب! کیا ہی عجب ہوں گے تیرے بھاگ جو تو نے نور خدا اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ کیا
ہی اچھے ہوں گے تیر بخت جو تو نے حبیب خدا کے اپنی آنکھوں میں درشن کیے۔ (رسول عربی صفحہ ۲)
ایک دوسرے مقام پر جی ایس دار اسکھ نور محمدی کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہے کہ "وہ
احمد جس کی آمد کی بشارت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو فرشتہ نے خواب میں دی تھی۔ اب وہ نور مجسم
بن کر آنکھوں کے سامنے تھا۔" (رسول عربی صفحہ ۳)

لے دہائیوں اور دیوبندیوں کے معتمد علیہ مولوی سلیمان ندوی جی۔ ایس دارا کی کتاب رسول عربی کے متعلق لکھتے ہیں
کہ دارا صاحب نے بغیر اسلام کی سوانح عمری بڑی بے نفسی اور بے تعصبی کے رنگ میں لکھی ہے۔ کتاب کے حرف
حرف سے عشق و محبت کے آب کوثر کی بوند ٹپکتی ہے۔ میں نے اس کتاب کو شروع سے آخر تک پڑھا اور ایک
واں کتاب کی حیثیت سے اس کو پسند کیا۔ (عربی صفحہ ۹) (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

ہندوؤں کے اتھروید میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی بشارات

ہندوؤں کے اتھروید کے ایک منتر میں سرور کائنات معجز موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی آمد آمد اور ان کی عظمت کا تذکرہ ہے۔
اَدَمْ جَنّاهُ اُبْ اَشْرَتْ مَرَّاشَنْسَ اَسْتَوْشِیْتِ کورم ششٹیم سہسرحہ نوٹیم ریشیشو آدو مہے
ترجمہ: اے لوگو یہ (بشارت) احترام سے سنو۔ محمد تعریف کیا جائے گا۔ ساٹھ ہزار اور نوے
دشمنوں میں اس ہجرت کرنے والے (یا امن پھیلانے والے) کو ہم (محافظت میں) لیتے ہیں۔
منتر کا لفظی ترجمہ یہ ہے۔

اَدَمْ :	ششٹیم :
جَنّاهُ :	سہسرحہ :
اُبْ :	اور
اَشْرَتْ :	نوٹیم :
مَرَّاشَنْسَ :	ریشیشو :
اَسْتَوْشِیْتِ :	آدو مہے :
کورم :	ہم لیتے ہیں یا بچاتے ہیں
ہا گادہ پر جایدہ نوم اہ استواہ اہ پر و شاہ اہو سہسرحہ کشنا پاپا پو شان شیدی	ہا گادہ پر جایدہ نوم :
ہا :	ہا :
گا دہ :	استواہ :
اہو :	اہو :
سہسرحہ کشنا :	پر و شاہ :

لفظی ترجمہ:

اہ : یہاں

گا دہ : اے گایو (قدسی لوگو)

اہو : یہاں پر

سہسرحہ کشنا : ہزاروں کا خیرات کرنے والا

اہ : یہاں

استواہ : اے گھوڑو (ہبادرو)

اہ : یہاں

پر و شاہ : اے لوگو (عوام)

نشیدی : بیٹھا ہے ۔

آپی : ہی

پوشا : غریب نواز

یہاں اے گایو (قدسیو) یہاں اے گھوڑو (جنگجو بہادرو) یہاں اے انسانوں (عام لوگو) ترقی کرو۔ بڑھو یا اس جگہ مال و دولت اور انسان سب کچھ ترقی سے۔ کیونکہ یہاں پر ہزاروں کی خیرات کرنے والا بے نظیر سخی۔ غریب نواز (محمد) تحت حکومت پر بیٹھا ہے۔

سام وید میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان

سام وید میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بہت سی پیشگوئیاں موجود ہیں۔ دو پیشگوئیاں درج کی جاتی ہیں :

احمد ہے پتوہ میدھام رنہ پری جگرہ

لفظی ترجمہ :

احمد ہے : احمد نے رنہ : شریعت

پتوہ : رب سے پری جگرہ : حاصل کی

میدھام : پُر حکمت

احمد نے اپنے رب سے پُر حکمت شریعت کو حاصل کیا۔

(سام وید پر پانچھک کا منتر)

سام وید کی اس پیشگوئی میں رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے متعلق مندرجہ ذیل صدقوں کا

ذکر ہے۔

(۱) حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم شریف احمد موجود ہے۔

لے سام وید چاروں ویدوں میں سے ایک ہے۔ اور سام وید برہمنوں کے نزدیک باقی ویدوں پر ایک غلص وقت رکھتا ہے۔ لفظ سام کے معنی خاموشی، سکوت، نرمی سے کام کرنا، بھٹیوں کی بھینا ہٹ اور گیت کے ہیں۔

(فقیر الہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(میشاق النبیین ص ۲۹)

(۲) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو شریعت دیتے جانے کا تذکرہ ہے۔

(۳) شریعت کے ساتھ حکمت بھی ملنے کا اظہار ہے۔

ہندوؤں کے سام وید میں نبی پاک صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آپ کا نام مبارک کا ذکر کر کے تعریف اس طرح کی ہے کہ (۱) وہ ہر مقدس رسم کا مربی۔ (۲) عدو اللہ نہایت تعریف کیا گیا۔ اندر۔ قلعوں کا توڑنے والا۔ جوان۔ عقیل۔ بے انداز قوت کا پیدا کیا گیا (۳) تو نے اسے پتھر رکھنے والے والا کے گایوں سے مالا مال کر دیا۔ یہ دیوتا دباتے ہوئے تیرے پہلو میں آتے اور خوف سے آزاد ہو کر انہوں نے تیری مدد کی (۴) انہوں نے دُعا کے سمجھوں کے ساتھ اُس اندر کی شان بیان کی جو اپنی قوت سے حکومت کرتا ہے جس کے ہزاروں بلکہ اس سے بھی کہیں کثرت سے عطیے آتے ہیں۔

(سام وید دوسرا حصہ باب پنجم فصل اول پر پانچواں بستم ۱۲۵ مترجمہ بابو پیارے لال صاحب زمیندار بر دھڑا مطبوعہ ودیاسا گر پریس بر دھڑا ضلع علی گڑھ ۱۸۹۷ء)

خواجہ حسن نظامی لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں جو ہندوؤں کے بڑے بڑے اوتار ہوئے ہیں۔ انہوں نے بھی آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خبر دی ہے۔

چنانچہ کلکی پوران میں جو ہندوؤں کی معتبر کتاب ہے جس میں کرشن جی کی طرف سے اُن خبروں کا حال ہے جو آخر زمانہ میں پیش آئیں گی۔ لکھا ہے کہ آخر زمانہ میں ایک اوتار پیدا ہوگا۔ اُس کی پیدائش شمل دیپ میں ہوگی۔ شمل دیپ سے ہمارے ملک کے ہندو سنہیل مراد آباد خیال کرتے ہیں۔ کہ وہ اوتار وہاں پیدا ہوگا۔ مگر سنسکرت لغت کی کتابوں میں شمل دیپ کے معنی ملک عرب کے ہیں۔ مشہور انگریز سنسکرت دان پروفیسر میکس مولر نے بھی یہی معنی شمل دیپ کے لکھے ہیں یعنی انہوں نے شمل دیپ کو عرب لکھا ہے۔

کلکی پوران میں آگے بڑھ کر لکھا ہے کہ اُس اوتار کی ماں کا نام اُمستی ہوگا۔ اُمستی کے معنی امانت دار کے ہیں۔ آنحضرت کی والدہ کا نام آمنہ تھا جس کے معنی امانت دار کے ہوتے ہیں۔ پھر لکھا ہے کہ اوتار کے باپ کا نام وشنو واس ہوگا۔ وشنو کے معنی اللہ اور واس کے معنی غلام۔ سو آنحضرت کے والد کا نام عبداللہ تھا۔ عبداللہ کے معنی عربی میں

اللہ کے غلام کے ہیں۔

پھر کلکی پوران میں لکھا ہے کہ یہ اوتار پہلے پیارے خدا کی بندگی کرے گا۔ وہاں خدا اس کو سبق دے گا۔ پھر اس کو اپنے گھر والوں سے تکلیف ہوگی اور یہ مجبوراً جدا ہو کر شمالی پیاروں میں چلا جائے گا۔ اس اوتار کے چار بھائی ہوں گے۔ جو اس کے دھرم (دین) کو سارے جہان میں پھیلائیں گے۔ اس اوتار کی ایک بیوی بڑی خوبصورت سُرخ رنگت کی ہوگی۔ ان سب باتوں سے سمجھ میں آگیا ہوگا۔ کہ پیارے خدا کی بندگی سے مراد غارِ صرا ہے اور خدا کا سبق یہی اقرار ہے۔ اور شمالی پیاروں میں جانا ہجرت ہے جو مکہ سے مدینہ کو ہوتی اور چار بھائی چاروں اصحاب ہیں۔ جنہوں نے دینِ اسلام کی اشاعت کی۔ اور لال رنگ کی خوبصورت بی بی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

آخر میں سری کرشن جی نے فرمایا ہے۔ اے لوگو! جب اس اوتار کا ظہور ہو تو تم اس کے قدموں میں اپنے سر رکھ دینا کیونکہ نجات اور ہدایت اسی کے پاس سے ملے گی۔ (میلادِ اوتار، ص ۵۴)

قارئینِ کرام :- سرورِ عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، محبوبِ ربِ اکرم، مدنی تاجدار، احمدِ مختار، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی نورانیت کے متعلق اب کسی سلیم العقل، ذی شعور اور صاحبِ عدل و انصاف کو قطعاً کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہوگی۔ کیونکہ مندرجہ بالا تمام حوالہ جات سے جو کہ قرآن مجید، فرقانِ حمید کی آیات طینبات اور مفسرینِ عظام کی تفسیراتِ مبارکہ مستند محدثین کی مستند کتب احادیث سے احادیث شریفہ اور خلفاء راشدین صحابہ کرام، اہلبیت اطہار ازواجِ مطہرات، تابعین، سلف صالحین، اولیاء کاملین، متفقہ محققین، اور مدققین کے عقائد کو ردِ روشنی کی طرح بیان کیا گیا ہے نیز مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کے منکروں کے اکابرین کی تائیدات اور ہندوؤں سکھوں کی کتب کے حوالہ جات درج کرنے کے بعد کسی قسم کا شک و شبہ مسلمان کے دل میں نہیں رہتا۔

تخلیق کے لحاظ سے اول

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر
وہی قرآن وہی قرآن وہی یسین وہی طہ

تخلیق کے لحاظ سے سب سے اول | بشریت کی ابتداء سرکارِ سیدنا آدم علی نبینا علیہ
الصلوة والسلام سے ہوئی مگر سرورِ کائنات، مغزِ
موجودات، خلاصہ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوة والسلام کی تخلیق سیدنا
آدم علیہ السلام سے بھی پہلے کی تھی۔ جیسا کہ حضور پر نور نور علی نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کا فرمانِ مقدس جلیل المرتبت مفسرینِ کرام اور محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے اپنی اپنی مستند تفاسیر
اور کتب میں درج فرمایا ہے۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوة والسلام
نے فرمانِ خداوندی وَاذْخُلْنَا مِنَ النَّبِيِّينَ مِيثَاقَهُمْ لِكُلِّ حَقِيقَةٍ بَيَانِ كَرْتِے ہوئے فرمایا۔
كُنْتُ اَوَّلَ النَّبِيِّينَ فِي الْخَلْقِ وَاٰخِرُهُمْ میں پیدائش کے لحاظ سے سب انبیاء کرام علیہم الصلوة
فی البعث (احادیث المنقاة ص ۶) والسلام سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور مبعوث ہونے
(تفسیر ترجمان القرآن ص ۲۵۴ ج ۱۱ بقاصد الحسنہ ص ۲۲۴) کے لحاظ سے سب سے آخر میں ہوں۔

تفسیر درمنثور میوطی ص ۱۸۴ تفسیر ابن جریر ص ۱۵۶ تفسیر معالم التنزیل ص ۱۹۲ خلاص الکبریٰ ص ۹
دلائل النبوت ص ۱۱ از ابو نعیم۔ جوہر البحار ص ۹۹، انوار المحمدیہ ص ۱ از نبھانی، شفا شریف ص
مواہب اللدنیہ ص ۱۱ از احمد قسطلانی، شرح قصیدہ بردہ شریف للفریوقی ص ۱۱ آفتاب نبوت ص ۱۱
فرقہ وہابیہ کے محدث اور مشہور مولوی حافظ محمد صاحب آف لکھو کے اپنی مشہور و معروف
تفسیر محمدی میں اس کی ترجمانی کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

اول نام نبی و انبیاء فضل تے شرف و دھایا
جو دج پیدائش اول حلقا پچھے دُنیا آیا
(تفسیر محمدی ص ۲۱ منزلِ نغم)

قادری محمد طیبؒ یونہی لکھتے ہیں کہ آفتاب نبوت (جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان صرف نبی ہونا نہیں کہ یہ شان قدیم مشترک کے طور پر ہر نبی میں موجود ہے۔ نیز ان تمام نجوم ہدایت (انبیاء علیہم السلام) سے کمالات نبوت میں محض اضافی طور پر کچھ زائد یا فائق ہونا بھی نہیں کہ یہ تغافل اور ذوقِ مراتب اور انبیاء میں بھی قائم ہے۔
 يٰذَاكَ التَّسْلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰٓی ۙ
 یہ رسول ہیں جن کو ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

بلکہ آپ کا اصل امتیازی وصف یہ ہے کہ آپ نور نبوت میں سب انبیاء کے مربی، ان کے حق میں مصدر فیض اور ان کے انوار کمال کی اصل ہیں۔ اس لیے اصل میں نبی آپ ہیں اور دوسرے انبیاء علیہم السلام اصل سے نہیں بلکہ آپ کے فیض سے نبی ہوئے ہیں۔ ان مقدسین سابقین و انبیاء کرام علیہم السلام، باکمال و حقیقت ان کے جوہروں کی صفائی اور شفافیت اور استعداد اور ان کی باطنی استعدادوں کا فطری کمال ہے کہ جوں ہی ان کے قلوب صافی اور ادواح ظاہرہ کے سامنے آفتاب نبوت (سرورِ عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا نورانی چہرہ آیا۔ انہوں نے اس کی ساری شاعیں قبول کر لیں اور خود منور ہو کر دوسروں کو وہ روشنی پہنچانی شروع کر دی۔ پس آپ ان سب حضرات انبیاء کے حق میں مربی اور اصل نور ثابت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے کو نبی الامت ہی نہیں بلکہ نبی الانبیاء بھی فرمایا ہے جیسا کہ روایات حدیث میں مفرح ہے۔ پس جیسے آپ امت کے حق میں نبی امت ہوئے کی وجہ سے مربی ہیں۔ ویسے ہی نبیوں کے حق میں بوجہ انبیاء ہونے کے مربی ہیں۔

حضور کی شان محض نبوت ہی نہیں نکلتی بلکہ نبوت بخشی نکلتی ہے کہ جو بھی نبوت کی استعداد پایا ہوا فرد آپ کے سامنے آگیا نبی ہو گیا اور اس طرح نور نبوت آپ ہی سے چلا۔ اور آپ ہی پر لوٹ کر ختم ہو گیا اور یہی شان خاتم کی ہوتی ہے۔ کہ اسی سے اس کے وصفِ خلص کی ابتداء بھی ہوتی ہے۔ اور اسی پر انتہاء بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لیے ہم آپ کو وصفِ نبوت کے لحاظ سے صرف نبی ہی نہیں کہیں گے بلکہ خاتم النبیین کہیں گے۔ کہ آپ ہی پر تمام انوار نبوت کی انتہا ہے جس سے آپ منہاتے نبوت ہیں۔ آپ ہی سے نبوت چلتی ہے۔ اور

آخر کار آپ ہی پر عود کرتی ہے پس آفتاب کی تمثیل سے آفتاب نبوت نبوت کا مبداء بھی ثابت ہوتا ہے اور منتہا بھی۔ نبوت میں اول بھی نکلتا ہے اور آخر بھی۔ فاتح بھی اور خاتم بھی چنانچہ اپنے اپنی نبوت کی اذلیت کا تو ان الفاظ میں اعلان فرمایا کہ

کُنْتُ نَبِيًّا وَّ اَدَمُ بَيْنَ الرُّوحِ
وَالْجَسَدِ -

میں نبی بن چکا تھا جبکہ آدم ابھی رُوح و جسم کے درمیان ہی میں تھے۔ (یعنی ان کا خمیر ہی کیا جارا تھا۔ اور ان کی تخلیق مکمل بھی نہیں ہوئی تھی)

جس سے واضح ہے کہ آپ انبیاء کے حق میں بمنزلہ اصل کے ہیں اور انبیاء آپ کی نسبت بمنزلہ فرع کے ہیں کہ ان کا علم اور خلق آپ کے فیض سے ظہور پذیر ہوا۔

و آفتاب نبوت مثلاً تا مثلاً از قاری طیب دیوبندی

دیوبندیوں کے حکیم الامت قاری طیب صاحب ہی محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا

ایک دوسرے مقام پر رقم طراز ہیں کہ طبعی طور پر آفتاب کے سلسلہ میں سب سے پہلے اس کا وجود اور خلقت ہے جس سے اسے اپنے سے متعلقہ مقاصد کی تکمیل کا موقع ملتا ہے۔ اگر وہ پیدا نہ کیا جاتا تو عالم میں چاندنی اور روشنی کا وجود ہی نہ ہوتا اور کوئی بھی دنیا کو نہ پہچانتا۔ گویا اس کے آنے کی صورت میں نہ صرف یہی کہ وہ خود ہی پہچانا جاتا بلکہ دنیا کی کوئی چیز بھی نہ پہچانی جاتی ٹھیک اسی طرح اس روحانی آفتاب (آفتاب نبوت) کے سلسلہ میں اولاً حضور کی پیدائش ہے اور آپ کا اس ناموتی عالم میں تشریف لانا ہے۔ اس کو ہم اصطلاحاً ولادت باسعادت یا میلاد شریف کہتے ہیں۔ اگر آپ دنیا میں تشریف نہ لاتے تو نہ صرف یہی کہ آپ نہ پہچانے جاتے بلکہ عالم کی کوئی چیز بھی اپنی غرض و غایت کے

لحاظ سے نہ پہچانی جاتی۔ محمد نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا۔ (آفتاب نبوت ص ۱۲۵-۱۲۶)

غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی وحید الزمان کے والد اپنی کتاب مکتب نامہ میں بھی اس عقیدہ کی تائید کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

خدا کے ہیں پیارے محمد نبی ہوتے ان کی خاطر سے پیدا سبھی

(حیات وحید الزمان ص ۱۲۵)

سید الشافعیں، امام الاولین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان جلیل القدر صماۃ کرام
عمر فاروق، عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ آپ سے پوچھا
گیا مَتَى كُنْتَ نَبِيًّا آپ کب سے نبی ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ ..

وَآدَمُ مَبْنِيْنُ الدُّوْحِ وَالْجَسَدِ ۱۱۱
آدم علیہ السلام ابی روح اور جسد کے درمیان
(مقاصد الحسنہ للسخاوی ص ۳۲۷، آفتاب نبوت ص ۱۱۱) میں ہی تھے تو میں اس وقت بھی نبی تھا۔

۱۱۱ تفسیر درمنثور ص ۱۸۴، دلائل النبوت بہقی ص ۱۱۱، ترمذی شریف ص ۱۲۱، الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۱
۱۱۲ عرائس البیان ص ۱۲۱، مدارج النبوت شیخ عبدالحق دہلوی فارسی ص ۱۱۱، جواہر البحار ص ۱۱۱،
انوار المحمدیہ ص ۱۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۱۱، لفظ سطلانی زرقانی شریف ص ۱۱۱

دیوبندی حضرات کے مستند مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یہ حدیث شریف درج کر کے
لکھتے ہیں کہ ایسے ہی الفاظ میسرہ ضعیفی کی روایت میں بھی آئے ہیں۔ امام احمد نے اور بخاری نے
اپنی تاریخ میں اور ابو نعیم نے حلیہ میں اس کو روایت کیا ہے اور حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے۔
(نشر الطیب ص ۱۱۱، مصنف اشرف علی تھانوی مطبوعہ دیوبند)

إِنِّي عِنْدَ اللَّهِ مَكْتُوبٌ خَاتَمُ
النَّبِيِّينَ وَإِنَّ آدَمَ الْمُنْجِدُ
فِي طِينَتِهِ۔
بیشک میں حق تعالیٰ کے نزدیک خاتم النبیین ہو
چکا تھا اور آدم علیہ السلام ہنوز اپنے خمیر ہی
میں پڑے تھے یعنی ان کا پتلا تیار نہ ہوا تھا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۱، مولاتا لنبوت بہقی ص ۱۱۱، کتاب الوفا ص ۱۱۱، شرح السنۃ، نشر الطیب ص ۱۱۱،
مستدرک ص ۱۱۱، مقاصد الحسنہ ص ۱۱۱، اشعۃ للغات ص ۱۱۱، ج ۲، تفسیر محمدی ص ۱۱۱)

سرکار سیدنا آدم علی نبینا علیہ السلام کو جب
اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا۔ تو ان کی کنیت ابو محمد

حضرت آدم علیہ السلام کی کنیت

اے مولوی ثناء اللہ لہ قسری لکھتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت احمدیہ
کے بمقابلے۔ (اخبار اہل حدیث امیر ترمذ ص ۲۰، جولائی ۱۹۴۳ء)

مولوی محمد امجد دیوبندی نے ان کو سراہا فضل و کمال معادنِ عنات و خیرات جیسے معزز العبادات لکھے ہیں دیاتِ اخرا

رکھی۔ حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ لِمَ كُنْتُيَ أَبَا مُحَمَّدٍ۔ اے میرے رب میری کنیت ابو محمد کیسے ہے۔ تو اللہ کریم جل جلالہ نے فرمایا۔ اے آدم علیہ السلام اَرْفَعْ رَأْسَكَ اپنے سر مبارک کو اٹھا کر اوپر دیکھو رَفَعْنَا سِدْرَةَ اَيْمَانِہٖ اُنہوں نے سر مبارک کو اٹھا کر ای نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم رَفَعْنَا رَأْسَ اِدْرِی الْعَرْشِ اُنہوں نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کے پائے مبارک پر دیکھا۔ تو آدم علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا مَا هَذَا النُّورُ یہ نور کیسا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هَذَا نُورُ نَبِيِّهِ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ اے میرے نبی کا نور ہے جو تمہاری اولاد سے ہو گا۔ اِسْمُهُ فِي السَّمَاءِ اِسْمُ مُحَمَّدٍ وَفِي الْاَرْضِ مُحَمَّدٌ۔ ان کا اسم مبارک آسمان میں احمد اور زمین پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

لَوْلَا مَا خَلَقْتُكَ وَلَا خَلَقْتُ سَمَاءً وَلَا اَرْضًا
اگر وہ نہ ہوتا تو میں تجھ کو پیدا نہ کرتا اور نہ ہی آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرتا۔

(انوار المحمدیہ ص ۱۵۵، جواہر البحار ص ۱۷۷، مواہب اللدنیہ للقطرانی ص ۱۷۷، زرقانی ج ۱، مدارج النبوت فارسی ج ۲، زرقانی از محمد بن عبدالباقی)

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا، وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي | سرورِ دو عالم شہنشاہِ عرب و عجم صلی اللہ علیہ وسلم نے
دایم الفاظ میں ارشاد فرمایا اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِي

اے اللہ تعالیٰ نے سر کا پیسے علیہ السلام کو وحی فرمائی فَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ عَلَى الْمَاءِ فَاصْطَلَبْتُ فَكَبَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ البتہ جب میں نے عرش کو پانی پر پیدا فرمایا تو وہ بننے لگا تو میں نے اس پر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ محمد رسول اللہ لکھ دیا تو وہ ساکن ہو گیا۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱، کتاب الوفا ج ۱، مستدرک ج ۲، زرقانی شریف ج ۱)

اے وہابیہ کے سردار مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بھی مطلق اللہ نوری حدیث شریف کو اپنے اخبار میں درج

کیا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷ اپریل ۱۹۰۹ء، الجہدیت امرتسر ۱۷ فروری ۱۹۰۹ء)

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور تھا۔

(تفسیر نیشاپوری ج ۵، تفسیر عرائس البیان ج ۱۲، تفسیر روح البیان ج ۵۴، زرقانی شریف ج ۲، مدارج النبوت ج ۲، مطالع المسرات ص ۲، بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۴، شرح بدایہ الامالی ص ۲، عطر الوردہ ص ۲ از مولوی ذوالفقار علی دیوبندی، آفتاب نبوت از قاری طیب ص ۳۱۹)

جو کہ امام العارفین اور حجتہ اللہ للعالمین ہیں۔ فرماتے

حضرت عبدالعزیز ذباغ علیہ الرحمۃ

ہیں۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو شے

پیدا فرمائی وہ سینہ نامحمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔

(الابرار ص ۲۲۶ مطبوعہ مصر)

إِنَّ أَوَّلَ مَا خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى نُورُ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کائنات کی اصل اور روح حضور

پُر نور محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والعنار

اصل کائنات محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات

ہیں۔ محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ نبی پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میں ہی سب سے پہلے عالم وجود میں آیا۔ اس

وقت نہ پانی تھا نہ مٹی تھی نہ جسم تھا اور نہ ہی آدم

علیہ السلام تھے۔

(المیلاد النبوی ص ۲ از محدث ابن جوزی)

أَنَا أَوَّلُ مَنْ جَاءَ فِي وُجُودِ الْعَالَمِ

وَلَا مَاءَ وَلَا طِينَ وَلَا جِسْمَ وَلَا آدَمَ

لہ محدث ابن جوزی کے متعلق علامہ ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ میں لکھا ہے کَانَ مِنَ الْأَهْبَانِ وَفِي الْحَدِيثِ مِنَ الْحِفَاظِ مَا

حَبِطَتْ أَنْ أَحَدًا مِنَ الْعُلَمَاءِ وَصَفَ مَا صَفَّ هَذَا الرَّجُلُ. آپ علوم قرآن اور تفسیر میں بلند پایہ تھے۔ اور بنی حدیث

میں بہت بڑے حافظ تھے۔ ان کی تصانیف اتنی کثیر اور ضخیم ہیں کہ مجھے معلوم نہیں کہ ان جیسی تصانیف علماء اُمت میں کسی

کی ہوں (تذکرۃ الحفاظ ج ۳) ولہذا یہ کہ ماہنامہ الاسلام دہلی میں ہے کہ محدث ابن جوزی (علیہ الرحمۃ) پچیسویں صدی کے اکابر

ایمان میں ایک عظیم و جلیل منت اور خلیفہ کی حیثیت سے ہوتا ہے۔ آپ کے دستِ حق پرست پر ایک لاکھ سے زائد انسان مائب ہوئے

اس ایک لاکھ سے زائد اسلام کے دامنِ رحمت میں آچکے ہیں۔ (الاسلام ص ۱۴۱ از مولوی سید احمد)

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ | ایک اور روایت درج فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم سے دریافت کیا گیا کہ عالم وجود میں سب سے پہلے
کون سا وجود پیدا کیا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي
خَلَقَ جَمِيعَ الْكَائِنَاتِ ۔

سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور میرے نور سے پھر ساری کائنات کو پیدا فرمایا۔

(المیلاد النبوی ص ۱۲۲، ۱۲۳)

کیا شان احمدی کا عین میں ظہور ہے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
کوئی پیدا نہ ہوتا عالم ایجاد میں سرور نہ ہوتے سرزمین پر سرور عالم اگر پیدا

علامہ عزم بن احمد خرلوقی علیہ الرحمۃ | تحریر فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی خَلَقَ نُورَ نَبِيِّنَا عَلَیْهِ
السَّلَامُ قَبْلَ كُلِّ شَيْءٍ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمارے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نور مبارک ہر چیز سے پہلے پیدا فرمایا۔ (عصیدۃ الشہدۃ ص ۷۷)
از علامہ خرلوقی

علامہ محمد المحدثی الفاسی علیہ الرحمۃ | نے حدیث شریف بیان فرمائی ہے۔ اَوَّلُ مَا خَلَقَ
اللّٰهُ نُورِي وَ مِنْ نُورِي خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۔
(مطالع المسرات ص ۷۷)

علامہ یوسف نبھانی اور شیخ زادہ قدس سرہما | فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و
التسلیم نے اپنے صحابی حضرت جابر بنی
اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا۔

هُوَ نُورُ نَبِيِّكَ يَا جَابِرُ خَلَقَهُ ثُمَّ
خَلَقَ مِنْهُ كُلَّ خَيْرٍ وَ خَلَقَ بَعْدَهُ كُلَّ
شَيْءٍ ۔

اے جابر! تیرے نبی کا نور اللہ تعالیٰ نے سب
سے پہلے پیدا فرمایا پھر اس سے ہر اچھی چیز پیدا کی
اور پھر اس کے بعد اس سے ہر چیز کو پیدا فرمایا۔

(جواہر البحار فی فضل النبی المہار ص ۷۷ شرح قصیدہ بردہ از شیخ زادہ ص ۹۹)

نبی مکرم شیخ معظم خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلیل القدر اور پیارے صحابی

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اپنی اولیت کا ذکر خیر اس انداز سے فرمایا ہے کہ جس سے ہر سلیم الغطرت انسان کے تمام شکوک و شبہات جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولیت سے متعلق ہوں دور ہو جاتے ہیں۔ اس حدیث شریف کو دیگر محدثین کے علاوہ اُستاذ المحدثین عبدالرزاق علیہ الرحمۃ جو کہ امام بخاری علیہ الرحمۃ کے اساتذہ میں سے ہیں نے بھی اپنی تصنیف میں درج فرمایا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ !
 أَخْبِرْنِي عَنْ أَوَّلِ شَيْءٍ خَلَقَهُ اللَّهُ
 تَعَالَى قَبْلَ الْأَشْيَاءِ
 اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے کونسی شے
 کو پیدا فرمایا۔ اس کے متعلق مجھے ارشاد فرمائیے۔

تو آپ نے فرمایا اے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ
 بَيْتِكَ مِنْ نُورِهِ فَجَعَلَ ذَلِكَ النُّورَ
 بَدْوَرٍ بِالنَّقْدَرَةِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى
 وَلَمْ يَكُنْ فِي ذَلِكَ الْوَقْتُ لَوْحٌ وَلَا
 قَلَمٌ وَلَا جَنَّةٌ وَلَا نَارٌ وَلَا مَلَكٌ وَلَا
 سَّمَاءٌ وَلَا أَرْضٌ وَلَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ
 وَلَا جَنٌّ وَلَا إِنْسٌ۔
 بے شک اللہ تعالیٰ نے سب اشیاء سے پہلے
 تیرے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو اپنے نور
 سے پیدا فرمایا اور وہ نور قدرت الہی سے جہاں
 مشیت خداوندی تھی دورہ کرنا رہا۔ جب کہ لوح قلم
 جنت۔ دوزخ۔ فرشتے۔ آسمان۔ زمیں۔ سورج۔
 چاند جن اور انسان کچھ بھی نہ تھے۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو پیدا کرنا چاہا۔

فَسَمَّاهُ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ
 فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنْ
 الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنْ الثَّالِثِ الْعَرْشَ۔
 تو اس نور کے چار حصے کئے پہلے حصہ سے قلم اور
 دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش
 بنایا۔

پھر اُس چوتھے حصے کے چار حصے کئے

فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ
 پس پہلے سے عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور

وَمِنَ الثَّانِي الْكَرْبَىٰ وَفِي الثَّالِثِ
بَاقِي الْمَلَائِكَةِ.

دوسرے سے کرسی اور تیسرے سے باقی ملائکہ کو
پیدا کیا

پھر اس کے چوتھے حصے سے چار حصے کیے۔
فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ السَّمَوَاتِ وَمِنَ
الثَّانِي الْأَرْضَيْنِ وَمِنَ الثَّالِثِ الْجَنَّةَ
وَالنَّارَ.

پس پہلے سے آسمان اور دوسرے سے زمین اور
تیسرے حصے سے جنت اور دوزخ کو پیدا کیا۔

پھر اس کے چوتھے حصے کے چار حصے کیے

فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ نُورَ أَبْصَارِ الْمَوُتِينَ
وَمِنَ الثَّانِي نُورَ قُلُوبِهِمْ وَهِيَ
الْمَعْرِفَةُ بِاللهِ تَعَالَى وَمِنَ الثَّالِثِ
نُورَ أَنْفُسِهِمْ وَهُوَ التَّوْحِيدُ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ.

پس پہلے سے مومنوں کی آنکھوں کا نور دوسرے
سے ان کے دلوں کا نور جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی
معرفت حاصل کرتے ہیں تیسرے حصے سے ان کے
انسان و محبت کا نور اور وہ توحید ہے لا اِلهَ اِلاَّ اللهُ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اس کی تفسیر

مصنف عبدالرزاق، فتاویٰ مدنیہ ص ۱۷۱، زرقانی شریف ص ۱۷۱،
انوار المحمدیہ ص ۱۷۱، عصیدۃ الشہداء ص ۱۷۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۷۱، مدارج النبوت ص ۱۷۱، مطالع المسترشدین ص ۱۷۱
نبی کے نور سے سب کچھ ہوا زیر و زبر پیدا
وجود سرور دین سے وجود ملک ہستی ہے

مندرجہ بالا حدیث شریف لکھ کر واضح الفاظ
میں کہتے ہیں کہ اس حدیث سے نور محمدی کا

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کا فیصلہ

ادل الملق ہونا با ولایت حقیقی ثابت ہوا کیونکہ جن جن اشیاء کی نسبت روایات میں اولیت کا حکم
آیا ہے۔ ان اشیاء کا نور محمدی سے متاخر ہونا اس حدیث میں مخصوص ہے۔ (نثر الطیب ص ۱۷۱ مطبوعہ دیوبند)

لے مولوی ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ مولوی اشرف علی تھانوی شرک و بدعت کی تردید میں جماعت اہل حدیث
کے ہمنوا تھے۔ (انہدال حدیث امرتسر ص ۲۰، جون ۱۹۳۳ء)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | نے اپنے قصیدہ میں اسی لئے لکھا ہے۔

وَقَدْ كَانَ نُورُ اللَّهِ فِيْنَا لَمْ يُتَدِ وَصَصَّامٌ قُلٌّ مِيْرٌ عَلَى كُلِّ نَاكِبٍ

(قصیدہ الطیب انعم ص ۱۱)

شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ | اپنی شہرہ آفاق کتاب مدارج النبوت شریف میں تحریر فرماتے ہیں۔

بدان کہ اول واسطہ صدور کائنات دو واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است صلی اللہ علیہ وسلم چنانچہ در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِيَّ وَ سَائَهُ مَكُونَاتِ عَلَوِيَّ وَ سَفَلِيَّ اِذَا اِلْ نُوْرُوْ اِذَا اِلْ جَوْہِرِ پَاکِ پیداشدہ از ارواح و اشباح و عرش و کرسی و لوح و قلم و بہشت و دوزخ و ملک و فلک و انس و جن و آسمان و زمین و بحار و جبال و اشجار و سائر مخلوقات و در کیفیت صدور ایں کثرت از ال و مدت و بروز و ظہور مخلوقات از ال جوہر عبارات و تغیرات غریب آوردہ اند۔

ترجمہ: یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ اور تخلیق عالم و آدم علیہ السلام کا واسطہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہے جیسا کہ صحیح حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو چیز پیدا فرمائی وہ میرا نور ہے جیسا کہ مکنونات علوی و سفلی آپ ہی کے نور سے ہیں۔ آپ کے جوہر پاک سے ارواح و اشباح، عرش، کرسی، لوح، قلم، جنت، دوزخ، ملک، فلک، انسان، جنات، آسمان، زمین، سمندر، پہاڑ، درخت اور تمام مخلوقات عالم ظہور میں آئیں۔ اور باعتبار کیفیت تمام کثرتوں کا صدور اسی مدت سے ہے اور اسی جوہر پاک سے

لے غیر معتدین کے مستند عالم ابراہیم تیسرے لکھنؤی رقمطراز ہیں کہ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی سے) مجھ عاجز ابراہیم تیسرا کو علم و فضل اللہ خدمتہ علم حدیث اور صاحب کمالات غلامی و باطنی ہونے کی وجہ سے حُسنِ حقیقت ہے۔ آپ کی کچھ ایک تصانیف میرے پاس موجود ہیں جن سے میں بہت سے علمی فوائد حاصل کرتا رہتا ہوں (ماتبع اہل حدیث ص ۱۱۱) غیر متعلی کے جید مولوی محمد صاحب دہلوی کے انہار محمدی مولیٰ میں شیخ کو سنی خاتم المستقیمین علامہ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمۃ الہدی لکھا ہے۔ (انہار محمدی مولیٰ ص ۱۰۵) (ج ۱ ص ۱۰۵)

ساری مخلوقات کا ظہور و بروز ہے۔

(مدارج النبوت ص ۲ جلد ۲)

علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ | اسی مضمون کو اپنے قصیدہ طیب الغرانی مدح سید الانبیاء میں نقلاً بیان کیا ہے۔

وَهُوَ نُورُ الْأَنْوَارِ أَضْلُ الْبَرَائِيَا حَيْثُ لَا آدَمُ وَلَا حَوَاءُ
هُوَ فَردٌ بِاللّٰهِ وَالْكَلُّ مِنْهُ لَيْسَ ثَانٍ هُنَا وَلَيْسَ ثَنَاءُ
مِنْهُ عَرْشٌ وَمِنْهُ فَرْشٌ وَمِنْهُ قَلَمٌ كَاتِبٌ وَلَوْحٌ وَمَاءُ
مِنْهُ كُلُّ الْأَفْلَاقِ كَانَتْ وَمَادَا رَتْ بِهِ وَالذَّوَاتُ وَالْأَسْمَاءُ

(طیب الغرانی مدح سید الانبیاء مطبوعہ مصر)

اس لیے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مجدد دین و ملت نور اللہ مرقدہ نے نذرانہ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھا ہے۔

زمین و زماں تمہارے لیے مکین و مکاں تمہارے لیے
چنیں و چناں تمہارے لیے بنے دو جہاں تمہارے لیے
فرشتے جدم رسول شرم تمام اُمم اسلام کرم
وجود و عدم حدوث و قدم جہاں میں حیاں تمہارے لیے

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ | جن کے اکابرین دیوبندیہ و نجدیہ و ہابیہ بھی عارفِ ربانی عالمِ حقانی کے علاوہ مجدد الف ثانی تسلیم کرتے ہیں۔

اے سروری اسماعیل دہلوی قلیل نے صراطِ مستقیم فارسی ملکِ اپراہم ربانی قیوم زمانی جیسے معزز القاب حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کو لکھ کر اولیاءِ عظام میں شمار کیا ہے۔

مکہ منیٰ جلی جاسمی لکھتے ہیں کہ ایسے پُر آشوب و صاوتِ رفتن عہد میں فاروقی خاندان کا ایک پاک باطن شرف نگاہ عالمِ ربانی اپنے وقت کا سب سے بڑا صوفی حلقہِ علماء میں جید عالمِ دہجد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (اسلامی توحید کو قرآن حکیم کی آیات اور احادیث نبویہ سے نقل بیان کرتا ہے۔ تمام بدعات، منکرات اور الحاد و لادنییت کی جڑ پر ضرب لگاتا ہے۔ وہ نہایت واضح، بیخ اور ستر اسلوب بیان اور لاویز طریقہ ادا کے ساتھ اپنے دوستوں میں پھیلنے لگا ہے۔)

اپنے مکتوبات شریف میں فرماتے ہیں۔ باتیدانست کہ خلق محمدی در رنگ خلق سائر افراد انسانی نیست بلکہ خلق بیچ فردے از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم باوجود نشاء عنصری از نور حق جل و علا مخلوق گشتہ کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام خلقت من نور اللہ و دیگران را این دولت مینرشدہ است۔

ترجمہ، جاننا چاہیے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش دوسرے افراد انسانی کی پیدائش کی طرح نہیں تھی۔ بلکہ جہان کے تمام افراد میں سے کسی فرد کے ساتھ آپ کی پیدائش اور آپ کا وجود انور مناسبت و مشابہت نہیں رکھتا۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام باوجود جسم عنصری رکھنے کے نور حق تعالیٰ سے پیدا ہوئے ہیں۔ جب کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے کسی کو یہ دولت نصیب نہیں ہوئی۔ (مکتوبات شریف ص ۱۹۱ مکتوب ۳۱ دفتر سوم)

دیوبندیوں کے مفسر مولوی اشرف علی تھانوی من نورہ کا مطلب معنی کی وضاحت حدیث شریف کا ترجمہ کرتے ہوئے اس طرح کرتے ہیں کہ (اللہ تعالیٰ نے) نبی کا نور اپنے نور سے نہ بایں معنی کہ نور الہی اس کا مادہ

(بقیہ صفحہ ۱۸۰)
اور طالبان حق کو دین فطرت و اسلام کی ٹھوس اور صحیح تعلیمات کی دعوت دیتا ہے۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱)
حضرت مجذوبہ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کی پرواز بہت بلند ہے۔ وہ اشادوں اور نکتوں میں بڑے بڑے عالی مضامین کو سمجھا دیتے تھے (تعلیمات مجذوبہ ص ۶۵) اسی کتاب میں ایک مقام پر یہ لکھتے ہیں کہ اگر اہل اسلام انصاف سے کام لے کر شیخ مجذوبہ کی تعلیمات کو آویزہ گوش بنائیں تو مسلمانوں کی بہت سی نمایاں دُور ہو سکتی ہیں۔ اور بہت سے خانہ بر انداز مجرٹے ٹٹائے جاسکتے ہیں۔ (تعلیمات مجذوبہ ص ۱۲)

۳۔ اعظمیٰ حضرت عظیم البرکت، مجذوبہ دینی و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ من نورہ کی تشریح کرتے جھٹکتے ہیں کہ جن ذات الہیہ سے پیدا ہونے کے یہ معنی نہیں کہ مساذ اللہ ذات الہی ذات رسالت کے لیے مادہ ہے جیسے انسان ٹھکے سے پیدا ہوا۔ یا عیاذ باللہ ذات الہی کا کوئی حصہ یا کل ذات نبی ہو گیا۔ اللہ عزوجل کھینچے اور مجرٹے ہو کر کسی کے ساتھ ساتھ جو جانے یا کسی شے میں حلول فرمانے سے پاک اور منزہ ہے۔ (صلوٰۃ الصغار فی نور المصطفیٰ ص ۱۲)

تھا بلکہ اپنے نور کے فیض سے پیدا کیا۔

(نشر الطیب ص ۵ مطبوعہ دیوبند)

آدم علیہ السلام سے چودہ ہزار سال پہلے | حضور پر نور نور علی نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

ایک حدیث شریف جس میں احمد مختار صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے اپنی تخلیق کی مدت کے متعلق بھی فرمایا ہے دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ کے علاوہ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی نے بھی نشر الطیب میں نقل کی ہے درج کرتا ہوں۔

حضرت علی بن الحسین (یعنی امام زین العابدین) سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور وہ ان کے جد امجد علی المرتضیٰ شیر خدا مشکل کشا مولائے کل کائنات کرم اللہ وجہہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کُنْتُ نُورًا بَيْنَ يَدَي دَرَجَتِي قَبْلَ خَلْقِ آدَمَ بِأَرْبَعَةِ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ میں آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے سے چودہ ہزار برس پہلے اپنے پروردگار کے حضور میں ایک نور تھا۔

(انوار المہدیہ للنعمانی ص ۹، سیرت حلبیہ ج ۱، زرقانی ج ۱، جواہر البہار ص ۱۷، نشر الطیب ص ۷)

اشرف علی تھانوی کا عقیدہ | دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس حدیث شریف کو درج کر کے اپنے عقیدہ تہذیب دیوبندیوں اور وہابیوں کو

تقرین کرتے ہیں کہ اس عدد (چودہ ہزار برس) میں کم کی نفی ہے۔ زیادتی کی نفی نہیں پس اگر زیادتی کی روایت نظر پر پڑے شبہ نہ کیا جاوے۔ (نشر الطیب ص ۷ مطبوعہ دیوبند)

فاظریضے۔ فقیر اب ایک روایت درج کرتا ہے جس سے میرے آقا و مولیٰ احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات بابرکات کا چودہ ہزار برس سے بھی پہلے موجود ہونا ثابت ہے۔

جبریل امین کی عمر | مدنی تاجدار حبیب کردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ سرور

کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل امین سے پوچھا کَمْ عَمَرْتُ مِنَ السِّبْطِ تَبَارَہِی عَمَرَ کُنْتَ سَالٍ ہُوَ تُو جِبْرِیلُ عَلَیہِ السَّلَامُ نے عرض کیا میں بہت زیادہ تفصیل سے اپنی عمر کا اندازہ نہیں لگا سکتا۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ چوتھے حجاب میں ایک ستارہ تھا۔

يَطْلَعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
مَرَّةً رَأَيْتُهُ اثْنَيْنِ قَسْبَعَيْنِ
أَلْفَ مَرَّةٍ -
وہ ستارہ ہر ستر ہزار سال کے بعد ایک مرتبہ
طلوع ہوتا تھا اور میں نے اس ستارہ کو بہتر ہزار
مرتبہ طلوع ہوتے دیکھا ہے۔

يَهْنُ كَرَحْضُورٍ نُورِ عَلَيْهِ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَالْتِمَاتِ وَالتَّسْلِيمَاتِ نِي فَرَمَايَا -
وَعِدَّةٌ رَبِّي مَجَلَّ جَلَالُهُ أَنَا
ذَالِكَ الْكَوْكَبُ -
یہ سن کر حضور پر نور علیہ افضل الصلوة والتحيات والتسليمات نے فرمایا۔
مجھے اپنے رب کریم جل جلالہ کی عزت کی
قسم ہے کہ وہ ستارہ میں ہی تھا۔

(سیرت حلبیہ ص ۹۴، جواہر البحار ص ۱۷۷، تاریخ کبیر از امام بخاری، تفسیر روح البیان ص ۹۷)
محمد ستر وحدت ہے رمز اس کی خدا جانے
شرعیت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے

مدنی تاجدار کی حقیقت بشر نہیں | مندرجہ بالا مستند روایات مجموعہ سے اظہر من الشمس
ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم علیہ افضل الصلوة والتسليم
کی ذات والاصفات سیدنا آدم علیہ السلام سے بہت پہلے کی ہے۔ لہذا آپ کی حقیقت
بشر نہیں کیونکہ بشریت کی ابتداء سرکار آدم علیہ السلام سے ہوئی ہے۔ اسی لیے آپ کو
ابو البشر کہتے ہیں۔

وسیدہ مصطفیٰ سے لغزش معاف | رحمت عالمیاں محمد مصطفیٰ علیہ التیمۃ والفتار
کے وسیلہ سے سرکار سیدنا آدم علیہ السلام
کی لغزش اللہ کریم نے معاف فرمائی۔ اسی روایت کو محدثین کی ایک جماعت نے اپنی کتب میں
درج فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ
رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب حضرت آدم علیہ السلام سے لغزش سرزد
ہوئی تو انہوں نے عرض کیا یا رب بحق محمد لما عقرت لی اے میرے پروردگار
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے اور وسیلہ سے مجھے معاف فرمادے تو اللہ
تعالیٰ نے فرمایا کَیْفَ عَرَفْتَ مُحَمَّدًا اے آدم علیہ السلام تو نے حضرت محمد صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو کیسے پہچانا؟ تو آدم علیہ السلام نے عرض کیا اِنَّكَ لَمَّا خَلَقْتَنِي

بِيَدِكَ وَنَفَخْتَ فِي مِنْ رُوحِكَ رَفَعْتَ رَأْسِي فَسَرَّأَيْتُ عَلَى قَوَائِمِ الْعَرْشِ
مَكْتُوبًا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَعَلِمْتُ أَنَّكَ لَمْ تَضِفْ إِلَى اسْمِكَ
إِلَّا أَحَبَّ الْخَلْقِ إِلَيْكَ ۱۔ اے ربہ تعالیٰ جب تو نے مجھ کو اپنے دستِ قدرت سے پیدا
فرمایا اور مجھ میں روح پھونکی تو میں نے اپنے سر کو اٹھا کر اوپر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لَا إِلَهَ إِلَّا
اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ لکھا ہوا دیکھا۔ پس اس سے میں نے جان لیا کہ میں جتنی کا نام تو نے اپنے
اسم شریف کے ساتھ ملا کر لکھا ہے۔ وہ تمام مخلوق سے بڑھ کر تجھ کو محبوب ہے۔ تو اللہ کریم نے فرمایا
اے آدم علیہ السلام تو نے سچ کہا قَدْ خَفَضْتُ لَكَ بَعْثُكَ فِي شَكٍّ مِمَّنْ نَفَخْتُ فِيهِ رُوحِي لَمْ يَكُنْ
فَرَادَى ۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ۱۔ اگر محمد مجھے علیہ التحیۃ والتسلیٰ کی ذات نہ ہوتی تو میں تجھے پیدا ہی
نہ فرماتا۔

(خصائص الکبریٰ للسیوطی ج ۱، انوار باحوال المصطفیٰ ص ۱۲، لابن جریری۔ بیان المیلاد النبوی
طبرانی شریف ج ۲، ص ۸۲، مستدرک ج ۱، ابن عساکر ج ۲، شواہد الحق للنجاشی ص ۱۲، انوار المحدثین
ص ۱۹، زرقانی شریف ج ۱، مواہب اللدنیہ ص ۱۸۲، تفسیر عزیزی ص ۱۸۲، افضل الصلوات ص ۱۱)
امام الامامہ کاشف الغمہ سیدنا امام اعظم علیہ الرحمۃ اسی لیے اپنے قصیدہ مبارک میں بارگاہ
مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ : مِنْ ذَلَّةٍ بِكَ فَازَ وَهُوَ أَبَاكَ
آپ وہ ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نے جب آپ کا توسل پکڑا۔ تو وہ اپنی مراد کو پہنچ گئے حالانکہ
وہ بظاہر آپ کے باپ ہیں۔

علامہ عبدالرحمن جامی قدس سرہ انسانی بھی اپنے انداز میں لکھتے ہیں۔

اگر نام محمد را نیاوردے شفیع آدم!
نہ آدم یا فتنے توبہ نہ نوح از غرق نجات!

مولوی اشرف علی تھانوی | کیا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
نام مبارک عرش پر لکھا دیکھا اوصا اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام سے فرمایا اگر محمد نہ ہوتے تو میں

تم کو پیدا نہ کرنا۔

نشر الطیب صلا، مطبوعہ دیوبند

لو لاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ | حدیث قدسی ہے کہ اے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ ہوتے تو میں دنیا کو پیدا نہ فرماتا۔ اس حدیث

شریف کو عظیم المرتبت محدثین کرام علیہم الرحمۃ کے علاوہ دیوبندیوں کے نہایت ہی مستند مولوی ذوالفقار علی دیوبندی نے بھی اپنی شہرہ آفاق کتاب عطر الوردہ میں درج کیا ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ آپ ہی باعث ایجادِ خلق ہیں کہ اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورِیْ وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی مُخَاطِبًا لِاَدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَوْلَا هُوَ مَا خَلَقْتُكَ وَوَرَدَ اَيْضًا لَوْلَا لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ۔
(عطر الوردہ ص ۱۱ دیوبند)

مولوی ذوالفقار علی صاحب ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ اگر وہ (حنور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو دنیا خود عدم سے وجود کی طرف نہ آتی۔ اور موجود نہ ہوتی۔ خلاصہ یہ ہے کہ خود دنیا کا وجود ان در رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہے۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار!

گردہ نہ ہوں عالم نہ ہو گردہ نہ تھے عالم نہ تھا

شیخ الامام قدوة الانام شیخ شرف الدین بوسیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے عرض کیا ہے۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلٰی الدُّنْيَا ضُرُوْرَةً مِّنْ

لَوْلَا هُوَ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

(تفسیر برودہ شریف)

حضرت علامہ ابوالحسنات علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں: اور کیونکر دنیا کی

طرف مزید تیں ایسے نفس نہ کی کو بلا سکتی ہیں کہ اگر وہ نہ ہوتے اور دنیا میں جلوہ افزوی نہ فرماتے

تو دنیا عدم سے منصفہ شہود پر ظاہر نہ ہوتی۔

محمد کی جلوہ نمائی نہ ہوتی تو دہرین میں روشنائی نہ ہوتی

طیب الوردہ ص ۱۱

مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ | نے مکتوبات شریف میں تحریر فرمایا ہے کہ **لَوْلَا لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ**
سُبْحَانَهُ الْخَلْقَ وَلَمَّا أَظْهَرَ التَّوْبِيَّةَ۔ اگر حضور

پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات نے اس عالمِ دنیا میں ظہور نہ فرمانا ہوتا۔ تو اللہ
 سبحانہ مخلوق کو پیدا ہی نہ کرتا۔ اور نہ ہی اپنی ربوبیت کا اظہار فرماتا۔ مکتوبات شریف مد مکتوب نمبر

مولوی ذوالفقار علی دیوبندی | جو کہ طائفہ دیوبندیہ کے جدید عالم اور مدرسہ دیوبند کے چشم و چراغ
 ہیں نے بھی حدیث قدسی اس طرح درج کی ہے۔

لَوْلَا لَمَّا خَلَقْتُ الْإِنْسَانَ وَلَوْلَا لَمَّا أَظْهَرْتُ التَّوْبِيَّةَ
 یعنی اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ نہ
 ہوتے تو میں دنیا کو پیدا ہی نہ فرماتا اور اگر آپ نہ ہوتے
 تو میں اپنی ربوبیت کا ہی اظہار نہ فرماتا۔
 (عطر الوردہ ص ۱ مطبوعہ دیوبند)

گر ارض و سما کی محفل میں لولاک لما کا شور نہ ہو
 یہ رنگ نہ ہو گلزاروں میں یہ نور نہ ہو سیاروں میں

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ | محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے ایک روایت درج فرمائی
 ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو

لے حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکتوبات شریف کے متعلق دیوبند کے ترجمانِ مہفت روزہ تنظیم
 الہدیت (جس کے سرپرست مولوی حافظ عبدالقادر دہلوی تھے) میں درج ہے کہ حضرت مجدد (علیہ الرحمۃ) نے اپنے
 مکتوبات میں توحید و سنت کی ترغیب اور شرک و بدعت کی تردید اور اعمالِ شرکیہ اور بدعتیہ کی جس حد تک سے
 نشان دہی فرمائی ہے یہ انہی کا حصہ ہے۔ اور ایمان اور اعتقاد کی سلامتی کے لیے صحابہ کرام اور علمائے سلف کے تعامل
 کا مہزی اصول پیش فرمایا ہے۔ یہ ہر قسم کے الحاد اور گمراہی کی شناخت کے لیے رہنما بھی ہے اور اس سے بچنے
 کے لیے تریاق بھی ہے۔ (مہفت روزہ تنظیم اہل حدیث ص ۱۲ نومبر ۱۹۵۹ء) مہفت روزہ الاعتصام دہلی کے
 سرپرست داؤد غزنوی (تھے) میں ہے کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات میں علوم و معارف اور عقائد و مہار
 کے خزانے پنہاں ہیں (مہفت روزہ الاعتصام ص ۱ جون ۱۹۵۹ء) مولوی اسماعیل صاحب آف گوہر انوار لکھتے ہیں
 کہ مکتوباتِ علم و حکمت کا اتنا مقدس ذخیرہ ہے جس کی نظیر مسافرین کی تاریخ میں نہیں مل سکتی (تعلیماتِ مجددیہ ص ۱۱)

فرمایا اے آدم علیہ السلام مجھے اپنی عزت اور جلال کی قسم۔

اگر تم جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات
بارکات کے وسیلہ جلیلہ سے تمام آسمان اور زمین
واہوں کی شفاعت کی التجا کرتے تو ہم تب بھی تمہاری
شفاعت کو شرف قبولیت بخشے۔

ریان المیلاد النبوی لابن جوزی ص ۱۸، مواہب اللدنیہ ص ۲۰۲، انوار المہدیہ ص ۹
پیشانی آدم میں نور محمدی | تذکرہ محدثین کے علاوہ امام المفسرین فخر الدین ازی رحمۃ اللہ الباری
نے اس طرح تذکرہ فرمایا ہے۔

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ أُمِرُوا بِالشُّجُورِ
لِأَدَمَ رَاجِلٍ أَنَّ نُورَ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي وَجْهِهِ آدَمَ
بے شک جو ملائکہ کو حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ
کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ وہ اس درجہ سے تھا کہ ان کی
پیشانی مبارک میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا نور مبارک تھا۔

(تفسیر کبیر ص ۱، جواہر البحار ص ۱۸، عصیدۃ الشہدہ ص ۱۸، شرح مقصیدہ از شیخ زادہ ص ۱۸)

زبانِ حال سے کہتے تھے آدم !

جنہیں سجدہ ہوا وہ میں نہیں ہوں !

علامہ ابوالحسن احمد بن عبد البکر علیہ الرحمۃ نور محمدی جو کہ پیشانی محمدی میں
نور محمدی کی تابانی | موجزن تھا۔ اس کی نہایت اور تابانی کا حال درج کرتے ہوئے لکھتے ہیں

كَانَ نُورُ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يُرَى فِي وَجْهِهِ آدَمَ عَلَيْهِ
السَّلَامُ مِثْلَ نُورِ الشَّمْسِ الْمُضِيئَةِ
فِي حَالِ كَوْنِهَا فِي قُبَّةِ الْفَلَكَ وَكَنُورِ
الْقَمَرِ الْمُنِيرِ إِذَا تَجَلَّى فِي حَالِ تَعَالَاهُ
سینہ آدم علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر جو نور
قبۃ الفلک پر سورج کی طرت اور آسمان کے دریاں
چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ وہ ہمارے نبی کریم
علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نور تھا۔ بیشک
اسی نور مبارک سے آسمان اور اس کے

وَسُطَّ السَّمَاءُ وَقَدْ نَارَتْ مِنْ نُورِهِ
السَّمَلُوتُ وَالْمَسَارِقَاتُ وَالْعَرْشُ
وَالْكُورِيُّ - (الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱ مطبوعہ بیروت)

نور محمدی کی تسبیح کی آواز | رأس المحدثین ابن جوزی اور علامہ ابو الحسن احمد البکری نور
اللہ مرقہ ہمارے روایت درج فرماتے ہیں۔

لَمَّا خَلَقَ آدَمَ أَوْدَعَ ذَٰلِكَ النُّورَ
فِي صُلْبِهِ فَسَمِعَ فِي ظَهْرِهِ نَشِيشًا
كَنَشِيشِ الطَّيْرِ - جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو
پیدا فرمایا تو اس نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ
والسلام کو ان کی پشت مبارک میں ودیعت کیا۔

تو انہوں نے اپنی پشت مبارک میں پرندوں کے چھپانے کے مثل آواز سنی۔ تو حضرت آدم
علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کیا کہ یہ کیسی آواز ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

هَٰذَا تَسْبِيحُ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ الَّذِي
أُخْرِجُهُ مِنْ ظَهْرِكَ وَأُودِعُهُ
فِي الْأَصْلَابِ الطَّاهِرَةِ وَالْأَحْسَنِ
الزَّاهِرَةِ - یہ اس خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح کی
آواز مبارک ہے جو تمہاری پشت سے ظاہر
ہوگا اور میں اُسے پاک پشتوں اور پاک عموں
میں ودیعت رکھوں گا۔

ریان المیلاد النبوی ضاء الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱

تیری پشت میں نور رسالت پناہ ہے
سراج انبیاء کا حبیبِ الہ ہے

کنڈھوں کے درمیان نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اجل جلال الملة والدين السيوطي
ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔
بَيْنَ كَتَفَيَّ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ
رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ - حضرت آدم علیہ السلام کے کنڈھوں کے درمیان
محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

(خصائص کبرائے ص ۱۹ مطبوعہ مکہ مکرمہ)

حضرت خوا کی پیدائش | شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب سیدنا آدم علیہ السلام کو جنت میں داخل فرمایا گیا تو انہوں نے اپنی جہنمی رفیق کی خواہش کا اظہار کیا کہ جس سے محبت کریں اور ذکر الہی میں باطنی سکون و قرار پکڑیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نیند غالب کر دی۔ در اس خواب نے از استخوان ضلع یسری خوا آفرید اور اس خواب کی حالت میں ہی ان کی بائیں پسلی سے حضرت خوا علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔ ان کا نام خوا اس لیے رکھا گیا کہ وہ حسی یعنی زندہ سے پیدا کی گئی ہیں۔
(مدارج النبوت ج ۱ ص ۱۶)

حضرت خوا کا مہر | شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی نور اللہ مرقدہ اور دیگر محدثین عظام علیہم الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جب حضرت خوا علیہا السلام کے قریب سیدنا آدم علیہ السلام نے ہونا چاہا تو حضرت خوا نے ان سے مہر طلب کیا۔ آدم علیہ السلام نے دعا کی کہ اے رب! میں ان کو مہر کیا چیز دوں؟ تو ارشاد ہوا۔ اے آدم! میرے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر ہیں مرتبہ درود شریف بھیج دینا تو انہوں نے ایسا ہی کیا۔
(نشر الطیب ص ۱۷۱ اثر علی تھانوی۔ سلوة الاخران لابن جوزی، خصائص الکبریٰ ص ۱۷۱۔
مدارج النبوت فارسی ج ۱ ص ۱۶۱، بیان المیلاد النبوی ص ۱۹۱،
مواہب اللدنیہ ص ۱۷۱، زندقانی شریف ص ۱۷۱، انوار المحمدیہ ص ۱۷۱)

کرامت محمدی | سیدنا آدم علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حضرت خوا سے جب عقد ہو گیا تو حضرت خوا علیہا السلام حضرت شیت علیہ السلام حاملہ ہو گئیں اور نور محمدی ان کے رحم صدف میں منتقل ہو گیا۔ محدث ابن جوزی۔ علامہ قسطلانی، علامہ زرقانی، اور علامہ یوسف نبھانی رحمۃ اللہ علیہم نے روایت درج کی ہے۔

فَلَمَّا حَمَلَتْ حَوَّاءُ شَيْثَ اَنْتَقَلَ عَنْ اَدَمَ اِلَى حَوَّاءَ وَكَانَتْ تَلِدُ فِي كُلِّ بَطْنٍ وَلَدَيْنِ اِلَّا شَيْثًا فَانْهَآ وَلَدَتْهُ وَحْدًا كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ

جب حضرت خوا علیہا السلام اپنے فرزند حضرت شیت علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو وہ نور محمدی صلب آدم علیہ السلام سے بطن خوا میں منتقل ہو گیا۔ جلال اللہ اس سے پہلے ان سے دو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

کتاب الوفا ج ۲، انوار المحمدیہ ضلحہ موہب
اللہ فیہ المیلاد النبوی ضلحہ

بچے ایک ساتھ تولد ہوتے تھے مگر شیت
علیہ السلام ان سے اکیلے پیدا ہوئے۔ یہ حضرت
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور کرامت
کی وجہ سے تھا۔

حضرت حوا کو ملائکہ کی مبارک

جب سرکار سیدنا حوا علیہا السلام حضرت شیت
علیہ السلام حاملہ ہوئیں تو ملائکہ سرکار سیدہ حوا علیہا
السلام کو مبارک اپنے کے لیے ان کے پاس آئے جس کو علامہ ابوالحسن احمد البکری علیہ الرحمۃ
نے اس طرح رقم فرمایا ہے۔

كَانَتْ الْمَلَائِكَةُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
يَأْتُونَ حَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ يُهَيِّئُونَ
لَهَا بِشِيرَتَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمَّا
وَضَعَتْهُ رَأَتْ حَوَاءَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ
نُورَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَفَرَحَتْ بِذَلِكَ وَاسْتَبْشَرَتْ
وَضَرَبَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ
بَيْنَ حَوَاءَ وَبَيْنَ إِبْلِيسَ حِجَابًا
مِّنَ النُّورِ غَلَّظَهُ مَسِيرَةً
خَمْسَمِائَةِ عَامٍ وَطُولُهُ مِثْلُ
ذَلِكَ قَبْلَ وَضْعِهَا بِشِيرَتَ
عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَمَّا بَدَأَ
إِبْلِيسُ لَعْنَهُ اللَّهُ مُجْبُوسًا
بِمَنْ حَوَاءَ عَلَيْهَا السَّلَامُ حَتَّى وَضَعَتْهُ

فرشتے حضرت حوا علیہا السلام کے پاس آئے۔ اور
ان کو شیت علیہ السلام کی مبارک دیتے تھے جب
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت ہوئی تو حضرت
حوا نے ان کی آنکھوں کے درمیان (پیشانی پر) نور
محمد رسول اللہ دیکھا تو وہ بہت خوش ہوئیں اور
ان کو اس کی بشارت بھی دی گئی۔ حضرت جبریل
علیہ السلام نے حضرت حوا اور ابلیس کے درمیان
حضرت شیت علیہ السلام کی ولادت تک ایک
نورانی پردہ جس کا طول اور عرض پانچ پانچ سو سال
کا بعید عرصہ تھا عاکل کر دیا تھا۔ اور اس مدت
کے درمیان ابلیس حضرت حوا پر کسی قسم کا دوسرہ
نہ ڈال سکا۔ یہاں تک کہ حضرت شیت علیہ السلام
کی ولادت باسعادت ہوئی۔

۔ شیت علیہ السلام۔ (الانوار و مصباح السیر والافکار ص ۱۷۷ مطبوعہ بیروت)

پیشانی شیش میں نورِ محمدی کی چمک | جب شیش علیہ السلام پیدا ہوئے تو ان کی پیشانی میں نورِ محمدی تھا۔ اور اُس نور کی نورانیت اور

چمک کا عالم یہ تھا بَلَّغَ سَبِينَ وَالنُّورُ كَيْشُرُقُ مِنْ عَذْرَتِهِ إِلَى اسْتَحْآءِ جِبِ دُہِ بَلَّغَ عَمَرُکَ ہوئے تو اُس وقت بھی اُن کی پیشانی کی نورانیت اور چمک آسمان کی طرف جاتی تھی۔
(الانوار ومصباح السرور والافکار ص ۱)

رأس المحدثین عبدالرحمن بن جوزی رحمۃ اللہ القوی تذا
رقم طراز میں۔

حضرت شیش سے عہد نامہ

جب حضرت آدم علیہ السلام کو اپنے آخری وقت یعنی انتقال کا یقین ہو گیا تو انہوں نے اپنے فرزند ارجمند شیش علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا اے میرے محبت جگر! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا ہے کہ میں اس نورِ مبارک کے بارے میں تم سے عہد لوں کہ جو تمہاری پیشانی مبارک میں جلوہ گر ہے کہ تم اس کو پاکیزہ ترین عورت کی طرف منتقل کرنا۔

فَلَمَّا اتَّقَنَ آدَمُ رِبَا الْمَوْتِ أَحْضَنَ
بَدْرَ وَلَدِهِ سِيشٍ وَقَالَ يَا بُنَيَّ
إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَمَرَنِي
أَنْ أَخْذَ عَلَيْكَ عَهْدًا مِنْ
أَجْلِ هَذَا النُّورِ الَّذِي أَوَى
فِي وَجْهِكَ أَنْ لَا تَضَعَهُ إِلَّا
فِي الْأَطْهَرِينَ مِنَ الْبَشَرِ۔

پھر سیدنا آدم علیہ السلام نے اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں مناجات کی۔ اَللّٰهُمَّ كُنْ لَهُ حَافِظًا وَعَلَيْهِ شَاهِدًا۔ اللہ کریم تو ہی اس نورِ مبارک کا محافظ ہے اس پر گواہ ہے۔ جب حضرت آدم علیہ السلام مناجات سے فارغ ہوئے تو حضرت جبریل علیہ السلام نے ملائکہ کی ایک جماعت کے مجرمٹ میں تشریف لا کر کہا اے آدم علیہ السلام! لَمَّا رَبَّكَ يُخْبِرُكَ السَّلَامَ وَيَأْمُرُكَ أَنْ تَكْتُبَ عَلَى سِيشٍ كِتَابَ الْعَهْدِ بِشَهَادَةِ هَؤُلَاءِ الْمَلَائِكَةِ فَإِنَّهُمْ جَاءُوا مَلَائِكَةَ السَّمَلَاتِ۔

بے شک تمہارا پروردگار تم پر سلام بھیجتا ہے نیز ارشاد فرماتا ہے کہ آپ حضرت شیش علیہ السلام کو ان فرشتوں کی گواہی کے ساتھ ایک عہد نامہ تحریر فرمادیں، کیونکہ یہ ملائکہ آسمان کے

عبادت گزار بندے ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام نے حسب فرمان خداوندی عہد نامہ تحریر کر کے اللہ تعالیٰ اور ان فرشتوں کو گواہ بنایا۔ اس وقت حضرت شیث علیہ السلام کو دو سبز رنگ کے جنتی پلے (جوڑے) جو جبریل امین جنت سے لائے تھے پہنائے و زوجه اللہ بِمَخْوَائِلَةِ اَبْيَضَاءَ كَانَتْ فِي طُولِ خَوَازٍ وَحُسْنِهَا وَجَمَالِهَا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کا بی بی خوارہ بیضا سے جو قد و قامت اور حسن و جمال کے لحاظ سے حضرت خوا علیہا السلام کی مانند تھیں، نکاح کر دیا۔
(بیان المیلاد النبوی ص ۲۰، ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

جب حضرت شیث علیہ السلام کی زوجہ محترمہ حضرت زوجہ شیث کو آسمانی مبارک انوش علیہ السلام سے حاملہ ہوئیں تو آسمان سے وہ

مبارکبادی کی آواز اس طرح سنا کرتی تھیں۔

هَينِيَا لَكَ يَا بَيْضَاءُ قَدْ اسْتَوَدَّ
وَعَلَيْكَ اللَّهُ نُورٌ مُّجَدِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اے بیضا! تمہیں مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے
تمہارے بطن اطہر میں نور محمدی علی صاحبہا
الصلوة والسلام کو ولایت رکھا ہے۔

(بیان المیلاد النبوی لدین جوزی ص ۲۲۔ الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

حضرت انوش سے عہد سکرار سیدنا شیث علیہ السلام نے اپنے بیٹے انوش سے سیدنا آدم علیہ السلام کی طرح اس نور محمدی کی حفاظت کرنے

اور اس کی عظمت کو برقرار رکھنے کا عہد لیا۔ (الانوار و مصباح السمر و الافکار ص ۴۳)

قاری نے حضرات! اسی نور محمدی نے پوری کائنات کو مستفیض فرمایا جسے کہ ابیہار کرام
رسولان عظام نے بھی اسی مبارک نور سے فیض حاصل کیا۔ ملاحظہ ہو۔

انبیاء کرام کا نور محمدی سے مستفیض ہونا دنیا سے علمیت کی بہت بڑی شخصیت علامہ آوسی رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّحَمْرٌ

تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قِيلَ رَأَيْ مَكْتُوبًا عَلَى مَسَاقِ الْعَرَشِ
حضرت آدم علیہ السلام نے عرش معلّٰی کے پائے

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَفَّعَ بِهِ وَإِذَا
أُطْلِقَتِ الْكَلِمَةُ عَلَى عَيْنَيْهِ عَلَيْهِ
السَّلَامُ فَلَتَنُطْلَقَ الْكَلِمَاتُ عَلَى الرُّوحِ
الْأَعْظَمِ وَالْحَبِيبِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا عَيْنُ بَلٍّ وَمَا مُوسَى
بَلٍّ وَمَا الْأَنْبِيَاءُ إِلَّا بَعْضُ مَنْ ظَهَرُوا
الْأَوَارِيزُ وَزَهْرَةٌ مِنْ زِيَاضِ
الْأَوَارِيزِ -

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوا دیکھا، تو
اس اسم مبارک کو شفیع بنایا۔ جب حضرت عیسیٰ
علیہ السلام پر کلمے کا اطلاق ہوا ہے، تو جو روح
اعظم اور حبیب اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان
پر کلمات کا اطلاق کیا گیا ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ
اور موسیٰ علیہ السلام اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام
سب اسی نور اعظم (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) کے
انوار اور اسی باغ کے پھول ہیں۔

(تفسیر روح المعانی ص ۲۱۷، مصنف علامہ محمود آلوسی بغدادی،)

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | جو کہ حبیب کردگار، احمد مختار، مدنی تاجدار، سید
الابرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے چچا جان
میں نے آپ کی شان مقدسہ میں چند اشعار آپ کی خدمت میں پڑھنے کی اعجازت طلب کی
تو شفیع معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر دعائیہ کلمہ
واللہ تعالیٰ آپ کے منہ کو سلامت رکھے، ارشاد فرماتے ہوئے اعجازت مرحمت فرمائی، تو
انہوں نے عرض کیا۔

مُسْتَوْدِعٌ حَيْثُ يَخْصِفُ النُّورُ
أَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَلَا عَلَقٌ
أَنْجَمَ سُرَاوًا أَهْلَهُ الْغُرَفُ
إِذَا مَضَى عَالِمٌ بَدَا طَبَقٌ
فِي صَلْبِهِ أَنْتَ كَيْفَ يَخْتَرِقُ
خَنْدَفٍ عَلِيَاءَ تَحْتَهَا النُّطْقُ
الْأَرْضُ وَضَاعَتْ بِنُورِكَ الْإِفْقُ
وَسُبُلُ التَّرْسَادِ لَخُتَرِقُ

مِنْ قَبْلِهَا طَبَقَتْ فِي الظَّلَالِ وَفِي
ثُمَّ هَبَطَتْ الْبِلَادُ لَا بَشَرُ
بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِينُ وَقَدْ
تَقَلُّ مِنْ صَالِبِ الْهَلِ رَحِمُ
وَرَدَتْ نَارَ الْخَلِيلِ مُسْتَبْرَأُ
يَحْتَمِي أَسْتَوِي بِبَيْتِكَ الْهَيْمُنُ مِنْ
وَأَنْتَ لَمَّا وَلِدْتَ أَشْرَقْتَ
فَتَحَنَّنَ فِي ذَالِكَ الْفَيَاءِ وَفِي النُّورِ

(کتاب الوفا ص ۲۵۔ خصائص الکبریٰ ص ۹۷۔ مواہب اللدنیہ ص ۹۷)

مولوی اشرف علی تھانوی کا ترجمہ اور عقیدہ | دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اور مفتی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے بھی یہ اشعار اپنی کتاب نشر الطیب میں درج کئے ہیں۔ اور ان کا ترجمہ اردو میں درج کیا ہے۔ ہم بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ترجمہ ہی درج کرتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے اور تھانوی صاحب کے عقیدہ کو بھی مد نظر رکھئے۔

ترجمہ۔ زمین پر آنے سے پہلے آپ جنت کے سایہ میں خوشحالی میں تھے۔ اور نیز و ولایت گاہ میں جہاں (جنت کے درختوں کے) پتے اور تلے جوڑے جاتے تھے۔ (یعنی آپ صلب آدم علیہ السلام میں تھے۔ سو قبل نزول الی الارض کے جب وہ جنت کے سایوں میں تھے آپ بھی تھے۔ اور ولایت گاہ سے مراد بھی صلب ہے۔ جیسا کہ اس آیت میں مفسرین نے کہا ہے۔

اور پتے کا جوڑنا اشارہ ہے۔ اس قصہ کی طرف کہ آدم علیہ السلام نے اس منع کئے ہوئے درخت سے کھا لیا اور جنت کا لباس اتر گیا تو درختوں کے پتے ملا کر بدن ڈھانکتے تھے۔ یعنی اس وقت بھی آپ مستودع میں تھے۔ اس کے بعد آپ نے بلاد (یعنی زمین) کی طرف نزول فرمایا۔ اور آپ اس وقت نہ بشر تھے۔ اور نہ مضغہ اور نہ علق (کیونکہ یہ حالتیں جنین ہونے کے بہت قریب کی ہوتی ہیں اور مہبوط کے وقت جنین ہونے کا انتفا ظاہر ہے۔ اور یہ نزول الی الارض بھی بواسطہ آدم علیہ السلام کے ہے۔ غرض آپ نہ بشر تھے نہ مضغہ) بلکہ (صلب آبا میں) محض ایک مادہ مائیدہ تھے۔ کہ وہ مادہ کشتی (نوح) میں سوار تھا۔ اور حالت یہ تھی کہ نسرت اور اس کے ماننے والوں کے بتوں تک طوفان عرق پہنچ رہا تھا۔ (مطلب یہ کہ بواسطہ نوح علیہ السلام کے وہ مادہ راکب کشتی تھا۔ مولانا جامی (علیہ الرحمۃ) نے اسی مضمون کی طرف اشارہ کیا تھا۔)

زجودش گر گشتی راہ مستوح۔ بجودی کے رسیدے کشتی نوح

اور وہ مادہ (اسی طرح واسطہ در واسطہ) ایک صلب سے دوسرے رحم تک نقل ہوتا رہا۔ جب ایک طرح کا عالم گزر جاتا تھا۔ دوسرا طبقہ ظاہر (اور شروع) ہو جاتا تھا (یعنی

وہ مادہ سلسلہ آبار کے مختلف طبقات میں یکے بعد دیگرے منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ اسی سلسلہ میں آپ نے نارِ خلیل میں بھی ورود فرمایا چونکہ آپ ان کی صلب میں نختی تھے تو وہ کیسے جلتے (پھر آگے اسی طرح آپ منتقل ہوتے رہے) یہاں تک کہ آپ کا خاندانی شرف جو کہ آپ کی فضیلت پر) شاہدِ ظاہر ہے۔ اولادِ خندف میں سے ایک ذرہ عالیہ پر جاگزیں ہوا جس کے تحت میں اور حلقے (یعنی دوسرے خاندان مثل درمیانی حلقوں کے) تھے (خندف لقب ہے آپ کے جدِ بعید مدر کہ بن الیاس کی والدہ کا یعنی ان کی اولاد میں سے آپ کے خاندان اور دوسرے خاندانوں میں باہمی وہ نسبت تھی۔ جیسے پہاڑ میں اوپر کی چوٹی اور نیچے کے درمیانی درجوں میں ہوتی ہے۔ اور نطق یعنی اوساط کی قید سے اشارہ اس طرف ہے کہ غیر اولادِ خندف کو ان سب کے سامنے بالکل نشیب کی نسبت درجاتِ جہل کے ساتھ ہے۔) اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہو گئی۔ اور آپ کے نور سے آفاق منور ہو گئے۔ سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ہدایت کے رستوں کو قطع کر رہے ہیں۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

حضرت امام شرف الدین بوہمری

شرف الدین بوہمری اور مولوی ذوالفقار علی دیوبندی کا عقیدہ | جو کہ بارگاہِ نبوی میں مقبول بھی

ہیں۔ بارگاہِ مصطفوی میں عرض کرتے ہیں۔

فَاِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُّوْرِ هَٰذَا بِهَمِّ

وَكُلُّ اٰی اَتَى الزُّسْلُ الْکِرَامُ بِهَا

يُظْهِرُنْ اَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي ظُلْمٍ

فَاِنَّهُ شَمْسٌ فَضْلُ هُمْ كَوَاكِبُهَا

(تفسیر بڑے شریف)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی، حضرت سیدی امام شرف الدین بوہمری علیہ الرحمۃ کے بارگاہِ نبوی میں مقبول ہونے سے متعلق اور اس قصیدہ کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا پسندیدہ ثابت کرتے ہوئے لفظِ قرآن میں کہ صاحبِ قصیدہ (شرف الدین بوہمری) کو مرضِ خلع کا ہو گیا تھا جب کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوئی۔ تو یہ قصیدہ بقصدِ برکتِ تالیف کیا۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ کتاب نے دستِ مبارک پھیر دیا اور فوراً شفا ہو گئی۔

(نشر الطیب ص ۱۰۲ مطبوعہ دیوبند)

ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح دیوبندیوں کی مایہ ناز شخصیت مولوی ذوالفقار علی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ کا بھی اظہار کرتے ہیں۔

اور ہر معجزہ جس کو رسولان کرام لائے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ معجزہ ان کو صرف بدولت حضور پر نور پہنچا ہے، کیونکہ آپ ہی باعثِ ایجادِ خلق ہیں۔ اور اول

وجہ اتصال یہ ہے کہ آپ آفتاب فضل و کمال ہیں۔ اور انبیاء علیہم السلام اس آفتاب کے اقطار و کواکب ہیں۔ پس جیسے قمر بوقت غیوبِ شب شمس استفادہ نور کا شمس سے کر کے شب تاریک کو روشن کرتا ہے۔ اسی طرح انبیاء استفادہ فیوضِ ظاہری و باطنی روح پر فتوح صلی اللہ علیہ وسلم سے کر کے قبل ظہور وجود باوجودِ خلق کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔ اور جب خود رونق بخش دنیا ہوئے تو سب چراغ پیش آفتاب ہو گئے۔ (عطر اللورہ ص ۲۲، ۲۵ مطبوعہ دیوبند)

انہیں اشعار قصیدہ بردہ شریف کی تشریح کرتے ہوئے علامہ عمر بن احمد خرلوتی علیہ الرحمۃ رقمطراز میں۔ اِنْ كُلِّ اٰیٍ وَصَلٍ اِلٰی سَامِرِ

الْاَنْبِيَاءِ فَهُوَ مِنْ نُّوْرِكَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ لِاَنَّ كُلَّ مَا فِي الْكَوْنَيْنِ مِنْ نُّوْرِكَ بے شک جو کچھ بھی کمالات انبیاء کرام علیہم السلام کو ملے ہیں۔ وہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور مبارک کی طفیل میں۔ اور کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ سب آپ کے نور پاک کی بدولت ہے۔

دوسرے مقام پر تحریر فرماتے ہیں کہ اِنْ نُّوْرَ الْاَنْبِيَاءِ اِسْتَدَّ مِنْ نُّوْرِكَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عمیدۃ الشہدہ ص ۱۱)

فرماتے ہیں کہ اِنَّ الْمَكُوْنَاتِ تَكُوْنَتُ بِاَفَاضَةٍ بَيُّضٍ شَيْخ زاوہ علیہ الرحمۃ نُوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي هُوَ الْمُسْتَقْفِضُ

مِنَ النَّفْيِ الْاَوَّلِ فَوْجُوْدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ۔ موجودات میں جو کچھ بھی وجود میں آیا ہے۔ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض سے ہے۔ کیونکہ وجودِ اول آپ کے نور مبارک سے مستفیض ہے۔ اور انبیاء کرام علیہم السلام کا وجود بھی اسی نور سے ہے۔

(شرح شیخ زاوہ بر عاشیہ عمیدۃ الشہدہ ص ۱۱)

اسی مسئلہ بالتفصیل کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ

كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ إِلَى دَبِّهِ مُسْتَجِيرًا
فَادْرَسَتْ عَلَيْهِ وَادْرَسَتْ بِسَبَبِهِ
رَفَعَهُ إِلَيْهِ وَخُوْسُ بِهِ فِي الْفُلْكِ
تَوَسَّلَ وَيُونُسُ فِي الدُّعَا عَلَيْهِ
عَوَّلَ وَالْخَلِيلُ بِهِ تَشَفَّعَ وَ
أَيُّوبُ بِهِ تَضَرَّعَ.

ہر ایک نبی اپنے رب کے حضور (اس نور محمدی
سے) توسل کر کے پناہ مانگتے رہے۔ چنانچہ سیدنا
آدم علیہ السلام کی لغوش انہیں کے وسیلہ سے
قبول ہوئی۔ اور حضرت ادریس علیہ السلام کو انہیں
کی وجہ سے مقام بلند میں دفع کیا گیا۔ حضرت نوح
علیہ السلام نے کشتی میں انہیں کا وسیلہ پکڑا۔ اور
حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی دعا میں اسی وسیلہ
پر اعتماد فرمایا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
انہیں کو شفیع لائے۔ اور حضرت ایوب علیہ السلام
نے اپنی مصیبت اور تکلیف میں آپ ہی کو وسیلہ
ٹھہرایا۔

(المیلاد النبوی ص ۷۷ از محدث ابن جوزی۔)

امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ | امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی بارگاہ شفیع
مجرماں۔ وسیلہ بے کساں، سید مرسلان محمد مصطفیٰ

علیہ التحیۃ والثناء کی بارگاہ عالیہ میں ہدیہ عرض گزار ہیں۔

أَنْتَ الَّذِي تُولَاكَ مَا خُلِقَ أَمْرٌ كَلَّا وَلَا خُلِقَ الْوَارِثُ كَوْلَاكَ

آپ کی وہ مقدس ذات ہے کہ اگر آپ نہ ہوتے تو ہرگز کوئی آدمی پیدا نہ ہوتا۔ اور نہ
کوئی مخلوق پیدا ہوتی اگر آپ نہ ہوتے۔

أَنْتَ الَّذِي مِنْ نُورِكَ الْبَدَأُ الْكَسْبَا وَالشَّمْسُ مُشْرِقَةٌ بِنُورِكَ

آپ کی ذات وہ ذات ہے کہ آپ کے نور سے چاند کو روشن ہے۔ اور سورج آپ
ہی کے نور زیبا سے چمک رہا ہے۔

وَبِكَ الْخَلِيلُ مَعَانِعَا دَتْ نَارُهُ
 آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت خلیلؑ نے دعا مانگی تو آپ کے روشن نور سے آگ ان پر
 ٹھنڈی ہو گئی اور بجھ گئی۔

وَدَعَاكَ الْيُؤُوبُ بِضُرِّ مَسْئِهِ ! فَأَرْسَلَ عَنْهُ الصُّرَّاحِينَ دَعَاكَ
 اور حضرت ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں آپ ہی کو پکارا تو اس پکارنے
 پر ان کی مصیبت دور ہو گئی۔ (قصیدۃ النعمان ص ۲۹)

علامہ عبد الغنی نابلسی علیہ الرحمۃ | کُلُّ شَيْءٍ مِنْ نُورِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 حقیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ میں فرماتے ہیں قَدْ خُلِقَ
 كَمَا وَدَّ بِهِ الْحَدِيثُ الصَّحِيحُ۔ بے شک ہر چیز نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نور
 سے بنائی گئی ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث اس معنی میں وارد ہوئی ہے۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ | حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات کو سراج منیر
 کی صفت سے متصف کرنے کا نقطہ بیان فرماتے ہیں کہ

إِنَّ السِّرَاجَ الْوَاحِدَ يُوقَدُ
 مِنْهُ أَلْفُ سِرَاجٍ وَلَا يَنْقُصُ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ وَقَدْ اتَّفَقَ
 أَهْلُ الظَّاهِرِ وَالشَّهَوْدِ عَلَى أَنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى خَلَقَ جَمِيعَ الْأَنْبِيَاءِ
 مِنْ نُورِ مُحَمَّدٍ وَكَهْ يَنْقُصُ
 مِنْ نُورِهِ شَيْءٌ۔
 بے شک ایک چراغ سے ہزار چراغ روشن کرتے
 جاتے ہیں تو پہلے چراغ کی روشنی میں ذرہ بھر بھی کمی واقع
 نہیں ہوتی، اس حقیقت پر مجاہد اہل ظاہر اور شہود
 کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نور محمد مصطفیٰ
 صلی اللہ علیہ وسلم سے تمام انبیاء کرام علیہ السلام
 کو پیدا فرمایا اور حضور علیہ السلام کے نور مبارک
 میں قطعاً کوئی کمی واقع نہیں ہوئی۔

(روح البیان ص ۱۳۹)

اپنے قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرش والعرش
 شاہ ولی اللہ محدث دہلوی | میں لکھتے ہیں۔

إِذَا مَا آتَوَا نوحًا وَمُوسَىٰ وَإِدْمَا
 وَقَدْ هَالَهُمْ الْبَارُ بِتِلْكَ الصَّعَابِ

فَمَا كَانَ يُعْنِي عَنْهُمْ عِنْدَ هَذَا ۖ
هُنَاكَ رَسُولُ اللَّهِ يَخْوِلُ رَبَّهُ
بَنِي وَلَمْ يَطْفُرْ هُم بِالْمَاءِ رَبِّ
شَفِيعًا وَفَتَا حَالِ بَابِ الْمَوَاقِبِ

(اطیب النغم ص ۳۳ مطبوعہ دہلی)

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی، علامہ قسطلانی اور یوسف نبیانی
نور محمدی کی برتری اور عظمت

برائیکہ اول مخلوقات و واسطہ صدور کائنات و واسطہ خلق عالم و آدم نور محمد است
صلی اللہ علیہ وسلم در اخبار آمدہ است کہ چون مخلوق شد نور آنحضرت و بیرون آمدانہ دے
انوار انبیاء علیہم السلام امر کرو اور اپر و رگارتعالیٰ کہ نظر کند بجانب انوار ایشان پس نظر کرد
آنحضرت و پوشید انوار ایشان را گفتند اے پروردگار ما این کیست کہ پوشید نور دے
انوار ما را گفت اللہ تعالیٰ این نور محمد بن عبد اللہ است اگر آریہ لوے میگردد انم شمارا
انبیاء گفتند ایمان آوردیم یا رب بوسے و بہ نبوت دے پس گفت رب العزت جلی جلالہ
گواہ شدم بر شما۔

ترجمہ :- یہ ایک دائمی اور ابدی حقیقت ہے کہ اول مخلوقات اور ساری کائنات کا ذریعہ
اور تخلیق دنیا اور حضرت آدم علیہم السلام کا واسطہ اور وسیلہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔
احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ جب نور محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔
اور آپ کے نور مبارک سے جملہ انبیاء کرام علیہم السلام کے انوار نکالے گئے۔ تو پروردگار عالم
نے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرمایا کہ ان انوار انبیاء کی طرف نظر فرمائیے۔
جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان پر نظر فرمائی۔ تو آپ کا نور مبارک تمام انوار پر
غالب آگیا۔ اور دوسروں کے نور ماند پڑ گئے۔

یہ انبیاء مرسلین تارے ہیں تم مہر مسبین!

سب جگمگاتے رات بھر چمکے جو تم کوئی نہیں

اس پر وہ عرض کرنے لگے کہ اے ہمارے رستہ یہ نور کس کا ہے؟ جس کے آگے ہمارے

انوار ماند پڑ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ نور محمد بن عبد اللہ کا ہے۔ اگر تم ان پر

اور ان کی نبوت پر ایمان لاؤ گے، تو میں تم کو نبوت سے سرفراز کروں گا۔ تو سب نے عرض کیا، اے رب العزت! ہم ان پر اور ان کی نبوت پر ایمان لائے تو اللہ رب العزت جل جلالہ نے فرمایا میں تم پر گواہ ہوں۔

(مدارج النبوت فارسی ص ۲۱۲، مواہب اللدنیہ، الوار المحمدیہ ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر)

ہے جہاں میں جن کی چمک دمک ہے چین میں جن کی چل چل پھل
وہ ہی اک مدینہ کے چاند میں سب انہیں کے دم کی بہار ہے

مندرجہ بالا مستند حوالہ جات سے روز روشن کی طرح واضح ہے کہ رسولان عظام اور انبیاء کرام علیہم السلام میں جو جو کمالات اور معجزات ہیں وہ سب کے سب حبیب کریم و کار آمدی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نورانیت اور ذات بابرکات کی وجہ ہی سے ہیں۔ ان کو جو کچھ بھی ملا، صدقہ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ملا۔ اسی حقیقت کو اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ نے بیان کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے

حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

جدا نبیارسیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام نے
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی | جب خانہ کعبہ تعمیر کر لیا تو پروردگار عالم کی بارگاہ

میں دعا مانگی۔

اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول
انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے
اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور
انہیں خوب ستھرا فرمادے، بے شک تو ہی ہے
غالب حکمت والا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ
يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ
أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

(پ ۱۵ ع ۱۵)

جس رسول کی بعثت اور تشریف آوری کی ضرورت حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام

محسوس کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں۔ وہ رسول کیوں ہیں؟ وہ ہمارے آقا و مولیٰ

دو عالم تاجدار احمد مختار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس کا تذکرہ خوب محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اس طرح فرمایا ہے اَنَا دَعْوَةُ اَبِي اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِي فِي اَبْنِي اَبِي سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كِي دُعَا كَانْتَجِبَ هُوَ۔ (دلائل النبوت ص ۶۹ از محدث بیہقی)

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا
ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

قاضی منصور پوری

غیر مقلدین کے مشہور و معروف مولوی سلیمان منصور پوری صاحب اسی حقیقت کو اپنے انماز میں لکھتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے بڑے باپ ابراہیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جو قوموں کے باپ ہیں) کی دُعَا کا نتیجہ ہیں۔ جو انہوں نے تعمیر بیت اللہ کے وقت بشمولیت حضرت اسماعیل علیہ السلام مانگی تھی۔ رحمت للعالمین ص ۳۹۸ ج ۲

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی بھی اپنے قصیدے میں لکھتے ہیں۔

وَدَعْوَتِ اِبْرَاهِيْمَ عِنْدَ بَنَائِهِ !
بِمَكَّةَ بَيْتًا فِيْهِ نَيْلُ الرِّغَابِ !

(قصیدۃ الطیب النغم ص ۶)

سرور کون و مکاں، رسول انس و جہاں، مالک زمین و آسمان، محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد اور ولادت با سعادت کی انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی بشارت اور خوشخبری لوگوں کو دی۔ جیسا کہ سرکار سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کی بشارت کا تذکرہ خود اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں اس طرح کیا ہے۔

مُبَشِّرًا بِرَسُولٍ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ اسْمِهِ اَحْمَدُ يَأْخُذُ

لے مولوی داؤد غزنوی کی سرپرستی میں شائع ہونے والا "اعتصام" میں لکھا ہے کہ قاضی منصور پوری کا علم
"تحقیق" تہ بند تھی۔ (اعتصام ص ۳۰۰ کمرہ لاف ص ۱۸۶)

رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت کی تصدیق فرمادی جو کہ اس حدیث شریف سے ثابت ہے۔

أَنَا دَعْوَةٌ أَيْتُ إِبْرَاهِيمَ
وَبَشَارَةٌ عِيسَى
میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں
اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے میری ہی بشارت
دی تھی۔

دلائل النبوت ص ۶۹، ۷۰ - مشکوٰۃ شریف ص - کتاب الوفا ص ۳۶ - طبرانی شریف -
شواہد النبوت للجہانی ص ۸۰ - خصائص الکبریٰ ص ۲۳۱ - شفا شریف ص - جواہر البحار
ص - معارج النبوت ص - اشعة اللمعات ص ۴۴ - سیرت المصطفیٰ ص ۱۲۶ -
مولوی ابراہیم میرسیا لکھنؤ - نشر الطیب ص ۱۲ -

اسی حدیث شریف کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہابی شاعر محال نے لکھا ہے۔

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا

دعائے غلیل اور نوید مسیحا

ناظرین حضرات! باعث تخلیق کائنات، سرور کائنات حضور پر نور نور علی نور
محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسلم کی بشارات کا تذکرہ اللہ
تبارک و تعالیٰ نے اپنی مقدس کتاب قرآن مجید میں فرمایا ہے اور محبوب رب جہاں
سبّاح لامکاں، سید رسلاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وہ
عشاق جنہوں نے کتب سابقہ اور صحائف الہیہ میں پڑھا ہے بیان فرمایا ہے جو
کہ درج کیا جاتا ہے۔

کتاب سابقہ میں نبی آخر الزمان کی نشان

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب سید العالمین رحمت العالمین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ذکر مبارک انجیل کے علاوہ تورات میں بھی فرمایا ہے۔ جیسا کہ قرآن پاک سے بھی ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وہ جو غلامی کریں گے اس رسول بے پڑھے، غیب کی خبریں دینے والے کی جیسے لکھا ہوا پائیں گے۔ اپنے پاس تورات اور انجیل میں وہ انہیں بھلائی کا حکم دے گا۔ اور برائی سے منع فرمائے گا۔ اور مستحرم چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا۔ اور گندی چیزیں ان پر حرام کرے گا۔ اور ان پر سے وہ بوجھ اور گنگے کا پھندے جو ان پر تھے۔ اتارے گا۔

الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ يَأْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ يَجْعَلُ لَهُمُ الْحَبَاتِ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ۚ (پ ۹ س ۱ عراف رکوع ۱۹)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔ اور آپس میں نرم دل، تو انہیں دیکھے کارکوع کرتے اور سجدے میں گرتے، اللہ کا فضل و رضا پاتے ان کی علامت ان کے چہروں میں تھے۔ سجدوں کے نشان سے۔ یہ ان کی صفت توریت میں ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ سَاهُمْ زُكَّاءُ سَجِدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا مِنْهُمَا هُمْ فِيْ وَجُوْهِهِمْ مِّنْ أَشْرَ السُّجُوْدِ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ

یہ حافظ ابن کثیر نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ (فقیر قادری محمد ضیاء اللہ غفرلہ)

دپ ۲۶ ص ۱۴۷ فتح ع ۱۴ اور ان کی صفت انجیل میں۔

احادیث

میں بھی اس امر کا تذکرہ درج ہے کہ تورات میں ہمارے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مقدسہ درج ہے جیسا کہ حضرت عطا بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرو سے سنا۔ اور پوچھا کیا تورات میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ ہیں؟ تو انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم قرآن کریم میں جو اوصاف بیان ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا تورات میں بھی تذکرہ ہے۔ پھر انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا
وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا وَحِزْزًا
لِّلْأُمِّيِّينَ أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي
سَمِعْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ لَيْسَ بِفِطْرٍ
لَّا غَلِيظٍ وَلَا سَحَابٍ فِي الْأَسْوَاقِ
وَلَا يَجْزِي بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةُ وَ
لَكِنْ يَغْفُوا وَيَصْنَعُ وَلَكِنْ
يَقْبِضُهُ اللَّهُ حَتَّى يَفْتِمَ بِهِ
السِّلَّةَ الْعَوَجَاءُ بَانَ يَقُولُوا
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَكَيْفَ تَجِبُ بِهِ أَعْيُنًا
عُمِيًّا وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا

اے نبی ہم نے تم کو شاہد اور بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا۔
آپ ان پڑھوں کے نگہبان ہیں۔ تم میرے بندے اور
رسول ہو۔ میں نے تمہارا نام متوکل رکھا۔ نہ تم بدخلق
ہو نہ سخت مزاج۔ نہ بازاروں میں شور مچانے
والے۔ تم برائی کا بدلہ برائی سے نہ دو گے، بلکہ
خطا کاروں کو معاف کر دو گے۔ خدا اُس وقت تک
ان کو دنیا سے نہ بلاوے گا۔ جب تک کہ ان کی
برکت سے بگڑی ہوئی ملت کو سیدھا نہ کروے
گا۔ یہاں تک کہ لوگ صدق و یقین کے ساتھ
کہنے لگیں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور ان
کے سبب اور طفیل اندھی آنکھیں بینا اور بہرے
کان سننے والے اور پردوں میں لپٹے ہوئے دل
کشادہ ہو جائیں۔

صحیح بخاری - واری شریف ص ۱۴۷ - مشکوٰۃ شریف ص ۱۱۵ - کتاب الوفا ص ۳۸

خصائص الکبریٰ ص ۳۶ - شواہد النبوت ص ۹ - استغاب ص ۵۳

ایک روایت میں جو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں

نے حضرت کعب سے پوچھا کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی توہرات میں کیسے تعریف و سرج ہے۔ تو انہوں نے فرمایا:

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَبْدِي
الْمُخْتَارِ مَوْلِدُهُ بِمَكَّةَ
وَهَجَرَتُهُ بِطَيْبَةَ أُمَّتُهُ
الْعَمَادُونَ اللَّهُ فِي الشَّرَاءِ وَ
الضَّرَاءِ وَفِي كُلِّ مَنَزِلٍ وَ
يُكَبِّرُونَ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ
وَعَاةُ السُّنَنِ يُصَلُّونَ الصَّلَاةَ
إِذَا جَاءَ وَقْتُهَا وَلَوْ كَانُوا أَرَامِسَ
كَنَاسَةٍ وَتَوَكَّرُونَ عَلَى رُؤُسَا
يَهُمْ وَتَوْضُونَ أَطْرَافَهُمْ وَ
أَصَوَاتُهُمْ بِاللَّيْلِ فِي جَوِّ السَّمَاءِ
كَأَصْوَاتِ الْفُجْرِ -

محمد رسول اللہ میرے بندے مختار ہیں۔ ان کی ولادت گاہ مکہ مکرمہ اور ہجرت گاہ طیبہ ہے۔ ان کے اُمتی اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ حمد کرنے والے ہیں۔ وہ خوشی اور غمی میں اور ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کی حمد کریں گے اور ہر بزرگی کے مقام پر اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کریں گے۔ اور نماز کو اس کے وقت پر ادا کرتے رہیں گے خواہ کوڑا کرکٹ کا جگہ پر کیوں نہ ہوں۔ اور اپنے وسطوں پر آواز بند باندھیں گے اور اپنے اطراف کو روشن اور منور رکھیں گے اور رات کو ان کی دھیمی دھیمی اللہ تعالیٰ کے ذکر اور اذکار کی آوازیں آسمانی فضا کو معمور کریں گی۔

(سنن دارمی ص ۱۸۱، خصائص لکبری ص ۲۸، کتاب الوفا ص ۳۸، مشکوٰۃ شریف ص ۱۸، شواہد النبوت ص ۹)

مولوی اکبر شاہ نجیب آبادی | جو کہ مشہور و معروف مؤرخ ہیں۔ اپنی شہرہ آفاق کتاب حجۃ الاسلام کے باب چہارم میں آنحضرت صلی

اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیاں کی سُرخ دے کر لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق گذشتہ انبیاء بالخصوص اُن انبیاء نے جن کے ماننے والے عرب اور شام کے ملکوں میں آباد تھے۔ صاف الفاظ میں اپنی اُمتوں کو خوشخبریاں سُنادی تھیں کہ ہمارے بعد ایک کامل نبی ملک عرب میں مبعوث ہونے والا ہے۔ اُن انبیاء کے لئے ہوئے مخالف اور اُن کے کلمات طینات تمام و کمال تو موجود اور محفوظ نہیں تاہم اُن کے محرف و مبدل مخالف ناقص و ناتمام حالات میں جو ہم تک پہنچ سکے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئیوں کا ایک

معقول حصہ موجود ہے۔ اور ان کے ماننے والے آپ کے منتظر تھے۔ اسی لیے نبوت سے
ذی علم اور سمجھ دار اہل کتاب خلوص اور نیک طبعی سے متصف تھے۔ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم کے دعویٰ نبوت کو سنتے ہی آپ پر ایمان لے آئے تھے۔

کتب تاریخ و سیر میں بالتفصیل یہ حالات مذکور ہیں کہ اکثر علمائے یہود و نصاریٰ کو صحف
صاہفہ کی مندرجہ پیشین گوئیوں کی بنا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش اور بعثت کا زمانہ معلوم
تھا۔ آپ کے خاندان میں نبی آخر الزمان پیدا ہونے چاہئیں۔ آپ کی عمر بارہ سال کی تھی کہ آپ
کو اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ شام کا سفر پیش آیا۔ وہاں ایک نصرانی عالم بحیرہ اہلب نے آپ

کو دیکھ کر ابوطالب سے کہا کہ اپنے بھتیجے کی بڑی خبر داری رکھو یہ نبی آخر الزمان ہو گا۔ میں نے کتب
سماویہ میں نبی آخر الزمان کے جو علامات دیکھے ہیں۔ وہ سب کے سب اس میں موجود ہیں۔

یہودی اس کی جان کے دشمن ہو جائیں گے۔ دوسری مرتبہ آپ پچیس سال کی عمر میں دوبارہ
تشریف لے گئے تو وہاں نسطور اہلب نے آپ کو بغور دیکھا اور پھر کتب سماویہ اور اپنے قدیمی
نوشتے نکال کر مطالعہ کیے اور آپ کے ہمراہی قافلہ والوں سے کہا کہ یہ شخص نبی آخر الزمان ہونے
والا ہے۔ کیونکہ ہمارے نوشتوں میں کتب سماویہ کی بنا پر جو جو علامات خاتم الانبیاء کی
نسبت مندرج ہیں۔ وہ تمام خط و خال اس شخص میں موجود ہیں۔ پھر ابتدائی وحی نازل ہونے
کے بعد حضرت خدیجۃ الکبریٰ کے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل نے جو بہت بڑے عالم تھے۔ آپ
کی نسبت کہا کہ آپ نبی آخر الزمان ہیں۔ حضرت سلمان فارسی ابتداً مجوسی تھے اُس مذہب سے
بیزار ہو کر یہودی مذہب اختیار کیا۔ لیکن یہودیت میں بھی تسکین قلب مینر نہ ہوتی چنانچہ یہودی
مذہب چھوڑ کر عیسائی بن گئے۔ ان مذاہب میں انہوں نے نبی آخر الزماں کی پیشگوئیاں دیکھیں
جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے
انہی پیشین گوئیوں کی بنا پر آپ کو نبی آخر الزماں مانا اور صدقِ دل سے آپ پر ایمان لائے۔

نخاشی بادشاہ حبش نے بھی صحفِ قدیمہ کی پیشگوئیوں کے موافق پاک آپ کو نبی آخر الزماں تسلیم
کیا اور مسلمان ہوا۔ کعبہ کے اہتمام میں قیصرِ روم یعنی ہرقل کے پاس جبکہ وہ بیت المقدس میں
آیا ہوا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط پہنچا کہ مسلمان ہو جاؤ۔ تو اُس نے بھی صحفِ انبیاء

کی پیشگوئیوں سے واقف ہونے کے سبب آپ کے دعوائے نبوت کی تصدیق کی گواہی قاعدہ اسلام قبول نہ کر سکا۔ (حجۃ الاسلام مختار ۱۰۹ مطبوعہ بجنور)

مولوی بدیع عالم دیوبندی | دیوبندی حضرات کے مشہور و معروف مولوی بدیع عالم صاحب قرآنی آیات لکھ کر ان کا خلاصہ اس طرح لکھتے ہیں کہ خلاصہ

یہ کہ آیات بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ تورات و انجیل میں آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی ذات آپ کا نام مبارک اور آپ کی خاص خاص صفات کا نقشہ اتنا مکمل کھینچ دیا گیا تھا کہ اہل کتاب اگر آپ کی صورت دیکھنا چاہیں تو ان کے آئینہ میں صاف صاف دیکھ سکتے تھے۔ اتنی صاف کہ آپ کی معرفت کو اگر بیٹوں کی معرفت سے تعبیر کیا جائے تو بجا ہے۔ شاید قرآنی لفظ عجد و نفعہ مکتوباً میں بھی اس طرف کچھ اشارہ نکلتا ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ حافظ ابن کثیر (علیہ الرحمۃ) نے نصرانی بادشاہوں کے پاس آپ کی تصاویر موجود ہونے کی روایت اسی آیت کی تفسیر میں نقل فرمائی ہے۔ اور اس پر معتبر ہونے کا حکم بھی نقل کیا ہے۔ تفاسیر میں منقول ہے کہ جب کسی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد یہ سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تم کو فی الواقع اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی۔ تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کی والدہ کے بیان پر ہوتا ہے جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی جس میں شک و تردد کی کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔

آپ کے اسی سابق تعارف کی بنا کہ کتب سیر و تاریخ سے اہل کتاب کا آپ کا منتظر رہنا بلکہ معین وقت پر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہونا بھی ثابت ہے۔ اور آپ کے اسی تعارف کی وجہ سے ظہور قدسی سے قبل اہل کتاب میں بڑی گرما گرمی سے آپ کا چرچا تھا۔ بلکہ ایک دوسرے سے مقابلے کے وقت آپ کے ساتھ مل کر دوسروں کو جنگ کی دھمکیاں دینا بھی ثابت ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۲)

ابراہیم میر | غیر مقلدین و دہائی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی اس حقیقت کا اقرار کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ کتب سابقہ میں آپ کا مولد (جائے ولادت) آپ کا وطن و مسکن آپ کا ہجر (ہجرت گاہ) آپ کے جنگی اور اسلامی کارنامے آپ کے معجزات و برکات آپ کے

صحیحہ کے نمایاں علامات و نشانات غرض سب کچھ نہایت وضاحت سے مکتوب و مذکور ہے۔ اور باوجود عہد بعہد کی تحریفات لفظیہ و معنویہ کے ان جوابہر ریزوں پر پردہ نہ پڑ سکا۔ اور آپ کے معجزات ظہورِ قدسی کے نور نے ان تحریفات کی ظلمتوں کو دور کر دیا۔ جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی وحی سے بنی اسرائیل کو آپ کی بشارت سنائی یہودی برابر آپ کے ظہور کے منتظر رہے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ کے ظہور پر یہودی آپ کو چھتے ہیں۔ کیا تو ایلیاہ ہے۔ حضرت یحییٰ جواب دیتے کہ نہیں۔ پھر وہ پوچھتے ہیں کیا تو مسیح ہے؟ آپ فرماتے ہیں کہ نہیں۔ وہ پھر پوچھتے ہیں کیا تو وہ نبی ہے؟ آپ کہتے ہیں نہیں (نیل یوحنا باب اول) وہ نبی سے یہود کی مراد وہی نبی موعود نبی آخر الزمان تھا۔ جس کی بشارت حضرت موسیٰ نے ان کو سنائی تھی۔ (استنبات باب دس ۱۸)

جب آپ طائف کے تبلیغی سفر سے واپس پھرے تو راستے میں جنات کا ایک ٹورہ آپ کی قرأتِ قرآن سن کر مسلمان ہو گیا۔ انہوں نے اپنی قوم کے پاس جا کر کہا اِنَّا سَمِعْنَا كِتَابًا اُنْزِلَ مِنْ بَعْدِ مُوسٰی (الاحقاف ۲۹) یعنی ہم نے کتاب سنی جو موسیٰ علیہ السلام کے بعد اتاری گئی ہے۔ انہوں نے من بعد موسیٰ اس لیے کہا کہ وہ اُمتِ موسویہ میں سے تھے۔ حاصلِ کلام یہ کہ ظہورِ قدسی سے پہلے یہود و نصاریٰ ہر دو قومیں آپ کے ظہور کی منتظر تھیں۔ (شیر المصطفیٰ ص ۱۳۹ تا ۱۴۱ ج ۱)

ابن قسیم | دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابیوں کے مجدد ابن قسیم نے بھی لکھا ہے کہ اہل کتاب کے علماء کا بھی یہی نظریہ ہے کہ تورات میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد ہی مذکور ہے۔

(زاد المعاد اردو مسج)

قارئین حضرات :- اللہ تبارک و تعالیٰ کے قرآن پاک سے اس حقیقت کا ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ سرور کون و مکان، سیاح لامکان، سردر مریاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التثاریک کے وسیلہ سے نفع، فائدہ اور فتوحات حاصل کرتے تھے اور ان کے منتظر تھے۔ اللہ کریم قرآن کریم میں اس کا تذکرہ فرماتا ہے۔

اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ تو جب تشریف لایا ان کے پاس وہ جانا پہچانا اُس سے منکر ہو بیٹھے۔

وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى
الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَمَّا جَاءَهُمْ
عَرَفُوا كَفَرًا وَاُولَٰئِكَ

عَرَفُوا كَفَرًا وَاُولَٰئِكَ (پ ۱۱)

اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مستند مفسرین کرام علیہم الرحمۃ نے کربودی کی کس طرح دُعا مانگتے تھے
درج کیا ہے جو پیش کرتا ہوں۔

اللَّهُمَّ انصُرْنَا يَا نَبِيَّ الْمُبْعُوثِ
فِي آخِرِ الزَّمَانِ الَّذِي نَجِدُ نَعْتَهُ
وَصِفَتَهُ فِي التَّوْرَةِ۔

اے اللہ ہماری مدد فرما اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
کے وسیلہ سے جو آخر زمانہ میں بھیجے جاتے ہیں۔
جس کی نعت اور صفت ہم توراۃ میں پاتے ہیں۔

(تفسیر جلالین ص ۱۴۱، تفسیر فیثا پوری ص ۲۲ ج ۱، سراج المیزان ص ۱۰۰، مدارک مشکج، ابوالسعود ص ۹۲ ج ۱، جامع البیان ص ۱۴۱)
علامہ فخر الدین ازلی علیہ رحمۃ اللہ الباری فرماتے ہیں کہ

اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا وَانصُرْنَا
يَا نَبِيَّ الْأُمِّيِّ۔ (تفسیر کبیر ص ۲۲ ج ۱)

اے اللہ تعالیٰ نبی اُمی صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے
ہم کو فتح عطا فرما اور ہماری مدد فرما۔

امام ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ یہودی یوں دُعا کرتے تھے کہ

اللَّهُمَّ ابْعَثْ لَنَا هَذَا النَّبِيَّ
يَحْكُمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ النَّاسِ
يَسْتَفْتَحُونَ يَسْتَنْصِرُونَ
بِهِ عَلَى النَّاسِ۔

اے اللہ اس نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام
کو مبعوث فرما جو ہمارے اور لوگوں کے درمیان
فیصلہ فرمائے۔ اور وہ لوگ آپ کے وسیلہ سے لوگوں
پر فتح اور مدد طلب کرتے تھے۔ (ابن جریر ص ۲۳ ج ۱)

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ اس طرح دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ ابْعَثْ هَذَا النَّبِيَّ الَّذِي
نَجِدُهُ مَكْتُوبًا عِنْدَنَا حَتَّى يُعَذِّبَ
الْمُشْرِكِينَ وَيَقْتُلَهُمْ۔ (تفسیر ابن جریر ص ۱۱)

اے اللہ اُس نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
فرما جس کا ذکر مبارک ہم تورات میں پاتے ہیں۔
تا کہ وہ مشرکوں کو عذاب دے اور قتل کرے۔

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید المفسرین عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے
ہیں کہ یہودی یوں دُعا مانگتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَنْصِرُكَ بِحَقِّ النَّبِيِّ
الْأُمِّيِّ أَنْ تَنْصُرَنَا عَلَيْهِمْ۔
(تفسیر وزر منشور)

اے اللہ تعالیٰ ہم تجھ سے نبی اُمی کے وسیلہ سے
دُعا کرتے ہیں کہ تو ہم کو ان مشرکین پر فتح دے
کر مدد فرما۔

محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ بھی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان نقل فرماتے ہیں کہ

اِنَّ يَهُودَ كَانُوا يَسْتَفْتِعُونَ عَلِيَّ
الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ بِرَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَبْعَثِهِ

بے شک یہود اوس و خزرج قبیلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پہلے آپ کے وسیلے سے رفع طلب کرتے تھے۔ (کتاب الفرائض)

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی آیت شریفہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ

كَانَتْ يَهُودُ تَسْتَفْتِعُ مُحَمَّدًا صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُفَّارِ
الْعَرَبِ كَانُوا يَقُولُونَ اللَّهُمَّ
ابْعَثِ النَّبِيَّ الَّذِي نَعْبُدُكَ فِي
الشُّوَارَةِ مَعَهُمْ وَنَقْتُلُهُمْ (کتاب الفرائض)

یہود کفار عرب پر حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے رفع طلب کرتے تھے۔ وہ یہ کہا کرتے تھے۔ اے اللہ تھالے اس نبی کو مبعوث فرما جس کی تعریف ہم تو رات میں پاتے ہیں تاکہ ہم ان کی شورا سے مخلص ہو سکیں اور ان کو قتل کریں۔

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ابو نعیم بیہقی اور حاکم نے اسناد صحیحہ

اور طریق مقدرہ کے ساتھ روایت کی ہے۔ کہ مدینہ منورہ اور خیبر کے یہودی جب مشرک عرب

بنی اسد اور بنی غطفان جیسے۔ غدرہ کے ساتھ مقابلہ کرتے اور جنگ میں شکست کھا جاتے تو وہ

اپنی یہودی علماء کے پاس آتے تو ان یہودیوں علماء نے ان کو رفع و نصرت کے لیے یہ دعا رکھائی۔

اَللّٰهُمَّ وَبِنَا اِنَّا نَسْأَلُكَ بِحَقِّ اَحْمَدَ

النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِي وَعَدْتَنَا اَنْ

تُخْرِجَهُ لَنَا فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَ

بِكِتَابِكَ الَّذِي تُنْزِلُ عَلَيْهِ

اٰخِرَ مَا يَنْزِلُ اَنْ تُنْصِرَنَا

عَلَى اَعْدَانَا۔ (تفسیر عزیزی ص ۱۲۱) کو ہمارے دشمنوں پر رفع و نصرت عطا فرما۔

دیوبندیوں کے مقتدر مولوی شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قرآن کے اُترنے سے پہلے

جب یہودی کافروں سے مغلوب ہوتے تو خدا سے دعا مانگتے کہ ہم کو نبی آخر الزماں اور جو کتاب

ان پر نازل ہوگی۔ ان کے طفیل سے کافروں پر غلبہ عطا فرما۔ (تفسیر عثمانی ص ۲۲ برساتیہ قرآن پاک تاج کمپنی)
 فرالوہابیہ مولوی ابراہیم میرسیا لکھوٹی اس آیت کے تحت ہی لکھتے ہیں کہ (اس آیت) میں
 اہل کتاب کی اسی حالت کا ذکر ہے۔ اور اس وجہ سے خدا تعالیٰ ان کو طرم گردانا ہے کہ آپ کے
 ظہور سے پہلے تو وہ دُعا میں مانگتے تھے کہ خداوند اہم کو نبی آخر الزمان کی برکت سے کنارہ فتح
 بخش لیکن جب وہ نبی آگیا اور انہوں نے اُسے آثار اور علامات سے پہچان لیا تو وہ کافر ہو گئے تھے۔
 (سیرت المصطفیٰ ص ۱۱ ج ۱)

سزاوار لوہابیہ مولوی ثناء اللہ امرتسری اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ
 وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا بِالنَّبِيِّ آخِرِ الزَّمَانِ
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔ اور وہ کافروں پر فتح مانگتے تھے۔ نبی آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کے وسیع سے۔ (تفسیر القرآن بکلام الزمان ص ۱۲)
 شیخ الوہابیہ حافظ محمد صاحب لکھو کے والے لکھتے ہیں کہ

تے آہے استغیث پیش یہودی طلب فتح کرے
 جو یارب وہ اسان فتح انہاں پر صرت اس نبی سے
 تا فتح انہاں تہوں طہی وچ معام لکھ و سیا یا
 آپر انہاں جو کافر ہوئے بد تنہاں شر و طہی
 جو وچ زمانے آخر جدی صفت تو ات پر صنے
 تے اہل شرک نوں کہن یہودی وقت نبی سن آیا
 (تفسیر محمدی ص ۱۱ ج ۱)

مولوی محمد علی کاندھلوی | جو کہ دیوبندی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں لکھتے ہیں کہ مدینہ منورہ والے
 اس بات سے گواہ تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف
 آوری سے پہلے یہودی آنے والے نبی کے منتظر تھے۔ ابن اسحاق، ابن سعد، مسند احمد، تاریخ
 بخاری مستدرک حاکم، دلائل یسعی، معجم طبرانی اور دلائل ابو نعیم میں متعدد روایتیں ایسی ہیں جن سے
 مجموعی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے پہلے مدینہ کے یہودیوں
 میں ایک آنے والے پیغمبر کے جلد ظاہر ہونے کے چرچے رہا کرتے۔ اور ان ہی کے سن سن
 کر اوس و خرورج کے کانوں میں پیغمبر کی آمد کی خبر پڑی ہوئی تھی۔ اور اکثروں کے لیے یہ خبر بدلتی
 کا باعث بنی۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی تفسیر فتح العزیز المشہور تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں کہ 'بودند' ایسے یودیوں قبل از نزول اس کتاب معترف و مقربہ نبوت اس شخص و بزرگی اور جمع انبیاء زیر ا کہ در وقت جنگ و خوف شکست بر خود طلب فتح و نصرت میکردند از جناب الہی بنام اس پیغمبر و میدانستند کہ نام ادا یافتہ برکت دارد کہ بسبب ذکر آن و توسلے بآن فتح و نصرت حاصل میشود گویا نام اس پیغمبر را مقوی و ناصر جمیع پیغمبران میدانستند و نیز یقین میکردند کہ اس پیغمبر در کافر کشی و ازالہ ادیان باطلہ بآن مرتبہ رسیدہ است کہ نام او حکم شکر جبار دارد۔ یہودی اس کتاب قرآنی پاک کے نازل ہونے سے پہلے ہی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تمام انبیاء پر بزرگی کا اقرار کرتے تھے اس لیے وہ لڑائی میں شکست کے خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی جناب سے اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے فتح اور نصرت طلب کرتے تھے۔ اور یہ جانتے تھے کہ آپ کا نام نامی اسم گرامی اس قدر بابرکت ہے کہ اس کے ذکر اور توسل سے فتح اور نصرت حاصل ہوتی ہے۔ آپ کا نام مبارک تمام پیغمبروں پر مقوی اور مددگار جانتے تھے۔ اور ان کا اس پر بھی یقین تھا کہ کافر کشی اور باطل دینوں کو ختم کرنے کے لیے آپ کا نام مبارک ایک شکر جبار کے قائم مقام ہے۔ (تفسیر عزیزی ج ۱ ص ۲۱۱)

شیخ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ حقیقت یہ ہے کہ یہود سے بڑھ کر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی حقیقت اور آپ کے احوال و اوصاف سے دانا اور شناسا اور کوئی قوم نہ تھی۔ کیوں کہ ان کے پاس آسمانی کتابیں اور حضور کے اوصاف و احوال موجود تھے جنہیں یہ پر لٹھا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت و رسالت اور آپ کی تشریف آوری کے منظر را کرتے تھے۔ ان کے آباؤ مرتے وقت اپنے بیٹوں کو وصیت کرتے اور بشارت دیا کرتے اور نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود گرامی کی خبریں دیا کرتے تھے۔ جیسا کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔ یَعْرِفُونَهُ كَمَا يَعْرِفُونَ آبَاءَهُمْ۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔ چونکہ باپوں کو اپنے بیٹوں کے بارے میں علم یقینی اور شہودی ہوتا ہے۔ اس لیے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت اور پہچان کو ان کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۷۵ ج ۲)

شاہ احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ القوی | نے اپنی کتاب مستطاب ختم النبوة میں ایک روایت درج فرمائی ہے کہ ابن عساکر حضرت

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہیں قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُسَمِّي فِي الْمَلَأِجِمِ وَالْقَدِيحَةِ أَحْمَدَ وَ مُحَمَّدَ وَالْمَأْجِي وَالْمُقَفِي وَ نَبِيَّ الْمَلَأِجِمِ وَ حِطَّائِيَّ وَ فَارَ قَلِيْطَ وَ مَا ذَ مَا ذَ اُكَلِ كِتَابُوْنَ فِي نَبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْ يَهَامَ تَحْتَهُ أَحْمَدُ، مُحَمَّدٌ، مَا حِي كَفَرُوْا شَرَكُ كُوْشَانِي وَ اَلِي، مَقْفِي سَبِيْغِيُوْنَ سِي سِي سِي تَشْرِيفَ لَانِي وَ اَلِي نَبِي الْمَلَأِجِمِ جِهَادُوْنَ كِي سَبِيْغِيُوْنَ حِطَّائِي حَرَمِ اَلِي كِي حِمَائِي، فَارَ قَلِيْطَ حَقِ كُوْ بَاطِلِ سِي جِدَا كَرْنِي وَ اَلِي، مَا ذَ مَا ذَ سَقَرِي سِي كِي زِي صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. (ختم النبوة ص ۱۷)

مولوی شہار احمد قسری | جو کہ سردار الوداد ہیں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جن لوگوں کو ہم (خدا) نے تجھ سے پہلے آسمانی کتاب دی ہے۔ یعنی یہود و نصاریٰ میں سے نیک لوگ وہ بھی اس نئی تعلیم اور اس تعلیم کے پہنچانے والے نئے رسول کو یوں پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہیں۔

(تفسیر ثنائی ص ۱۷۱ سورۃ الانعام مطبوعہ امرتسر)

علامہ صدیق الدین علی فرماتے ہیں کہ

أَهْلُ الْكِتَابِ كَانُوا يَعْرِفُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ. اہل کتاب کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان اس طرح تھی جیسے کہ اپنے بیٹوں کی۔

(شرح الطحاوی فی التفسیر السلفیہ ص ۱۷۱ مطبوعہ ریاض)

دیوبندیوں کے مقتدر رہنما، انور شاہ کشمیری کے شاگرد مولوی بدیع عالم صاحب اسی کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ تقاضیوں میں منقول ہے کہ جب کہی نصرانی سے مسلمان ہونے کے بعد سوال کیا گیا کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت کوئی الراج اولاد کی سی ہی معرفت حاصل تھی تو انہوں نے جواب دیا بلکہ اپنی اولاد سے بھی بڑھ کر کیونکہ اپنی اولاد کا یقین تو ہم کو صرف ایک عورت یعنی اس کے والدہ کے بیان پر ہوتا ہے۔ جس کی دیانت اور صداقت میں شبہ کی گنجائش نکل سکتی ہے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت تو ہم کو ان صحف سماویہ کے ذریعہ سے حاصل تھی جس میں شک و تردد کی

کوئی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)

ابھی لکھتے ہیں کہ

مولوی بدیع عالم | نہ دائم آن گل رعنا چہ رنگ بود کہ مرغ ہر چہ گفت گوئے او دارد
آپ کی بعثت سے قبل کتب سابقہ میں آپ کا تعارف اتنی وضاحت اور تفصیل کے ساتھ مذکور ہو چکا
تھا وہ شاہانِ تحتِ نشیں ہوں یا راہبین گوشہ نشین۔ آپ کی تشریف آوری کے بعد کسی کے لیے بھی
آپ کے انکار کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہی تھی۔ اہل کتاب اس کو چھپانے کی ہزار کوشش کرتے
مگر چھپانہ سکتے تھے۔ اسی بنا پر قرآن کریم نے سبجا ان کو قائل کیا ہے۔ اور اس تعارف کے کما ن و
تحریف کا مجرم قرار دیا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)

ابن تیمیہ | جو کہ دیوبندیوں اور دہلیویوں کے مجدد ہیں۔ انہوں نے بھی لکھا ہے کہ آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کے متعلق سو مقامات سے بھی زیادہ بشارات موجود ہیں۔ مولوی بدیع عالم
ابن تیمیہ کی یہ عبارت درج کر کے لکھتے ہیں کہ ان بشارات کا تھوڑا سا تفصیلی تذکرہ ابن تیمیہ نے اپنی
کتاب الجواب الصیح میں بھی لکھا ہے۔ (ترجمان السنۃ ج ۴)
قاری خیر کرام:۔ اب آپ کے سامنے موجودہ محرف شدہ تورات میں بھی سرکارِ دو عالم میں صلوات
تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ ستودہ صفات کے متعلق جو پیشگوئیاں ہیں وہ درج کی جاتی ہیں۔ پڑھئے
اور محبوبِ ربِ اعلا کی عظمت و رفعت شان و شوکت کو ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ تورات میں نبی آخر الزمان کی نشانی

سب کانہی تورات سفر سیدائش کے باب ۴۹ کی ان آیات میں ہے کہ (۱۱) اور یعقوب نے اپنے
بیٹوں کو یہ کہہ کر بلوایا کہ تم سب جمع ہو جاؤ تاکہ میں تم کو بتاؤں کہ آخری دنوں میں تم پر کیا کیا گزرے گا۔ (۱۲) اے
یعقوب کے بیٹے جمع ہو کر سنو۔ اور اپنے باپ اسرائیل کی طرف کان لگاؤ۔ (۱۳) یہود اُسے سلطنت نہیں چھوڑے گی
اور نہ اُس کی نسل سے حکومت کا عصا موقوف ہوگا۔ جب تک شیوہ نہ آئے۔ اور قومیں اس کی مطیع ہوں
گی۔ (پیدائش باب ۴۹)

مسلمانوں کے نزدیک شیوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لقب ہے۔ نصاریٰ حضرت عیسیٰ علیہ

اسلام کا لقب قرار دیتے ہیں مگر نصاریٰ کا یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ پیدائش کے آیات سے واضح ہے کہ شیوہ یہوداہ کی نسل سے نہیں ہوگا کیونکہ شیوہ کی آمد اور تشریف آوری سے نسل یہوداہ کی حکومت اور سلطنت کا چھوٹ جانا واضح ہو رہا ہے۔ اگر شیوہ نسل یہوداہ سے ہو تو پھر یہوداہ کی نسل کا چھوٹ جانا نہیں ہونا چاہیے تھا بلکہ سلطنت کی بقا اور ترقی کا سبب ہونا چاہیے تھا۔

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد یہوداہ کی نسل میں جو کچھ ریاست و حکومت تھی وہ سب جاتی رہی جیسا کہ قرآن نے بنی نضیر اور خبیر سب آپ ہی کے زمانہ میں فتح ہو گئے۔ کتاب پیدائش کا یہ جملہ کے قومیں شیوہ کی مطیع ہوں گی سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ وہ صرف اور صرف بنی آخر الزماں سید مرزا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ہی ذات ہے۔ اللہ تعالیٰ کا بھی فرمان ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ
كَارِهُونَ۔ (پ ۱۰ ع ۱۰)

توریت کی کتاب استشار میں حضرت سیدنا
موسے علیہ السلام نے قوم بنی اسرائیل کو

بنی اسرائیل کے بھائیوں سے نبی

فرمایا کہ اللہ کریم نے مجھے فرمایا ہے کہ میں ان کے لیے اُن ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی بولوا کروں گا۔ اور اپنا کلام اُس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اُسے حکم دوں گا وہی وہ اُن سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو میں اُن کا حساب اُس سے لوں گا۔ لیکن جو نبی گستاخ بن کر کوئی ایسی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اُس کو حکم نہیں دیا۔ یا اور یہودوں کے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جائے۔ (استشار باب آیت ۱۸ تا ۲۱)

عیسائی حضرات اس پیشگوئی میں ایک نبی کا مصداق سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قرار دیتے ہیں۔ لیکن اُن کا یہ کہنا بالکل غلط ہے بلکہ ان کے عقائد کے ہی خلاف ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کے بعض گروہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عین خدا اور بعض خدا تعالیٰ کا اکوٹا بیٹا جانتے ہیں۔ اور اس پیشگوئی میں ایک نبی کی تشریف آوری کا تذکرہ ہے۔ لہذا عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو اس پیشگوئی کا مصداق قرار دینا سراسر غلط ہے۔

نیز اس پیشگوئی میں اُس آنے والے نبی کے متعلق یہ بھی وضاحت کی ہے کہ وہ بنی اسرائیل کے

بھائیوں میں سے ہو گا نہ کہ خود بنی اسرائیل میں سے۔ بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بنی اسرائیل کے
 بھائیوں میں سے ہیں۔ کیونکہ سیدنا اسماعیل علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ اور بنی اسرائیل سیدنا اسحاق
 علیہ السلام کی نسل میں سے ہیں۔ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام دونوں حضرت سیدنا
 ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں۔ اور آپس میں دونوں بھائی ہیں۔ لہذا واضح ہو گیا کہ جس بنی
 کی آمد کی اطلاع دی گئی ہے۔ وہ بنی اسرائیل کے بھائیوں میں سے ہو گا۔ پس وہ شخصیت بنی آخر الزمان شیخ
 بُرہان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہی ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عیسائی اس پیشگوئی کا مصداق کسی طریق پر بھی ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ
 سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام قدرت الہی سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں۔

شہنشاہ کون و مکان کتاب یسعیاہ نبی کے اکتالیسویں باب میں درج ہے کہ کس نے
 مشرق سے اُسکو برپا کیا جسکو وہ صداقت سے اپنے قدموں میں
 بلاتا ہے۔ وہ قوموں کو اس کے حوالہ کرتا اور اُسے بادشاہوں پر مسلط کرتا ہے۔ اور ان کو خاک کی مانند
 اس کی تلوار کے اور اڑاتی ہوئی بھوسی کی مانند اُس کی کمان کے حوالہ کرتا ہے۔ وہ ان کا پھپھا کرتا اور اُس
 راہ سے جس پر پیشتر قدم نہ رکھا تھا سلامت گزرتا ہے۔ (یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲ تا ۴)

یہ پیشگوئی بھی سرور اہل سماں و ماباں، سیاح لامکاں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے
 کیونکہ اس میں آپ کے برپا ہونے کی سمت مشرق بتائی ہے۔ اور ملک عرب براعظم ایشیا میں ہے۔ ایشیائی
 ممالک اور زبانوں کو مشرقی ممالک اور مشرقی زبانیں کہا جاتا ہے۔ اس پیشگوئی میں اپنے قدموں میں بلانے
 میں واقعہ معراج شریف کا تذکرہ ہے کہ عالم بیداری میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وآلہ وسلم کو تمام آسمانوں کی سیر کراتے ہوئے لامکاں پر بلایا اور قُرب کا بیان دئی "فَتَدْنٰی اَقْدَانِ
 قَابِ قَوْسَیْنِ اِذَا دُنِیَ سَیِّدِیْ" سے بیان فرمایا ہے۔ بادشاہوں پر مسلط کرنے کا پیشین گوئی میں جو تذکرہ ہے۔
 وہ آپ کے رسالت عامہ اور کائنات پر حکومت اور اختیار کا تذکرہ ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے "فَلَا دَرَ
 وَبَکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحْکَمَ فِیْہَا شَیْءٌ بَیْنَهُمْ" اور "وَمَا اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمۃً مِّنْ عَلَیْنِ اٰیٰتِ
 شَرِیفِیْنَ" سے نیز سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے
 اَعْطِیْتُ بِمَقَاتِلِیْ خِزَانِیْنَ اَلْاَرْضِیْنَ
 مجھ زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئی ہیں۔

(صحیح بخاری شریف - مشکوٰۃ شریف ص)

اس پیشگوئی میں اس کے مصداق کے متعلق یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کا پچھا کرتے ہوئے ایسے دشمن ترین راستوں سے سلامت گزر جائے گا جہاں اس سے پیشتر اس نے قدم بھی نہ رکھا ہوگا۔ اس کی تصدیق قرآن پاک کی یہ آیت کریمہ کرتی ہے۔

وَذَٰلَکَ اللّٰهُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِعِظَمِہُمۡ لِّمَہٗ
یَنَالُوۡا حِیۡثَ اَٰمَدُوۡکُمْۙ وَکَفٰی اللّٰهُ الْمُؤۡمِنِیۡنَ
الْقِتَالَ ؕ وَکَانَ اللّٰهُ قَوِیۡاً عَزِیۡزًا ؕ وَ
اَنۡزَلَ الَّذِیۡنَ ظَآہِرُوۡا مِنْہُمۡ
اَہْلَ الْکِتَابِ مِنْ صِیَاحِیۡہُمۡ وَ
قَذَٰثَ فِیۡ قُلُوۡبِہِمۡ الرَّعۡبَ فَرِیۡقًا
تَقۡتُلُوۡنَ تَآئِیۡسُوۡنَ فَرِیۡقًا ؕ وَ اَوۡرَثۡکُمۡ
اَرۡضَہُمۡ وَ دِیَارَہُمۡ وَ اَمْوَالَہُمۡ
وَ اَرْضًا لَّہُمۡ تَعۡلُوۡنَہَا ؕ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی
کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرًا (پک ۱۹)

اور اللہ نے کافروں کو ان کے دلوں کی جبلت کے ساتھ
پٹایا۔ کہ کچھ جہلانہ پایا اور اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی
کی کفایت فرمائی اور اللہ ذہرست عزت والا ہے۔
اور جن اہل کتاب نے ان کی مدد کی تھی۔ انہیں ان کے
قلعوں سے اُتارا اور ان کی دلوں میں رعب ڈالا۔
ان میں ایک گروہ کو قتل کرتے ہو۔ اور ایک گروہ
کو قید۔ اور ہم نے تمہارے ہاتھ لگائے ان کی زمین
اور ان کے مکان اور ان کے مال اور وہ زمین جس
پر تم نے ابھی قدم نہیں رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز
پر قادر ہے۔

ہجرت مصطفیٰ | تورات میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مکرر سے مدینہ منورہ کی طرف ہجرت کرنے کا بھی تذکرہ موجود ہے۔ دیکھئے تورات میں یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب ۲۱ میں عرب کی باہمت باریزوت کی سرخی کے تحت لکھا ہے کہ (۱۳) اے دو انیوں کے قاتلو تم عرب کے جنگل میں رات کاٹو گے ۱۴۔ وہ پیاسے کے پاس پانی لائے تیرا کی سرزمین کے باشندے روٹی لے کر بھاگنے والے سے بچنے کو نکلے۔ ۱۵۔ کیونکہ وہ تلواروں کے سامنے سے نکلے تو اسے اور کھینچی ہوئی کمان سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے میں۔ ۱۶۔ کیونکہ خداوند نے مجھ سے یوں فرمایا کہ مزدور کے برسوں کے مطابق ایک برس کے اندر اندر قیدار کی ساری شمت جاتی رہے گی۔ ۱۷۔ اور تیرا اندازوں کی تعداد کا بقیہ یعنی بی قیدار کے ہوا اور تھوڑے سے ہوں گے۔ کیونکہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یوں فرمایا ہے۔ (یسعیاہ باب ۲ آیت ۱۷) ۱۸۔ مندرجہ بالا پیشگوئی ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ

عرب میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی تشریف لائے۔ مکہ اور مدینہ منورہ عرب میں ہیں۔ اور ان آیات میں ہجرت کا ذکر ہے۔ آیات کو ملاحظہ کریں اور اس سہ لال کو پرطعیں۔ آیت نمبر ۱۱ میں مہاجرین کا ذکر ہے۔ جو عالم قریش کے سامنے سے جان دایمان بچا کر بھاگے تھے اور مدینہ منورہ گئے تھے۔ آیت نمبر ۱۲ میں وہابیوں اور ہم میں تیمار والوں کے استقبال اور ان کی ہمان نوازی کرنے کا ذکر ہے۔ جو کہ انہوں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے پر خدمات کیں وہابی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد سے ہیں کیونکہ دوان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پوتے یحسان کے بیٹے کا نام ہے۔ دوان کے دوسرے بھائی کا نام سبا ہے۔ سبا اور دوان کی اولاد ملک یمن میں آباد ہوئی تھی۔ اس اور غریج کے قبائل جو انصار کہلاتے ہیں انہیں میں سے ہیں۔ اس کی وضاحت ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں درج کی ہے۔ اس آیت میں مہاجرین کی ہجرت قریش کی تلواروں اور کمانوں کی وجہ سے ہو گئی کا ذکر ہے۔ اور ان کے انصار نسل دوان سے ہوں گے کا بھی ذکر ہے۔ اور اسی طرح وقوع پذیر ہوا۔ تیمار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے آٹھویں صاحبزادہ کا نام ہے۔ جن کی اولاد مدینہ منورہ کے عقب میں آباد ہوئی۔ اہل مدینہ و حوالی مدینہ کو نصرت و تائید کا ذکر کرنے کے بعد آیت ۱۶-۱۷ میں قریشیوں کا انجام بتایا ہے۔ آیت میں قریش کو قیدار واسے کہا گیا ہے۔ کیونکہ قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کے دوسرے فرزند کا نام ہے۔ قریش انہیں کی نسل میں سے ہیں۔ اس واقعہ ہجرت کے ایک سال بعد قیدار کے بہادر کمان انداز کم ہو جائیں گے اور ان کی شان و شوکت کم ہو جائے گی۔ چنانچہ ہجرت سے ایک ہی سال کے بعد غزوہ بدر کا عظیم معرکہ ہوا جس میں قریش کے نامور سردار اور بہادر مارے گئے۔ اور ان کے رعب و اب عظمت و حشمت کو عظیم نقصان پہنچا پس مندرجہ بالا آیات سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے واقعہ کا نقشہ ظاہر و عیاں ہے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت کے موقع پر آپ کی مدینہ منورہ تشریف فرما ہونے کے وقت مدینہ

نبی بخار کی لڑکیوں کے گیت کا ذکر

منورہ والوں کے بچوں نے جو اشارے پڑھے ان کا بھی تذکرہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے باب نمبر ۴۴ میں موجود ہے قیدار کے آباد گاہوں اپنی آوازیں بلند کریں۔ سلع کے بسنے والے گیت گائیں اور پہاڑوں کی چوٹیوں سے ہکاریں۔ (یسعیاہ باب ۴۴ آیت ۱۱)

انبیاء سابقین علیہم السلام کی کتابوں میں مدینہ منورہ کا نام ملتے ہے۔ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ نے لکھا ہے کہ جنگ خندق میں مسلمانوں نے جس جنگ خندق کھودی تھی وہاں پر ایک ٹیلہ ہے جس کو اہل مدینہ مسیح کے نام سے پکارتے ہیں۔

اب توریت مرو بہ جو کہ تحریف شدہ ہے۔
حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکیم خداوندی

محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعریف اور آمد آمد کا تذکرہ اور بشارات درج ہیں۔ پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ علیہ السلام کی پانچویں کتاب استثناء میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ”خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے یعنی تیرے ہی بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کرے گا۔ تم اس کی سننا۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں۔ سو ٹھیک کہتے ہیں۔ میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا۔ اور جو کچھ میں اس کو حکم دوں گا۔ وہی وہ ان سے کہے گا۔“ (تورات استثناء باب ۱۸، آیت ۱۵، ۱۷)

وہ دین جس کی ہر بات وحی خدا چشمہ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
کوہ فاران | موسیٰ علیہ السلام پر نازل شدہ کتاب استثناء میں ہے۔ اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا۔ اور شعیر سے ان پر آشکارا ہوا۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔ اور لاکھوں تدسیوں میں سے آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ پر ان کے لئے آتشی شریعت تھی۔ وہ بے قوموں سے محبت رکھتا ہے۔ (کتاب استثناء باب ۲۳، آیت ۲)

مندرجہ بالا تورات کی عبارت میں تین رسولوں حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور سید المرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ سینا سے مراد کوہ سینا ہے۔ جس کو کوہ طود کہتے ہیں۔ خدا کا آنا اس پہاڑ پر یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اس جگہ پر کتاب تورات عطا ہوئی۔ اور شعیر سے کوہ شعیر مراد ہے۔ جہاں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کو انجیل عطا ہوئی۔

اور فاران سے کوہ فاران مراد ہے جو کہ مکہ معظمہ میں ہے۔ اور جس کو کوہ حرا کہا جاتا ہے جہاں
 شہنشاہ رسولان، شیخ مجربان، وسید یکیاں محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء تنہائی میں عبادت کرتے
 تھے۔ اور اُس جگہ وحی کا نزول ہوا اور قرآن پاک کا نزول شروع ہوا۔ پس کوہ فاران سے جلوہ گر ہونے
 سے مراد نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر قرآن پاک کا نزول ہے۔ لاکھوں قدسیوں سے مراد
 صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم ہیں۔ اتنی شریعت سے احکام شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام
 مراد ہے جس میں قتل، زنا، ڈاکہ زنی، شراب خوری وغیرہم اور جہاد کے احکام ہیں۔

یہود کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا انتظار
 یہودیوں اور دیگر اہل کتاب کو مبارک و دو عالم صلی اللہ

علیہ وسلم کی تشریف آوری کی سخت انتظار تھی جیسا کہ یوحنا کی انجیل کی عبارت سے واضح ہے۔ ملاحظہ ہو۔
 'اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہودیوں نے یہوشلم سے کاہن اور لاوی یہ لپچھنے کو اُس (حضرت
 مسیح) کے پاس بھیجے کہ تو کون ہو؟ تو اُس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا۔ بلکہ اقرار کیا میں مسیح نہیں
 ہوں۔ کیا تو وہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ نہیں۔

(انجیل یوحنا باب آیت ۱۹ تا ۲۱)

ناظرینِ کرام :- اب علماء یہود نے سرورِ کائنات مغرور موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان
 اور نعمت اپنی کتب میں پڑھی۔ ان کو اہل سیر اور محدثین عظام نے اپنی اپنی کتب میں درج کیا ہے۔ وہ
 پیش کی جاتی ہیں۔

شانِ مصطفوی کے متعلق علماء یہود کا اقرار

تبع نامی بادشاہ

اکابر محدثین علیہم الرحمہ نے اپنی اپنی مستند کتب میں درج کیا ہے کہ تبع نامی مین
 کے بادشاہ کا مدینہ منورہ کی سرزمین پر گزر ہوا تو اس کے ہمراہ تورات کے چار
 سو جنید علماء بھی تھے۔ سب علماء نے بادشاہ سے یہ عرض کیا کہ ہم کو اس سرزمین پر ہی بٹھہر جانے کی اجازت
 دیجئے۔ ان کے عرض کرنے پر بادشاہ نے اس کا سبب پوچھا تو علماء نے یہ کہا کہ ہم انبیاء سابقہ کے مخالف

میں یہ لکھا ہوا دیکھتے ہیں کہ آخر زمانہ میں ایک نبی تشریف لائیں گے۔ ان کا مبارک اسم شریف محمد ہوگا اور یہ سرزمین (مدینہ منورہ) ان کی دارالہجرت ہوگی۔ اس پر بادشاہ نے ان سب علماء کو دواں پر قیام پذیر ہونے کی اجازت دے دی۔ اور ہر عالم کے لیے علیحدہ علیحدہ مکان تعمیر کرایا۔ اور سب کے نکاح کرا دیئے۔ اور ہر ایک کو کثیر تعداد میں مال دیا۔ اور ایک مکان خاص نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے لیے تیار کرایا۔ کہ جب نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر آئیں تو اس مکان میں قیام فرمائیں اور آپ کے نام ایک خط لکھا جس میں اپنے اسلام لانے اور دیار کے اشتیاق کا اظہار کیا۔ خط کا مضمون یہ تھا۔

شَهِدْتُ عَلَى أَحْمَدَ آتَمَهُ رَسُولٌ مِنَ اللَّهِ بَارِكَ النَّسَمِ !
میں گواہی دیتا ہوں کہ احمد مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔
فَلَوْ مَنَعْتُ عُمَيْرِي إِلَهَ عُمَيْرٍ لَكُنْتُ وَرِيسَ آلِهِ وَابْنُ عَيْمٍ !
اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچی تو میں ضرور ان کا معین اور مددگار ہوگا۔

وَجَاهَدْتُ بِالسَّيْفِ أَعْدَاءُ وَفَسَّحْتُ عَنْ صَدْرِي كُلَّ عَنَمٍ
اور ان کے دشمنوں سے تلوار کے ساتھ جہاد کروں گا۔ اور ان کے دل سے ہر غم کو دور کروں گا۔
تب نے اس خط پر اپنی ٹہر بھی لگا دی۔ اور خط کو ایک عالم کے حوالے کر دیا اور کہا کہ اس کو بہت سنبھال کر رکھنا۔ اگر تم نبی آخر الزمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پاؤ تو ان کی خدمت اقدس میں میرا یہ عزیز پیش کر دینا۔ ورنہ اپنی اولاد کو یہ خط سپرد کر دینا اور ان کو وصیت کرنا کہ اس کو سنبھال کر رکھے اور نبی آخر الزمان کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی عالم کی اولاد میں سے تھے۔ جس کو تب نے عزیز دیا تھا اور وصیت کی تھی۔ اور حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مکان جہاں سرور کائنات، منیر موجودات محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والشارک اونی ہجرت کے موقع پر رک گئی تھی اور آپ کی قیام گاہ رب العالمین نے معین فرمایا تھا۔ یہ وہی مکان تھا جو تبخ نامی بادشاہ نے خصوصاً آپ کے لیے تعمیر کرایا تھا۔ بقیہ انصار مدینہ منورہ ان ہی چار سو علماء کی اولاد سے ہیں۔

شیخ زین الدین مراغی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم مدینہ منورہ میں حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان پر نہیں بلکہ اپنے مکان پر جلوہ افروز ہوئے تھے۔ توجہ جانے ہوگا۔ اس لیے کہ یہ مکان درحقیقت آپ ہی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔ سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قیام تو اس مکان میں محض آپ کی تشریف آوری کے انتظار کے لیے تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سیدنا ابوالیوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتع بادشاہ کا وہ عریضہ بارگاہ نبوی میں پیش کر دیا۔ (ذرتانی تشریف مساجد ۱، وفار الوفا للسمہودی ص ۱۳۱ ج ۱، وروض الائف للسبیل مساجد ۱)

بنو خزرج کا قبول اسلام | بنو خزرج کے علاقوں میں یہودی آباد تھے۔ اور وہ یہودی عالم تھے۔ اور بنو خزرج بت پرست تھے۔ اور یہودیوں نے

ان کے علاقوں پر قبضہ کر رکھا تھا۔ جب کبھی ان کے درمیان جھگڑا ہوتا تو یہودی ان سے کہتے کہ بہت جلد ایک نبی مبعوث ہونے والا ہے۔ اس کا زمانہ بالکل قریب ہے۔ ہم اس کے ساتھ ہو کر تمہارا قلع قح کر دیں گے۔ جیسا کہ عاد اور ارم ملیا میٹ ہوئے ہیں۔ جب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے بنو خزرج کو دعوت اسلام دی۔ تو ان میں سے ایک نے دوسرے کو کہا جانتے ہو بخدا ضرور یہ ہی وہ نبی ہیں۔ جن کے مبعوث ہونے سے یہودی ہم کو ڈراتے تھے۔ اب یہ نہ ہو کہ وہ تم سے پہلے ان کے پاس پہنچ جائیں اور ان کی دعوت قبول کر کے ان کی تصدیق کریں۔ اور اسلام لے آئیں۔ تو انہوں نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا کہ ہم نے اپنی قوم اور مذہب کو چھوڑتے ہیں۔ اور آپ کے دست حق پرست پر آپ کا دین اسلام قبول کرتے ہیں۔ (تاریخ طبری اردو ص ۱۱ ج ۱)

امام فخرالدین رازی علیہ رحمۃ اللہ الباری ایک روایت تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زمین مدینہ منورہ سے باہر تھی۔ آپ اکثر اس کی دیکھ بھال کے لیے جاتے تھے۔ وہاں سے قریب ہی یہودیوں کا ایک مدرسہ تھا۔ آپ جب بھی اپنی زمین میں جاتے تو اس مدرسہ میں مندر تشریف لے جاتے۔ اور وہاں یہودیوں کے وعظ و نصیحت سنتے۔ اتفاقاً ایک دن مدرسہ میں اس وقت پہنچے جبکہ وہاں یہودیوں کے سارے علماء جمع تھے۔ سب نے کہا مرحبا! ہم آپ سے بہت محبت کرتے تھے اور غالباً آپ بھی ہم سے محبت رکھتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سوا اور کوئی صحابی ہمارے مدرسہ میں نہیں آتا۔ فرمایا۔ اے یہودیو! میں اس لیے نہیں آتا کہ مجھے تم سے کوئی محبت ہے۔ یا اپنے دین میں کوئی شک ہے یا تمہارے مذہب کی طرف کچھ میلان ہے۔ میں تو صرف اس لیے آتا ہوں کہ تمہاری کتابوں سے اپنے قرآن پاک کی حقانیت

اور اپنے پیارے محبوب رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و افضلہ السلام کے فضائل معلوم کر کے اپنا ایمان مزید قوی کروں۔ الحمد للہ ملتے روز کی آمد و رفت میں اپنے دین پر میرا یقین اور بڑھ گیا۔ اور تمہاری نصیحتی اور بد بختی پر افسوس کرتا ہوں کہ تم تو ریت میں اس نہی کے ایسے فضائل دیکھ کر بھی ان پر ایمان نہیں لاتے (تفسیر کبیر ص ۱ کتاب الوفا ص ۱۱ ج ۱)

حضرت مطرف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **۴۲ یہودیوں کا مسلمان ہونا** جب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت میں تشر

فتح ہوا تو مال غنیمت میں ایک صندوق بھی دستیاب ہوا۔ اس میں ایک کتاب تھی اس کے ہمراہ ایک عیسائی جس کا نام نعیم تھا کہنے لگا کہ یہ کتاب میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ ہم نے کہا کہ یہ کوئی صحیفہ آسمانی ہے؟ تو اُس نے کہا کیوں نہیں۔ میں نے کتاب نیچے سے ذرا کراہت محسوس کی اور صندوق سمیت وہ کتاب اُس کو دے دی۔ کچھ عرصہ بعد جب میں بیت المقدس گیا تو وہاں ایک سوار دیکھا جس کی شکل نعیم سے ملتی جلتی تھی۔ میں نے اُس کو بلایا اور پوچھا کہ تو نعیم ہے۔ تو اُس نے کہا ہاں۔ میں نے اُس سے پوچھا کہ تم ابھی تک نصرانی ہی ہو۔ تو اُس نے کہا کہ میں تو حلیف ہو چکا ہوں۔ میں اس کے ساتھ کعبہ الحبار کی موافقت میں بیت المقدس چلا گیا۔ جب یہودیوں کے سرداروں نے نعیم اور کعبہ کے آنے کی خبر سنی تو وہ اُن کے پاس آئے کعبہ کے وہ کتاب ان کو دی تا کہ وہ یہودی اس کو پڑھیں۔ ایک قاری پڑھتا تھا۔ جب آخری سطر پہنچا تو وہ یہودی غصہ میں آ گئے۔ اور کتاب کو زمین پر پھینک دیا۔ اس پر نعیم کو بھی غصہ آ گیا اور کتاب اٹھا کر کہنے لگے کہ یہ کتاب قدیم ہے جب تک تم اسے نہ پڑھو گے ہم تمہیں نہیں چھوڑیں گے۔ چنانچہ جب انہوں نے آخری سطریں پڑھیں تو ان پر یہ مضمون تھا۔

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا جو اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش کرے گا تو

فَلَنُؤْتِيَنَّ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْأَحْزَابِ مِنَ اُس کی کوئی چیز قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ آخرت میں
الْخَاسِرِينَ۔ خسارہ پانے والوں میں سے ہوگا۔

اُسی روز احبار یہودیوں سے بیابلس آدمی مسلمان ہوئے۔ اور سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو بہت سے تحائف اور عطیات دیئے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۲۱)

حضرت عبدالمطلب کی نسل سے نبی کا پیدا ہونا

خارجہ بن عبد اللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے اپنے

والد سے روایت کی ہے کہ ہماری قوم کے چند بزرگوں نے بیان کیا کہ ہم مکہ مکرمہ میں بغرض عمر جا رہے تھے کہ ایک یہودی تجارت کے بہانے ہمارے ساتھ ہو لیا۔ جب ہم مکہ پہنچے تو اس یہودی نے حضرت عبدالمطلب کو دیکھ کر کہا کہ مادرِ کتب خود کہ تغیر و تبدل را بدارا نیست یافتہ ایم کہ از نسل این مرد پیغمبرے بیرون آید ہم نے اپنی کتابوں میں جن میں تغیر و تبدل کا شائبہ تک نہیں یہ چیز دیکھی ہے کہ اس شخص کی نسل سے ایک پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگا۔ جو خود اور اُس کی قوم ہمیں قومِ عاد کی طرح قتل کرے گی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱)

ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر کا طلبِ دین کے لیے سفر

حضرت ورقہ بن نوفل اور زید بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے

دین کی طلب کے لیے سفر کیا۔ یہاں تک کہ وہ موصل کے ایک راہب کے پاس پہنچے۔

راہب :- (حضرت زید کو مخاطب کر کے) تم کہاں سے آئے ہو؟

زید :- (جواب دیتے ہوئے) بیتِ ابراہیم یعنی مکہ مکرّم سے

راہب :- یہاں کیسے آئے ہو؟

زید :- دینِ حق کی تلاش میں۔

راہب :- اِرْجِعْ فَإِنَّهُ يُوشِكُ أَنْ

يَظْهَرَ الَّذِي تَطْلُبُ فِي

أَرْضِنَاكَ۔

واپس چلے جاؤ جس کی تم کو تلاش ہے اس کے

ظہور کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور اس کی بعثت

تمہاری سرزمین میں ہی ہوگی۔

دکتاب الوفا لابن جوزی ص ۲۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۸۱، خصائص الکبریٰ ص ۶۱، دلائل النبوت

ہارون علیہ السلام کی اولاد کا مدینہ منورہ میں قیام کرنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بنی اسرائیل بخت

نصر کے قہر و غصہ سے ڈر کر منتشر ہو گئے تو ان سے حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد سے ایک ایسی جماعت

مختی کر دی کہ کتابائے خود نصرتِ رسول را صلی اللہ علیہ وسلم خواندہ بودند جنہوں نے ہمارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم کی نعت و توصیف اپنی کتابوں میں پڑھی تھی ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسمیہ کا ظہور عرب کے اس گاؤں میں ہو گا جہاں کھجوروں کے درخت کثرت سے ہوں گے۔ انہوں نے شام کے علاقہ کو خیر باد کہا اور شام اور یمن کے درمیان جتنے قصبے واقع تھے ان کو دیکھتے جاتے لیکن ان کو کھجوروں کے درخت بیشکے سوا کسی جگہ بھی نظر نہ آئے۔ پس وہ وہاں پر ہی اقامت گزین ہو گئے۔ اس امید پر کہ نبی آخر الزمان محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و التنازل کی زیارت سے مشرف ہوں۔ اور ان کی اتباع کریں لیکن انہیں اس یقین اور ایمان کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری سے پہلے ہی موت آ گئی۔ انہوں نے اپنی اولاد کو وصیت کر دی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں۔ اور آپ کی متابعت کریں۔ لیکن بد قسمتی سے ان کے بعض فرزند حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پالنے اور ان کو پہچاننے کے باوجود بھی ایمان نہ لائے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، خصائص الکبریٰ ص ۲۳ ج ۱، دلائل النبوت ابو نعیم)

کعب بن لوی کا خطبہ میں ذکر مصطفیٰ کرنا | حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کعب بن لوی بن غالب نے جس کی موت

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پانچ سو ساٹھ سال پہلے ہوئی۔ اہل تورات و انجیل سے ذکر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت اور تعریف بیان کیا کرتا تھا۔ اُس کے کلام میں یہ شعر بھی جس میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ و التسمیہ کی آمد آمد کا ذکر ہے موجود ہے۔

عَلَا غَفْلَةً يَأْتِي النَّبِيُّ مُحَمَّدٌ
فَخَيْرُ أَخْبَارٍ أَصْدُقُ خَيْرُهَا

جب لوگ غفلت اور محو میں ہوں گے تو نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائیں گے۔ جن کے صادق اور خیر ہونے کی خبر سابقہ کتابوں نے بھی دی ہے۔

(خصائص الکبریٰ ص ۲۳ ج ۱، کتاب الوفا لابن جوزی ص ۲۳ ج ۱، شواہد النبوة للعلامی ص ۱۹)

تورات میں سیرت مصطفیٰ | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرور کون و مکان محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام نامی اہم گرامی

تورات میں ان الفاظ میں موجود تھا۔ أَحْمَدُ الصُّخْرِيُّ الْقَتَالُ بْنُ كَبِّ الْبَعِيْرِ وَيُنْسُ الْبَشْمَةَ وَتَحْتَوِي بِالْكَشَاةِ سَيْفَهُ عَلَى عَاتِقِهِ ضَوْكٌ كَالْمِخْطَاةِ يَهْ كَرِيمَةٍ يَتَقَسَّمُ نَفَرَاتِمْ گے اور کریم انفس ہوں گے۔ اور جو بھی ان کے سامنے آئے گا۔ اس سے ان کی طبیعت منقبض نہ ہوگی۔ اور کبھی

ایسا ہو گا کہ قسم فرماتے ہوئے ان کے آفرقہ دانت ظاہر ہو جائیں گے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مزاح میں بھی کرتا ہوں لیکن صرف سچی بات ہی بیان کرتا ہوں۔ قتال کے معنی یہ ہیں کہ آپ دشمنانِ خدا پر عرصے تھے۔ اور سفیہ ملے فاتحہ کے یہ معنی ہیں کہ آپ اپنی شجاعت کی وجہ سے ہمیشہ تلواریں بدوش ہوں گے اور اپنے نفس سے جہاد کریں گے۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۹)

یہودیوں کا اپنے بچوں کو شانِ محمدی بتانا ابن ابی عمیر نے روایت کی ہے کہ بنو قریظہ قبیلہ کے یہودی یذرسون ذکر

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُتُبِهِمْ وَيُعَلِّمُونَ الْوِلْدَانَ بَصِيْفَتِهِ وَإِسْمِهِ وَمَهَاجِرِهِ الْمَدِينَةِ فَلَمَّا ظَهَرَ حَسَدُ وَابَعُوا وَانْكَسُوا - بنی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذکر مبارک کا جو ان کے کتابوں میں ہے درس دیا کرتے تھے۔ اور اپنے بچوں کو آپ کی صفات اسم مبارک اور مدینہ منورہ میں ہجرت کے متعلق بتاتے تھے۔ مگر جب بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسمیٰ تشریف فرما ہوئے تو انہوں نے حسد کی وجہ سے انکار کر دیا۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، طبقات ابی سعد ص ۱۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

حضور کی بعثت گاہ محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ بنی عبد الاشہل میں ایک یوشع نامی یہودی تھا۔ میں بچپن میں اس کی زبان سے

بیت اللہ شریف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنا کہ یہاں سے ایک نبی عنقریب مبعوث ہو گا جو اس نبی کو دیکھے گا اُس کی تصدیق کرے گا۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے تو ہم سب مسلمان ہو گئے لیکن وہ یوشع حسد اور نافرمانی کی وجہ سے مسلمان نہ ہوا۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱، کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ لابن جوزی ص ۱۱۱ ج ۱)

یہودیوں کا ذکر رسول کرنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابوالکلب بن سنان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے کہا میں قبیلہ بنو قریظہ

کے یہود کے پاس آیا تاخذوا جمیعاً فتذاکرنا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم تو وہ سب یہود بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر کر رہے تھے۔ (کتاب الوفا ص ۱۱۱ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ج ۱)

ابو عامر راہب کا شانِ مصطفیٰ بیان کرنا | عمارہ بن خزیمر بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اوس اور غریج قبائل میں سب سے

زیادہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات بیان کرنے والا ابو عامر راہب تھا۔ یہ یہودیوں سے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت اور محبت کا اظہار کرتا تھا۔ اور ان کو ان کے دین کے متعلق بتاتا تھا۔ نیز بتایا کہ مدینہ منورہ ان کی ہجرت گاہ ہے۔ پھر وہ تیما کے یہودیوں کے پاس گیا اور ان کو بھی یہی باتیں بتائیں پھر وہ ملک شام میں گیا اور ان کو بھی یہی بتایا ابو عامر جب واپس آیا تو اُس نے کہا اَنَا دِیْنٌ عَلٰی دِیْنِ الْحَنَفِیَّةِ میں سیدھے دین پر ہوں۔ اور وہ راہب بن کر ہی زندگی گزارتا رہا۔ اور کھدر کے کپڑے پہنتا تھا۔

اِنَّهُ یَنْتَظِرُ خُرُوجَ اِلٰہِیِّ صَلٰی
وہ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ظہور کا
انتظار کر رہا تھا۔
اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَمَ۔

(کتاب الوفا ص ۱۲ ج ۱ مطبوعہ مصر، خصائص لکبرائے ص ۱۲ ج ۱، مدارج النبوت فارسی ص ۱۲)

مکہوی ہمسایہ کا بیان | سلمہ بن سلامہ بن وقش بیان کرتے ہیں کہ بنی عبدالکاشعہل یہودیوں کے قبیلہ میں سے ایک یہودی ہمارا ہمسایہ تھا۔ وہ ایک دن حضور اکرم

صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل ہمارے پاس آیا۔ میں ان دنوں جوان تھا۔ اُس یہودی نے قیامت حساب، میزان، جنت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ نیز کہا کہ مشرکین اور بت پرستوں کو معلوم نہیں کہ ایک دن مرنے کے بعد زندہ ہونا ہے اور بارگاہ الہی میں پیش ہونا ہے۔ مشرکین نے اُس سے پوچھا کہ کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ مرنے کے بعد لوگوں کو زندہ کیا جائے گا۔ اور ان کو اپنے اعمال کی وجہ سے جنت اور دوزخ مقام میں بھیجا جائے گا۔ تو اس یہودی نے کہا ہاں یہ سب کچھ ہوگا۔ تو مشرکین نے پوچھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا۔ قَالَ نَبِیُّ یُبْعَثُ مِنْ نَحْوِ هٰذِہِ الْبَلَادِ وَ اَشَارَ بِبَیْدِہِ نَحْوَ مَكَّةَ وَ الْیَمَنِ۔ تو یہودیوں نے مکر مکر اور یمن کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب ایک نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ان شہروں میں مبعوث ہوں گے۔ اس پر مشرکین نے پوچھا کہ

اُس نبی کو ہم کب دیکھیں گے۔ تو اُس نے میری (سلمہ بن سلامہ کی) طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ جب یہ لڑکا بوڑھا پے کو پہنچ جائے گا۔

سلمہ بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ عرصہ گزرا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور وہ خبر دینے والا یہودی بھی تو اُس وقت زندہ تھا ہم آپ پر ایمان لے آئے مگر وہ محروم ہی رہا۔ (کتاب ہونا مکتبہ ۱۴۸۰ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی طبع ۱۳۲۱ ج ۱)

علامہ ابن جریر طبری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے

یہودی کا حلیہ مصطفیٰ بیان کرنا

زید بن عمرو بن نفیل کہا کرتا تھا کہ میں اولاد اسماعیل میں ایک نبی مبعوث ہونے کا منتظر ہوں اور ان میں سے بھی عبدالمطلب کی اولاد میں سے ہوگا۔ مجھے علم ہے کہ میں اتنے دیر تک زندہ نہ رہوں گا کہ ان کو پاسکوں اور ان پر ایمان لاؤں اور اس کی نبوت کی شہادت دوں۔ اور ان کی تصدیق کر سکوں البتہ اگر تم اس وقت تک زندہ رہو۔ اور ان کو دیکھو تو ان کو میرا سلام کہنا میں ان کا حلیہ تم کو بتائے دیتا ہوں تاکہ تم کو ان کی شناخت کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔ تو میں نے کہا حلیہ بتائیے۔ تو اُس نے کہا کہ وہ نہ کو تاہ قامت ہوں گے نہ دراز قامت نہ اُن کے سر کے بال بہت گھنے ہوں گے۔ اور نہ جھترے، ان کی آنکھوں میں سُرخائی ہوگی۔ مگر نبوت ان کے شانوں کے بیچ میں ہوگی۔ نام احمد ہوگا۔ اسی شہر میں وہ پیدا اور مبعوث ہوں گے۔ پھر ان کی قوم ان کو یہاں سے نکال دے گی۔ اور اُن کی تعلیم کو پسند نہ کرے گی۔ پھر وہ یثرب کو ہجرت کر جائیں گے۔ وہاں ان کی بات بن جائے گی۔ دیکھو تم ان کے متعلق دھوکہ میں نہ آجانا۔ میں دین ابراہیم کی تلاش میں دُنیا بھر میں پھرا ہوں۔ جس یہودی، عیسائی اور مجوسی سے میں نے دین ابراہیم کے متعلق پوچھا تو اُس نے مجھ سے یہی کہا کہ وہ تو تمہارے وطن میں ہے اور اُنہوں نے آنے والے نبی کی وہی صفات عیاں کیں جو میں نے تم کو بتائی ہیں۔ وہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اب صرف وہی نبی ہی مبعوث ہوں گے۔

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جب میں اسلام لایا تو زید بن عمرو کا قول رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بیان کیا اور اس کا اسلام عرض کیا تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے اس کا جواب دیا۔ اس کے لیے رحمت کو دعا فرمائی۔ نیز فرمایا کہ میں نے زید بن عمرو کو

جنت میں خوب راحت کے ساتھ دیکھا ہے۔ (طبقات ابن سعد ج ۱، تاریخ طبری ج ۱، تاریخ کامل ابن اثیر ج ۲، دلائل النبوت لابن نعیم)

حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنو قریظہ کے ایک عمر رسیدہ شخص نے مجھ سے کہا کہ کیا تم کو ثعلبہ بن سعید، اسد بن سعید، عبید اور بنی ہزلی کی ایک جماعت کے مسلمان ہونے کے سبب کے متعلق کچھ علم ہے۔ میں نے اس کی نفی میں جواب دیا۔ تو اس شخص نے مجھے ان کے اسلام لانے کا سبب یہ بتایا کہ شام کے یہودیوں سے ابن ابیہبان ایک شخص تھا۔ زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے وہ آیا۔ اور ہمارے پاس آکر ٹھہرا اس کی نیکی پر سیزگاری اور بزرگی کا یہ عالم تھا۔ کہ ہم نے اس سے بڑھ کر کسی شخص پانچ نمازیں اس خضوع اور خضوع سے پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا جب کبھی بارشس کا قحط پڑتا تو ہم اس کے پاس آتے اور وہ بارشس کے لیے دُعا کرتا تو بارشس ہوجاتی جیسا کہ موت کا وقت قریب آیا تو اس نے کہا

يَا مَعْشَرَ يَهُودَ مَا تَدْرُونَ اخْرَجْنِي إِلَى
أَرْضِ الْجُوعِ وَالْبُؤْسِ۔
اے گروہ یہود کیا تم جانتے ہو کہ مجھے کون سی چیز اس
بھوک اور تکلیف والی سرزمین پر لائی۔

ہم نے اس کو جواب دیا کہ تم بہتر جانتے ہو تو اس نے کہا:

إِنِّي تَدِمْتُ هَذَا الْبَلَدَ
أَتَوَكَّفُ خُرُوجَ نَبِيٍّ قَدْ أَظْلَمَ
زَمَانُهُ فَلَا نُسْبَقَنَّ إِلَيْهِ
يَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ فَإِنَّهُ يَبْعَثُ
بِسَفْكِ الدِّمَاءِ وَ سَبْجِ
الذَّرَارِيِّ وَالنِّسَاءِ مِمَّا
خَالَفَهُ فَلَا يَمْنَعُكُمْ
ذَلِكَ مِنْهُ۔

میں اس شہر میں صرف اس لیے آیا تھا کہ یہ شہر اس
نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے جو عفریہ ہجرت
فرمانے والے ہیں مجھے اُمید تھی کہ شاید وہ میری
زندگی میں ہی مبعوث ہو جائیں گے تو میں ان پر ایمان
لا کر ان کی اتباع کروں گا مگر ایسا نہ ہوا۔ اب
تمہارے لیے وہ موقع آئے گا۔ دیکھنا ان پر ایمان
لانے میں کوئی تم سے پہل نہ کر جائے۔ بلاشبہ ان کو
اپنے دشمنوں سے جنگ بھی کرنا پڑے گی۔ اور ان
کو عورتوں اور بچوں کو قید بھی کرنا پڑے گا۔ مگر ان کا یہ برتاؤ اور رویہ تمہیں ان پر ایمان لانے سے روک نہ دے۔
یہ کہہ کر وہ مرگیا۔

جب سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور وہ وقت آیا کہ آپ نے بنی قریظہ کا محاصرہ فرمایا تو ثعلبہ اسد بن سعید اور اسد بن عبید نے کہا

یا بنی قریظہ واللہ انہ البنی الذی
عہد الیکم فیہ ان الہیتان
فنزکوا فاسلموا و احسنوا و ماع
ہم و اموالہم و اہالیہم۔

اے بنو قریظہ! اللہ کی قسم بلا شک یہ وہ نبی ہیں جن
کے متعلق تم نے ابن الہنیان سے وعدہ کیا تھا۔
پس وہ اپنی قوم سے نکلے اور مسلمان ہو گئے اور
اپنی جانوں اور اپنے مالوں کی حفاظت کر کے لگے۔

(کتاب الوفا ج ۱، طبقات ابن سعد ج ۱، سیرت ابن ہشام ج ۱)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا مسلمان ہونا

محدث بیہقی اور ابن حجر
عسقلانی و دیگر محدثین

علیہم الرحمۃ نے اپنی کتاب میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلام لانے کا واقعہ درج فرمایا ہے کہ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسولِ کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا نام مبارک آپ کی صفات اور آپ کا علیہ مبارک پہلے ہی سے جانتا تھا۔ مگر کسی سے ظاہر نہیں کرتا تھا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے اور میں نے آپ کی خبر سنی تو میں اس وقت ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا تھا۔ وہیں سے خوشی میں اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ میری پھوپھی جان خالدہ بنت عمارث نے کہا اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خبر سنا تو اس سے زیادہ خوش نہ ہوتا۔ میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم یہ بھی موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہیں وہی دین دے کر بھیجے گئے ہیں جو موسیٰ علیہ السلام دے کر بھیجے گئے تھے۔ میری پھوپھی نے کہا۔ اے میرے بھتیجے کیا یہ وہی نبی ہیں جن کی ہم خبریں سننے آئے ہیں کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے۔ میں نے کہا ہاں یہ وہی نبی ہیں۔ میں گھر سے نکل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شرف باسلام

ملے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ تورات کے بہت بڑے عالم تھے۔ آپ حضرت یوسف علیہ السلام کی ادہ میں سے تھے۔ آپ کا اصل نام یحییٰ تھا۔ اسلام لانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کا نام رکھا۔ (اصابہ ج ۱ ج ۲ ابن حجر عسقلانی) (فتاویٰ رضویہ دار الفکر لاہور)

ہوا۔ اور واپس آکر اپنے تمام اہل خانہ کو اسلام کی دعوت دی۔ سب نے اسلام قبول کیا۔ (فتح الباری ص ۱۷۱)
 ایک روایت حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس طرح سے بھی مڑی ہے جب
 رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو میں آپ کی تشریف آوری کی خبر
 سنتے ہی آپ کو دیکھنے کے لیے حاضر ہوا۔ فلَمَّا رَأَيْتُ وَجْهَهُ عَرَفْتُ أَنَّ وَجْهَهُ
 لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ پس میں نے آپ کے چہرہ انور کو دیکھتے ہی پہچان لیا کہ یہ چہرہ جھوٹے
 کا چہرہ نہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے پہلا کلام جو سنایا تھا :
 آيَهَا النَّاسُ افْشُوا السَّلَامَ
 اَطِيعُوا الطَّعَامَ وَصَلُّوا
 اَلَا رَحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ
 نِيَامُ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ
 اے لوگو! آپس میں سلام پھیلاؤ۔ آدمیوں کو کھانا
 کھلاؤ۔ صلہ رحمی کرو۔ رات میں نماز پڑھو جبکہ
 لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ تم جنت میں سلامتی کے
 ساتھ داخل ہو گے۔

(ترمذی شریف ص ۱۷۱ مدارج النبوت ص ۱۲)

حضرت عباس کا حضرت عبداللہ کے متعلق خواب | حضور پر نور نور علی نور حضرت محمد مصطفیٰ

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میرے بھائی حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے
 كَانَ وَجْهُهُ نُورٌ يَظْهَرُ كَنُورِ الشَّمْسِ تو ان کے چہرہ مبارک پر ایسا نور چمک رہا تھا جیسا کہ
 سورج کا نور چمکتا ہے۔ حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے صاحبزادہ حضرت عبداللہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ کر فرمایا کہ اس بچے کی زالی شان ہوگی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں خواب میں دیکھا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کے ناک مبارک سے ایک سفید پرندہ نکلا اور اس نے مشرق و مغرب میں پرواز کی۔ پرواز
 کرنے کے بعد وہ بیت اللہ شریف آکر بیٹھ گیا۔ سب قریش نے اس پرندہ کو سجدہ کیا۔ پھر وہ زمین
 و آسمان کے درمیان اڑا۔ اس خواب کو میں نے ایک کاہنہ کے سامنے بیان کیا تو اس نے کہا۔
 لَنْ يَخْرُجَ رُؤْيَاكَ لِيَخْرُجَ جَنَّتْ اگر تیرا یہ خواب سچا ہے تو حضرت عبداللہ

مِنْ صَلَیْهِ وَلَدٌ یَصِیْرُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ
وَالْمَغْرِبِ لَهُ تَبَعًا۔
کی پشتِ اقدس سے ایسا فرزند ارجمند ظاہر ہوگا
تمام مشرق و مغرب والے اُس کے تابع ہو جائیں گے

(خصائص البحرى للسيوطی ص ۱۲۱ ج ۱ حجة الله على العالمین ص ۱۲۱)

وَاللّٰهُ اَنَا ذَالِكَ النُّوْرِ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ القوی اپنی کتاب مستطاب
کتاب الوفا باحوال المصطفیٰ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت
خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حبیب کبریا شہنشاہ ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے قبل ایک رات کو مجھے خواب آیا کہ مکہ مکرمہ پر ظلمت اور تاریکی
اس قدر چھائی ہوئی ہے کہ آدمی کو اپنا ہاتھ تک نظر نہیں آتا پھر اچانک زمزم شریف کے کنواں
سے ایک نور نمودار ہوا۔ اور وہ نور آسمان کی طرف بلند ہوا۔ اور اُس نے بیت اللہ شریف کو بھی
منور کر دیا۔ پھر سارے مکہ مکرمہ کو بقعہ نور بنا دیا۔ مدینہ منورہ کے کھجوروں کے درختوں کو بھی منور کر دیا۔
یہاں تک کہ میں نے کھجوروں کے درختوں میں ان کے پھلوں کو دیکھ لیا۔ جب بیدار ہوا تو یہ خواب
اپنے بھائی عمر بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سنایا تو انہوں نے کہا۔ یا اخی انّ هذا الامر
یكون فی بنی عبد المطلب۔ اے برادر! یہ نور بنو عبد المطلب میں ظہور پذیر ہوگا۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور نور علی نور شافع یوم النور محمد
مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مجھے ہدایت نصیب ہوئی۔
حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ ماجدہ فرماتی ہیں کہ میرا محنت جگر حضرت خالد حبیب
مشرق باسلام ہوا تو اُس نے بارگاہ حبیب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میں اپنا یہ
خواب عرض کیا تو نبی غیب وان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ واللّٰهُ اَنَا ذَالِكَ
النُّوْرِ وَاَنَا رَسُولُ اللّٰهِ۔ اللہ کی قسم! وہ نور میں ہی ہوں۔ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔
(کتاب الوفا ص ۱۲۱ ج ۱ مطبوعہ مصر)

باغِ طیبہ میں سُہانا پھول پھولا نور کا
مست بوہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا

ابو صخر العقیلی فرماتے ہیں کہ اعرابیوں
میں سے ایک اعرابی نے مجھے بتایا
کہ امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ

یہودی کے بچے کا تورات میں شانِ مصطفوی
کا اقرار کرتے ہوئے مسلمان ہو جانا

والشمار ایک یہودی کے پاس سے گزرے اس کے پاس ایک رجسٹر تھا جس میں تورات
لکھی ہوئی تھی۔ اس یہودی کا لڑکا جو کہ بیمار تھا وہ اُس کو تورات پر دھ کر سنا رہا تھا۔
نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اویہ یہودی! تجھے اس کی قسم جس نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل فرمائی۔ اَفَتَجِدُ فِي تُوْرَاتِكَ لِعَبْتِي وَصِفَتِي
وَمُخْرِجِي كَمَا تَوْنِي اِس تُوْرَاتٍ مِّن مِّمْرِى نَعْتٍ صِفَةٍ اَوْ بَعَثَتْ كُوْپَايَا هِي؟ اِس
یہودی نے اپنے سر سے اشارہ کرتے ہوئے کہا نہیں۔ تو اُس کے بیٹے نے فوراً کہا اَلَيْكُنَّ
اَشْهَدُ بِالَّذِيْ اَنْزَلَ التَّوْرَةَ عَلَى مُوسٰى اِنْ لَّيْجِدُ لِعَبْتِكَ وَرَمَانِكَ
وَصِفَتِكَ وَمُخْرِجِكَ فِيْ كِتَابِيْهٖ لَيْكُنْ مِّنْ كُوْابِيْ دِيْتَا هُوْن اِس ذَاتِ كِيْ قِسْمِ كِي
سَاْمَحْ جِسْنِيْ نَعْتِ مُوسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِتُوْرَاتٍ كُوْ نَاْزِلَ فَرَمَايَا۔ لَيَقِيْنَا هِمْنِيْ اِس كِي
كِتَابِ تُوْرَاتٍ مِّنْ اَبْ كِي نَعْتِ۔ اَبْ كَا زَمَانِ اَبْ كِي صِفَاتٍ اَوْ اَبْ كِي بَعَثَتْ كُو
پَايَا هِي۔ وَ اَنَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔ تُوْ حَضُوْر
پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَقِيْمُوْا اِلَيْهٖ وَ دِيْتَا عَنْ صَا حِبِكُمْ وَ قَبِيْضَ
اَلْفَتٰى اَفْصَلٰى عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اِس یہودی کو اپنے سامنے
بیٹھے اسے بٹا دو۔ اور وہ نوجوان اُسی وقت انتقال کر گیا۔ تُو حَضُوْر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے اُس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین) ص ۱۲۲، خصائص البکری ص ۲۳، ج ۱

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے مروی ہے کہ مکتوب فی التَّوْرَةِ صِفَةُ

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عِيْسٰى بْنِ مَرْيَمَ يَدْخُلْنَ مَعَهُ تُوْرَاتٍ مِّنْ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفات درج ہیں۔ اندیشہ بھی درج ہے کہ
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام ان کے ساتھ دفن ہوں گے۔ (ترمذی شریف ص ۱۰۰)

خصائص انجیری ص ۴۲ ج ۱، مشکوٰۃ شریف ص ۱۲۵، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۵

حضور اکرم قرآن اسی طرح پڑھتے ہیں
جیسے تورات میں ذکر ہے !

علامہ یوسف بن اسماعیل النہانی قدس سرہ
الزبانی تحریر فرماتے ہیں کہ سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے کہ یہودیوں کا ایک جنید عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت سورۃ یوسف کی تلاوت فرما رہے تھے۔ تو اُس عالم
نے عرض کیا یا مُحَمَّدُ مَنْ عَلَّمَكَہَا اے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ
کو اس سورۃ کی کس نے تعلیم دی ہے۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اللہ تعالیٰ نے۔ آپ کے اس ارشاد پر یہودی عالم نے تعجب کیا جب وہ یہودی عالم اپنے
یہودیوں کی طرف گیا تو واضح الفاظ میں ان سے کہنے لگا۔ وَاللّٰہِ اَنْتَ مُحَمَّدًا

لَیَقْرَأَ الْقُرْآنَ کَمَا اُنْزِلَ فِی التَّوْرَةِ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک حضرت محمد مصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک کو اسی طرح پڑھتے ہیں جیسا کہ توراۃ میں نازل
ہوا ہے۔ یہ سن کر ان یہودیوں میں سے ایک گروہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا۔ گروہ نے آپ کی صفات کو پہچانا اور مہر نبوت کو جو آپ کے
کنڈھوں کے درمیان بھتی دیکھا اور آپ کے دست اقدس پر اسلام قبول کر لیا۔ (حجة اللہ علی العالمین)

تورات اور انجیل میں نعت مصطفیٰ
حضرت فلتان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مری

بیٹے تھے کہ ایک شخص آیا تو اُس کو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا اَلْقِ التَّوْرَةَ
کیا آپ نے تورات پڑھی ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ آپ نے فرمایا انجیل کو بھی پڑھا ہے؟
تو اُس نے عرض کیا ہاں۔ فرمایا۔ فَمَا مِثْلُہٗ هَلْ تَجِدُ فِی التَّوْرَةِ وَالْانْجِلِ کیا
تو نے تورات اور انجیل میں میرے متعلق پڑھا ہے؟ تو اُس نے عرض کیا۔ ہاں۔ تَجِدُ
نَعْتًا مِّثْلَ نَعْتِكَ وَ مِثْلَ هَيْئَتِكَ وَ مِثْلَ حُرْفَتِكَ ہم نے آپ کی صفات تورات اور
انجیل میں پڑھی ہیں۔ آپ کی شکل و صورت اور آپ کی بھرت کرنے کی جگہ کے متعلق بھی

پڑھا ہے ہم اُمید کرتے ہیں کہ وہ ہم میں سے ہوں گے۔ جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو ہم کو اندیشہ ہوا کہ آپ کہیں وہ ہی نہ ہوں۔ پس ہم نے غور کیا تو اندازہ لگایا کہ آپ وہ نہیں ہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میں کیسے وہ نہیں ہوں؟ تو اس نے کہا۔ اس نبی کے ساتھ اس کی امت سے ستر ہزار ایسے افراد ہوں گے جن پر حساب اور عذاب نہیں ہے۔ اور آپ کے ساتھ اتنی تعداد نہیں۔ تو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا نَأْهُوُ وَإِلَهُمُ الْاُمْتِي وَانَّهُمْ لَا كَثْرُ مِنْ سَبْعِينَ اَلْفًا۔ اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ میں ہی وہی ہوں اور وہ میری امت ہے۔ اور تحقیق وہ ستر ہزار سے بھی زیادہ تھے۔

(حجۃ اللہ علی العالمین للنبھانی ص ۱۲۲-۱۲۳)

انگوٹھے چومنے سے یہودی کی نجات | علامہ جلال الدین سیوی محدث ابو نعیم، علامہ حلبی، علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

اسماعیل حقی جیسے جلیل القدر محدثین اور مفتیین نے یہ روایت نقل کی ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس نے دو سو سال تک اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی۔ پھر وہ مر گیا۔ تو لوگوں نے اس کی میت کو مزبلہ دروڑی۔ کوڑا کرکٹ والی جگہ پر پھینک دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعہ حکم فرمایا کہ اس شخص کا جنازہ پڑھو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا کہ قوم بنی اسرائیل اس کے متعلق یہ شہادت دیتی ہے کہ دو سو سال تک یہ شخص تیری نافرمانی کرتا رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کے متعلق جو کہا جاتا ہے بالکل ٹھیک ہے۔

مگر وہ جب تورات کھولتا اور میرے محبوب محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام دیکھتا تو وہ اس نام مبارک کو چومتا اور اپنی آنکھوں پر لگا اور اس پر درود بھیجتا۔ پس اس کے بدلے میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور ستر ہزار

إِلَّا إِنَّهُ كَانَ كَلَّمَائِشَ التَّوْرَةِ وَنَظَرَ
إِلَى اسْمِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَبْلَهُ وَوَضَعَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ وَصَلَّى
عَلَيْهِ فَشَكَرَتْ لَهُ ذَالِكُ وَغَفَرَتْ
ذُنُوبَهُ وَزَوَّجَتْهُ سَبْعِينَ حُورًا

سے اس کا نکاح کر دیا۔

(خصائص البحر ص ۱۲۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۱۳۴ ج ۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۲۴، حلیۃ الاولیاء ص ۲ ج ۲)

مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی مثنوی شریف میں لکھا ہے کہ

بود در انجیل نام مصطفیٰ آل سرغیبہاں بحر صفا!

بود ذکر علیہ ہا و شکل او بود ذکر غزوہ و صوم و اکل او

طائفہ نصرانیان بہر ثواب چوں رسیدند نے بدال نام و خطاب

بوسہ داندی بدال نام شریف رو نہا دندی براں وصف لطیف

(مثنوی شریف ص ۲ دفتر اول)

اے وہاں بیہ کے آرگن الہدیت دہلی میں درج ہے کہ یہ حقیقت ہے کہ مولانا جلال الدین رومی ایک زبردست عارف باللہ اور بالکمال انسان تھے بحر تصوف کے شناور تھے۔ آپ نے اپنی مثنوی میں اسلام کو اس کی اصل صورت میں پیش کیا ہے۔ آپ نے منظم شکل میں شریعت کے بڑے بڑے نکات بیان کیے ہیں۔ اس حقیقت بحال کسی مسلمان کو انکار نہیں۔ (پندرہ روزہ اخبار الہدیت دہلی ص ۱ کالم ۱)

اے مولوی اشرف علی تھانوی مثنوی شریف کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہ اس رتبہ کی کتاب ہے جس کی نسبت مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مثنوی مولوی بہت قرآن در زبان پہلوی۔ نیز جامی امداد اللہ صاحب مہاجرینی کے متعلق لکھتے ہیں کہ آپ سفر و حضر میں کلام اللہ شریف و دلائل الخیرات شریف و مثنوی معنوی حضرت مولانا کو ضرور پاس رکھتے تھے۔ اور جو عالم ان کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوتا تو اس کو ضرور مثنوی شریف کا درس دیتے۔ اور اس کو پڑھنے کی نصیحت فرماتے تھے۔

(التذکیر ص ۱۱۴ جلد سوم۔ امداد المشاق ص ۲۲-۲۷)

قاسم نانوتوی نے مثنوی کے بارے کہا ہے کہ تین کتاب البیہ، قرآن شریف، بخاری شریف، مثنوی شریف

اشرف علی تھانوی کا خیال ہے کہ بعض مذاق کے لیے مثنوی شریف بمنزلہ ذکر اللہ ہے۔ عبد الغنی پھولپوری دیوبندی

کی رائے ہے کہ مثنوی سینے میں عشق خداوندی کی آگ لگا دیتی ہے (معارف مثنوی ص ۲) مولوی محمد اختر دیوبندی

(فقیر ابوالحامد محمد منیر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ غفرلہ)

مولوی اشرف علی تھانوی | ان اشعار کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انجیل میں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا

نام مبارک لکھا تھا۔ جو پیغمبروں کے سرور اور دریائے صفا ہیں۔ آپ کا علیہ شریف بھی اس میں مذکور تھا۔ اور آپ کی صورت و شکل کا اور آپ کے جہاد کا اور روزہ اور اکل و شرب کا۔ ان سب امور کا اس میں بیان تھا۔ نصرانیوں میں سے ایک گروہ کی یہ عادت تھی کہ جب اس مبارک نام و خطاب پر (تلاوت کرتے وقت) پہنچتے تو ثواب حاصل کرنے کو آپ کے اسم شریف پر بوسہ دیتے اور آپ کے اوصاف لطیف پر زخماں ملتے۔ (محبت و تعظیم سے)

اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم چومنے کی برکت | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ نصرانیوں کے اس عمل کو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چومنا اور آنکھوں پر رکھنے کی برکت سے جو فائدہ اور نفع حاصل ہوا۔ اس کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

امین از شر امیران و وزیر
نسل ایشان نیز ہم بسیار شد
در پناہ نام احمد مستجیر
نام احمد ناصر آمد یار شد
(مثنوی شریف ص ۱۲)

اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے دیوبندیوں کے رہنما اور مقتدار مولوی اشرف علی تھانوی رقمطراز ہیں۔

وہ لوگ (اس عمل کی برکت سے) فتنہ (وزیر) اور خوف (معارضہ امراء) سے مامون رہے۔ نہ امراء کا شر (جنگ کہ ہلاکت جہانی تھا) ان کو پہنچا اور نہ وزیر کا فتنہ (اضلال کہ ہلاک روحانی تھا) ان تک آیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کی پناہ میں ان کو پناہ مل گئی۔ اور ان سے ان کی نسل بھی بہت بڑھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم مبارک ان ناصر اور رفیق ہو گیا۔
(کلید مثنوی ص ۱۱۱ از اشرف علی)

اس کا نتیجہ بیان کرتے ہوئے مولانا روم علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

نام احمد چوں چنیں یاری کند تا کہ نورش چوں مددگاری کند

نام احمد چوں حصار سے شد حصیں تاچہ باشد ذات آں روح الامین

(شکوئی شریف ص ۲۲)

مولوی اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسی رفاقت کرتا ہے تو آپ کا نور مبارک (ذات مبارک) تو کیسی مدد کرتا رہا ہوگا۔ شعر اول کی شرح ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک ایسا قلعہ مستحکم ہے (کہ شرم کو نہیں آنے دیتا) تو آپ کی ذات مبارک جس کو اوپر نور کہا تھا کیسی ہوگی؟ آپ کو روح اس واسطے کہا کہ آپ کا اتباع باعث حیات روحانی ہے اور روایات سیر میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باعث ایجاد خلق ہونا بھی مذکور ہے۔ تو اس اعتبار سے آپ حیات ظاہری کے بھی سبب ہیں۔

کلید شکوئی ص ۱۵۵-۱۵۶
۱۱۶

یہ نام کوئی کام بگڑنے نہیں دیتا
بگڑے کو بھی لیتا ہے بنا نام محمد

اسم محمد کی توہین کرنے والوں کا انجام | مولانا جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ :

واں گروہ دیگر از نصرانیان	نام احمد داستندے مستہاں
مستہاں خوار گشتند از رفتن	از وزیر شوم راے شوم فن
مستہاں خوار گشتند آں فریق	گشتہ محروم از خود و شرط طریق
ہم محبط دین شان و حکم شان	از پئے طوبار مائے کثر بیایاں

مولوی اشرف علی تھانوی اس کا ترجمہ اور تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان نصرانیوں میں دوسرا گروہ اور تھا کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے قدری کرتے، وہ لوگ اس منہوس وزیر کے سبب فتنوں سے ذلیل و خوار ہو گئے اور اپنی ہستی سے محروم ہوئے۔ (کہ قتل کئے گئے) اور دین سے بھی محروم ہوئے (کہ وزیر نے عقائد خراب کر دیئے) اور ان کا مذہب اور احکام بھی ان طوماروں کی وجہ سے مہبوط ہو گیا۔ (یہ ضردان کی نسل میں باقی رہا) (کلید شکوئی ص ۱۵۵ از اشرف علی تھانوی)

یہودی مولویوں کا افسار نور محمدی کو کوئی ختم نہیں کر سکتا

علامہ ابوالحسن البکری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے دادا جان حضرت
ہاشم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرب قبائل کے ہمراہ جا رہے
تھے کہ ایک مقام پر یہود اور ان کے اکابر علماء بیٹھے

ہوتے تھے۔ جب یہودیوں کے مولویوں نے حضرت ہاشم رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ تو ان کو نور
محمدی ان کی مبارک پیشانی میں نظر آیا۔ تو وہ بہت سٹپٹے کیونکہ وہ نور ان کو گراں
گزرا۔ اور زور زور سے رونے لگے۔ تو دوسرے یہودیوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا
مَا لَكُمْ تَبْكُونَ اے ہمارے سردار وتم کیوں روتے ہو؟ تو مولویوں نے جواب دیا
بِكَاءُنَا وَخُذْنَا مِنْ هَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَظْهَرُ بِهَامَا رَوْنًا اور غمگین ہونا
اس بستی سے ہے جو اس شخص ہاشم سے ظاہر ہوگی نیز کہا اِنَّ هَذَا الرَّجُلَ يَظْهَرُ
مِنْ زُرِّيَّتِهِ رَجُلٌ يَكُونُ مِنْهُ بَوَارِكُمْ وَحَدَابٌ دِيَارِكُمْ بے شک اس شخص
حضرت ہاشم کی اولاد سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا۔ جو تمہاری اور تمہارے شہروں کی
تباہی اور بربادی کا باعث ہوگا۔ جس کا تذکرہ ہماری کتابوں میں بھی درج ہے اس کا نام
ماحی درج ہے۔ جب یہودیوں نے سنا تو ان میں بھی کھرام مچ گیا اور رونا شروع کر دیا
انہوں نے اپنے مولویوں سے پوچھا۔ اس کا خاتمہ کس طرح کیا جاسکتا ہے۔ تو انہوں نے
جواب کہا کہ اس کے خاتمہ اور مٹانے کے لیے تمہارا کوئی حیلہ کارگر ثابت نہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ
اس پر آسمان سے وحی نازل فرماتے گا۔ (کتاب الانوار و مصباح السور والافکار ص ۱۱)

رفعتِ ذکر ہے تیرا حصہ دونوں عالم میں ہے تیرا چرچا
مرغِ فردوس پس از حمدِ خدا تیری ہی مدح و ثنا کرتے ہیں!

حضرت ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے روایت
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہودی عالم کی گفتگو
نقل فرمائی ہے کہ حضرت ابوہریرہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ایک دن یہود کے مدرسہ میں
تشریف لے گئے اور یہودیوں کو فرمایا جو تمہارا سب سے بڑا عالم ہے اس کو میرے پاس لاؤ۔

تو یہود نے عبداللہ بن صوایا کو بارگاہ نبوی میں پیش کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے علیحدگی میں حلفا پوچھا۔ اَتَعْلَمُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ کیا تجھ کو علم ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ تو عبداللہ بن صوریانے کہا ہاں! واللہ میں جانتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ اِنَّ الْقَوْمَ لَیَعْرِفُوْنَ مَا اَعْدِیْتُ وَاِنَّ صِفَتَكَ وَنَعْتَكَ مُبَیِّنٌ فِی التَّوْرَةِ وَلَکِنَّہُمْ حَسَدُوكَ۔ بے شک یہ قوم سب میری طرح آپ کو رسولِ خدا جانتے ہیں آپ کی صفات اور تعریف کا تو ریت میں واضح طور پر بیان ہے۔ لیکن یہ لوگ آپ کا انکار حسد کے طور پر کرتے ہیں۔ حضورِ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے عبداللہ بن صوریانے کو فرمایا کہ مجھ پر ایمان لانے پر تجھے کون سی چیز مانع ہے۔ تو اس نے عرض کیا میں اپنی قوم سے مخالفت نہیں کر سکتا۔ مجھے اُمید ہے کہ یہ لوگ آپ کے متبع ہو کر اسلام لے آئیں گے اور پھر میں بھی مسلمان ہو جاؤں گا۔ (تیس اربعس ص ۹۸-۹۹)

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کو یہود کا قتل کرنے کا ارادہ | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہیں کہ سرورِ عالم

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب سن بلوغت کو پہنچے تو ہر عورت اور رؤساءِ قریش میں سے ہر ایک کی جانب سے پیغامِ نکاح کی درخواستیں آنے لگیں یہاں تک کہ ہر گھر میں عورتوں کے مابین ان کا ہی تذکرہ ہونے لگا۔ پھر جب اس کا تذکرہ ان کے والد حضرت عبدالطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا گیا۔ تو انہوں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے میرے فرزند! تم بغرضِ شکار یہاں سے چلے جاؤ تاکہ تم عورتوں سے نجات پاسکو۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں زہری کے ساتھ شکار کے لیے چلے گئے۔ حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ قَبِیْلَتَانِیْ خَوَّیْ فِی طَرِیقِ الْبَرِیْقَةِ وَاِذَا بِعَسْکَرٍ مِّنَ الْیَہُودِ شَہِدَیْنِ مُیَوِّفِیْہِمُ وَہُمْ یَخْوُ سَبْعَیْنِ فَارِیْثًا۔ ہم جنگل میں شکار کی جستجو میں تھے کہ اچانک ستر یہودیوں کا لشکر گھوڑے پر سوار تلوار سونٹے ہوئے نمودار ہو گیا۔ ان سے دو بچے ملاقات کر کے دریافت کیا کہ کس قسم کا ارادہ ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ نَقْتُلُ عَبْدَ اللّٰہِ ہم عبداللہ کو قتل کرنا چاہتے

ہیں۔ حضرت وہب نے پوچھا مَا ذَنْبُهُ حضرت عبداللہ کا کیا قصور ہے؟ تو یہودیوں نے کہا۔ لَيْسَ لَهُ ذَنْبٌ وَلَكِنْ فِي ظَهْرِهِ نَبِيٌّ دِينُهُ نَاسِحٌ جَمِيعُ الْأَدْيَانِ وَمِلَّتُهُ مَا حِيَةَ الْجَمِيعِ الْمَلِكِ فَخَنُّ نَقْلُ عَبْدِ اللَّهِ حَتَّى لَا يَظْهَرَ مُحَمَّدٌ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عبداللہ کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن اس کی پشت سے ایسا نبی ظاہر ہو گا جس کا دین تمام دیनों کو منسوخ کرنے والا اور جس کی پشت تمام ملتوں کو ختم کرنے والی ہوگی ہم سرے سے عبداللہ ہی کو قتل کر ڈالنا چاہتے ہیں تاکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ظہور نہ ہو۔ حضرت وہب بیان فرماتے ہیں کہ قَبَيْنَا خَنُّ وَآيَاهُمْ فِي الْحَدِيثِ وَإِذَا بَعَثْنَا مِنَ السَّمَاءِ فَقَتَلُوا الْيَهُودَ بِمِثْلِ مَا بَعَثْنَا مِنْهُمْ فِي الْيَوْمِ الَّذِي كَانُوا فِيهِ يَكْفُرُونَ (بیان المیلاد النبوی ص ۲۸ تا ۲۹)

(بیان المیلاد النبوی ص ۲۸ تا ۲۹)

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی پھوپھی کا بیان | حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی

ہے کہ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ چاہنا اور حضور کی صفت و بیانات اور جن جن باتوں کو ہم حضور کے لیے توقع کر رہے تھے سب پہچان لیں تو میں نے خاموشی کے ساتھ اسے دل میں رکھا۔ یہاں تک کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے۔ مجھے خبر پہنچی۔ میں نے بحیرہ میری پھوپھی بولی اگر تم موسیٰ بن عمران علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنا سنتے تو اس سے زیادہ کیا کرتے۔ میں نے کہا۔ اے پھوپھی خدا کی قسم وہ موسیٰ بن عمران کے بھائی ہیں۔ جس پر موسیٰ علیہ السلام بھیجے گئے تھے اسی پر یہ بھی مبعوث ہوئے ہیں وہ بولی یا بَنَ أَخِي أَهَذَا النَّبِيُّ الَّذِي كُنَّا نَخْبِرُ بِهِ أَنَّهُ يُبْعَثُ مَعَ السَّاعَةِ۔ اے میرے بھتیجے! کیا یہ وہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی ہم خبر دیتے جاتے تھے کہ وہ قیامت کے ساتھ مبعوث ہوں گے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ (دلائل النبوت للبیہقی)

سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی | **بنی اسرائیل سے نبوت چلی گئی ہے** | جنت سرکار عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی

ہیں کہ مکہ مکرمہ میں ایک ساہوکار یہودی تھا جس شب کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ گر ہوئے۔ تو وہ ساہوکار یہودی گھر گھر پوچھتا پھرتا تھا کہ لوگ لاعلمی کا اظہار کرتے تو اُس نے کہا

وَلَدَ هَذَا لِلنَّبِيِّ نَبِيُّ هَذِهِ الْأُمَّةِ
الْأَخِيرَةِ بَيْنَ كَتَفَيْهِ عَلَامَةٌ
آج اس امت کا نبی تشریف لے آیا ہے جس کے کندھوں کے درمیان ایک علامت ہے اُس کے کہنے کے مطابق لوگ مختلف مکانوں پر معلومات حاصل کرنے کے لیے گئے۔ اُن کو معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اس کا نام اُنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھا ہے۔ لوگوں نے یہودیوں کو خبر دی تو اُس نے کہا میرے ساتھ چلو تاکہ اس بچے کو دیکھیں۔ پس وہ سرکارِ سیدہ طیبہ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے آستانہ عالیہ پر حاضر ہوئے اور یہودی نے کہا کہ میں بچے کو دیکھنا چاہتا ہوں جب اُس نے حبیبِ کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا اور آپ کی پشتِ انور کو دیکھا تو وہ یہودی بیہوش ہو کر گر پڑا جب اُس کو ہوش آیا تو اُس نے کہا وَاللّٰهِ ذَهَبَتِ النَّبُوَّةُ مِنْ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَفْرَحْتُمْ بِهِ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ أَمَّا وَاللّٰهُ لَيَسْطُوْنَ بِكُمْ سَطْوَةً يَخْرِجُ خَبَرَهَا مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ خُذَاكِ قَسَمُ بَنِي إِسْرَءِيلَ سَ نَبُوتٌ چلی گئی۔ اے گروہِ قریش! کیا تم اس سے خوش ہو! سو بخدا تم پر وہ ضرور غلبہ پائے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق و مغرب تک پھیل جائے گی (خصائص البکری ص ۱۲۲-۱۲۳ ج ۱، دلائل النبوة ص ۸۹ ج ۱، انوار المحمدیہ ص ۱، مواہب اللدنیہ ص ۲۳ ج ۱، ذر قالی ص ۱۲ ج ۱)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا بیان | حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مدینہ منورہ

میں تھا۔ اور اُس وقت میری عمر سات یا آٹھ سال کی تھی۔ لیکن اتنی عقل ضرور تھی کہ جو بات سنتا تھا۔ اُس کو سمجھ لیتا تھا۔ ایک دن اچانک میرے کان میں ایک آواز آئی جب میں

نے اس آواز کو غور سے سنا تو دیکھا کہ ایک یہودی مدینہ منورہ کے ایک بزدل پٹا پر چڑھ کر زور زور سے پکار رہا ہے کہ اے یہود! دوڑو دوڑو۔ میں نے دیکھا کہ یہودیوں کی جماعت اُدھر دوڑی جا رہی ہے۔ میں بھی ان کے پیچھے دوڑ پڑا جب لوگ اُس کے پاس پہنچے تو اُس سے کہنے لگے تجھے کیا ہو گیا ہے۔ تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔

قَدْ طَلَعَ بَحْمٌ أَحْمَدُ الَّذِي يُؤَلِّدُ بِهِ
هَذِهِ اللَّيْلَةَ۔ آج احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ستارہ
طلوع ہو گیا ہے۔ اور آج کی رات وہ پیدا

د کتاب الوفا ص ۹ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱ ہو گیا ہے۔

دلائل النبوة بیہقی ص ۱۹ ج ۱، البیہقی ص ۱۱۱ ج ۱، الوارثی ص ۱۱۱ ج ۱، حجة اللہ
علی العالمین۔ ذرقانی شریف ص ۱۱۱ ج ۱، ثابت من السنة ص ۱۱۱

عیص نامی راہب کا ولادت، بعثت اور انتقال کا بتانا | امام اجل علامہ جلال الدین سیوطی
علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ عربوں

شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد ماجد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں۔ کہ
مَسْرَ الظَّهْمَانِ میں ایک شامی راہب رہتا تھا۔ جس کا نام عیص تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے
صومعہ (گرجا) میں رہتا تھا۔ اور کبھی کبھی مکہ مکرمہ بھی آتا تھا۔ اور مکہ والوں کو کہتا
تھا کہ اے اہل یان مکہ! تم میں ایک بچہ پیدا ہوگا۔ سارا عرب جس کے ماتحت اور تابع
ہوگا۔ اور عجم کا وہ مالک ہوگا۔ اور یہ زمانہ اس کے ظہور کا زمانہ ہے۔ جو شخص اُس کے زمانہ
کو پائے اُس کی اتباع اور اطاعت کرے گا۔ وہ بہت خوش بخت اور سعادتمند ہے۔ اور
جو اُس کی مخالفت کرے گا وہ بد نصیب اور بد قسمت ہے نیز اُس نے کہا کہ میں نے اُس
کی تلاش میں خدا کی قسم شراب کی زمین کو خیر باد کہا اور بھوک اور خون کی زمین کو اختیار کیا
ہے۔ جب مکہ مکرمہ میں کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ اُس گھر میں آتا ہے۔ اُس کے متعلق معلوم
حاصل کرنے کے بعد کہتا کہ ابھی اُس نے ظہور فرمایا ہے۔ جس دن سرور کائنات علیہ افضل
الصلوات والتحيات والتسليمات پیدا ہوئے تو وہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ اُس کے پاس
گئے اور اُس کو آواز دی۔ تو اُس نے کہا کہ آپ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا میں عبدالمطلب

ہوں تو اُس نے کہا: آپ اُس کے جذبات میں ہیں۔

بے شک وہ راکا جس کے متعلق میں تمہیں باتیں
سناتا تھا۔ آج سوموار کے دن پیدا ہو چکا ہے
اور بحیثیت نبی ان کی بعثت بھی سوموار کو ہوگی۔
اور ان کا انتقال بھی سوموار کو ہوگا۔ اور آج کی
رات ان کا ستارہ طلوع کر چکا ہے۔

فَعَزَّوَلِدَ ذَٰلِكَ الْمَوْلُودَ الَّذِي
كُنْتُ أُخَذُّكُمْ بِهِ عَنْهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ
وَهُوَ يَبْعَثُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَمُوتُ
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَتَجْمَعُ الْبَارِحَةُ
(خصائص النبی ص ۱۲۵ ج ۱)

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں کہ میں حطیم کعبہ میں سویا ہوا تھا کہ میں نے

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا خواب

خواب دیکھا کہ ایک عظیم الشان درخت زمین سے اُگا اور بڑھتے بڑھتے آسمان تک پہنچ گیا۔ اور اُس
کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل گئیں۔ اُس درخت سے روشنی سی روشنی نکل رہی تھی بلکہ اُس
کی روشنی اور نور سورج کی روشنی سے بھی سترگنا زیادہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ عرب و عجم والے سب
اس درخت کے سامنے سر بسجود ہو گئے۔ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔ میں نے دیکھا کہ
قریش کے کچھ لوگ اس درخت کی شاخوں سے لپٹ گئے۔ اور بعض حضرات کو دیکھا کہ وہ اس کو
کاٹنا چاہتے ہیں۔ لیکن جو کاٹنے کی نیت سے اس درخت کے قریب ہوتے ہیں تو ایک خوبصورت
نوجوان ان کو روکتا ہے۔ میں نے اس نوجوان سے زیادہ حسین و جمیل انسان کوئی نہیں دیکھا تھا۔
اور نہ ہی اُس سے زیادہ خوشبو میں نے کسی جسم سے ظاہر ہوتی دیکھی۔ میں نے چاہا کہ میں بھی اس
درخت کے ساتھ لپٹ جاؤں مگر نہ لپٹ سکا۔ میں نے اُس حسین نوجوان سے اس کی وجہ پوچھی
تو اُس نے کہا کہ آپ کی قسمت میں نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کہ کن کی قسمت میں ہے؟ تو اُس
نے جواب دیا کہ جن حضرات نے آگے بڑھ کر شاخوں کو تھام لیا ہے۔

حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیدار ہوئے اور اپنا خواب ایک کاہنہ کے
پاس جا کر سنایا۔ تو خواب سنتے ہی اس کاہنہ کا چہرہ متغیر ہو گیا۔ اور اُس نے کہا: اِنَّ
صَدَقْتُ رُؤْيَاكَ لَيَكُوْمُ مَجْنٍ مِنْ صُلَيْكَ رَجُلٌ يَمْلِكُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَيَبْدِيْنُ لَهٗ النَّاسُ اِنْ اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَ خَلْقًا نَّاسًا اَوْ يَكُوْمَ خَلْقٌ نَّاسًا اَوْ يَكُوْمَ خَلْقٌ نَّاسًا اَوْ يَكُوْمَ خَلْقٌ نَّاسًا

ہوگی جو مشرق و مغرب کی بادشاہ ہوگی۔ اور لوگ اُس کے آگے ٹھک جائیں گے یعنی اُس کے
نیاز مند ہو جائیں گے۔ (خصائص الکبریٰ صفحہ ۹۸-۹۹ ج ۱، از قاضی شریف مسیح، کتاب الوفا)

اہل کتاب کے پاس حضرت عبداللہ کی پیدائش کی نشانی | جس شب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والتسلیم کے والد ماجد سیدنا عبداللہ رضی

اللہ تعالیٰ عنہ کی پیدائش ہوئی تو اہل کتاب کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کی بعثت اب قریب ہے
اور بعثت کے قُرب کا علم اُن کو اس طرح ہوا کہ جامعہ صوف جس میں حضرت سیدنا یحییٰ علیہ السلام کو
کافروں نے شہید کیا تھا۔ وہ جامعہ صوف خُون آلودہ اُن کے پاس تھا۔ کتب آسمانی میں یہ لکھا تھا
کہ جب یہ جامعہ تازہ خُون سے تر ہو جائے گا۔ اور خُون کے چند قطرے زمین پر گریں گے تو یہ نبی
آخر الزمان کے والد ماجد کی پیدائش کی علامت ہے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی
ولادت سے واقعہ ان کے درپیش آیا تو ان کو معلوم ہو گیا کہ نبی آخر الزمان کے والد ماجد کی
ولادت ہو گئی ہے۔ اور وہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دشمن ہو گئے اور اُن کے قتل
کے ورپے ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ج ۱، خیر المونس ج ۲، موار الخفیہ ص ۵)

حضرت عبدالمطلب کو یہودی کی مبارک | محدث ابن جوزی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں حضور
پر نور نور علی نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کے جدِ امجد حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سردیوں کے موسم میں میں ملک
یمن تجارت کے لیے جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک یہودی کا بن ملا جو زبرد پر چڑھا تھا اُس نے مجھے
دیکھ کر کہا کہ اے عبدالمطلب کیا آپ مجھے اپنے نعتے دیکھنے کی اجازت دیتے ہیں میں نے اس کو
اجازت دے دی۔ تو اُس نے ناک کے دونوں نختوں کو نور سے دیکھا اور کہنے لگا۔ اَجِدُ فِيَّ
اَجِدُ مِنْكَ مُلْكًا وَفِي الْاٰخِرَةِ نَبُوَّةٌ میں نے تمہارے ایک نعتے میں بادشاہت
اور دوسرے میں نبوت دیکھی ہے۔ اُس کے بعد اُس نے مشورہ دیا کہ اگر بنی زہرہ کے قبیلہ سے
شادی کر لے تو یہ بات ہو سکتی ہے۔ جب حضرت عبدالمطلب واپس آئے تو آپ نے والد بنت وہب
بن عبدالمناف بن زہرہ سے شادی کی۔ تو اُس سے حضرت حمزہ اور حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
پیدا ہوئے اور حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضرت آمنہ بنت وہب سے

شادی کی تو ان سے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ولادت شریفہ ہوئی۔
(کتاب الوفا ص ۸۵ ج ۱ خصائص الکبریٰ ص ۱ ج ۱)

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کے دادا کا بیان | علامہ یوسف بن اسماعیل
البنجانی قدس سرہ النورانی

نے تحریر فرمایا ہے کہ زہیر بن ابوسلمی رضی اللہ عنہ جو کہ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ
کے والد ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی ایک مجلس میں میں بیٹھا ہوا تھا اور اہل کتاب
کہہ رہے تھے قَدْ قَرُبَ مَبْنَعَتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيَّيَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کی بعثت کا زمانہ قریب ہے۔ تو میں نے ان کو اپنا خواب سنایا کہ آسمان سے ایک سی
ظاہر ہوئی اور میں نے اس رسی کو پھڑکنے کے لیے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا مگر میں اس
رسی کو نہ پھڑکا۔ فَأَوَّلَ ذَلِكَ بِالنَّبِيِّ يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ وَ أَنَّهُ لَا
يُذِرُكَ تَوَاهُنُ نَفْسٍ فِي تَعْبِيرِهِ بِأَنَّ نَبِيَّ آخِرِ الزَّمَانِ مَبْعُوثٌ هُوَ نَفْسٍ فِي تَعْبِيرِهِ بِأَنَّ
اور یہ شخص اُن کو نہیں پاسکے گا۔ پس میں نے اپنے بیٹوں کو یہ خواب سنایا اور تعبیر بھی بتائی۔
وَأَمْرَهُمْ وَأَوْصَاهُمْ أَنْ أَدْرَكَوْكَ أَنْ يُسَلِّمُوا اور ان کو حکم اور وصیت
کی کہ اگر نبی کو پائیں تو اس پر اسلام لائیں۔

ان کے بیٹوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ اور ان کے بیٹے
زہیر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے دستِ اقدس پر اسلام قبول
کیا۔ پھر اس کے بیٹے کعب رضی اللہ عنہ نے امام الانبیاء علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی
شانِ اقدس میں مشہور قصیدہ بابت سعاد لکھا۔ اور بارگاہِ نبوی میں پڑھا تو رحمت
للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر ان کو چادر مبارک عنایت فرمائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۲)

اُمتِ محمدیہ کی شان | شیخ محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اپنی
تصنیف لطیف مدارج النبوت شریف میں رقمطراز ہیں کہ

ابونعیم بروایت سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل کرتے ہیں۔ کہ

حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے ایک مرد نے کہا کہ میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ لوگ حساب کتاب کے لیے جمع ہوتے ہیں اور تمام نبیوں کو بلایا گیا ہے۔ جملہ نبی اپنی اپنی اُمت کے ساتھ آئے اور ہر نبی کے لیے دو نور اور ہر اُمتی کے لیے ایک نور جو ان کے ساتھ چلتا تھا۔ دیکھا گیا۔ اس کے بعد حضور اکرم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا گیا تو آپ کے ہر موٹے تن مبارک کے ساتھ ایک ایک نور تھا۔ اور آپ کے ہر اُمتی کے ساتھ دو نور تھے۔ اس پر کعب احبار رضی اللہ عنہ نے اس مرد سے دریافت کیا کہ تم نے جو اپنے خواب کی تفصیل بیان کی ہے کیا تم نے ایسا کہیں پڑھا ہے؟ اس شخص نے کہا خدا کی قسم! خواب میں ایسا دیکھنے کے سوا کہیں اور کسی جگہ ایسا نہیں پڑھا۔ تو حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں کعب کی زندگی ہے۔ یہ صفت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کی ہے۔ اور وہ صفت تمام نبیوں اور ان کی اُمتوں کی ہے۔ یہی کتاب الہی میں ہے۔ گویا کہ تو نے توریت میں اسے پڑھا ہے۔

(مدارج البتوت فارسی ج ۱)

دیوبندی حضرات کے مولوی محمد علی صاحب کاندھلوی

حضرت صفیہ کے والد اور چچا کا بیان | سیاحوٹی اپنی کتاب معالم القرآن میں لکھتے ہیں کہ ابن اسحاق نے سیرت میں لکھا ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا، فرماتی ہیں کہ جب حضور نور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ تشریف لائے تو میرے باپ اور چچا دونوں آپ سے ملنے گئے۔ یاد رہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے والد اور چچا دونوں بہت بڑے یہودی علماء میں سے تھے۔ دونوں نے بڑی دیر تک آپ کے گھٹو کی جب گھر واپس آئے تو میں نے اپنے کانوں سے ان کی باتیں سُنی ہیں۔ وہ کہہ رہے تھے کہ واقعی یہ وہی نبی ہیں۔ جن کی خبریں ہماری کتابوں میں ہیں۔ میرے چچا نے والد سے دریافت کیا۔ خدا کی قسم! یہ والد صاحب کا جواب تھا۔ چچا بولے۔ کیا تم کو اس کا یقین ہے۔ ہاں والد نے کہا چچا نے دریافت کیا کہ بھر کیا ارادہ ہے! والد نے کہا کہ جب ہم جانبدار میں جان ہے مخالفت کروں گا۔

(معالم القرآن ج ۱ از محمد علی کاندھلوی)

غیر مقلدین کی شہرہ آفاق شخصیت نواب صدیق حسن
تورات میں مدینہ منورہ کے نام | خاں محبوباوی نے اپنی تفسیر ترجمان القرآن، بطائف

ابیان، میں لکھا ہے کہ سہیل کا قول ہے کہ تورات میں مدینہ منورہ کے گیارہ نام ہیں۔ مدینہ،
طابہ، طیبہ، جلیلہ، عابرہ، مجتہ، مجتوبہ، قاصمہ، مجبورہ، عتدا، مرحومہ۔

(ترجمان القرآن بطائف البیان ص ۲۶۸ ج ۱۱)

کعبہ حبار رضی اللہ عنہ سے مری ہے کہ ہم تورات میں پاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مدینہ کو خطاب
کر کے فرماتا ہے۔ يَا طَيْبَةُ وَيَا طَابَةَ وَيَا سَكِينَةَ لَا تَقْبِلِي الْكُنُوزَ اَرْفَعِ اجَاوِدُكَ عَلَى
اجاجير لقري۔ (ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱)

تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام | حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
ہیں۔۔۔ تورات میں مدینہ منورہ کے چالیس نام ہیں
(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱)

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱ ج ۱، ترجمان القرآن ص ۲۶۸ ج ۱۱، حجة اللہ ص ۱۲)

سیدنا موسیٰ کا اُمتِ محمدیہ میں داخل ہونے کی دعا فرمانا | حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرماتے ہیں کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا۔ اِنَّ مُوسٰی لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ
التَّوْرَةُ کہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات نازل ہوئی اُنہوں نے اس میں اس اُمت
مرحومہ کے فضائل پڑھے تو بارگاہِ الہی میں عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَنْوَاحِ اُمَّةً هُمْ
الْاَخِیْرُونَ السَّابِقُونَ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا
تذکرہ پایا ہے جو سب سے آخری ہوگی مگر سب پر سبقت لے جانے والی ہے۔ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ
اس کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تِلْكَ اُمَّةٌ اَحَدُہٗ اَحَدٌ مَّحْتَبٌ صَلٰی اللہ تعالیٰ
علیہ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَنْوَاحِ اُمَّةً هُمْ السَّابِقُونَ
الْمَشْفُوعُونَ لَہُمْ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کریم! میں نے تورات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت
کا تذکرہ دیکھا ہے جس کے بارے میں سب سے پہلے شفاعت قبول فرمائی جائے گی پس اس کو

میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت ہے پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ هُمْ الْمُسْتَجِیْبُونَ الْمُسْتَجَابَ لَهُمْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب کائنات! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا ذکر خیر دیکھا ہے کہ جو تیری طرف رجوع کرتی رہے گی اور تو اس کی دُعاؤں کو شرف قبولیت بخشا رہے گا۔ اس میری اُمت بنادے تو خدا تعالیٰ فرمائے گا وہ حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر عرض گزار ہوتے کہ یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اَنَا جِیْلُهُمْ فِی صُدُوْرِهِمْ لَیْعُرُوْنَهَا ظَاهِرًا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب اکبر! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا بیان پڑھا ہے کہ جو تیرے احکامات کی کتاب کو اپنے سینوں میں محفوظ کرے گی۔ اور اُسے ازبر پڑھے گی اُسے تو میری اُمت کرے۔ تو ارشاد باری ہوا وہ حضرت احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے۔ پھر التبا کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَا کُلُوْنَ الْفَنَیْ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے رب میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کا حال پڑھا ہے جو فنی کھائے اُسے تو میری اُمت قرار دے دے تو فرمان ہوا کہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ و النصار کی اُمت ہے۔ پھر عرض کی یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ یَجْعَلُوْنَ الصَّدَقَةَ فِی بَطُوْنِهِمْ وَ یُؤْجِرُوْنَ عَلَیْهَا فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ اے میرے پروردگار! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت دیکھا ہے جو صدقہ خود کھائے گی لیکن اس پر بھی وہ ثواب کی حقدار ہوگی۔ اس کو میری اُمت بنادے تو جواب ملا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا یَا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٌ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُمْ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ یَعْمَلْهَا کَتَبَ لَهَا حَسَنَةً وَ اِجْدَةً فَانْ عَمَلَهَا کَتَبَ لَهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ فَاجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب العالمین! میں نے تو رات کی تختیوں میں ایک ایسی اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جب وہ لوگ نیکی کا ارادہ کریں گے تو ایک نیکی کا ثواب ان کے اعمال میں اسی وقت لکھ لیا جائے گا۔ خواہ اُس پر عمل نہ کر سکیں اور اگر اس نیکی کو کر لیں تو ان کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ لیا جائیں گی۔ اس اُمت کو میری اُمت بنادے تو ارشاد ہوا کہ وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی اُمت ہے۔ پھر عرض کرنے لگے یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ اِذَا هُمْ اَخَذُوْهُم بِسَیْئَتِهِمْ وَلَمْ یَعْمَلُوْا لَمْ یُکْتُبْ وَاِنْ عَمَلُوْا کَثِبَتْ عَلَیْهِ سَیِّئَتُهُ وَاِیْدًا فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے رب تعالیٰ! میں نے تورات کی تختیوں میں سے ایک اُمت کے متعلق پڑھا ہے۔ کہ وہ لوگ اگر بُرائی کا قصد کریں گے۔ اور اُس کا ارتکاب نہ کر سکیں گے تو کوئی گناہ نہیں لکھا جائے گا۔ تو اس اُمت کو میری اُمت بنادے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ حضرت احمد مجتبیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی اُمت ہے۔ پھر عرض کیا۔ یا رَبِّ اِنِّیْ اَجِدُ فِی الْاَلْوَا حِ اُمَّةٍ یُّوْتُوْنَ الْعِلْمَ الْاَوَّلَ وَالْاٰخِرَ فِیَقْتُلُوْنَ قُرُوْنَ الصَّلَاةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَالِ فَاَجْعَلْهَا اُمَّتِیْ۔ اے میرے پروردگار میں نے تورات کی تختیوں میں ایک اُمت کے بارے دیکھا ہے کہ جن کو اول و آخر کا علم عطا فرمایا جائے گا اور وہ گمراہی کے سب سے بڑے مرکز دجاں کے ساتھ جہاد کریں گے جس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہلاک کرنا ہے۔ اُسے میری اُمت بنادے۔ تو جواب ملا وہ تو حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت ہے اس کے بعد حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام نے عرض کیا یا رَبِّ فَاَجْعَلْنِیْ مِنْ اُمَّةٍ اٰخَرًا اے رب کریم! پس مجھے نبی احمد مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اُمتی بنادے۔ (جواہر البحار ص ۴۷ ج ۱، خصائص الکبریٰ ص ۱۰۸ کتاب الوفا ص ۲۹ ج ۱،

جلاء الافہام ص ۱، الصلوٰۃ والسلام ص ۱۱، حجة اللہ علی العالمین ص ۱۱)

موجودہ انجیل میں نبی آخر الزمان کی شان

مددگار اور حاضر و ناظر نبی | انجیل یوحنا میں ہے کہ اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میرے حکموں پر عمل کرو گے اور میں باپ کے درخواست کروں گا تو وہ

تمہیں دوسرا مددگار بخشے گا۔ کہ ابد تک تمہارے ساتھ رہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۴، آیت ۱۵-۱۶)
 ابد تک ساتھ رہنے والا مددگار نبی سرور کائنات، عزیزوں کے غمگسار، احمد مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 ہیں جن کے متعلق رب العالمین نے واضح الفاظ میں قرآن پاک میں فرمایا ہے۔

النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ
 أَنْفُسِهِمْ۔ (پ ۱۷ ع ۱۷)
 یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب
 ہے۔

دوسرے مقام پر رسول معظم محمد رسول اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق یہی فرمایا
 نَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِنْ أَنْفُسِكُمْ
 عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ
 عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَؤُوفٌ
 رَحِيمٌ۔ (پ ۱۷ ع ۵)
 بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے
 وہ رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا گراں ہے
 تمہاری بھلائی کے چاہنے والے مسلمانوں پر کمال
 مہربان رحمت والے

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ
 تمہارے پاس نہ آئے گا۔ (یوحنا باب ۱۷ آیت ۷)

۱۔ دیوبندیوں کے مقتد مولوی قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں کہ النَّبِيُّ أَوْلىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ کو دیکھئے تو
 یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اُمت کے ساتھ وہ قُرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی ان
 کے ساتھ حاصل نہیں۔ کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب ہوا اور اگر بمعنی احب یا اولیٰ بالتصرف ہو جب بھی یہی بات لازم آئے گی کیونکہ
 اجنبیت اولویت بالتصرف کے لیے اقربیت تو وجہ ہو سکتی ہے برعکس نہیں ہو سکتا (تحدیر الناس من مطبوعہ دیوبند)

اسی لیے تو اللہ کریم نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کو مسلمانوں کے لیے احسان قرار دیتے ہوئے فرمایا۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ
بے شک اللہ کا بڑا احسان ہوا مسلمانوں پر کہ ان میں انہیں میں سے ایک رسول بھیجا۔ (پک ع ۸)

کس نکل کی ہے سواری کس کی ہے انتطاری !

یہ دھوم جس کی قدرت پیسہ مچا رہی ہے !

شوکِ مصطفیٰ | پُرانا عہد نامہ کی کتاب 'طالک' کے باب نمبر ۲ کی ابتداء میں ہے کہ دیکھو میں اپنے رسول کو بھیجوں گا اور وہ میرے آگے راہِ راست کرے گا۔ اور خداوند جس کے تم طالب ہونا گہاں اپنی ہیکل میں آ موجود ہوگا۔ ہاں عہد کا رسول جس کے تم آرزو مند ہو آئے گا۔ ربُّ الافواج فرماتا ہے۔ پر اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے۔ اور جب اُس کا ظہور ہوگا۔ تو کون کھڑا رہ سکے گا۔ (طالک باب آیت ۲۱)

اس پیشگوئی میں سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی جس شان و شوکت سے تشریف آوری ہوئی کا تذکرہ ہے کہ اُس کے آنے کے دن کی کس میں تاب ہے اور جب اُس کا ظہور ہوگا تو کون کھڑا رہ سکے گا کے الفاظ سے اظہارِ شمس ہے۔ کتب سیراٹھا کر دیکھیں ان میں درج ہے کہ جب حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے قدمِ میمنتِ لزوم سے کائنات کو بقعہ نور بنایا۔ بتِ سرگرم ہو گئے۔ کعبہ تعینا جھک گیا۔ آسمان کے ستارے جھک گئے۔ پرندہ چرند اور درند ایک دوسرے کو مبارک بادی دے رہے تھے۔ طائفہ اور حواریں خوش تھیں۔ عرشِ دفرش پر آپ کی آمد آمد کے تذکرے تھے۔ قیصر و کسری کے محلات کے کھڑے گر پڑے آتش کدہ فارس بجھ گیا۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت مجددین و ملت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ کو مجرے کو جھکا

تیری ہیبت تھی کہ ہر بتِ حق تعزّیٰ کر گر پڑا

فاتح رسول | انجیل کی کتاب 'یوحنا عارف کا مکاشفہ' کے باب ۶ میں ہے کہ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لیے ہوئے ہے

اُسے ایک تاج دیا گیا۔ اور وہ فتح کرتا ہوا نکلتا تھا اور بھی فتح کرنے (مکاشفہ باب آیت ۲)
 یہ پیشگوئی بھی سرور کائنات محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق ہے کیونکہ آپ
 کی سواری گھوڑا تھا۔ آپ اپنے ہاتھ میں عربی کمان رکھتے تھے۔ خطبہ جمعہ کے وقت بھی اکثر عربی
 کمان رکھتے تھے۔ آپ نے مسلمانوں کو تیر اندازی کا حکم بھی فرمایا جیسا کہ ارمو افان ابکم کمان رامیا کے
 حکم سے واضح ہے۔ آپ کو کل کائنات کی سرکاری کاتاج عطا فرمایا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کے فرمان ہیں۔ انا سید آدم وانا سید المرسلین ولا خیر۔ آپ کے اسم شریفہ میں سید آپ
 کا اسم شریف ہے۔ فتح کا ذکرہ رب العالمین نے اس طرح فرمایا:

إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا (پٹع) بیشک ہم نے آپ کے لیے روشن فتح فرمادی۔

تحت ہے اُن کا تاج ہے اُن کا
 سارے جہاں میں راج ہے اُن کا

رسول اعظم

انجیل کی کتاب اگر نعتیوں کے باب ۱۲ میں ہے کہ محبت کو زوال نہیں۔ نبوتیں ہوں تو موقوف
 ہو جائیں گے۔ زبانیں ہوں تو جاتی رہیں گے۔ علم ہو تو میٹ جائے گا۔ کیونکہ ہمارا علم ناقص ہے اور
 ہماری نبوت ناقص۔ لیکن جب کامل آئے گا تو ناقص جاتا رہے گا۔ (اگر نعتیوں باب آیت ۸ تا ۱۰)
 مندرجہ بالا مضمون میں امام المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی
 تشریف آوری کا ذکر ہے۔ کیونکہ پہلے جتنے نبی آئے وہ کسی قوم، کسی علاقہ کی طرف آئے مگر ہمہ گیر
 رسالت کے ساتھ جو رسول مبعوث ہوئے وہ ہمارے آقا احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنا ہیں
 جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پٹع ۱۰)
 تم فرماؤ! اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ

تعالیٰ کا رسول ہوں۔
 اور ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کیلئے
 اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بیشک ہم نے
 تمہیں بھیجا سامع و ناظر اور خوشخبری دیتا اور ڈر
 نہاتا۔ اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلاتا اور
 قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پٹع ۱۰)
 قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پٹع ۱۰)
 قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پٹع ۱۰)
 قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (پٹع ۱۰)

(پ ۳۷)

چمکا دینے والا آفتاب۔

اور محبوب ہم نے تم کو نہ بھیجا مگر ایسی رسالت سے
جو تمام آدمیوں کو گھیرنے والی ہے خوشخبری دیتا
اور ڈرنا تا۔

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً
لِّلنَّاسِ مَبَشِيرًا وَنَذِيرًا۔
(پ ۹۷)

کیا خبر کتنے آسے کھلے چھپ گئے
سارے اچھوں ہے اچھا جسے سمجھئے
پر نہ ڈوبا نہ ڈوبے ہمارا نبی !
ہے اس اچھے سے اچھا ہمارا نبی !

انجیل یوحنا میں ہے کہ ایک شخص یوحنا نام آ موجود ہوا۔ جو خدا کی طرف سے
بھیجا گیا تھا۔ یہ گواہی کے لیے آیا کہ نور کی گواہی دے تاکہ سب کے اس کے
وسیلہ سے ایمان لائیں۔ وہ خود تو نور نہ تھے مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔ حقیقی نور جو ہر ایک
آدمی کو روشن کرتا ہے۔ دنیا میں آنے کو تھا۔ وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا
ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔ (یوحنا باب ۱ باب ۱ تا ۱۰)

اس میں احمد مختار مدنی تاجدار محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی نورانیت کا تذکرہ
ہے۔ کیونکہ سرور کائنات سرور دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے قَدْ جَاءَكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ نُورٌ مِّنْ نُورٍ قَرَّارٌ دیا ہے۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے اَوَّلُ
مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُورًا وَكُلُّ خَلْقٍ مِّنْ نُورٍ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا
فرمایا اور ساری مخلوق کو میرے نور سے پیدا فرمایا۔ حدیث قدسی بھی ہے۔ لَوْلَاكَ لَمَّا
خَلَقْتُ الْاَفْلَاقَ۔ اگر محبوب میں تجھ کو پیدا نہ فرماتا تو کائنات کو ہی پیدا نہ فرماتا۔

ہے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار

وہ نہ تھے عالم نہ تھا کروہ نہ ہوں عالم نہ ہو

قرآن و حدیث کی روشنی میں بھی یہ پیشگوئی حضور پر نور ﷺ کے متعلق ہی ہے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے کہ لیکن جب وہ یعنی روح
غیب کی خبریں دینے والا نبی | حق آئے گا۔ تو تم کو تمام پانی کی راہ دکھائے گا۔

اس لیے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا۔ وہی کہے گا۔ اور تمہیں آئندہ کی خبریں

دے گا۔ (یوحنا باب ۱۲ آیت ۱۲)

اس پیشین گوئی میں بھی رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تذکرہ ہے۔ کیونکہ سچائی کی راہ دکھانے والا اسی نبی آخر الزمان کی طرف اشارہ ہے۔ جس کی حقانیت کا اللہ کریم نے وَالَّذِي حَبَّأَ بِالْصَّدَقِ وَصَدَقَ بِهِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ اور وہ جو یہ سچ لے کر تشریف لائے اور وہ جنہوں نے ان کی تصدیق کی یہی ڈر والے ہیں۔ (پطالع ۱) اور

يَسِيرِينَ وَالْقُرَّانِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
حکمت والے قرآن کی قسم۔ بے شک تم سیدھی راہ پر بھیجے گئے۔ (پطالع ۱۸)

آیات میں ذکر فرمایا ہے۔

اپنی طرف سے نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا۔ کا مصداق وہی محبوب رب العلامہ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء ہے۔ جس کے متعلق خدا کا فرمان ہے۔

مَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ إِنْ هُوَ إِلَّا
وَحْيٌ يُوحَىٰ۔ (پطالع ۱۵)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کہتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

توہیں آئندہ کی خبریں دے گا میں اُسی شفیع بڑا سید مرلاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی علمی شان کا تذکرہ ہے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا۔

وَعَلَّمَكَ مَا لَمْ تَكُنْ تَعْلَمُ
اور توہیں سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے۔

نبی غیب داں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔

علمت علم الاولین والآخرین میں اولین و آخرین کے علم کو جانتا ہوں۔ (تحذیر الناس م مطبوعہ دیوبند)

انجیل یوحنا میں ہے کہ اس کے بعد میں تم سے بہت سی باتیں نہ کروں گا۔
دُنیا کا سردار | کیونکہ دُنیا کا سردار آتا ہے۔ اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں۔

(یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۰)

اس بشارت میں جو دُنیا کے سردار کی آمد کا تذکرہ ہے وہ سید العالمین شفیع المذنبین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذات بابرکات ہے۔ رب العالمین جل جلالہ نے مجلہ انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والتسلیم

سے یوم میثاق کو اسی ہستی کے متعلق وعدہ لیا تھا جس کا تذکرہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا
آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ
جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا
مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَ
لَتَنْصُرُنَّهُ ط (پ ۲ ج ۱۷)

اور یاد کرو جب اللہ تعالیٰ پیغمبروں سے ان کا عہد
لیا جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف
لائے تمہارے پاس وہ رسول کر تمہاری کتابوں
کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور
ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فرمان ہے۔ اَنَا سَيِّدُ دُنْيَا آدَمَ اور اَنَا
سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ۔ (مشکوٰۃ شریف صحیح مسلم شریف)

ستاروں کو کہہ دو کہ کوچ کریں مہتاب منور آتا ہے
قوموں کے پیغمبر آتے چکے اب سب کا پیغمبر آتا ہے
ناظرینے! عیسائی حضرات کی اس محرت شدہ انجیل سے بھی اظہر من الشمس ہے کہ
سرکارِ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام نے سرورِ دو جہاں۔ وارثِ کل جہاں۔ مالکِ کونوں مکان
باعثِ تخلیقِ زمین و آسمان محمد مصطفیٰ علیہ التوحید والشارک کی آمد آمد بعثتِ مبارکہ اور تشریف آوری کی بشارت
اور خوشخبری دی ہے۔ بلکہ ان میں جو کمال تھا وہ سب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل تھا۔ اسی
لئے ابنِ حجر نے شرح تفسیر ہمزہ شریف میں کہا ہے ۷

كُلُّ فَضْلٍ فِي الْعَالَمِينَ فَمِنْ فَضْلِ
النَّبِيِّ اسْتِعَادَهُ الْفُضْلَاءُ۔ !!

جہاں والوں میں جو خوبی جس کسی میں ہے۔ وہ اسی نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے فضل سے
مالک کر لی ہے۔

موجودہ انجیل میں شانِ مصطفویٰ

تاریخِ حضرات: اب عیسائی علماء نے اپنی کتب میں حضور پر نورؐ کے نور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں جو نعت اور توصیف پڑھی اس کو درج کیا جاتا ہے۔

نجران پادری کا بیان | ایک دن سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حجرہ میں تشریف فرما تھے کہ نجران کا پادری اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مائے یمین

در کتب خود صفت پیغمبرؐ کے کہ باقی ماندہ از اولاد اسماعیل علیہ السلام کہ این زمان ولادت دوست صفت و سچے چنیاں است میں نے اپنی کتب میں ایک آخری پیغمبر کی صفات پڑھی ہیں۔ اور وہ نبی اولاد اسماعیل علیہ السلام سے ہوگا اور یہ زمانہ اس کی ولادت شریفہ کا ہے۔ اور اس کی یہ صفات ہیں۔ ابھی یہ بات کہہ رہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنجا رسید اسقف بوسے نظر کرد و چشم و پشت و قدم و سے را احتیاط نمود و گفت آں پیغمبر کے گفتم ایں است رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وہاں تشریف لے آئے۔ پادری نے آپ کو دیکھا اور خاص کر آپ کی حتم مبارک پشت مبارک اور قدم مبارک کو احتیاط سے دیکھا پھر کہا کہ میں نے جس نبی کی آمد کا ذکر کیا ہے وہ یہی ہیں۔ یہ کس کے فرزند ارجمند ہیں؟ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ میرے پوتے ہیں۔ ابھی یہ اپنی والدہ کے شکم اطہر میں تھے کہ ان کے والد ماجد انتقال فرما گئے تھے (شواہد النبوة فارسی طبع)

عیسائی علماء کے پاس سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی تصاویر | حضرت جبریل

تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو قریش کی ایذا رسانی مجھے سخت ناپسندیدہ تھی۔ جب مجھے یہ خطرہ لاحق ہوا کہ قریش سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیں گے تو میں مکہ مکرمہ سے ملک شام چلا گیا وہاں میں ایک گرجا میں پہنچا وہاں کے راہب اپنے سردار کے پاس گئے اور میرے متعلق اس کو بتایا۔ سردار نے ان کو کہا کہ تین دن تک اس کی ہمان نوازی کرو۔ تین دن کے بعد کہا کہ اس کو ضرور کوئی خاص واقعہ درپیش آیا ہے۔ جاؤ اس سے پوچھو کہ کیا واقعہ پیش آیا ہے حضرت جبریل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

کر وہ میرے پاس آئے اور پوچھا تو میں نے ان کو جواب دیا کہ اور تو کوئی بات نہیں صرف اتنی بات ہے کہ

اِنَّ فِيْ قَتْلَيْهِ اِبْدَ اِهْلِيْمَ
اِبْنِ عَتِيٍّ يَذْعَمُ اَنَّهُ
نَبِيٌّ فَاِذَا هُوَ قَوْمُهُ فَخَرَجَتْ
بِسَلَا اَشْهَدَ ذَا اِيْكَ -

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے وطن مکتومہ میں میرے
چچا زاد بھائی کا خیال ہے کہ وہ نبی ہے۔ اس پر ان
کی قوم نے ان کو ایذا دینی شروع کی ہے۔ یہ دیکھ کر
میں وہاں سے چلا آیا ہوں تاکہ میں اپنی آنکھوں سے
ان واقعات کو دیکھوں۔

ان راہبوں نے میری اس ساری داستان اپنے سردار کو سنائی۔ سن کر سردار نے ان کو حکم دیا کہ اس
کو میرے پاس بلاؤ۔ میں اُس کے پاس چلا گیا۔ اور اپنا سارا ماجرا کہہ سنایا۔ تو اُس نے کہا کہ تم کو یہ ڈر ہے
کہ وہ لوگ اس کو قتل کر ڈالیں گے۔ میں نے کہا ہاں۔ اُس سردار نے مجھے کہا کہ کیا تم ان کی صورت پہچان
لو گے۔ میں نے کہا ابھی ابھی تو میں ان کے پاس سے آرہا ہوں۔ بعد ازیں اُس نے چند تصویریں دکھائی جو
غلات کے اندر رکھی ہوئی تھیں۔ میں نے ان کو دیکھ کر کہا کہ یہ تصویر ان سب تصویروں میں ان کے مشابہ
ہے۔ بس وہی قدر وقامت، وہی جسامت اور وہی آپکے شانوں کے درمیان فاصلہ ہے۔ اُس نے کہا۔
تم کو یہ ڈر ہے کہ وہ ان کو قتل کر دیں گے۔ میں نے کہا میرا یہ یقین ہے وہ تو ان کو قتل بھی کر چکے ہوں
گے۔ تو راہبوں کے سردار نے کہا:

وَاللّٰهُ لَا يَقْتُلُوْهُ وَاَلَيْسَتْ
مَنْ يُسِيْدُ قَتْلَهُ وَاَنَّهُ
لَنَبِيٍّ وَّلَيَّظَهْرُهُ اللّٰهُ - (مصحح الزمّخ

اللہ کی قسم وہ ان کو قتل نہیں کر سکتے بلکہ جو ان کے
قتل کا ارادہ کرے گا اُسی کو وہ قتل کریں گے یقیناً
وہ نبی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کو ضرور ظاہر کر کے
رہے گا۔

ج ۲۳، فتح الباری ص ۷۷، طبرانی شریف

تاریخ کبیر اور امام بخاری۔ کتاب الوفا لابن جوزی ص ۷۷ ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۷۷
حضرت نجیب بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی بیان فرماتے ہیں کہ جب اللہ نے اپنے نبی پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور مکتومہ میں آپ کی شہرت ہوئی تو اتفاق سے میں
ملک شام کی طرف نکلا۔ جب بصری میں پہنچا تو میرے پاس نصاریٰ کی ایک جماعت آئی اور اُس نے

مُجھ سے پوچھا۔

أَمِنْ أَهْلِ الْحَرَمِ أَنْتَ کیا تم حرم کے رہنے والے ہو۔

میں نے جواب دیا۔ ہاں۔ انہوں نے مجھ سے پوچھا۔

فَتَعَرَّفْتُ هَذَا الَّذِي تَنْبَأُ کیا تم اس شخص کو بھی پہچانتے ہو جس نے تم میں
فِيكُمْ نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

میں نے کہا ہاں ان کو جانتا ہوں۔ بعد ازاں وہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے ایک گرجا میں لے گئے۔
جس میں کچھ تصویریں تھیں۔ اور مجھے کہا۔

أَنْظُرْ هَلْ تَرَى صُورَةَ هَذَا غور سے دیکھنا کہ ان تصاویر میں اس نبی کی سی
النَّبِيِّ الَّذِي بُعِثَ فِيكُمْ کوئی شکل صورت ہے جو نبی تم میں مبعوث کئے گئے ہیں

میں نے دیکھا تو ان میں کوئی شکل و صورت آپ جیسی نہ ملی۔ میں نے ان کو کہا کہ کوئی نہیں ہے
پھر وہ مجھے اس سے بڑے گرجے میں لے گئے جس میں پہلے سے زیادہ تصویریں تھیں۔ اور مجھ سے
کہا اچھا ان میں سے کسی کی صورت ان سے ملتی جلتی نظر آتی ہے۔ میں نے غور کیا تو ایک تصویر
بالکل آپ کے مشابہ تھی۔ بلکہ ایک تصویر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی بھی تھی۔ اس تصویر میں
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ انہوں
نے کہا کہ خوب غور سے دیکھنا۔ یہ تصویر تم کو بالکل آپ کی معلوم ہوتی ہے یا کہ نہیں۔ میں نے کہا ہاں
پھر آپ کی تصویر کی طرف اشارہ کر کے انہوں نے کہا یہ تصویر۔ میں نے کہا جی ہاں یہی۔ میں اس کا گواہ
ہوں کہ یہ آپ کی ہی تصویر ہے۔ پھر انہوں نے کہا:

نَشْهَدُ أَنْ صَاحِبَكُمْ وَ أَنَّ هَذَا ہم سب گواہی دیتے ہیں کہ تمہارے نبی یہی ہیں۔

الْخَلِيفَةَ مِنْ بَعْدِهِ۔ (کتاب الوفا۔ اور جو شخص ان کے پاؤں کے پاس ہیں یہ ان کے

۵۶-۵۷، دلائل النبوت لابو نعیم شواہد النبوة بعد خلیفہ ہیں۔

فارسی منہ ترجمان السنۃ ۱۲۵-۱۲۶ ج ۲ از بدر عالم دیوبندی۔ تاریخ کبیر لامام بخاری دلائل النبوت

دیوبندیوں اور غیر مقلدین و مابہیوں کے مجدد ابن تیمیہ نے اس واقعہ کو نقل کرنے کے بعد یہ بھی

لکھا ہے کہ، قَالَ الَّذِي أَرَاكَ الصَّمَدَ لَمْ يَكُنْ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ بَعْدَهُ

نَبِيُّ الْاَهِلِّ ذَا النِّبِيِّ - وہ شخص جو تصویریں دکھا رہا تھا۔ اُس نے کہا کہ جو نبی گزرا ہے اُس کے بعد دوسرا نبی ضرور پیدا ہوا ہے۔ مگر یہ نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے ہیں کہ ان کے بعد کوئی اور نبی پیدا نہیں ہوگا۔ (الجواب الصحيح ص ۲ ج ۲ از ابن تیمیہ)

دیوبندیوں اور غیر مقلدین وہابی حضرات کے مجدد ابن تیمیہ نے ایک روایت درج کی ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ وہ جب مقوقس شاہ مصر اور اسکندریہ کے شاہ نصاریٰ کے پاس گئے تو اس نے ان کو انبیاء علیہم السلام کی تصویریں دکھائیں اور ہمارے نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی صورت بھی دکھائی جس کو دیکھ کر فوراً انہوں نے پہچان لیا۔ (الجواب الصحيح ص ۲)

مقوقس شاہ مصر کا بیان | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مقوقس کے پاس گیا۔ تو اُس نے مجھے کہا۔ اِنَّ مُحَمَّدًا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ

وَلَوْ اَصَابَ الْقَبْطَ وَالسُّوْمَ اتَّبَعُوْهُ ۚ بے شک محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبی اور خدا کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔ اگر قبطنی اور رومی حضرات کو بھی آپ کی خبر پہنچے تو وہ بھی ان کی اتباع کریں۔ (کتاب الوفا لابن جوزی ص ۱ ج ۱)

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر بت منگوان ہوں گے | حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں کہ سطح غسانی ایک ایسا کاہن ہوا ہے کہ جس کا اپنی تمام اولاد میں مثیل پیدا نہیں ہوا۔ اس کے بدن میں سوائے سر کی کھوپڑی اور ہاتھ کی ہتھیلی کے کوئی بڑی اور پٹھے نہ تھے۔ اور اُس کی زبان کے سوا کوئی عضو بدن متحرک نہ تھا۔ اس کے لیے کھجور کے پتوں اور شاخوں کا ایک تخت بنا ہوا تھا جس میں پامنتی سے لے کر بالیں تک ہموٹے چھوٹے سوراخ تھے۔ جیسے کپڑے میں ہوتے ہیں۔ اُسے اس تخت پر بٹھا کر جہاں چاہتے جاتے تھے۔ ایک دفعہ اسے مکہ معظمہ لائے تو قریش میں سے چار آدمی تحائف لے کر اُسے دیکھنے کے لیے آئے۔ انہوں نے تحائف کو اور اپنے حسب نسب کو اس سے پوشیدہ رکھا اور کسی دوسرے حیلے سے اپنی نسبت ظاہر کر دی اس نے کہا تم اس قبیلہ سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ تمہارا تعلق قریش سے ہے۔ انہوں نے اپنے تحائف اس کے سامنے پیش کیے اور اس سے مستقبل کی باتیں پوچھنے لگے اُس نے بہت سی باتیں بتائیں وراخ گفت کہ درمگ جو نے بیز آیدان

عبد مناف کہ براہ راست خواند و اصرام را نگویند و گرواند و خدائے یگانه را پرستد و دوسے را خلفاء باشند و نشان ہر یک ابہ تفصیل باز گفت و بچنین از طو کے کہ بعد از ایشان باشد خبردار و تفصیل آن در کتب مبسوطہ مسطور است۔ آخر کار کہا کہ عبد مناف کی نپشت سے ایسا ایسا جوان پیدا ہوگا۔ جو از خود پڑھا لکھا ہوگا۔ بتوں کو رنگوں کے خدائے واحد کی عبادت و بندگی کرے گا۔ اُس کے خلفاء ہوں گے پھر ان خلفاء کی نشانیاں تفصیل سے بتائیں اور اس طرح جو جو بادشاہوں کے بعد ہونے والا ہے۔ خبری جن کی تفصیل بڑی کتابوں میں موجود ہے۔

(شواہد القیوت فایسی ص ۱۴، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۸، خصائص النکبری ص ۸ ج ۱)

رسالتِ مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تا قیامت ہوگی | یمن کے بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ نے

خوب دیکھا جس سے وہ بہت پریشان ہو گیا۔ اُس نے کاہنوں اور نجومیوں کو جمع کیا۔ اور اُن سے اپنا خواب اور اس کی تعبیر کے متعلق دریافت کیا۔ کاہنوں اور نجومیوں نے بادشاہ سے کہا کہ تم اپنا خواب بیان کرو۔ تاکہ ہم اس کی تعبیر بیان کریں۔ بادشاہ نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تم خود ہی میرا خواب بیان کرو تاکہ مجھے اطمینان قلبی ہو۔ تو اُنہوں نے کہا کہ یہ ہم سے نہیں ہو سکتا ایسا کام کو سیح غسانی اور شق کاہن ہی کر سکتے ہیں۔ بادشاہ نے سیح سمیت تمام نجومیوں کو بلا بھیجا پہلے سیح آیا اور بادشاہ کا خواب خود ہی اُس نے بیان کیا۔ کہنے لگا تو نے یہ دیکھا ہے کہ کوئی چیز راکھ کی طرح جلی ہوئی اندھیرے سے باہر نکلی ہے۔ اور اُسے سب نے کھایا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ تیری سلطنت پر جیشہ والے غالب ہو جائیں گے۔

بادشاہ: نے پوچھا کب ہوں گے؟

سیح: نے کہا، ساٹھ یا ستر سال بعد

بادشاہ: نے پوچھا کہ کیا اُن کی یہ سلطنت ہمیشہ رہے گی؟

سیح نے جواب دیا کہ سیف بن ذی یزن انہیں بھگا دے گا۔

بادشاہ نے پوچھا کیا ابن ذی یزن کے خاندان میں سلطنت ہمیشہ رہے گی۔

سیح نے جواب دیا کہ نہیں۔

بادشاہ: اس کی سلطنت کون ختم کرے گا۔

سَلِمْ، نَبِيٌّ زَكِيٌّ يَأْتِيهِ الْوَحْيُ مِنْ قَبْلِ الْعَلِيِّ
ایک ایسا بھی اس کی سلطنت کو ختم کرے گا جو زکی ہوگا اور اللہ تعالیٰ بند و بالا کی طرف سے

اُس کے پاس وحی آتی ہوگی۔

بادشاہ: وہ بادشاہ کس سے ہوگا؟

سَلِمْ، رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ غَالِبِ بْنِ فَهْرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ النُّضْرِ يَكُونُ الْمَلِكُ فِي
قَوْمِهِ إِلَى آخِرِ الدَّهْرِ۔

وہ غالب بن فہر بن مالک بن نصر کی اولاد میں سے ہوگا۔ اس کی بادشاہت اور حکومت
اس کی قوم میں رہتی دنیا تک رہے گی۔

بادشاہ: کیا دنیا بھی آخر ہوگی؟

سَلِمْ، نَعَمْ يَوْمَ يُجْمَعُ فِيهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ وَالْيَعْدَفُ فِيهِ الْمُحْسِنُونَ
وَلَيُثَقِّلَ بِهِ الْمُسِيئُونَ۔

ہاں ایک دن ایسا آئے گا جس میں اولین و آخرین زمانے کے نیک و بد جمع ہوں گے۔ نیک
اپنی نیکیوں کی جزا اور بد اپنی برائیوں کی سزا پائیں گے۔

جب سَلِمْ بادشاہ سے فارغ ہو کر چلا گیا تو شوق کاہن آیا تو بادشاہ نے اُس سے خواب کا
تذکرہ کیا۔ تو شوق کاہن نے بھی وہی کچھ بتایا جو کچھ سَلِمْ نے بتایا تھا نیز کہا:

يَأْتِي رَسُولٌ بِالْحَقِّ وَالْعَدْلِ يَكُونُ
الْمَلِكُ فِي قَوْمِهِ إِلَى يَوْمِ الْفَصْلِ۔
ایک رسول حقانیت اور انصاف کے ساتھ تشریف
لائے گا۔ اور اُس کی حکومت اپنی قوم میں قیامت
تک قائم رہے گی۔

(کتاب الوفاۃ، ماہ شواہد النبوت، ج ۱، ص ۸۸)

خصائص الکبر، ج ۱، ص ۸۸

علامہ عبد الرحمن جامی علیہ الرحمۃ نے روایت نقل کی ہے کہ جب

اوس بن حارث بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر بستر مرگ پر تھا۔ تو

آل غالب کے لیے دُعا

اُس کی قوم کے افراد اس کے پاس آئے اور کہا کہ عالم شباب میں تم نے عردسی نہیں کی۔ مالک کے بغیر تیرا
کوئی بچہ نہیں۔ لیکن تیرے بھائی خزر ج کے پانچ بیٹے ہیں۔ کہنے لگا۔ کون مالک پر جاں پاری کہے

کہا اٹھو ہم اٹھے تو ہمارے ساتھ ایک سفیر روانہ کیا جو ہمیں ہر قل کے پاس لے جاتے۔ جب ہم اس
 کے شہر کے نزدیک پہنچے تو اس سفیر نے ہم سے کہا کہ تمہاری سواریوں جیسی سواریاں لوگ اس شہر میں
 نہیں لاتے۔ اگر چاہو تو تمہیں دوسری سواریوں پر سوار کر دیں۔ ہم نے کہا نہیں خدا کی قسم اپنی سواریوں
 پر شہر میں داخل ہوں گے۔ ان کی یہ بات بادشاہ تک پہنچی تو ہمیں اپنی سواریوں پر تلواریں حملی کیے
 ہوئے شہر میں لے آئے۔ جب وہاں پہنچے تو ہم نے اپنی سواریاں درتچے کے نیچے بٹھادیں۔ بادشاہ
 ہمیں دیکھ رہا تھا۔ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کا ورد کیا تو خدا جانتا ہے۔ درتچے ہوا سے ہلنے
 والے کھجور کے درخت کی طرح ہلنے لگا۔ بادشاہ نے ایک گمشدے کے ہاتھوں پیغام بھیجا کہ تمہیں
 ہمارے سامنے اپنے دین کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اس کے بعد اندر آنے کی اجازت دی۔ ہم اندر
 گئے تو وہ سُرخ کپڑوں میں ملبوس فرش پر بیٹھا تھا۔ وہاں کا ہر درتچہ سُرخ رنگ کا تھا۔ اور اس
 کے پاس امراء و اعیان سلطنت کی ایک جماعت بھی تھی۔ جب ہم اُن کے نزدیک پہنچے تو وہ ہنس
 دیتے اور کہنے لگے کہ تمہارا کیا جاتا ہے۔ اگر تم ہمیں رواج کے مطابق دُعا و سلام کہتے۔ ہم نے کہا
 جو سلام دُعا ہم ایک دُوسرے پر بھیجتے ہیں تم پر بھیجا جائز نہیں سمجھتے۔ جس قسم کی دُعا تم ایک
 دُوسرے کو دیتے ہو۔ ہم اسے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بادشاہ کہنے لگا۔ تمہاری دُعا و سلام کس
 طرح کی ہوتی ہے؟ ہم نے کہا۔ السلام علیکم! کہنے لگا۔ اپنے بادشاہ کو کس طرح سلام دُعا کہتے
 ہو؟ ہم نے کہا اسی طرح۔ کہنے لگا۔ وہ تمہیں جواب کس طرح دیتا ہے؟ ہم نے اسی کلمہ سے بھر
 کہا۔ تمہارا سب سے بڑا کلام کون سا ہے؟ ہم نے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا تو درتچے جنبش میں آ گیا۔
 جب اس نے اپنا سر اٹھایا تو وہ بھی ہلنے لگا۔ اس نے پوچھا۔ جب تم اس کلمہ کو اپنے گھڑوں میں
 پڑھتے ہو۔ تو کیا تمہارے گھڑوں کے درتچے بھی اسی طرح جنبش کرتے ہیں؟ ہم نے کہا۔ جہذا ہم نے
 تو اس جگہ کے سوا ایسا کبھی نہیں دیکھا۔ اس نے کہا۔ مجھے یہ بات پسند ہے۔ کہ تم جس جگہ اس کلمہ
 کو پڑھتے ہو وہی جنبش میں آ جاتی۔ اور میرے ملک کا کچھ حصہ میرے ہاتھ سے نکل جاتا۔ ہم نے کہا۔
 کیوں؟ کہنے لگا اگر ایسا ہوتا تو یہ نبوت کا تعاضد ہوتا۔ بلکہ محض کسی شخص کا حیلہ و مکر و فریب
 ہوتا اس کے بعد اس نے مختلف سوالات کیے اور ہم جواب دیتے رہے۔ بعد میں اس نے ہم سے نماز روزہ
 کے متعلق بھی پوچھا۔ تو ہم نے جواب دیا۔ پھر کہا۔ اٹھو۔ تمہارے لیے ایک اچھا سا مکان تعمیر

کر دیا گیا ہے۔ جہاں مجلہ اسباب مہمانی مہیا ہیں۔ چونکہ ہم وہاں قین و نیک قیام پذیر رہے۔ اس
 لیے وہ ہمیں ہر رات طلب کرتا اور جن چیزوں کے متعلق ہم سے پوچھ چکا تھا دوبارہ پوچھتا اور ہم
 بھی عادیہ جواب کرتے جاتے۔ پھر اس نے کوئی چیز طلب کی تو ایک چار گوشہ صندوق لایا گیا۔
 جو زرد جواہرات سے بھرا ہوا تھا۔ اور اس میں چھوٹے چھوٹے بہت سے خانے تھے۔ ہر خانے
 کا ایک دروازہ تھا اور ہر دروازے پر ایک ایک تالا تھا۔ اُس نے ایک تالا کھولا۔ اور ایک
 سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا باہر نکالا اُس کو کھولا تو اُس پر ایک شخص کی تصویر تھی جس کا رنگ سُرخ
 آنکھیں کشادہ اور گردن دراز تھی۔ اور ایسی دراز کہ ایسی گردن پہلے نہیں دیکھی تھی۔ لیکن بے ریش تھا
 اور اُس کے گیسو ایسے عمدہ تھے۔ گویا دستِ قدرت نے خود بنایا ہے۔ کہنے لگا اے پہچانتے ہو؟
 ہم نے کہا نہیں۔ کہنے لگا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں۔ اس کے بعد دوسرا دروازہ کھولا اور سیاہ پارچہ
 کا ٹکڑا نکالا تو اُس پر ایک سفید رنگ سُرخ چشم اور ایک بڑے سروائے آدمی کی تصویر تھی۔ یہ شخص
 اپنے محامد اور محاسن میں کیا نظر آتا تھا۔ کہنے لگا اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا
 یہ نوح علیہ السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ اور دوسرا قطعہ حریر سیاہ نکالا تو اُس پر ایک شخص
 کی تصویر تھی جس کا رنگ نہایت سفید، نہایت عمدہ جسم پیشانی روشن، کشیدہ رخسار، سفید اڑھنی
 گویا وہ زندہ تھا۔ اور منہ نہ رہا تھا۔ کہنے لگا کہ اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا نہیں۔ کہا یہ ابراہیم علیہ
 السلام ہیں۔ پھر ایک دروازہ کھولا۔ ایک سیاہ ریشمی کپڑے کا ٹکڑا نکالا۔ تو اس پر ایک سفید رنگ
 کی تصویر تھی۔ جب ہم نے دیکھا کہ یہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تصویر تھی۔ ہم پر گریہ طاری ہو گیا
 اور ہم تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر بیٹھ گئے تو اُس نے کہا تمہیں تمہارے پروردگار کی قسم بخبر باد
 کہ یہ تمہارے پیغمبر ہیں؟ ہم نے کہا ہاں یہ ہمارے پیغمبر ہیں جنہیں ہم اب بھی دیکھتے ہیں۔ وہ کچھ دیر
 ہماری طرف بھی دیکھتا رہا۔ پھر کہا۔ اس صندوق کا آخری خانہ بھی ہے۔ لیکن میں نے تمہیں دکھانے
 میں محبت کی ہے۔ کہ تم کیا کہتے ہو۔ بعد ازاں ایک اور دروازہ کھولا جس میں پہلے کی طرح پیغمبروں
 میں سے ایک پیغمبر کی تصویر تھی۔ آخر میں ایک ایسے جوان شخص کی تصویر تھی جس کے محاسن نیک تھے
 جسم پر بہت سے سیاہ بال تھے، خوب صورت چہرہ تھا۔ بادشاہ نے کہا کہ اے پہچانتے ہو؟ ہم نے کہا۔
 نہیں۔ کہا یہ عیسیٰ بن مریم علیہا السلام ہیں۔ پھر ہم نے پوچھا۔ یہ تصویریں کہاں سے آئی ہیں؟ جو

انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے حلیوں کے موافق ہیں۔ اور ہمارے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی تصویر بالکل اُن کے حلیہ کے موافق تھی۔ اُس نے کہا آدم علیہ السلام نے خدا سے درخواست کی تھی کہ ان کی اولاد سے جتنے نبی ہوں گے ان کی شکلیں انہیں دکھائے تو خدا نے ان کی تصویریں ان کے پاس بھیج دیں اور خزانہ آدم علیہ السلام میں مغرب شمس کے نزدیک تھیں۔ ذوالقرنین علیہ السلام ان تصویریں کو مغرب شمس سے لے آئے اور حضرت دانیال علیہ السلام کو دے دیں۔ پھر کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنے ملک سے نکل جاؤں اور تمہارا ادنیٰ غلام بن کر رہوں۔ جب مروں تو نیک سلوک کیا جائے اور مجھے واپس لوٹا دیا جائے۔ واپسی پر جب ہم ابوالمرنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے تمام گفتگو کا اعادہ کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن کر رو پڑے اور فرمایا خداوند تعالیٰ نے اس کے لیے کسی چیز کا ارادہ فرمایا ہے۔ تو جو وہ چاہتا ہے کر دے گا۔ پھر فرمایا ہمارے رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خبر دی تھی کہ تورات و انجیل میں یہود اور نصاریٰ آپ کی مدح و نعت پڑھتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ اپنے ہاں تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی جلد ۱۲)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کا بیان | سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ قادسیہ کے دوران میں حضرت سعد بن ابی وقاص کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خط لکھا کہ آپ فضلہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ کو حلوان بھیج دیں۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں بھیج دیا۔ جب حضرت فضلہ بن معاویہ نصاریٰ رضی اللہ عنہ نے حلوان کے مضافات پر حملہ کیا تو بہت سے قیدی اور مال غنیمت ہاتھ لگا۔ ظہر کی نماز ادا کرنے کے لیے آپ نے ایک پہاڑ کے دامن میں اقامت اختیار کی۔ جب نماز کے لیے اذان کے دوران میں اللہ اکبر کہا تو پہاڑ سے آواز آئی۔ اے فضلہ! تو نے بڑے کی بڑائی بیان کی۔ جب انہوں نے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللہ کہا تو آواز آئی اے فضلہ! تو نے زبان سے کلمہ اخلاص نکالا ہے۔ جب اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللہ کہا تو آواز آئی هُوَ الَّذِي بَشَّرَنِي بِاِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَخَلَقَ رَاسَهُ اِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ جب حَتَّى عَلَى الصَّلٰوةِ کہا تو آواز

آئی طوبی لمن مشی ایہا و اطب الیہا۔ جب حتی علی الفلاح کہا تو آواز
آئی قد افلح من اجاب جب اللہ اکبر کہا تو آواز آئی اسے نفل! تو نے کلمہ
اخلاص ادا کیا ہے۔ جب وہ اذان سے فارغ ہوئے تو کہنے لگا۔ اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے
تو کون ہے۔ جب تو نے اپنی آواز ہمیں سنا دی ہے تو اپنی شکل بھی دکھا دے۔ کیونکہ ہم بھی
بندگانِ خدا اور اس کے رسول کی امت ہیں۔ اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی جماعت
ہیں۔ اس کے بعد پہاڑ میں اچانک شگاف آیا۔ اور اس میں سے ایک بہت بڑا سرنکلا۔ جس پر سفید
بال اور پرانے پشمینہ کا کپڑا تھا۔ وہ بولا السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ انہوں نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ
کے بعد پوچھا۔ تو کون ہے؟ کہنے لگا۔ میں زریب بن برثلی۔ بندہ نیکو کا حضرت عیسیٰ بن مریم صلوٰۃ
اللہ علیہا کا وصی ہوں۔ انہوں نے مجھے اس پہاڑ پر بٹھا رکھا ہے۔ اور اس وقت تک میری زندگی
کے لیے دُعا کی ہے جب وہ آسمان سے اتریں۔ غنیزہ کو قتل کریں اور صلیب کو توڑ کر عیسائیوں
کے بہتان و افتراء سے بریت کا اظہار کریں پھر اس نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے میری ملاقات نہیں ہوئی۔ میرا سلام حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو پہنچا دیجیے۔ اور ان سے
کہیے کہ اے عمر فاروق! سعد و قارب فقدنا الامسا اس کے علاوہ اور بہت سی باتیں کہیں اور
غائب ہو گیا۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ نے یہ واقعہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو لکھا اور حضرت
سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا۔ حضرت عمر نے حضرت سعد کو جوابی خط لکھا کہ
مہاجرین و انصار کی جماعت کے ساتھ اس پہاڑ پر جاتیے۔ اگر اسے وہاں پاؤ تو اس سے میرا
سلام کہنا۔ کیونکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خبر دی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
وصیوں میں سے کوئی ایک اس پہاڑ میں اقامت کریں ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
چار ہزار مہاجر و انصار کی معیت میں چالیس روز تک اس پہاڑ پر رہے۔ ہر نماز کے وقت اذان
کہتے مگر کوئی جواب نہ آتا۔ (شواہد البیروۃ فارسی ص ۱۱۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۶۱)

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ اور گرجا کا پادری | حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اسکندریہ
شہر میں گیا اور وہاں کے پادریوں سے میں نے حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی صفات

کے بارے سوالات کیے۔ ایو یحیٰس گرما کا بہت بڑا پادری تھا۔ لوگ اس کے پاس تھن لے کر آتے اور وہ اُن کے لیے دُعا میں کرتا۔ میں نے اُس کو پانچ نمازیں بڑے ذوق و شوق اور استہام سے پڑھتے بھی دیکھا۔ اُس سے میں نے سوال کیا۔ هَلْ بَقِيَ أَحَدٌ مِّنَ الْأَنْبِيَاءِ؟ کیا انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا آنا باقی ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ ہاں۔ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَيْسَى بْنِ مَرْيَمَ أَحَدٌ اس آخری نبی اور عیسے علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوگا۔ وَهُوَ نَبِيٌّ قَدْ آمَرَنَا عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاتِّبَاعِهِ اور وہ اس شان کے نبی ہیں کہ ہم کو سیدنا عیسے علیہ السلام نے ان کی اتباع کا حکم فرمایا ہے۔ وَ هُوَ النَّبِيُّ الْأَمِّيُّ الْعَرَبِيُّ اسْمُهُ أَحْمَدٌ اور اس نبی اُمی عربی کا نام نامی اہم گرامی احمد ہے۔ اُن کی آنکھیں مبارک سُرخ۔ لمبے لمبے بال مبارک وغیرہ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ يَفْدُونَهُ بِأَنْفُسِهِمْ يُهَاجِرُوا إِلَى أَرْضِ ذَاتِ سَبَاخٍ وَنَحْنُ يَدِينُ بَدِينِ ابْنِ آهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اور آپ کے ساتھ وہ ساتھی ہوں گے۔ جو آپ پر جانثاری کریں گے۔ اور آپ اپنے آباؤ اجداد اور اولاد سے زیادہ محبت رکھتے ہوں گے۔ اور ایک کھجوروں والی اور پتھروں والی زمین کی طرف ہجرت فرمائیں گے۔ اور ابراہیم علیہ السلام کے دین مبارک نبھوں گے۔

حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس پادری سے کہا کہ ان کی اوصاف بھی بیان کرو۔ تو اس نے کہا يَخْصُ بِحَالٍ يَخْصُ بِهِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَهُ ان کو اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیت سے نوازے گا جو پہلے نبیوں میں سے کسی نبی کو بھی عطا نہیں ہوئی۔ كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ وَبُعِثَ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً وَجُعِلَتْ لَهُ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا أَيْنَمَا أَذَرَ كَتَمُ الصَّلَاةِ تَسْمَعُ وَيُصَلِّي وَمَنْ كَانَ قَبْلَهُ مُشَدَّدٌ عَلَيْهِ لَا يَصَلُّونَ إِلَّا فِي الْكَنَاشِ وَالْبَيْعِ۔ وہ اپنی قوم کی طرف اور سب لوگوں کی طرف مبعوث ہوں گے۔ اور ان کے لیے تمام زمین کو مسجد گاہ اور پاک نیا دیا جائے گا۔ تاکہ جہاں کہیں نماز کا وقت آجائے تو تنیم کریں اور نماز پڑھ لیں اور جو لوگ آپ سے پہلے تھے ان پر سختی تھی وہ گرجوں اور عبادت خانوں کے علاوہ دوسری جگہ نماز

نہیں پڑھ سکتے تھے۔ (کتاب النفاذ ج ۱، شواہد الغرۃ ص ۷۷)

شاہ حبش اور حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ | علامہ عبد الرحمن عید الرحمنی تحریر فرماتے ہیں کہ جب سیف بن ذی یزن

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے بعد حبشہ پر غالب آیا اور وہاں اس کی سلطنت قائم ہو گئی تو عبد المطلب و ہب بن عبد مناف اور قریش کے تمام سرکردہ افراد اُسے مبارک باد دینے کے لیے یمن میں صغار گئے۔ اور اجازت لے کر اندر گئے تو عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس کے نزدیک بیٹھ گئے۔ اور بات چیت کے لیے اجازت چاہی۔ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے نہایت فصیح اور بلیغ انداز میں دُعا و ثنا اور مبارک باد دی۔ بادشاہ کو یہ انداز بہت اچھا لگا تو پوچھا۔ آپ کون ہیں؟ حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں ہاشم کا بیٹا ہوں۔ بادشاہ نے ان کو اپنے پاس بلایا اور تمام شرفائے قریش کی تعظیم و عزت کی۔ اور انہیں دار الضیافت میں لے گیا۔ اور ان کی شایان شان دو کمرے محض کر دیئے وہاں ایک ماہ تک رہے۔ انہوں نے اس کو دیکھا نہ واپس جانے کی رخصت چاہی۔ ایک ماہ بعد اسے ان کا حال پوچھنے کی سوجھی۔ ایک آدمی کو عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا۔ تاکر انہیں بلالائے۔ وہ گئے تو اس نے انہیں خلوت میں اپنے سامنے بٹھایا اور کہا اے عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں تجھے اپنے علم کے مطابق کچھ بتاتا ہوں۔ اگر تیری جگہ کوئی اور ہوتا تو میں ہرگز اس سے نہ کہتا لیکن چونکہ تم اس چیز کے معدن ہو اس لیے میں صرف تمہیں مطلع کرتا ہوں۔ تمہیں چاہیئے کہ اسے پوشیدہ ہی رکھو۔ جب اس کے ظاہر کرنے کا وقت آئے گا۔ تو اللہ تعالیٰ اسے ہر شخص پر ظاہر کر دے گا۔ پھر کہا۔ ہم نے کتاب یکنون اور علم مخزون میں ایک بہت بڑی خبر پائی ہے۔ جس میں تمہاری اور تمام مخلوق کی خیریت و عافیت ہے اور وہ خبر یہ ہے کہ ایک لڑکا تہامہ یعنی مکہ مکرمہ میں یا تو پیدا ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوگا۔ اور اس کے والدین انتقال کر جائیں گے۔ اور چچا اور دادا اس کی کفالت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اسے رسول بنا کر بھیجے گا۔ اور یہیں اس کا مددگار اور معاون بنائے گا۔ وہ اپنے دوستوں کو عزیز رکھے گا۔ دشمنوں کو نزدیک نہ آنے دے گا۔ اس کے بعد وہ اپنے دوستوں کی ہر طرح معاونت کرے گا۔ اور جسے بھی چاہے گا۔ اچھی چیزیں

کا مالک بنا دے گا۔ اس کے سبب آتش کفر بجھ جائے گی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کی عبادت کا طریقہ اختیار کرے گا۔ شیاطین مرحوم و مقبور ہو جائیں گے۔ اور بتوں کی پرستش بند ہو جائے گی اور وہ ٹوٹ پھوٹ جائیں گے۔ آپ کا فرمانِ قرآنِ فیصل ہو گا۔ اور خود اس پر عمل پیرا ہو گا۔ اور نبی عین الملک کرے گا۔ اور خود اس سے گریز کرے گا۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں سنیں تو دُعا و ثناء کے بعد فرمایا۔ اے بادشاہ! اس راز کو ذرا وضاحت سے بیان کرو۔ ابن ذی یزن نے اس عظیم ہستی کی قسم کھائی اور کہا اے عبدالمطلب! آپ اس کے بلاشبہ دادا ہیں۔ جب حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سنا تو فوراً سجدہ ریز ہوئے۔ ابن ذی یزن نے کہا اے جانِ برادر! آپ کا دل مطمئن ہو۔ اور آپ کا کام ترقی پذیر ہو۔ کیا تجھے کچھ پتہ چلا ہے کہ وہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ میں سمجھ گیا۔ وہ میرا ایک لائق و فائق بیٹا تھا جس کا میں نے اپنے خاندان کی رطکی سے نکاح کیا ان سے ایک بیٹا ہے جس کا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا۔ اس کے والدین انتقال فرما گئے ہیں۔ میں اور اس کا چچا اس کی تربیت کرتے ہیں۔ ابن ذی یزن بولا۔ جو بھی میں نے تمہیں کہا ہے۔ اس لیے کہا ہے کہ تم اس کے حالات یہودیوں سے پوشیدہ رکھو۔ کیونکہ وہ اس کے دشمن ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کو ان پر غالب نہ ہونے دے گا۔ اور دیکھئے یہ باتیں اپنے ساتھیوں کو نہ بتائیے کیونکہ ان کے مفرد فریب سے بھی میں ڈرتا ہوں۔ مبادا حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وجہ سے تمہیں ان پر سیادت و سرکاری حاصل ہو جائے۔ تو وہ یا ان کے بچے حضور کو ہلاک کر دیں۔ پھر کہا اگر مجھے پتہ چل جائے کہ ان کی ولادت سے پہلے مجھے موت نہ آئے گی تو میں ہر طرح سے سواریا پیادہ یثرب جاتا اور اُسے اپنا دار الحکومت بناتا اور آپ کی معادنت و نصرت پر کمر بستہ ہو جاتا۔ کیونکہ میں نے سابقہ علوم کی کتبِ ناطقہ میں پڑھا ہے کہ آپ کا دار الملک مدینہ منورہ ہو گا۔ اور اسی جگہ آپ کا سلسلہ کار مستحکم ہو گا۔ اور اسی شہر سے آپ کے احوان و انصار اٹھیں گے اور آپ کا مدفن بھی وہی ہو گا۔ ورنہ ان پر صائب کے طوفان سے ڈرتا اور آپ کے حال سے دوسروں کو آہ کراتا۔ اور عرب کو آپ کا مطیع و منقاد بناتا۔ لیکن ایک حقیقت تم پر واضح کر دوں تم سے کوئی تعصیر نہ ہو گی یعنی تم اپنے فرائض سے اچھی طرح عبور پرا ہو سکو گے۔

اس کے بعد قریش کے ہر فرد کو دس دس غلام دس کنیزیں۔ دودھ چاوریں۔ سو سو اونٹ

اور پانچ رطل سونا دس دس رطل چاندی اور عنبر سے بھرے ہوئے برتن دیئے۔ اور عبد المطلب رضی اللہ عنہ کو ان تمام کے برابر چیزیں دیں۔ اور کہا آئندہ سال بھی آئے گا لیکن وہ اسی سال مر گیا۔ اس کے بعد حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ قریش سے کہا کرتے تھے کہ مجھ سے نہ بڑھا کرو کیونکہ بادشاہ کی عطا اس نسبت بزرگی و شرف سے کمتر ہے جو مجھے میرے فرزندوں سے ہے۔ جب ابوطالب سے ان فرزندوں کے بارے میں پوچھا جاتا تو آپ اُن کے نام ظاہر نہ کرتے۔ (شواہد النبوت فارسی منہ)

حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیہ بن افضلت مجھ سے عتبہ بن ربیعہ کے اخلاق و احوال کے متعلق

امیہ بن افضلت کا واقعہ

پوچھا کرتا تھا۔ میں اسے جواب دیا کرتا تھا۔ وہ میرے جواب کو بہت پسند کیا کرتا تھا۔ جب اس نے اُس کی عمر پوچھی تو میں نے کہا وہ عمر رسیدہ ہے۔ اس نے کہا خاموش ہو جاؤ میں تمہیں اس کا بھید بتاتا ہوں۔ ہم نے کتابوں میں پڑھا تھا کہ ہماری سرزمین سے ایک پیغمبر مبعوث ہو گا۔ اور مجھے یقین تھا کہ وہ میں ہوں گا۔ جوہنی میں نے اہل علم حضرات سے اس بارے عتبہ بن ربیعہ کے سوا کسی کو اس لائق نہ پایا۔ جب تو نے یہ کہا کہ وہ عمر رسیدہ ہے۔ تو مجھے معلوم ہو گیا کہ جو شخص چالیس سال کی عمر سے تجاوز کر گیا ہے۔ ابھی مبعوث نہیں ہوا۔ وہ پیغمبر نہیں ہو سکتا۔ جب یہ بات زبان زد خاص و عام ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہو گئے۔ میں تجارت کی غرض سے مکہ میں جا یا کرتا تھا میں امیہ بن ابی افضلت کے پاس جا کر ازراہ مذاق کہنے لگا کہ جس پیغمبر کا تجھے انتظار تھا مبعوث ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ وہ برحق ہے اور سچ کہتا ہے کہ اس کی متابعت کرو میں نے کہا تم اس کی متابعت کیوں نہیں کرتے۔ کہنے لگا۔ مجھے اپنے قبیلہ سے شرم آتی ہے۔ کیونکہ میں ان سے ہمیشہ ہی کہا کرتا تھا۔ کہ وہ پیغمبر میں ہوں گا۔ لیکن اب نظریہ آتا ہے۔ کہ میں بنی عبد مناف کے ایک رطل کے کی متابعت کر لی گا۔ اور اسے ابوسفیان رضی اللہ عنہ! مجھے یہ نظر آتا ہے کہ اگر تو اس کی مخالفت کرے گا۔ تو تیری گردن میں بھری کی طرح رسی ڈال کر اُس کے سامنے لے آئیں گے۔ اور وہ تمہارے خلاف جیسا چاہے گا حکم دے گا۔

کہتے ہیں کہ امیہ بن ابی افضلت حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپ کا قصیدہ پڑھا۔ ابتداء میں زمین و آسمان کے اوصاف بیان کیے۔ پھر تمام انبیاء علیہم السلام کے

حالات بیان کیے۔ قصیدہ کے اختتام پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مدحت سرائی کی۔ جس میں آپ کی رسالت کی تصدیق۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سورۃ طہ پڑھ کر سنائی وہ بولا کہ میں گواہی دیتا ہوں یہ بشر کا کلام نہیں ہے۔ لیکن میں اپنے بھائی بندوں کے مشورہ کے بغیر کوئی کام نہیں کر سکتا۔ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے مجھ پر ایمان لے آؤ۔ اور صراطِ مستقیم اختیار کرو۔ وہ کہنے لگا جناب میں جلدی واپس آتا ہوں۔ پھر وہ گھوڑے پر سوار ہو کر جتنی جلدی ہو سکتا تھا شام پہنچا۔ ایک گرجے میں جہاں بہت سے راہب مشغول عبادت تھے۔ اُن سے موتِ حال بیان کی۔ اُن میں سے ایک نے کہا جس کے متعلق تم نے یہ گفتگو کی ہے اُسے دیکھ کر پہچانی سکتے ہو؟ اُس نے کہا۔ ہاں وہ راہب یا پادری اسے اپنے گھر لے گیا جس کی دیواروں پر انبیاء کرام علیہم السلام کی تصویریں بھی ہوتی تھیں۔ اس نے اُمتیہ کو اندر لے جا کر ایک تصویر دکھائی۔ جب رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر دیکھی تو اُمتیہ نے کہا وہ یہ ہیں۔ راہب نے کہا اللہ تعالیٰ تجھے نیکی دے جلدی سے واپس چلے جاؤ۔ اور اس پر ایمان لے آؤ۔ کیونکہ وہی رسول خدا ہیں۔ اور خاتم النبیین ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ضلع)

غیر مقلدین کے مولوی سلیمان منصور
حضرت جبار و بن عبد اللہ بارگاہ رسالت میں
 پوری نے خصائص الجبرائے کے حوالہ

سے روایت درج کی ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ملکِ مین کے سب سے بڑے عیسائی عالم (حضرت جبار و بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تھے۔ آئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ حق پرست پر اسلام قبول کیا۔ تو انہوں نے کہا:

اُس خدا کی قسم ہے جس نے حضور کو حق کے ساتھ
 مبعوث کیا ہے۔ کہ میں نے آپ کا وصف انجیل
 میں دیکھا ہے۔ اور بتول مریم کے فرزند (عیسیٰ)
 نے آپ کی بشارت دی ہے۔

وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ
 وَجَدْتُ وَصْفَكَ فِي الْإِنْجِيلِ
 وَلَقَدْ بَشَّرَ بِكَ ابْنُ ابْتُولِ
 (رحمۃ للعالمین ص ۲ ج ۲)

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کی شہادت

حضور پر نورؐ نور علی نور محمد مصطفیٰ
علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے

پاس جب پہلی وحی جبریل امین لے کر حاضر ہوئے۔ تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ
خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا۔ ذَمُّوْنِیْ ذَمُّوْنِیْ مجھے کھل
پہناؤ پھر اپنے غارِ حرا والا تمام واقعہ سنایا۔ تو حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کو اپنے
بچپازاد بھائی حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ کے پاس لائیں۔ حضرت ورقہ اس وقت حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کے دین پر تھے یعنی عیسائی تھے۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ عبرانی میں لکھا کرتے
تھے۔ آپ نے انجیل کا ترجمہ سریانی زبان سے عبرانی میں کیا تھا۔ عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے بہت
بوڑھے ہو چکے تھے۔ اور نابینا ہو گئے تھے۔ حضرت اُم المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
نے ان سے کہا: یَا بُنَّ عَجْرًا سَمِعُ مِنْ ابْنِ أَخِيكَ۔ اے میرے چچا زاد بھائی
اپنے بھتیجے (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی بات سن۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے
کہا یَا بُنَّ أَخِي مَاذَا تَسْأَلُ اے میرے بھتیجے آپ نے کیا دیکھا ہے۔ تو نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ
والسلام نے تمام واقعہ سنایا تو ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے فوراً کہا هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي
نَسَّلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى یہ وہی ناموس ہے۔ جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل
فرمایا تھا۔ تو حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ کاش میں اس وقت جوان ہوتا کاش
میں اس وقت زندہ ہوتا۔ آپ کو آپ کی قوم مکہ مکرمہ سے نکال دے گی۔ تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ

لے عبد الرحمن پہلی نے لکھا ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا جاہلیت اور اسلام ہر دو زمانوں میں طاہرہ نام سے ہی مشہور تھیں۔

(رد المحتار ج ۱۲)

لے ورقہ بن نوفل حضرت خدیجہ الکبریٰ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے چچا زاد بھائی تھے۔ نسب نامہ اس طرح ہے۔

حضرت محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی۔

حضرت خدیجہ بنت خویلد بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔

ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی۔ حضرت قصی پر سب کا نسب نامہ ملتا ہے۔ (فقیر محمد ضیاء اللہ قادری غفرلہ)

(بجائے انجیل کے)

علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے۔ کیونکہ جو کچھ آپ (نبوت) لے کر آئے ہیں۔ وہ جو کوئی بھی لے کر آیا اس سے عداوت کی گئی۔ وَ اِنْ يٰذِكُرِيْنَ يَوْمُكَ اَلْقُتْلُ نَضًا مُّؤَذَّرًا۔ اور اگر آپ کے اس زمانہ مبارک نے مجھے زندہ پایا تو میں کمر بستہ ہو کر آپ کی مدد کروں گا۔ (صحیح بخاری شریف) فاطمہ رضی کرام۔ حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ عنہ نے جو بارگاہ مصطفویٰ میں جو یہ عرض کیا: هٰذَا النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلٰی مُوسٰی۔ یہ وہی فرشتہ ہے جو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا۔ اور آپ کو لوگ مکہ سے نکال دیں گے۔ وغیرہ الفاظ سے واضح ہے کہ آپ نے کتب سابقہ خصوصاً انجیل میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پڑھا تھا۔ اس لیے فوراً جواب عرض کیا تھا۔

حضرت ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مدد کرنے کی خواہش کا اظہار کرنا ان کے مسلمان ہونے کی بین دلیل ہے۔ غیر مقلدین وہابی حضرات کے مولوی ابراہیم میر سیاح کوٹی نے لکھا ہے۔ کہ ورقہ کے مؤخذ ہونے میں تو شک نہیں۔ جاہلیت میں بھی وہ مؤخذ تھے۔ پھر نصرانی ہو کر بھی مؤخذ ہی رہے۔ نصرانیت کی حالت میں تو ریت اور انجیل کی بشارت کے مطابق انہوں نے آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نبی اللہ مان لیا۔ (سیرت مصطفیٰ ص ۲۲ ج ۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا اسلام قبول کرنا | سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اسلام لانے کا واقعہ خود اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمایا کہ میں ملک فارس میں قریہ حبی کا رہنے والا تھا۔ میرا باپ اپنے شہر کا چودھری تھا اور ب سے زیادہ مجھ کو محبوب رکھا کرتا تھا۔ جس طرح کنواری رطکیوں کی جاتی ہے اسی طرح وہ میری حفاظت کرتا تھا۔ اور مجھ کو گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتا تھا۔ ہم مذہباً مجوسی تھے۔ میرے باپ نے

آنحضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ ہوئی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا زنا بیا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کا زنا تو نہیں پایا لیکن حضرت عیسیٰ کے کسی حواری اور دمی کا زنا پایا ہے۔ حالانکہ وہی فرماتے ہیں کہ جب قدر احوال بھی ان کی عمر کے بارے میں پائے وہ سب اس پر متفق ہیں کہ آپ کی عمر دعائی سو سال سے متجاوز ہے۔ (دفعہ ۱)

مجھ کو آشکدہ کا محافظ اور نگہبان بنا رکھا تھا۔ کہ کسی وقت بھی آگ نہ بجھنے نہ پائے۔ ایک مرتبہ میرا باپ تعمیر کے کام میں مشغول تھا۔ اس لیے مجبوری مجھ کو کسی زمین اور کھیت کی خبر گیری کے لیے بھیجا۔ اور یہ تاکید کی کہ دیر نہ کرنا۔ میں گھر سے نکلا راستہ میں ایک گرجا پڑتا تھا۔ اندر سے کچھ آواز سنائی دی۔ میں دیکھنے کے لیے اندر داخل ہو گیا۔ دیکھا تو ایک نصاریٰ کی جماعت ہے کہ جو نماز میں مشغول ہے۔ مجھ کو ان کی یہ عبادت پسند آئی اور اپنے دل میں کہا کہ یہ دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ میں نے ان لوگوں سے دریافت کیا کہ اس دین کی اصل کہاں ہے ان لوگوں نے کہا ملک شام میں اسی میں آفتاب غروب ہو گیا۔ باپ نے انتظار رکھ کے تلاش میں قاصد دوڑائے جب گھر واپس آیا تو اپنے دریافت کیا کہ کہاں تھا؟ میں نے تمام واقعہ بیان کیا۔ باپ نے کہا اس دین (یعنی نصرانیت) میں کوئی خیر نہیں۔ تیرے ہی باپ دادا کا دین (یعنی آتش پرستی) بہتر ہے۔ میں نے کہا ہرگز نہیں۔ خدا کی قسم نصرانیوں ہی کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔ باپ نے میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں اور گھر سے باہر نکلنا بند کر دیا۔ جیسے فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: لَئِنْ اَتَّخَذْتَ الْهٰٓءَا غَيْبٰتِیْ لَا خَیْلَ لَّکَ مِنَ الْمَسْجُوْنِیْنَ (۱۹/ع)

(جیسا کہ عام اہل باطل کا طریق ہے) میں نے پوشیدہ طور پر نصاریٰ سے کہا بھیجا کہ جب کوئی قافلہ شام کو جانے تو مجھ کو اطلاع کرنا چنانچہ انہوں نے مجھ کو ایک موقع پر اطلاع دی۔ کہ نصاریٰ کے تاجروں کا ایک قافلہ شام واپس جانے والا ہے۔ میں نے موقع پا کر بیڑیاں اپنے پاؤں سے نکال دیں۔ اور گھر سے نکل کر ان کے ساتھ ہو لیا۔

ملک شام پہنچ کر دریافت کیا کہ عیسائیوں کا سب سے بڑا عالم کون ہے۔ لوگوں نے ایک پادری کا نام بتایا۔ میں اس کے پاس پہنچا۔ اور اس سے اپنا تمام واقعہ بیان کیا۔ اور یہ کہا کہ میں آپ کی خدمت میں رہ کر آپ کو دین سکھانا چاہتا ہوں۔ مجھ کو آپ کا دین مرغوب اور پسند ہے۔ آپ مجھے بتائیے کہ آپ کی خدمت میں ہی رہ پڑوں اور دین سکھوں۔ آپ کے ساتھ نمازیں پڑھوں۔ تو پادری نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ وہاں رہنے پر چند دنوں کے بعد یہ واضح ہو گیا کہ وہ اچھا آدمی نہ تھا۔ بڑا حرص لالچی اور طالح تھا۔ دوسروں کو صدقات اور خیرات کا حکم دیتا تھا اور جب لوگ روپیہ لے کر آتے تھے تو خود جمع کر کے رکھ لیتا۔ فقرار اور مساکین کو نہ دیتا تھا۔ اسی طرح اس نے اشرافیوں کے ساتھ

شکے جمع کر لیے تھے۔ جب وہ مر گیا۔ اور لوگ حُسنِ عقیدت کے ساتھ اس کی تجویز و تکفین کے لیے جمع ہوئے تو میں نے لوگوں کو اس کا حال بتایا اور اُس کے اشرافیوں کے جمع کیے ہوئے سات شکے بھی دکھائے۔ لوگوں نے یہ دیکھ کر کہا کہ خُدا کی قسم ہم ایسے شخص کو ہرگز دفن نہیں کریں گے۔ آخر کار اس پادری کو سولی پر لٹکا رُسنگار کر دیا۔ اور اس کی جگہ اور عالم کو بٹھلایا۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس نئے مسندِ نشین عالم سے برصِ کر عالم، عابد اور زاہد دُنیا سے بے تعلق کسی کو نہیں دیکھا۔ مجھے اس سے مد سے زیادہ عقیدت ہو گئی۔ میں اس کی خدمت کرتا رہا۔ جب وہ قریبِ المرگ ہوا تو میں نے اس سے دریافت کیا کہ آپ مجھے وصیت کیجئے کہ آپ کے بعد کس کی خدمت میں جا کر رہوں۔ تو اس نے کہا کہ موصول میں ایک عالم ہے۔ اُس کے پاس چلا جانا۔ چنانچہ میں اُس کے پاس گیا اور اس کے بعد اس کی وصیت کے مطابق نصیبیہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ اور اس کی وفات کے بعد ان کی وصیت کے مطابق شہرِ عموریہ میں ایک عالم کے پاس رہا۔ جب وہ بھی دُنیا سے کوچ کرنے لگے تو میں نے کہا کہ میں فلاں فلاں عالم کے پاس رہا ہوں۔ اب آپ بتلائیں کہ میں کس کے پاس جاؤں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میری نظر میں اس وقت کوئی ایسا عالم نہیں کہ جو صحیح راستہ پر ہو اور میں اُس کا تم کو پتہ بتاؤں۔

ابنہ ایک نبی کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ وہ نبی دینِ ابراہیمی پر ہوگا۔ عرب شریف کی سرزمین پر اسی کا ظہور ہوگا۔ ایک تختستانی زمین کی طرف ہجرت فرمائے گا۔ اگر تم وہاں پہنچ سکو تو ضرور پہنچنا۔ ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ صدقہ کا مال نہ کھائیں گے۔ یہ قبول کریں گے۔ دونوں شانوں کے درمیان مہرِ نبوت ہوگی جب تم اُن دیکھو گے تو پہچان لو گے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اُسی دورانِ میرے پاس کچھ بکریاں اور گائیں جمع تھیں۔ اتفاقاً ایک قافلہ عرب کو جانے والا اُبل گیا۔ میں نے ان سے کہا کہ تم لوگ مجھے بھی اپنے ساتھ لےجیو۔ میں یہ بکریاں اور گائیں سب کی سب تم کو دے دوں گا تو قافلہ والوں نے رضامندی کا اظہار کر دیا اور مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب وادیِ قرطی میں پہنچے تو میرے ساتھ ان قافلہ والوں نے یہ بدسلوکی کہ مجھے غلام بنا کر ایک یہودی کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب میں اس یہودی کے ساتھ آیا تو کچھ ر کے درخت دیکھ کر خیال ہوا کہ شاید یہی وہ سرزمین ہو۔ لیکن ابھی پورا اطمینان نہیں ہوا

تھا کہ بنی قریظہ میں ایک یہودی اُس کے پاس آیا اور مجھ کو اُس سے خرید کر مدینہ منورہ لے آیا۔ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو خدا کی قسم مدینہ منورہ کو دیکھتے ہی پہچان لیا اور یقین کر لیا کہ یہ وہی شہر ہے جو مجھ کو بتلایا گیا تھا۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں اسی طرح دس مرتبہ سے زیادہ مرتبہ فروخت ہوا ہوں (لوگوں نے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بار بار بے رغبتی کے ساتھ درہم معدودہ میں خریدا۔ لیکن اس کی اصل قیمت کو کسی نے نہ پہچانے میں مدینہ منورہ میں اس یہودی کے پاس رہا۔ اور بنی قریظہ میں اس کے درختوں کا کام کرتا رہا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو مکہ مکرمہ میں مبعوث فرمایا۔ مگر مجھ کو غلامی اور خدمت کی وجہ سے علقاً علم نہ ہوا۔ جب بنی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت فرما کر مدینہ شریف تشریف لائے اور قبا میں قیام فرمایا تو اس وقت میں ایک کھجور کے درخت پر چڑھا ہوا کام کر رہا تھا۔ اور میرا آقا جو کہ یہودی تھا درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ کہ ایک یہودی جو کہ میرے آقا کا چچا زاد بھائی تھا نے کہا خدا بنی قیلہ یعنی انصار کو ہلاک کرے کہ وہ قبا میں ایک شخص کے ارد گرد جمع ہیں۔ جو مکہ سے آیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی اور پیغمبر ہے۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ

فَوَاللّٰهِ اِنْ هُوَ اِلَّا خَذَنَتْنِي الْعُسْرُ وَآءُ
حَتّٰی ظَنَنْتُ اِنِّیْ سَاسْقُطُ عَلٰی
صَاحِبِیْ ۔
خدا کی قسم یہ سننا ہی تھا کہ مجھ پر لرزا طاری ہو گیا۔
اور مجھ کو یہ غالب گمان ہو گیا کہ میں ابھی اپنے
آقا پر گر پڑوں گا۔

ان دونوں یہودیوں نے جب حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی یہ حالت دیکھی تو متعجب ہوئے
میں درخت سے اتر آیا اور اُس خبر دینے والے یہودی سے پوچھا کہ تم کیا کہہ رہے تھے۔ وہ خبر مجھ
بھی سناؤ۔ اس پر میرے آقا کو غصہ آگیا اور مجھے زور سے ایک طمانچہ مارا اور کہا تجھ کو اس سے
کیا مطلب تم اپنا کام کرو۔

جب شام کو میں اپنے کام سے فارغ ہوا اور جو کچھ میرے پاس تھا لیا اور بارگاہ مصطفوی
میں حاضر ہوا۔ آپ اس وقت قبا میں تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ کو معلوم ہوا ہے

کہ آپ کے ساتھیوں کے پاس کچھ نہیں اس لیے میں آپ کو صدقہ پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے اپنی ذاتِ مقدسہ مطہرہ کے لیے صدقہ قبول کرنے سے انکار فرما دیا۔ نیز فرمایا کہ میرے لیے صدقہ جائز نہیں ہے اور صحابہ کو اجازت دے دی کہ تم لے لو۔ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دل میں کہا کہ خدا کی قسم یہ ان تینوں علامات میں سے ایک ہے میں واپس ہو گیا۔ اور پھر کچھ جمع کرنا شروع کیا۔ جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں پھر حاضر خدمت ہوا۔ اور عرض کیا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کی خدمت میں کچھ ہدیہ پیش کروں۔ صدقہ تو آپ قبول نہیں فرماتے اس ہدیہ کو شرفِ قبولیت بخشے۔ تو آپ نے ہدیہ کو قبول فرمایا۔ خود بھی اُس سے کھایا اور صحابہ کو بھی کھلایا۔ تو میں نے دل میں کہا کہ دوسری علامت ہے۔

میں واپس آگیا اور دو چار روز گزرنے کے بعد پھر آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ اس وقت ایک جنازے کے ہمراہ جنت البقیع میں تشریف لائے تھے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت آپ کے ہمراہ تھی۔ آپ درمیان میں تشریف فرما تھے۔ میں نے سلام کیا اور سامنے سے اٹھ کر ویچے کی طرف آ بیٹھا۔ کہ مہرِ نبوت دیکھوں۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ اور خود بخود پشتِ مبارک سے چادر کو اٹھا دیا۔ اور میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا۔ اور مہرِ نبوت کو بوسہ دیا اور رو پڑا کہ تو اپنے ارشاد فرمایا کہ سامنے آؤ تو میں سامنے آیا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا ہے عبداللہ بن عباس جس طرح آپ کے میں نے اپنا واقعہ بیان کیا ہے اسی طرح میں نے یہ تمام واقعہ تفصیلاً اپنے آقا و مولا احمد مختار مدنی تاجدار حبیب کرد کا یزد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے بھی صحابہ کرام علیہم الرضوان کے سامنے ہی بیان کیا اور دستِ رحمت پر اسلام قبول کیا۔

(طبقات ابن سعد ج ۵، تاریخ ابن ہشام ج ۱، شواہد النبوت فارسی ج ۲)

انجیل میں شہادت

تقاضی سلیمان منصور پوری ہی ابن سعد کی تصنیف لطیف طبقات البکر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں کہ سہل مولا عیثم کہتے ہیں کہ اہل یس کے

اندر ایک نصرانی تھے جو انجیل پڑھا کرتا تھا۔ اُس نے بتایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفت انجیل میں درج ہے۔ وہ اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور ان کا نام احمد ہو گا۔

امام جلال الدین اسیوطی اور محدث ابن جوزی علیہما الرحمۃ نے اپنی کتابوں میں یہ روایت درج کی ہے۔ (خصائص البکری ج ۱، کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱)

احمد مجتبیٰ کی آمد | عیسائیوں میں سے ایک شخص مصر مصرہ میں آیا۔ فَأَتَى كَلَّةَ لِسْوَةٍ
قَدْ اجْتَمَعْنَ فِي يَوْمٍ عِيدٍ مِنْ أَغْيَادِهِمْ چند عورتیں ایک
مقام پر خوشی کی تقاریب میں سے ایک تقریب پر جمع تھیں۔ ان کے خاوند اپنے کام کا ج ک
وجہ سے وہاں پر نہ تھے پس اس عیسائی شخص نے کہا يَا نِسَاءَ قَرْنَيْشٍ أَفَنَّهُ تَسْكُونُ
فِيكُمْ دُنْيَى يُقَالُ لَهُ أَحْمَدُ۔ اے قریش کی عورتو عنقریب تم میں ایک نبی تشریف لائے
ولے ہیں جن کا اسم مبارک احمد ہوگا۔ (کتاب الوفا ص ۵۹ ج ۱، حجة الله على العالمين ص ۲۸)

قارئین عظام! اب انجیل برناباس جو کہ انگلش میں ہے کے حوالہ جات اور ان
اردو میں ترجمہ پیش کیا جاتا ہے عیسائی حضرات حسد اور بغض کی وجہ سے اکثر انجیل
برناباس کا انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ انجیل برناباس کا
حوالہ عیسائیوں کے مشہور اور مستند پادری سیل صاحب نے بھی مقدمہ ترجمہ قرآن
مرقومہ پادری سیل صاحب مطبوعہ ۱۸۵۰ء میں درج کیا ہے۔

انجیل برناباس کے حوالہ جات

اب حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انجیل برناباس میں درج شدہ امام الانبیاء
ہلک ہر دوسرا شافع روز جزا محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والصلوٰۃ والسلام کی بزرگی اور افضلیت کے
متعلق سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت پیش کی جاتی ہیں۔

نبیوں کا ستراج

THEN ascended Jesus to the place whence the
saribes were wont to speak. And having beckoned with
the hand for silence, he opened his mouth saying. Blassed
be the holy name of God, who of his godness and mercy
willed to create his creatures that they might glorify him.
Blessed be the holy name of God. WHO created the
splendour of all the saints and prophets before all things
to send him for the salvation of the world as he spake by
his servant David saying. Before Lucifer in the brightness
of the saints I created thee. Blessed be the holy name of
GOD, who created the angels that they might serve him.
تب یسوع اس مقام پر چڑھ گیا جہاں سے فقیہہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا
اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا۔ اور کہا مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق
پیدا کرنے کی مشیت کی۔ تاکہ وہ اس کی تعبد کریں۔

مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے ستراج یعنی خدا کے آخری رسول
کو تمام مخلوقات سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے جیسا کہ اس نے اپنے منہ سے

واؤد کی زبانی فرمایا کہ ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی آباہی میں میں نے تجھے پیدا کیا۔ مبارک ہو خدا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔ (انجیل برناباس ص ۱۲)

محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے رسول ہیں

Adam, having sprung up upon his feet, saw in air a writting that shone like the sun, which said; There is only one God, and MOHAMMAD is the messenger of GOD. Where upon Adam opened his mouth and said. I thanke thee O LORD my GOD, that thou hast deigned to create me but tell me, I pray thee, what meanth the message of those words. MOHAMMAD is messenger of GOD. HAVE there been other men before me?

جب آدم اُٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی۔ جو سورج کی طرح چمکتی تھی کہ خدا ایک ہی ہے۔ اور محمد خدا کا رسول ہے۔ اس پر آدم نے اپنا منہ کھولا اور کہا اے خداوند! میرے خدا میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی مگر میں منت کرتا ہوں مجھے بتا ان الفاظ کا کیا مطلب ہے۔ محمد خدا کا رسول ہے۔ کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں۔ (انجیل برناباس ص ۱۲)

آدم علیہ السلام کے ناخنوں پر اسم محمد لکھا جانا

Adam besought GOD saying. LORD grant me this writting upon the nails of the fingers of my hands. Then GOD gave to the first man upon his thumbs that writting upon the thumb nail of the right hand it said. THERE is only one GOD, and upon the thumb nail of the left it said. MOHAMMAD is messenger of GOD. Then with fatherly affection the first man kissed those words, and rubbed his

eyes, and said. BLESSED be that day when thou shalt come to the world.

آدم نے خدا کی منت کی کہ خداوند یہ تحریر میرے ہاتھ کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے
تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر تحریر درج کر دی دایں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا خدا ایک ہی
ہے اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا محمد خدا کا رسول ہے۔ تب پہلے انسان نے پورا نہ شفقت
سے یہ الفاظ چرے اور اپنی آنکھیں میں اور کہا مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے۔
(انجیل برنابا س ۳۹ باب ۲۹)

مالک و مختار

GOD said to ADAM (and) EVE, who were both weeping. GO ye forth from paradise and do penance and let not your hope fail, for I will send your son in such wise that your seed shall little the dominion of SULTAN form off the human race, for the who shall come, my messenger to him will I give all things.

خدا نے آدم اور حوا سے جو دونوں رو رہے تھے۔ کہا تم بہشت سے چلے جاؤ۔ توبہ کرو اور تمہاری
آس نہ ٹوٹے کیونکہ میں تمہارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمہاری نسل شیطان کی حکومت نوع انسانی سے
دور کر دے گی۔ کیونکہ وہ میرا رسول جو آئے گا اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔ (انجیل برنابا س ۳۹ باب ۳۰)

حضور کی آمد کی خواہش

GOD hid himself and the angel MICHAEL drave them forth form paradise. Where upon ADAM, turning him round, saw written above the gate. THERE is only one GOD and MOHAMMAD is messenger of GOD.

WHERE upon weeping, he said. MAY it be pleasing to GOD, O, my son that thou come quickly and draw us out of misery.

خدا نے اپنے تئیں پوشیدہ کیا۔ اور فرشتے میکائیل نے انہیں (آدم اور حوا کو) بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر چھانک پر لکھا دیکھا۔ خدا ایک ہی ہے اور محمد اس کا رسول ہے۔ اس پر اس نے رو کر کہا خدا کی مرضی ہو اے میرے بیٹے کہ تو جلد آئے اور ہمیں مصیبت سے چھٹکارا دے۔
(انجیل برنابا سبک باب ۴۲)

شانِ مصطفویٰ اور دینِ محمدی

THEN said JESUS, I am a voice that crieth through all Judaea and crieth. PREPARE ye the way for messenger of the LORD, even as it is written in ESAIAS.

THEY said, "If thou be not the MESSIAH nor ELIJAH, or any prophet, wherefore dost thou preach new doctrine and make thyself of more account than the MESSIAH?"

Jesus answered. THE miracles which GOD worketh by my hands show that I speak that which GOD willeth, nor indeed do I make myself to unloose the ties of the hosen or the latches of the shoes of the messenger of GOD, whom ye call MESSIAH, who was made before me and shall bring the words of truth, so that his faith shall have no end.

تب یسوع نے کہا میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے۔ کہ خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔ انہوں نے کہا اگر تو مسیح نہیں نہ ایلیاہ نہ کوئی

بنی تو نے عقیدے کیوں سکھاتا ہے اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟
 یسوع نے جواب دیا جو مجھ سے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے۔ اُن سے ظاہر ہے کہ
 میں وہی کہتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے۔ نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم
 ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے
 کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو۔ جو مجھ سے پہلے بنایا گیا اور میرے بعد آئے گا۔ اور سچائی کا
 کلام لائے گا۔ کہ اس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔ (انجیل برنابا ص ۵ باب ۴۲)

باعثِ تخلیق کائنات

THEN said GOD. BE thou welcome, O my servant
 ADAM. I tell thee that thou art the first man whom I
 have created. AND he whom thou hast seen (mentioned)
 is thy son, who shall come into the world many years
 hence, and shall be my messenger, for whom I have created
 all things, who shall give light to the world when he shall
 come, whose soul was set in celestial splendour sixty
 thousand years before I made any thing.

خدا نے کہا مرحبا اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتاتا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے، جسے
 میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے دیکھا ہے تیرا بیٹا ہے جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد
 آئے گا۔ اور میرا رسول ہوگا جس کے لیے میں نے تمام چیزیں پیدا کی ہیں۔ جو آئے گا تو دنیا کو نور
 بخشنے کا جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔
 (انجیل برنابا ص ۵ باب ۳۹)

نبی کریم کے صدقے میں برکت

Verily I say unto you that every prophet when he is

come hath borne to one nation only the mark of mercy of GOD. AND so their words were not extended save to that people to which they were sent. BUT the messenger of GOD, when he shall come, GOD shall carry salvation and mercy to all the nations of the world that shall receive his doctrine. He shall come with power upon the ungodly and shall destroy idoltary, insomuch that he shall make SULTAN confounded, for so promised GOD to ABRAHAM, saying. BEHOLD, in they seed I will bless all the tribes of the earth, and as thou hast broken in pieces the idols, O, ABRAHAM even so shall they seed do.

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے۔ خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے ان کا کلام نہ پھیلا۔ سوائے اُن لوگوں تک کہ جن کی طرف وہ بھیجے گئے تھے۔ پر خدا کا رسول جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا۔ کہ وہ دنیا کی ان تمام قوموں کے لیے جو اُس کا دین قبول کریں گی۔ نجات اور رحمت لائے گا۔ وہ بے دینوں پر طاقت کے ساتھ آئے گا۔ اور بت پرستی مٹا دے گا۔ یہاں تک کہ وہ شیطان کو مہبوت کر دے گا۔ کیونکہ خدا نے ابرام سے یہی وعدہ کیا تھا۔ کہ دیکھ تیری نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا۔ اور جس طرح اسے ابرام تو نے بت پاش پاش کیے اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔ (انجیل برنابا س ۵۱، ۵۲ باب ۴۲)

عظمتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و رفعت کا تذکرہ اس طرح فرماتے ہیں کہ :-

I therefore say unto you that the messenger of GOD is a splendour that shall give gladness to nearly all that GOD hath mad for he is adorned with the spirit of understanding and of counsel the spirit of wisdom and might, the spirit of fear and love, the spirit of charity and mercy,

the spirit of justice and piety, the spirit of gentleness and patience, which he hath received from GOD three times more than he hath given to all his creatures. O blessed time when he shall to the world. Believe me that I have seen him and have done him reverence, even as every prophet hath seen him, seeing that of his spirit GOD giveth to them prophecy. AND when I saw him my soul was filled with consolation, saying. O MOHAMMAD GOD be with thee and may he make me worthy to untie thy shoelatchet, for obtaining this I shall be a great prophet and holy one of GOD. AND having said this, Jesus rendered his thanks to GOD.

پس میں تم سے کہتا ہوں۔ کہ خدا کا رسول ایک شان ہے۔ جو تقریباً سب کو جنہیں خدا نے بنایا ہے۔ مسرت بخشتے گا۔ کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے۔ عقل اور طاقت کی روح سے۔ خوف اور محبت کی روح سے۔ دانائی اور اعتدال کی روح سے۔ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے۔ انصاف اور تقویٰ کی روح سے۔ شرافت اور صبر کی روح سے جو اسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا یقیناً جانوں میں نے اسے دیکھا ہے۔ اور اس کی تعظیم کی ہے۔ جیسے ہرنبی نے اسے دیکھا ہے۔ کیونکہ اسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی۔ اور جب میں نے اسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی۔ یہ کہہ کر کہ اسے محمد۔ خدا تیرے ساتھ ہو۔ اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوتی کا تسمہ کھول سکوں۔ کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔ اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔ (انجیل برنابا بس ص ۵۵ باب ۴۴)

قیامت کو شانِ محبوبی | قیامت کی نشانیاں بیان کرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ :-

When these signs be passed, there shall be darkness

over the world forty years, GOD alone being alive, to whom be honour and glory for ever. WHEN the forty years be passed, GOD shall give life to his messenger, who shall rise again like the sun, but resplendent as a thousand suns. He shall sit, and shall not speak, for the shall be as it were beside himself. GOD shall raise again the four angels favoured of GOD, who shall seek the messenger of GOD, and, having found him, shall station themselves on the four sides of the place to keep watch upon him. Next shall GOD give life to all the angels, who shall come like bees circling round the messenger of GOD. NEXT shall GOD give life to all his prophets, who following ADAM, shall go every one to kiss the hand of the messenger of GOD, committing themselves to his protection. NEXT shall GOD give life to all the elect, who shall cry out. O MOHAMMAD be mindful of us. AT whose cries pity shall awake in the messenger of GOD.

جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی جب تنہا خدا زندہ ہو
جو ابد تک محمود اور مجید ہوا۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا
پھر سورج کی طرح مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا۔ مگر بات نہ کرے گا
کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہو گا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا۔ جو خدا کے رسول
کو تلاش کریں گے۔ اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں
گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو بلائے گا۔ جو خدا کے رسول کے گرد مہالوں یا شہد کی مکھڑوں
کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندہ کیجئے گا۔ جو آدم کے پیچھے ایک
ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آکر چومیں گے۔ اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔
خدا تمام برگزیدہ کو زندہ کرے گا جو پکار اُٹھیں گے۔ اسے محمد! ہمارا خیال رکھو! ان کی پکاروں

خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا۔ (انجیل برناباس ص ۴۵-۴۶، باب ۵۴)
 مقامِ محمود پر پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے فاتر ہونے کے متعلق سیدنا
 عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

AND when he hath drawn nigh unto the throne,
 GOD shall open (his mind) unto his messenger, even as a
 friend, unto a friend when for a long while they have not
 met. THE first to speak shall be the messenger of GOD,
 Who shall say. I adore and love thee. O my GOD and
 With all my heart and soul I give thee thanks for that thou
 didst vouchsafe to create me to be thy servant, and madest
 all for love of me, so that I might love thee for all things
 and in all things and above all things.

اور جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تخت کے قریب پہنچے گا تو خدا اپنے رسول سے
 (اپنا دہن) کھولے گا جیسے ایک دوست دوست سے جب وہ بہت مدت سے نہ ملے ہوں۔ بولنے میں
 پہل خدا کا رسول کرے گا جو کہے گا میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں۔ اے میرے خدا
 اور اپنے سارے دل و جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ تو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں اور
 میری محبت میں سب کچھ بنایا تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب
 چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں۔ (انجیل برناباس ص ۴۶، باب ۵۵)

شفاعتِ کبرائے شفاعتِ کبرائے کا تذکرہ بھی انجیل برناباس میں اس طرح درج
 ہے کہ:

AND GOD shall speak unto his messenger say.
 Thou art welcome, O my faithful servant, therefore ask
 what thou wilt, for thou shalt obtain all. THE messenger
 of GOD shall answer. O LORD I remember that when
 thou didst create me, thou saidst that thou hadst willed to

make for love of me the world and paradise, and angels and men, that they might glorify thee by me thy servant. Therefore, LORD GOD, merciful and just. I pray thee that thou recollect thy promise made unto thy servant.

”اور خدا اپنے رسول سے کام کرے گا کہ تیرا آنا مبارک۔ اے میرے وفادار بندے جو مانگ جو تو چاہے کہ تجھے سب کچھ ملے گا۔ خدا کا رسول جواب دے گا۔ اے خداوند! مجھے یاد ہے! کہ جب تو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جاتا ہے۔ تاکہ وہ مجھ تیرے بندے کے واسطے سے تیرے تجید کریں۔ سو خداوند خدائے رحیم و عادل میں تیری منت کرتا ہوں۔ کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما۔ (انجیل بربائس باب ۵)

رسولوں کی گواہی

AND GOD shall make answer even as a friend who jesteth with a friend, and shall say. HAST thou witnesses of this my friend MOHAMMAD? AND with reverence he shall say. YES LORD. THEN GOD shall answer. GO call them. O GABRIEL. THE angel GABRIEL shall come to the messenger of GOD, and shall say. LORD, who are the witnesses? THE messenger of GOD shall answer. THEY are ADAM. ABRAHAM, ISHMAEL, MOSES DAVID and JESUS son of MARY.

THEN shall the angel depart, and he shall call the aforesaid witnesses, who with fear shall go thither. AND when they are present GOD shall say unto them. REMEMBER ye that which my messenger affirmeth? THEY shall reply. WHAT thing O LORD? GOD shall say

THAT I have made all things for love of him, so that all things might praise me by him. Then every one of them shall answer. THERE are with us, there witnesses better than weare, O LORD. AND GOD shall reply. WHO are these three witnesses? THEN MOSES shall say.

THE book that thou gavest tome is the first, and DAVID shall say. THE book that thou gavest to me is the second, and he who speaketh to you shall say. LORD the whole world deceived by SATAN said that I was thy son and thy fellow, but the book that thou gavest me said truly that I am thy servant, and that book confesseth that which thy messenger affirmeth. Then shall the messenger of GOD speak and shall say. THUS saith the book that thou gavest me, O LORD And when the messenger of GOD hath said this, GOD shall speak, saying. All that I have now done, I have done in order that every one should know how much I love thee. AND when he hath thus spoken, GOD shall give unto his messenger a book, in which are written all the names of the elect of GOD, saying. To the alone, O GOD, be glory and honom, because thou hast given us to thy messenger.

اور خدا جیسے ایک دوست دوست سے بہنسی کرتا ہے۔ فرمائے گا کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں اسے میرے دوست محمد اور وہ ادب سے کہے گا۔ ہاں۔ خداوند۔ تب خدا جواب میں کہے گا۔ جا اور انہیں بکا۔ اے جبریل۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا۔ اور کہے گا۔ آقا! تیرے گواہ کون ہیں؟ خدا کا رسول جواب دے گا۔ وہ ہیں آدم۔ ابراہیم۔ اسماعیل۔ موسیٰ۔ داؤد اور یسوع مریم کا بیٹا۔ تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بکائے گا جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے اور جب

وہ حاضر ہو جائیں گے۔ تو خدا اُن سے کہے گا۔ میرا رسول جس بات کا دعوائے کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے۔ وہ جواب میں کہیں گے کیا بات اسے خداوند۔ خدا فرمائے گا کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب ان میں سے ہر ایک جواب دے گا۔ خداوند ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا۔ یہ تین گواہ کون ہیں؟ تب مونسے کہے گا۔ پہلا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا۔ دوسرا وہ کتاب ہے جو تو نے مجھے دی۔ اور جرم سے مخاطب ہے۔ کہے گا۔ خداوند ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا سا جی کہا۔ مگر جو کتاب تو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعوائے کرتا ہے۔ یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا۔ خداوند! جو کتاب تو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا۔ جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیس کرے گا۔ تجھی کو اسے خدا۔ بجلال اور عزت ہو۔ کیونکہ تو نے ہمارے تین اپنے رسول کو دیا ہے۔ (انجیل برناباس ص ۴۷-۴۸ باب ۵۵)

انبیاء کی پیشانی پر مصطفیٰ کی نشانی

GOD shall open the book in the hand of his messenger, and his messenger reading therein shall call all the angels and prophets and all the elect, and on the forehead of each one shall be written the mark of the messenger of GOD. AND in the book shall be written the glory of paradise. THEN shall each pass to the right hand of GOD, next to whome shall sit the messenger of GOD, and the prophets shall sit near him, and the saints shall sit near the prophets, and the blessed near the saints, and the angel shall then sound the trumpet, and shall call satan to judgement.

خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھوے گا اور اس کا رسول اس میں سے پڑھ کر تمام مشرق
اور دیوبند اور سب برگزیدوں کو بھائے گا اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور
کتاب میں بہشت کی شان بھی ہوگی۔

تب خدا کے دہانے ہاتھ ہر ایک پہنچائے گا۔ خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا۔ اور اس کے
بعد نبی بیٹھیں گے۔ اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے۔ اور ولیوں کے بعد نیکو کار بیٹھیں گے اور تب فرشتے
زمین کا بجا کر اسی کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔ (انجیل برنابا ص ۶۸۴ باب ۵۵-۵۶)

سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے
جھوٹے مدعیان نبوت سے بچو
حواریوں سے فرمایا کہ :

JESUS answered. LET not your heart be trubled, neither
be ye fearful. FOR I have not created you, but GOD
our creator who hath created you will protect you. AS
for me. I am now come to the world to prepare the way
for the messenger of GOD, who shall bring salvation to
the world. But beware that ye be not deceived, for many
false Prophets shall come, who shall take my words and
contaminate my gospel.

تمہارا دل نہ گھبرائے نہ تم خوف زدہ ہو۔ کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا۔ بلکہ خدا ہمارا خالق جس
نے ہمیں پیدا کیا۔ تمہیں بچائے گا۔ رہا میں تو میں اب دنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا
ہوں۔ جو دنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار دھوکہ نہ کھانا کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے۔
جو میرا کلام لیں گے۔ اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔ (انجیل برنابا ص ۷۱ باب ۷۱)

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نے جب حواریوں سے یہ بات کہی اور پیارے
بادل کا سایہ کرنا | آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی آمد آمد کی بشارات
سنائی اور جھوٹے مدعیان نبوت سے بچنے کی تلقین فرمائی تو عیسیٰ علیہ السلام کے ایک حواری مائڈ
اس نے حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نشانیوں کے متعلق عرض کیا۔ انجیل میں اس عرض

کا تذکرہ یوں ہے کہ :

THEN said and rew. Master, tell us some sign, that we may know him.

JESUS answered. He will not come in your time, but will come some years after you, when my gospel shall be annulled, insomuch that there shall be scarcely thirty faithful. AT that time GOD will have mercy on the world, and so he will send his messenger, Over whose head will rest a white cloud, whereby he shall be known of one elect of GOD, and shall be by him manifested to the world. He shall come with great power against the ungodly, and shall destroy idolatry upon the earth. AND it rejoiceth me because that though him our GOD shall be known and glorified, and I shall be known to be true.

تب اندریاس نے کہا : اُستاد ! ہمیں کوئی نشانی بتا۔ کہ ہم اُسے جانیں۔ یسوع نے جواب دیا۔ وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا۔ بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا۔ جب میری انجیل کا عدم کردی جائے گی۔ یہاں تک کہ بشکل میں ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رگ فرمائے گا۔ سو وہ اپنا رسول بھیجے گا۔ جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا۔ جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا۔ اور خدا اُسی کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا اور وہ بے دیوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا اور زمین پر بُت پرستی کو نیست کر دے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے۔ کیونکہ اُسی کے ذریعہ ہمارے خدا کی معرفت اور تجید ہوگی۔ اور میرا سچا ہونا معلوم ہوگا۔ (انجیل برنابا ص ۵۲ باب ۷۲)

سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کا چاند سے کلام کرنے کا تذکرہ بھی انجیل میں موجود ہے۔ سرکار عیسیٰ علیہ السلام علاماتِ مصطفوی بیان کرتے ہوئے اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ :

VERILY I say to you the moon shall minister sleep

to him in his boy-hood, and when he shall be grown up he shall take her in his hands. The world beware of casting him out.

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس کنجبین میں چاند اُس کو لوریاں دے کر سُلا یا کرے گا۔ اور جب وہ بڑا ہوگا تو چاند کو اپنے ہاتھوں میں پکڑے گا۔ دُنیا اُس کو ٹھکرا دینے پر خبردار رہے۔
(انجیل برناباس ص ۵۷ باب ۷۲)

مُبارکِ بادی کی لہر

He shall come with truth more clear than that of all the prophets, and shall reprove him who useth the world aniss. THE towers of the city of our father shall greet one another for joy, and so when idolatry shall be seen to fall to the ground and confess me a man like other men, verily I say unto you the messenger of GOD shall be come.

وہ تمام نبیوں سے زیادہ واضح سچائی کے ساتھ آئے گا۔ اور اُسے سرزنش کرے گا جو دُنیا کو غلط طور پر برتنا ہے۔ ہمارے باپ کے شہر کے بُرج خوشی سے ایک دوسرے کو مبارک کہیں گے۔ جو جب بُت پرستی خاک میں ملتی نظر آئے اور مجھے دوسرے انسانوں کی طرح انسان مانا جائے تب میں تم سے سچ کہتا ہوں خدا کا رسول آگیا ہوگا۔ (انجیل برناباس ص ۵۷ باب ۷۲)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم | انجیل برناباس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ایک کاہن کی گفتگو اور بات چیت درج ہے جس میں

کاہن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے عرض کرتا ہے کہ :

IN the book of MOSES it is written that our GOD must send us the MESSIAH, who shall come to announce.

to us that which GOD willeth and shall bring to the world the mercy of GOD. Therefore I pray thee tell us the truth, art thou the MESSIAH of GOD whom we expect?

JESUS answered. It is true that hath so promised, but indeed I am not he for he is made before me, and shall come after me.

THE priest answered. BY thy words and sings at any rate we believe thee to be a prophet and an holy one of GOD, wherefore I pray thee in the name of all JUDAEA and ISRAEL that thou for love of GOD, shouldst tell us in what wise the MESSIAH will come.

JESUS answered. AS GOD liveth in whose presence my soul standeth, I am not the MESSIAH whom all the tribes of the earth expect, even as GOD promised to our father ABRAHAM, saying.

IN thy seed will I bless all the tribes of the earth. BUT when GOD shall take me away from the world. SATAN will raise again this accursed sedition by making the impious believe that I am GOD and son of GOD, whence my words and my doctrine shall be contaminated, insomuch that scarcely shall there remain thirty faithful ones, whereupon GOD will have mercy upon the world, and will send his messenger for whom he hath made all things, who shall come from the south with power and shall destroy the idols with the idolaters, who shall take away the dominion from SATAN which he hath over men. He shall bring with him the mercy of GOD for salvation.

of them that shall believe in him and blessed is he who shall believe his words.

UNWORTHY though I am to untie his hosen, I have received grace and mercy from GOD to see him.

موسے کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہی ہمارے پاس مسیح بھیجے گا جو ہمیں بتائے گا کہ خدا کی مرضی کیا ہے۔ اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت لائے گا جو میں منت کرتا ہوں۔ میں سچ بتا دیتا ہوں کہ خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے۔

یسوع نے جواب دیا یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے۔ پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں کیونکہ وہ مجھ سے پہلے بنا ہے۔ اور میرے بعد آئے گا۔

کابن نے جواب میں کہا۔ تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہر طور یقین ہے۔ وہ وہی ہے اور قدوس ہے۔ سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں کہ خدا سے محبت کی خاطر ہمیں بتا کر مسیح کس طور پر آئے گا۔

یسوع نے جواب دیا۔ خدا نے زندہ کی قسم جس کے حضور میری روح تار ہے میں وہ مسیح نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا کہ تیری نسل میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔ پر جب خدا مجھے اُنیا سے آواز دیا تو ابیس ناپرہیز گاروں کو یہ یقین دلا کر کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں۔ پھر یہ ملعون فتنہ اٹھاتا ہے۔ ہر سے سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جاتے گی۔ یہاں تک کہ بشکل میں ایک صاحبِ یان ہو جائیں گے۔

جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا۔ اور اپنا رسول بھیجے گا جس کے لیے اُس نے سب چیزیں تیار کر دی ہیں۔ دیکھو سے طاقت کے ساتھ آئے گا اور سب کو بت پرستوں سمیت برباد کر دے گا۔ اور اُس سے وہ علم

چھین لے گا جو اُنہی انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے لائے گا۔ جو اُس پر ایمان لائیں گے اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔ اور میں اُس سے اُنہی کو ملنے

کے لائق نہیں ہوں۔ پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔ (انجیل متی ۱۶: ۱۷-۱۹)

خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم | سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام
 کاہن کے ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں کہ:

WITH your words I am not consoled because where ye hope for light darkness shall come but my consolation is in the coming of the messenger, who shall destroy every false opinion of me, and his faith, shall spread and shall take hold of the whole world, for so hath God promised to Abraham our father. And that which giveth me consolation is that his faith shall have no end, but shall be kept inviolate by God.

The priest answered. After the coming of the messenger of God shall other prophet come.

Jesus answered- There shall not come after him true prophets sent by God, but there shall come a great number of false prophets.

”تمہاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ جہاں تم کو نور کی اُمید ہے تاریکی آئے گی۔ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے بارے میں ہر فاسد خیال مٹائے گا۔ اور اُس کا دین بھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا۔ کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہم سے کیا ہے۔ اور جس بات سے مجھے تسلی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی۔ بلکہ خدا کی طرف سے ناکستہ رہے گا۔

کاہن نے جواب میں کہا۔ کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے۔ مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی۔

(انجیل برنابا ص ۱۱۳، باب ۹،)

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم |

Then said the priest. How shall the Messiah be called and what sign shall reveal his coming.

Jesus answered, "The name of the Messiah is admirable, for God himself gave him the name when he had created his soul, and placed it in a celestial splendour. God said, "Wait Mohammad, for thy sake, I will to create paradise, the world, and a great multitude of creatures, Whereof I make thee a present, insomuch that whose a ball bless the shall be blessed, and whose shall curse thee shall be accursed. When I shall send thee into the world I shall send thee as my messenger of salvation, and thy word shall be true, in somuch that heaven and earth shall fail, but thy faith shall never fail" Mohammed is his blessed name'.

Then the croud lifted up their voices, saying: O God, send us thy messenger. O Mohammed, come quickly for the salvation of the world!

تب کا بن نے کہا۔ وہ مسیح کیا کہلائے جائے گا۔ اور کس شان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا۔ یسوع نے جواب دیا۔ اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا۔ جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی۔ اور اُسے ملوکِ شان میں رکھا۔ خدا نے کہا محمد۔ انتظار کر۔ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں۔ جن کو میں نے تجھے تحفے میں دیتا ہوں۔ یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے گا مبارک ہوگا۔ جو تجھے کو سے گا لعنتی ہوگا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا۔ تو اپنا رسولِ نجات بنا کر بھیجوں گا۔ اور تیرا کلام سچا ہوگا۔ یہاں تک کہ آسمان اور زمین مل جائیں گے۔ پر تیرا دین نہ ٹکے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بند کر کے کہا۔ اے خدا ہمیں اپنا رسول بھیج۔ اے محمد دُنیا کی نجات

دینِ محسّدی کا فائدہ | حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ :

'And such shall be the advantage of the faith of God's messenger, that those that shall have believed in him, even though they have not done any good works, seeing they died in this faith shall go into paradise after the punishment of which I have spoken.'

خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہوگا کہ جو اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے۔ اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔ (انجیل برناباس ص ۱۳۸ باب ۱۳۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے شاگرد و رشید برناباس کو میرا رسول چاند ہے | اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوا فرمان سناتے ہیں کہ :

My messenger is the moon who from me receiveth all; and the stars are my prophets which have preached to you my will.

میرا رسول چاند ہے جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے اور ستارے میرے نبی ہیں جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ (انجیل برناباس ص ۲۰۲ باب ۱۷۷)

ناظرین حضرات ! انجیل برناباس کے حوالہ جات کے بعد موجودہ زبور کے حوالہ جات پیش کیے جاتے ہیں جن میں سیدنا داؤد علیہ السلام نے ہمارے آقا و مولا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشارات اور عظمتوں کا تذکرہ فرمایا ہے۔

زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام کی زبانی بشاراتِ محمدیہ

حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام اپنی زبان مبارک نبی آخر الزماں شاہِ مہدیں محمد رسول اللہ علیہ اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں جو موجودہ تحریف شدہ زبور میں بھی درج ہیں۔

”میرے دل میں ایک نفیس مضمون جوش مار رہا ہے۔ میں وہی مضامین سناؤں گا جو میں نے بادشاہ کے حق میں قلم بند کیے ہیں۔ میری زبان ماہر کاتب کا قلم ہے۔ تو بنی آدم میں سب سے حسین ہے تیرے ہونٹوں میں لطافت بھری ہے۔ اس لیے خدا نے تجھے ہمیشہ مبارک کیا۔ اے زبردست تو اپنی تلوار کو جو تیری حشمت و شوکت ہے۔ اپنی کمر سے حائل کر اور سچائی اور حلم اور صداقت کی خاطر اپنی شان و شوکت میں اقبال مندی سے سوار ہو اور تیرا داہنا ہاتھ تو تجھے مہیب کام دکھائے گا۔ تیرے تیر تیز ہیں۔ وہ بادشاہ کے دشمنوں کے دل میں لگے ہیں۔ اُمّتیں تیرے سامنے زیر ہوتی ہیں اے خدا تیرا تخت ابد الابد ہے۔ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہے۔ تو نے صداقت سے محبت رکھی۔ اور بدکاری سے نفرت! اسی لیے خدا تیرے خدا نے شادمانی کے تیل سے تجھ کو تیرے ہمسران سے زیادہ مسح کیا ہے۔ تیرے ہر لباس سے مُراوا عود اور تاج کی خوشبو آتی ہے۔ لامتناہی دانت کے ٹکڑوں میں سے تار دار سازوں نے تجھے خوش کیا ہے۔ تیری معزز خواتین میں شاہزادیاں ہیں۔ بلکہ تیرے داہنے ہاتھ اوڢیر کے سونے سے آراستہ کھڑی ہے۔ تیرے بیٹے تیرے باپ ادا کے ہاشین ہوں گے۔ جن کو تو تمام بُنے زمین پر سردار مقرر کرے گا۔ میں تیرے نام کی یاد کو نسل و نسل قائم رکھوں گا۔ اسی لیے اُمّتیں ابد الابد تیری شکر گزاری کریں گی۔ (زبور باب ۴۵) تارینِ کرام: حضرت سیدنا داؤد علیہ السلام کی بشارت میں جو صفات بیان کی گئی ہیں وہ واقعی طور پر ہمارے آقا و مولیٰ محمد مصطفیٰ علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی ذاتِ بابرکات میں پائی جاتی ہیں۔ ان بیان کردہ اوصاف کا خلاصہ یہ ہے۔

(۱) اس نبی کا حسین و جمیل ہونا۔ (۲) قوی اور طاقتور ہونا (۳) تمام مخلوق سے افضل و اعلیٰ

ہونا۔ (۴) ضیغ ہونا۔ (۵) مجاہد اور غازی ہونا (۶) مبارک زمانہ ہونا۔ (۷) تیر انداز اور میدان
سپاہ کاش ہونا۔ (۸) مخلوق کا آپکے تابع اور فرمانبردار اور غلام ہونا۔ (۹) کپڑوں سے مشک و
عنبر سے بڑھ کر خوشبو آنا۔ (۱۰) بادشاہوں کی بیٹیاں ان کے گھرانہ میں ہونا۔ (۱۱) اولاد کا میں
اور سردار ہونا۔ (۱۲) ہر جگہ ان کی بزرگی اور عظمت کا تذکرہ ہونا۔ (۱۳) تمام لوگوں میں ان کی یاد
دلانا۔ (۱۴) ابد الابد اور ہمیشہ ان کا ذکر خیر جاری و ساری رہنا۔ (۱۵)

یہ سب اوصاف نبی آخر الزمان سرور دین محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثنار کی واحد ذات
بارکات میں ہی موجود ہیں۔ اس لیے کہا گیا ہے۔

حَسَنَ یُوسُفَ دِمَ عِیْسَى یَدْرِیْضُنَا دَارِی !

آنچه خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری !

اعلیٰ حضرت عظیم البرکات، امام اہلسنت مجدد دین و ملت مولانا شاہ احمد رضا خان بریلوی
علیہ الرحمۃ نے بارگاہ بیس پناہ کو مخاطب کرتے ہوئے عرض کیا ہے۔

سرد کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے باغ خلیل کا گلِ زیب کہوں تجھے
تیرے تو وصفِ عیب گما ہی سے ہیں بہری حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رشت نے ختم سخن اس پر کر دیا خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

امام اجل جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت دہب
سیدنا داؤد علیہ السلام کو وحی بن منبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ ائمہ
تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا دَاوُدُ اِنَّهُ سَيَاغِيْ مِنْ بَعْدِكَ
نَبِيٌّ اِسْمُهُ اَحْمَدُ وَ مُحَمَّدٌ
صَادِقًا نَبِيًّا۔
اے داؤد علیہ السلام عنقریب تیرے بعد ایک
نبی آنے والا ہے۔ جن کا نام نامی احمد اور
محمد صادق نبی ہوگا۔ میں اس سے کبھی ناراض
نہ ہوں گا۔

اس کے سبب اس کے اگلوں اور پھلوں کے گناہ معاف فرما دیں گے۔ اس کی اُمت اُمت
محمدر ہے ان کی اُمت کو میں نوافل دوں گا۔ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اور

ان کو ایسے فرائض دوں گا۔ جو گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو دیئے تھے۔ اُمت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میرے پاس آئے گی۔ اس حال میں کہ ان کا نور انبیاء کرام علیہم السلام کے نور کی مثل ہوگا۔ میں نے ان پر نماز کے لیے وضو فرض کیا ہے۔ جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کرتے ہیں اور میں نے ان کو حج کا حکم فرمایا جس طرح انبیاء کرام علیہم السلام کو فرمایا۔ میں نے ان کو جہاد کا حکم کیا جس طرح انبیاء کرام کو حکم فرمایا۔

یا داؤد اٰیٰتِیْ فَصَلِّتْ مُحَمَّدًا
وَأُمَّتَهُ عَلَی الْأُمَمِ كُلِّھُمْ۔
اے داؤد علیہ السلام میں نے حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو اور ان کی

(خصائص الکبریٰ ص ۳۱ ج ۱) حجۃ اللہ ص ۱۲۲) اُمت کو سب اُمتوں پر فضیلت دی ہے۔ علامہ عبدالرحمن جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں حضرت داؤد علیہ السلام سے منقول ہے کہ اَللّٰھُمَّ اَلْبَعْثْ مُقِیْمُ السُّنَّةِ بَعْدَ الْفَتْحِ۔ اے اللہ فترت کے بعد کسی سنت قائم کرنے والے رسول کو مبعوث فرما۔

سیدنا داؤد علیہ السلام کے بعد کوئی پیغمبر جس نے بعد از فترت شریعت و سنت توریت کو قائم کیا ہو سوائے ہمارے رسول کریم محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتنازع کوئی نہیں ہوا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنت توریت کے موافق تھے۔ اور اُسے مکمل کرنے والے تھے۔ نہ کہ زمانہ فترت کے بعد اس کو قائم کرنے والے تھے۔ (شواہد النبوة فارسی ص ۱)

حضرت حافظ سیوطی خصائص کبریٰ میں فرماتے ہیں کہ مجھے زبور کے ایک ایسے نسخہ کا علم ہے جس کی ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ اور میں نے اس کی چوتھی سورت میں لکھا دیکھا ہے کہ یا داؤد اَسْمِعْ مَا اَقُوْلُ وَهٰذَا سَلٰمٌ عَلَیْكَ لِنَاۤسٍ مِّنْ بَعْدِکَ اِنَّ الْاَرْضَ لَیْ اُوْرَثُهَا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ وَأُمَّتُہٗ اے داؤد علیہ السلام جو میں تجھے فرماتا ہوں اس کو غور سے سن۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو حکم دے جو کہ تیرے بعد ہوگا۔ وہ لوگوں کو بتائے کہ بیشک زمین میری ہے اور میں اس زمین کا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اس کی اُمت کو وارث بناؤں گا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۲) خصائص الکبریٰ ص ۳۱ ج ۱)

علامہ یوسف نبخانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ زبور میں ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اَظْہَرَ

مِنْ صَيِّفُونٍ أَكْبَلِيًّا فَحَمُودًا - صَيِّفُونَ (عرب) سے اکیل (نبوت) محمود (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱)

حضرت داؤد علیہ السلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کہ جب میں زبور پڑھتا ہوں تو ایک ظاہر ہوتا ہے جس سے میرے دل کو راحت و چین حاصل ہوتا ہے۔ اور میرا تمام عبادت خانہ نور سے منور اور روشن ہو جاتا ہے۔ اور درود دیوار اور محراب حرکت کرنے لگتے ہیں۔ اسے پُر دگار یہ نور کیسا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور مبارک ہے۔ نیز فرمایا: - لَا جَلِيلَ خَلَقْتَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةَ وَآدَمَ وَحَوَّاءَ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ أَنَّهُنَّ كَیْ لَیْسَ فِی نَیِّ وَنِیَّ وَآخِرَتِ آدَمَ وَحَوَّاءَ جَنَّتِ اور دوزخ کو

پیدا فرمایا ہے۔ (معارج النبوت ص ۱۸۱ رکن دوم)
ناظر یہ کریم: تورات، زبور اور انجیل میں نبی اکرم، شفیع معظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شان اور تذکرہ کے حوالہ جات پڑھنے کے بعد اب دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے صحائف میں جو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر خیر موجود ہے۔ وہ پیش کیا جاتا ہے۔ پڑھیے اور پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگاتے ہوئے اپنے قلوب کو منور فرمائیے۔

ابوالحسن قلابی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ فخر دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو جس فضیلت عظمیٰ سے ممتاز فرمایا ہے۔ دیگر انبیاء کرام کو اس سے نوازا جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔ بعض مفسرین کا قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے عہد لیا تھا کہ جب بھی وہ کسی نبی کے پاس وحی لے کر جاتے تو اس کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کرے اور آپ کے فضائل و کمالات بیان کرنے کے بعد اس نبی سے عہد لے کہ اگر وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ پائے تو ان پر ایمان لانا ہوگا بعض کہتے ہیں کہ انبیاء کرام سے یہ بھی عہد لیا گیا کہ وہ اپنی اپنی قوم کے سامنے نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کر کے ان سے بات کا عہد لیتے رہا کریں کہ وہ اپنے بعد والوں کو فضائل مصطفیٰ سے آگاہ کرتے اور حبیب پروردگار کے خطبے پڑھتے رہیں گے۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱۸۱ ج ۱)

انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر مصطفیٰ کرنا

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ جس طرح کتب ثلاثہ یعنی تورات انجیل اور زبور میں سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف مذکور ہیں اسی طرح ہر نبی کے صحیفوں میں بھی آپ کے اوصاف مسطور و مذکور ہیں۔

انبیاء نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی | عیسائیوں کے عہد نامہ جدید میں ایک کتاب جس کا نام 'رسولوں کے اعمال' ہے، میں 'رج' ہے کہ جب سرکار سیدنا عیسیٰ علیہ السلام آسمانوں پر چلے گئے۔ تو پطرس اپنے حواریوں کے ایک عظیم اجتماع میں اعلان کرتے ہیں کہ ضرور ہے کہ وہ آسمان میں اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ سب چیزیں بحال نہ کی جائیں جن کا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیوں کی زبانی کیا ہے۔ جو دنیا کے شروع سے ہوتے آئے ہیں۔ چنانچہ موسیٰ نے کہا کہ خداوند خدا تمہارے بھائیوں میں سے تمہارے لیے مجھ سا ایک نبی (محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) پیدا کرے گا۔ جو کچھ وہ تم سے کہے اس کی سننا اور یوں ہوگا کہ جو شخص اس نبی کی نہ سنے گا وہ اُمت میں سے نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ (رسولوں کے اعمال باب آیت ۲۲، ۲۳)

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام | بَيْنَ كَتَفَيْ آدَمَ مَكْتُوبٌ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دونوں شانوں کے وسط میں قلم قدرت سے لکھا ہوا ہے کہ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(خصائص الکبریٰ ج ۱ کتاب الوفا منسج ۱)

حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ میں تم کو خداوند ہوں۔ اس کے رہنے والے میرے ہمسایہ ہیں اور خانہ کعبہ کی زیارت کرنے والے اور دہاں تک پہنچنے والے میرے مہمان ہیں اور وہ میری عنایت و حمایت کی پناہ اور سایہ میں ہیں۔ اور میری حفاظت و رعایت میں ہیں

اور زمین و آسمان والوں سے اسے معمور کروں گا۔ اور جوق در جوق جماعتیں بھرے ہوئے اور گرد آلود
 بالوں سے لیبیک پکارتے، تجبیر طبعاً آواز سے کرتے، آنکھوں سے آنسو بہاتے آئیں گے اور جو بھی اس
 خانہ کعبہ کی زیارت کو آئے گا اس کا مقصود بیت اللہ کی زیارت اور میری خوشنودی و رضا کے سوا
 کچھ نہ ہوگا۔ کیونکہ میں صاحب خانہ ہوں۔ گویا کہ ایسا ہوگا کہ اس نے میری ہی زیارت کی وہ میرا
 مہمان ہوگا اور میرے کرم کے لائق و مستحق ہونے کا مطلب یہ ہے کہ میں اس کی تحیم کروں گا۔ اور محرم
 نہ چھوڑ دوں گا۔ اور اس خانہ کعبہ کا انتظام تیرے فرزندوں میں سے اس نبی کے سپرد کروں گا جسے
 ابراہیم کہیں گے۔ اس کے ذریعہ خانہ کعبہ کی بنیادوں کو اونچا کراؤں گا اور اس کے ہاتھ سے اُسے
 تعمیر کراؤں گا۔ اور اس کے لیے زمزم کا چشمہ نکالوں گا اور اس کی حرمت و حل اس کی میراث
 میں دوں گا۔ اور اس کے مشاعر کو اس کے ہاتھ سے آشکارہ کروں گا (مشاعر سے مراد شعر الاحرام)
 اور نشانات ہیں) پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد ہر زمانہ میں لوگ اسے آباد رکھیں گے۔
 اور اس کی طرف قصد و ارادہ رکھیں گے۔ یہاں تک کہ نوبت بہ نوبت تیرے فرزندوں میں سے
 اس نبی تک پہنچے گی جسے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہیں گے وہ سلسلہ نبوت کو ختم
 کرنے والے ہوں گے اور اسی نبی کو اس کے گھر کے رہنے والوں، منتظرین، متولیان اور حاجیوں
 میں بزرگ تر بناؤں گا جو بھی میرا متلاشی اور میرا چاہنے والا ہو اُسے لازم ہے کہ وہ اس
 جماعت کے ساتھ ہوجن کے بال بھرے ہوتے گرد آلود ہیں جو خدا کے حضور اپنی منتوں اور
 نذروں کو پورا کرتے ہیں۔ (مدارج النبوت فارسی ص ۷۷ ج اول)

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے صحائف میں ذکر خاتم الانبیاء | ابن مسعود عامر شعبی سے راوی
 سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام

کے صحیفوں میں ارشاد ہوا۔

اِنَّهُ كَانَ مِنْ وَلَدِكَ مَشْعُوبٌ حَتَّى
 يَأْتِيَ النَّبِيَّ الْاُمِّيَّ خَاتَمَ الْاَنْبِيَاءِ
 بیٹک تیری اولاد میں قابل در قبائل ہوں گے
 یہاں تک کہ نبی اُمی خاتم الانبیاء جلوہ فرما ہو۔

(خصائص الکبریٰ ص ۱۱۱، ح ۱) حمد اللہ علیہ وسلم۔ (مدارج النبوت)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام

نے حضرت ااجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو لے کر ہجرت کی تو جب متحہ مکرمہ کی سرزمین پر پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے عرض کی اَنْزِلْ يَا اِبْرَاهِيْمُ۔ اے ابراہیم علیہ السلام یہاں پر اتر تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا حَيْثُ لَا ذَرْعٌ وَلَا ضَرْعٌ يٰهَاں تو کھیت بھی نہیں اور دودھ بھی نہیں تو جبریل علیہ السلام نے عرض کیا هُمْنَا يَخْرُجُ النَّبِيُّ الَّذِي مِنْ ذُرِّيَّةِ ابْنِكَ الَّذِي تَتَمُّ بِهِ الْكَلِمَةُ الْعُلْيَا۔ یہاں سے ایک نبی آپ کی اولاد سے مبعوث ہوں گے جن کی وجہ سے کلمہ علیا (دین اسلام) مکمل ہوگا۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۱۶)

سیدنا یعقوب علیہ السلام کی وحی میں ذکر مصطفیٰ | محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :-

اَدْحِيْ اَللّٰهُ تَعَالٰى اِلَىٰ يٰعُقُوْبَ اِنِّىْ اُبْعِثُ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ مَلُوْكًَا وَّ اَنْبِيَاً حَتّٰى اُبْعِثُ النَّبِيَّ الْحَرَمِيَّ الَّذِيْ تَبْنِيْ اُمَّتُهُ هَيْكَلُ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ وَهُوَ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاِ وَاِسْمُهُ اَحْمَدُ۔ (خصائص البکری ص ۱۷۱)

اللہ عز و جل نے یعقوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحی بھیجی میں تیری اولاد سے سلاطین و انبیاء بھیجتا رہوں گا۔ یہاں تک کہ ارسال فرماؤں اس حرم محترم و اے نبی کو جس کی اُمت بیت المقدس کی بلند تعمیر بنائے گی۔ وہ سب پیغمبروں کا خاتم ہے اور اس کا نام احمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضرت موسیٰ علیہ السلام | محدث ابو نعیم علیہ الرحمۃ نے حلیۃ الاولیاء میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

مَنْ لِّعَيْنِيْ وَهُوَ جَاحِدٌ بِاَحَدٍ اَدْخَلْتُهُ النَّارَ۔ جو شخص میرے پاس اس حالت میں حاضر ہو کہ وہ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والا ہو میں اُس کو دوزخ میں داخل کروں گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے رب کریم مَنْ اَحْمَدُ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اللہ کریم نے فرمایا مَا خَلَقْتُ خَلْقًا اَكْرَمَ عَلَيَّ مِنْهُ كَتَبْتُ

اسْمُهُ مَعَ اسْمِي فِي الْعَرَّاشِ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ
الْجَنَّةَ حُزْمَةً عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي حَتَّى يَذْخُلَهَا هُوَ وَأُمَّتُهُ. اُس سے زیادہ
میں نے مخلوق میں کوئی عزت والا پیدا نہیں فرمایا۔ میں نے اپنے نام کے ساتھ اس کا نام
زمین و آسمان پیدا کرنے سے پہلے عرشِ معلیٰ پر لکھ دیا ہے۔ اور اپنی تمام مخلوق پر جنت میں
داخل ہرام دیا ہے۔ جب تک کہ وہ اور اُس کی اُمت جنت میں داخل نہ ہوئے۔ تو حضرت
موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا مَنْ أُمَّتُهُ اُس کی اُمت کی شان کیا ہے؟ تو فرمایا وہ چلتے
پھرتے میری حمد اور تعریف بہت زیادہ کرنے والے ہیں۔

حجۃ اللہ علی العالمین لکھنؤ نصاب کبرائے ص ۳۲ ج ۱

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رَأَيْتُ فِي التَّوْرَةِ أَنَّ
اللَّهَ تَعَالَى أَخْبَرَ مُوسَى عَنْ وَقْتِ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَ
مِنْ بَطْنِ أُمِّهِ وَمُوسَى أَخْبَرَ قَوْمَهُ أَنَّ الْكَوْكَبَ الْمُعْصُوفَ عِنْدَكُمْ
اسْمُهُ كَذَا إِذَا تَحْتَكَ وَسَارَ عَنْ مَوْضِعِهِ فَهُوَ وَقْتُ خُرُوجِ مُحَمَّدٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَادَ ذَلِكَ مِمَّا يَتَوَارَثُهُ الْعُلَمَاءُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ.
میں نے تورات میں دیکھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کو حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا میں ظاہر ہونے کے وقت یعنی والدہ ماجدہ کے شکمِ اطہر
سے ظہور پذیر ہونے کی خبر دی اور سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اُس سے آگاہ
فرمادیا کہ بلاشبہ وہ مشہور ستارہ تمہارے ہی قریب ہے۔ ان کا اسم شریف فلال ہے جب
یہ حرکت کرے اور اپنی جگہ سے چلے تو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تشریف
آوری کا وقت ہوگا۔ یہ وہ واقعہ ہے جس سے بنی اسرائیل کے علماء آگاہ ہیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ
اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی۔
أَنْ صَدِّقَ مُحَمَّدًا وَمَنْ أُمَّتُكَ کہ تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مَنْ أَذْرَكَ مِنْهُمْ آتِ
يَوْمُنَا بِهِ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا
خَلَقْتُ آدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ
مَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ وَ
لَقَدْ خَلَقْتُ الْعَرْشَ فَاضْطَرَّ
فَكَتَبْتُ عَلَيْهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فَسَكَنَ .

کی تصدیق کرو۔ اور اپنی اُمت کو حکم فرما دو کہ
ان میں سے جو کوئی ان کو پائے وہ اُن پر ایمان
لائے۔ اگر محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والتسلیۃ ہوتے
تو میں حضرت آدم کو پیدا نہ فرماتا۔ اگر محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو جنت اور دوزخ
کو میں پیدا نہ کرتا اور جب میں نے عرشِ معلیٰ کو پیدا
فرمایا تو وہ متحرک ہوا پس عرشِ معلیٰ پر میں نے
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا تو وہ ساکن ہو گیا۔

کتاب لوفالابن جوزی ص ۱۱۹ ج ۱، شواہد الحق للنسہانی ص ۱۳۹، خصائص الکبریٰ ص ۱۱۹ ج ۱
حضرت محمد بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہودیوں کے اُن بڑے بڑے علماء سے جو بعد میں
سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے سے روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا
عیسے علیہ السلام کی طرف وحی نازل فرمائی۔

يَا عِيسَى اَسْمَعْ قَوْلِي وَاَطِيعْ يَا ابْنَ
الطَّاهِرَةِ الْكُفْرُ الْيَتَوَلَّى فَاِنِّي
خَلَقْتُكَ مِنْ غَيْرِ نَحْلٍ وَجَعَلْتُكَ
آيَةً لِلْعَالَمِينَ فَاَيَايَ فَاعْبُدْ
وَعَلَى قَتَوُكُلْ وَخُذِ الْكِتَابَ
بِقُوَّةٍ فَسِرْ لِأَهْلِ سُورِيَا وَبَلِّغْ
مَنْ بَيْنَ يَدَيْكَ وَآخِيزْهُمْ اِنِّي
اَنَا اللَّهُ الْبَدِيعُ الدَّائِمُ وَالَّذِي
لَا يَزُولُ صَدَقُوا النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ
الَّذِي أَبْعَثْتُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ .
رحمۃ اللہ علی العالمین ص ۱۳۹ ، دلائل النبوت

اے عیسے علیہ السلام! میرے فرمان کو سن
اور اس کی اطاعت کر۔ اے پاک باکرہ بتول
کے صاحبزادے بیشک میں نے تجھے بغیر ہاتھ کے
پیدا فرمایا اور میں نے تجھے سارے جہانوں کے
لیے نشانی بنایا۔ پس میری ہی عبادت کر اور مجھ
پر ہی توکل کر۔ اور کتاب کو مضبوطی سے تھام۔
اور اہل سوریا کو تفصیل اور تفسیر سے باخبر کرو۔ اور
اپنے مبعصروں کو تبلیغ فرماؤ اور ان کو آگاہ کرو
کہ بیشک میں اللہ تعالیٰ ہوں پیدا کرنے والا اور
ہمیشہ رہنے والا ہوں کہ جس کو ذوال شہیں اور
ان کو یہ بھی خبر دو کہ وہ اُس نبی امی صلی اللہ علیہ

وستم کی تصدیق کریں جن کو میں آخری زمانہ میں
مبعوث فرماؤں گا۔

حضرت ذکریا علیہ السلام | نے فرمایا کہ وحی لانے والے فرشتہ نے مجھے کہا کہ
آپ نے خواب میں کیا دیکھا ہے؟ تو میں نے اس کو
بتایا کہ سونے کا ایک مینار دیکھا ہے جس کو اوپر ہاتھ کے اس پتیلی کے اوپر سات چراغ تھے
اور ہر چراغ کے سات منہ تھے پتیلی کے اوپر دائیں اور بائیں دو درخت تھے میں نے
اس فرشتہ سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو فرشتہ نے کہا۔

هَذَا قَوْلُ رَبِّ فِي زُرِّيَا بَالٍ
رَبِّ تَعَالَى كَاذِبًا بَالٍ يَعْنِي مُحَمَّدٌ مَصْطَفَى صَلَّي اللهُ
تَعَالَى وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَيْ بَارِئٍ فِي فَرْجَانِ هُوَ
وَهُ مِيرَى بَارِكَاهٍ فِي دُعَاكَ تَابَهُ اَوْ فِي اُسْ
كِي دُعَاكَ اُسْ پَاك كَرْنِي كِي يِي قَبُول كَرْتَا
ہوں اور دوسے زمین سے میں جھوٹے نبی
اور نجس رُوح میں ختم کر دوں گا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۱)

حضرت شمعون علیہ السلام کے کلام میں ہے۔ جَاءَ اَللّٰهُ يَا الْبَيَّانِ مِنْ جَبَالِ

فَارَانَ اُمْتَلَأَتْ السَّمَوَاتُ وَالْاَرْضُ مِنْ تَسْبِيحِهِ وَتَسْبِيحِ اُمَّتِهِ اَللّٰهُ تَعَالَى بَيَان
دوسرے عالم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فاران کے پہاڑوں سے لائے گا۔ اس نبی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیح اور اُس کی اُمت کی تسبیح سے آسمان اور زمین بھر جائیں گے جَبَالُ
فَارَانَ ہئی جَبَالُ مَكَّةَ فاران کے پہاڑ مکہ معظمہ کے پہاڑ ہیں (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۲۱)
کتاب میں ہے۔ اِنَّ الَّذِي يَنْظُرُ مِنَ الْبَادِيَةِ
حضرت حزقیال علیہ السلام | فَيَكُونُ فِيهِ خُتْفُ الْيَهُودِ۔ بے شک وہ نبی جو

بادیہ (عرب) سے ظاہر ہو گا۔ اُس کا ظاہر ہونا یہود کے لیے موت ہو گا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین علامۃ النبغالی ص ۱۲۱)

حضرت امیر علیہ السلام | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر علیہ السلام کی قوم نے ان کی

نافرمانی کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت امیر علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ بخت نصر بادشاہ کو ان لوگوں سے لڑنے کا حکم کریں۔ پس بخت نصر نے قتال شروع کر دیا۔ لوگوں کو قید بھی کر دیا۔ یہاں تک کہ وہ تہامہ تک پہنچ گیا اور وہ حضرت سعد بن عدنان کے پاس آیا۔

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ فِي صَلْبِ هَذَا نَبِيًّا يُبْعَثُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ يَخْتِمُ اللَّهُ بِهِ الْأَنْبِيَاءَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ۔
تو نبی امیر علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کو مست قتل کرو۔ بے شک ان کی پشت مبارک سے آخری زمانہ میں ایک نبی کی بعثت ہوگی۔

اُس پر اللہ تعالیٰ امیر کی آمد ختم کر دے گا۔
پس بخت نصر نے چھوڑ دیا اور حضرت سعد کو اپنے ساتھ لے لیا۔ یمن کے قلعوں میں سے ایک قلعہ پر پہنچا۔ اس قلعہ میں رہائش پذیر لوگوں میں سے ایک حسینہ جمیلہ عورت سے حضرت سعد کا نکاح کر دیا اور تہامہ پر حضرت سعد کو اپنا خلیفہ بنا کر چلا گیا۔ اور وہاں ہی حضرت سعد کی نسل پیدا ہوئی۔
(حجۃ اللہ علی العالمین مکتبہ مطبوعہ مصر)

سلیمان علیہ السلام | کتاب غزل الغزلات میں حضور پر نور ﷺ کے نور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا علیہ مبارک بھی درج ہے جو کہ درج ذیل ہے

’میرا محبوب سُرخ و سفید ہے۔ وہ دس ہزار میں ممتاز ہے۔ اُس کا سر خالص سونا ہے۔ اس کی زنجیں ہیچ دریچ اور کتے سی کالی ہیں۔ اُس کی آنکھیں کبوتروں کی مانند ہیں جو دودھ میں نہا کر لبِ دریا ملکنت سے بیٹھے ہیں۔ اُس کے رخسار پھولوں کے چمن اور مہسان کی ابھری ہوئی کیاریاں ہیں۔ اس کے ہونٹ سوسن ہیں۔ جن سے رقیق مڑھکتا ہے۔ اُس کے ہاتھ زبرد سے مریض سونے کے حلقے ہیں۔ اس کا مُنہ ازبس شیریں ہے۔ (غزل الغزلات ۱۵)

ناظرِ مے! آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ خلیفہ شریف سرکار سیدنا علی المرتضیٰ شیعہ خُدا، مشکل کشا، مولائے کل کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام علیہم السلام قریباً قریباً اسی طرح مرقی ہے۔

اک ماہ مدن گودا سا بدن نیچی نظریں کل کی خیریں !
 دکھلا کے بچپن وہ سنا کے سخن مودا پھونک گئے سب تن من و حسن
 واقف امر رخصتی و جلی غوث صمدانی سیدی پیر مہر علی شاہ چشتی گواہی قدس سرہ القوی نے کیا
 خوب کہا ہے ۔

سُبْحَانَ اللَّهِ مَا أَجْمَلَكَ مَا أَحْسَنَكَ مَا أَكْمَلَكَ

کیتھے مہر علی کیتھے تیری ثنا گستاخ اکھیاں کیتھے جاڑیاں
 علامہ کمال الدین دمیری علیہ الرحمۃ نے اپنی کتاب حیۃ الجنان میں عربی شعر لکھا ہے ۔

لَمْ يَخْلُقِ النَّحْسُ مِنْ مِثْلِ مُحَمَّدٍ

أَبَدًا وَ عَلَيَّ أَنَّهُ لَا يَخْلُقُ !

میرے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت حضرت فیض درجہ فاضل بریلوی نے تو کمال کر دیا ۔

تیرے خلق کو حق نے عظیم کہا ، تیری خلق کو حق نے جمیل کہا

کوئی تجھ سا ہوا نہ ہوگا شہادت سے خالق حسن و ادا کی قسم

وہ خدا نے بے مرتبہ تجھ کو یا نہ کسی کو بلے نہ کسی کو ملا کہ کلام مجید نے کھائی شہادت سے شہر و کلام بقا کی قسم

اپنے کلام میں اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت فاضل بریلوی قدس سرہ القوی ایک دوسرے مقام پر اپنے

فن شاعری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اور محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و شوکت ، عزت و

وعظمت اور حسن و جمال کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

لَمْ يَأْتِ تَقْطِيرُكَ فِي نَظْمٍ مِثْلٍ تَوْنُهُ مُشَدِّدًا جَانًا

جگ راج کو تاج تو رہے سر پہ ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا

سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی پر نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم | امام اہل جلال الدین سیوطی

اپنی شہرہ آفاق تصنیف خصائص الکبرایہ میں درج کی ہے اور اس روایت کے ادوی حضور پر نور

آقائے یوم انشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حبیل القدر صحابی حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں ۔

کہ نبی کریم رؤف و رحیم علیہ الفضل الصلوٰۃ و التسلیم نے ارشاد فرمایا ۔

كَانَ نَفْسُ خَاتَمِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ - حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی مبارک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۱)

حضرت شیخا علیہ السلام پر اللہ تعالیٰ کی وحی | اہم المحدثین ابن جوزی اور خاتم المحدثین اہم جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے

حضرت وہب بن منبہ سے ایک روایت درج کی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے حضرت شیخا علیہ السلام پر وحی نازل کی۔

إِنِّي بَاعَثْتُ نَبِيًّا أُمِّيًّا أَفْتَحُ بِهِ آذَانًا صَمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا وَأَغْنِيَا عَمِيًّا مَوْلِدًا بِمَكَّةَ وَمُهَاجِرًا بِطَيْبَةَ (إِلَى آتِ قَالَ) بَلَّغْ بِحَيْلٍ وَاهِبٍ لَهْ كُلِّ خَلْقٍ كَرِيمٍ أَجْعَلُ السَّكِينَةَ لِبَاسَهُ وَابْتِغَاءَ شِعَارَةٍ وَالتَّقْوَى خَيْرُهَا وَالْحِكْمَةَ مَعْقُولَهُ وَالصِّدْقَ وَالْوَفَاءَ طَبِيعَتَهُ وَالْعَفْوَ وَالْمَغْفِرَةَ وَالْمَعْرُوفَ خُلُقَهُ وَالْعَدْلَ سِيرَتَهُ وَالْحَقَّ شَرِيعَتَهُ وَالْهُدَى إِمَامَتَهُ وَالْإِسْلَامَ مِلَّتَهُ وَأَحْمَدَ اسْمَهُ أَحَدِي

بے شک میں ایک نبی امی کو مبعوث فرماتے ہوں جس کے ذریعے سے بہرے کاں اور خلاف چڑھے دل اور اندھی آنکھیں کھول دوں گا۔ اسی نبی کی جاتے پیدائش مکہ معظمہ اور جائے ہجرت مدینہ طیبہ ہوگا۔ میں ان کو ہر خوبی اور خلق کریم سے نوازاؤں گا۔ اطمینان قلبی اور وقار ان کا لباس بناؤں گا۔ عادات اور نیک اعمال ان کا شعار تقویٰ اور پرہیزگاری ان کا خیر حکمت کو ان کا مجید اور راز صدق و وفا کو ان کی طبیعت اور عفو و کرم کو ان کی عادت۔ عدل و انصاف کو ان کی سیرت اظہار حق کو ان کی شریعت ہدایت

یہ علامہ عبدالوہاب شعرانی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں کہ علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت بیداری میں بالمشافہ پچیس مرتبہ زیارت کی ہے۔ (میزان الکبریٰ صفحہ ۴۴)

مؤثر الاولیٰ بیہ مولوی شمس الدین امیر تھری کے مشہور و معروف اخبار اہل حدیث میں علامہ سیوطی کو قدوة الانام

اہم الہام کے القاب بھی ہیں۔ (اخبار المحدثین امیر تھری ۲ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

بِهِ مِنْ بَعْدِ الضَّلَالَةِ وَاعْلَمُ بِهِ بَعْدَ
الْجَهَالَةِ وَارْفَعَ بِهِ بَعْدَ الْخَالَةِ وَ
اسْتَبَى بِهِ بَعْدَ النُّكْرَةِ وَاكْثَرُ بِهِ
بَعْدَ الْقِلَّةِ وَاعْنَى بِهِ بَعْدَ
الْعَيْلَةِ وَاجْمَعَ بِهِ بَعْدَ
الْفِرْقَةِ وَأَعْلَفَ بِهِ
بَيْنَ قُلُوبٍ وَ أَهْوَاءِ
مُتَشَتِّتَةٍ وَ أُمَمٍ مُخْتَلِفَةٍ
وَ أَجْعَلَ أُمَّتَهُ خَيْرَ
أُمَّةٍ -

(خصائص الکبریٰ صفحہ ۲۲-۲۳ ج ۱، کتاب الوفا ص ۱)
ج ۱، شواہد النبوت فارسی ص ۱۱

کو ان کا امام اور اسلام کو ان کی ملت بناؤں گا۔
ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔
اور مخلوق کو ان کے وسیلہ سے گمراہی کے بعد
ہدایت جہالت کے بعد علم و معرفت۔ گمناہی کے
بعد رفعت و منزلت عطا کروں گا۔ اور انہیں
کی برکت سے قلت کے بعد کثرت۔ فقر کے
بعد دولت تفرقہ کے بعد محبت و اُلفت عطا
کروں گا۔ اور انہیں کے صدقہ اور طفیل مختلف
قبائل غیر مجتمع خواہشوں اور اختلاف رکھنے
والوں کے دلوں میں اُلفت اور محبت پیدا
کروں گا۔ اور ان کی ساری اُمت کو تمام اُمتوں
سے بہتر اور اچھا کروں گا۔

عرش پہ تازہ چھپر چھپا فرش پہ طرز دھوم دھام
کال بدھ لگاتے تیری ہی داستان ہے
حضرت شعیب علیہ السلام نے بیت المقدس کے ایک گاؤں ایلیا یروثلم والوں کو فرمایا اے
یروثلم کے لوگو تم کو مبارک ہو کہ یاتیک الآن ذاکب الحجار یعنی جیسے دیا تیک بعد ذاکب
البعیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے پاس ایک گدھے پر سوار شخص یعنی
حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائے والے ہیں اور ان کے بعد شتر سوار ہستی یعنی حضرت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے۔ (کتاب الوفا ص ۱ ج ۱)

حضرت شعیب علیہ السلام | حضرت شعیب علیہ السلام کے کلام میں ہے کہ میں نے
دو سوار دیکھے جن کے نور سے زمین روشن ہو گئی ان

میں سے ایک خچر پر سوار تھے اور دوسرے شتر سوار تھے۔ خچر سوار عیسیٰ علیہ السلام تھے
اور شتر سوار حضرت پیغمبر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تھے۔ اسی طرح انہوں نے
فرمایا اے قوم میں نے ایک نورانی صورت اونٹ پر سوار دیکھی ہے۔ جو اپنی صوفسانی میں

چاند سے مشابہ تھی۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱)

حضرت جقوق علیہ السلام | تصدیق کی ہے کہ پروردگار فاران کی پہاڑیوں سے قوت

بیان کے ساتھ آیا۔ نام احمد کی تسبیح سے آسمان معمور ہو گئے اور اس کی اُمت کا سمنڈوں پر تصرف ایسا ہو گا۔ جیسا خشکی پر۔ وہ ایک ایسی نئی کتاب لے کر آئے گا جس کا تعارف بیت المقدس کے بعد ہو گا۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۱، حجة الله على العالمین ص ۱۱)

حضرت انبیا علیہ السلام | کعب الاحبار کہتے ہیں کہ بخت نصر نے بنی اسرائیل کے قتل و غارت کے بعد ایک نہایت ڈراؤنا خواب

دیکھا لیکن اُسے بھول گیا۔ کاہنوں اور سحر و جادوگر خواب اور تعبیر خواب دریافت کی۔ انہوں نے کہا کہ تم اپنا خواب بتاؤ تاکہ اس کی تعبیر بیان کریں۔ وہ غصہ میں آکر کہنے لگا کہ میں نے تمہاری مذمت مدیدہ تک اس لیے تربیت کی ہے کہ تم خواب اور اس کی تعبیر سے عاجز رہو۔ میں تمہیں تین دن کی مہلت دیتا ہوں۔ تاکہ تم میرے خواب کی تعبیر بیان کر سکو۔ ورنہ تمہیں قتل کر دوں گا۔ کاہنوں اور سحر و جادوگر کے قتل کی خبر مشہور ہو گئی۔ ان دنوں حضرت دانیال علیہ السلام بخت نصر کی قید میں تھے۔ انہوں نے ایک کہنے والے کو کہا کیا تو مجھے بادشاہ کے سامنے لے جاسکتا ہے میں اس کی خواب اور تعبیر جانتا ہوں۔ کہنے والے نے بخت نصر کو بتایا۔ اُس نے حضرت دانیال علیہ السلام کو بلوایا۔ لیکن حضرت دانیال علیہ السلام نے اسے اس کی قوم کی عادت کے مطابق سجدہ نہ کیا۔ بخت نصر نے اپنے دربار سے تمام آدمیوں کو باہر نکل جانے کا حکم دیا۔ پھر حضرت دانیال علیہ السلام سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ تو نے مجھے سجدہ کیوں نہیں کیا۔ انہوں نے کہا میرا خدا ہے جس نے مجھے اس شرط پر علم تعبیر دیا عطا کیا کہ میں غیر خدا کو سجدہ نہ کروں مجھے ڈر تھا کہ سجدہ کرنے کی صورت میں میرا علم سلب نہ کر لیا جائے اور میں تمہارے خواب کی تعبیر سے عہدہ برآ نہ ہو سکوں اور تو مجھے قتل کر دے۔ میں نے یہی بہتر خیال کیا کہ میرا ترک سجدہ تیرے اُن رنج و الم کو جن میں تو مبتلا ہے سہل ہو گا۔ لہذا میں نے اپنی اور تیری خاطر سجدہ ترک کر دیا۔ بخت نصر نے کہا میرا اب تجھ سے زیادہ کوئی مستند نہیں جس نے خدا کے لیے ایفاء عہد کیا ہے۔ اور میرے

نزدیک سب سے اچھا انسان وہی ہیں جو خدا کے لیے ایثار عہد کرتے ہیں۔ پھر کہا میرے خواب کی تعبیر جانتے ہو؟ انہوں نے کہا۔ ہاں! تو نے ایک بہت بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کی آٹھ سونے کی۔ مگر چاندی کی چوڑیاں تانبے کے۔ پنڈ لیاں لہسے کی اور دونوں سرین کے درمیان پیڑ کی ہڈی مٹی کی بنی ہوئی تھی۔ جب تو نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی ساخت کی خوبی نے تجھے حیران کر دیا۔ اچانک آسمان سے ایک پتھر گر اچو اس کے سر کے درمیان جھٹے پر لگا۔ جس سے شدید ضرب لگی۔ یہاں تک کہ وہ پس کر آٹا ہو گیا۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا اور مٹی اس طرح لہم پیوست ہو گئے کہ ایک اندازے کے مطابق انہیں تمام جن دانش بل کر عیسٰی علیہ السلام نہیں رکھتے تھے۔ اور اگر ہوا چلتی تو وہ بھر کر رہ جاتے تو تو نے دیکھا کہ وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا۔ اُس نے اوپر اٹھنا شروع کر دیا۔ اور برخواست کے ساتھ ساتھ بڑا ہوتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے تمام زمین کو اپنی گرفت میں لے لیا۔ پھر ایسا ہوا کہ تجھے زمین و آسمان اور اس پتھر کے علاوہ کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ بخت نصر لولا کہ بالکل درست ہے۔ اب اس کی تعبیر بتائیے۔ حضرت دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ بت مختلف اقوام کا بنا ہوا تھا۔ سونا وہ قوم ہے۔ جسے تو جانتا ہے۔ اور چاندی وہ قوم ہے جس کا تیرا بیٹا تیرے بعد بادشاہ بنے گا۔ لیکن تانبے کا اطلاق اہل روم پر ہوتا ہے اور لہسے سے مراد ملک فارس ہے۔ اور مٹی سے مراد وہ دو عورتیں ہیں جو روم اور فارس کی ملکہ بنیں گی۔ اور وہ پتھر جس نے سب کو پاش پاش کر دیا۔ وہ دین ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا خدا تعالیٰ عرب سے ایک پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گا جو تمام ادیان کو منسوخ کر دے گا اور تمام زمین پر قبضہ کرے گا۔

(شواہد النبوت فارسی ص ۱۱۱)

اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے :-
 ملک کوئین میں انبیاء تاجدار
 تاجداروں کا آقا ہمارا نبی

بتوں اور جنوں کی گواہی

سواع نامی بت کی گواہی | کفار جن بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ اُن بتوں نے بھی بنی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی نبوت اور رسالت

کی گواہی دی چند ایک واقعات پیش خدمت ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں اور محبوب رب کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی عظمت و رفعت اور شان و شوکت کا اندازہ لگائیں۔

دنیا سے اہلسنت و جماعت کی مشہور و معروف شخصیت علامہ عبدالرحمان جامی علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں۔ راشد بن عبد ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ عرب کے ایک قبیلے کے بت

کا نام سواع تھا۔ لوگوں نے مجھے کچھ تحائف دیئے تاکہ سواع کے ہاں چڑھاؤں۔ میں سواع کے پاس جاتے ہوئے ایک اور بڑے بت کے پاس پہنچا۔ تو وہاں سے آواز آئی

اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ مِنْ خُرُوجِ بَنِي مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمَطْلَبِ يَحْسِرُ الْمَرْءُ وَالْمَرْءُ بَاعَ وَذَبْنِ الْأَصْنَامِ وَحُرِ مَسَّتِ السَّمَاءُ وَرَمَيْنَا بِالشَّهْبِ الْعَجَبُ

کُلُّ الْعَجَبِ۔ بڑا تعجب ہے اس نبی کی آمد جو حضرت عبدالمطلب کی اولاد سے ہے جس نے زنا، سود اور بتوں کے نام پر ذبح کیے ہوئے کو حرام کیا۔ اور آسمان کو محفوظ اور ستاروں

کے ساتھ شیاطین کو مارا کیا۔ بڑا تعجب ہے۔ اس کے بعد ایک اور بت سے آواز آئی۔ تَرِكَ الصَّنَادُ وَكَانَ يُعْبَدُ مَرَّةً

أَخْبَرَ بَنِي يُصَلِّي الصَّلَاةَ وَيَأْمُرُ بِالنَّكْوَةِ وَالصِّيَامِ جس کی عبادت کی جاتی تھی اس کی عبادت چھوڑ دی گئی مبعوث کیا گیا ہے جو ایک نبی جو نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ

اور روزہ کا حکم دیتا ہے۔ پھر ایک اور بت سے آواز آئی۔

إِنَّ الْإِلَهَ الَّذِي وَرَثَ النَّبِيُّتَ وَالْمُهْدَى

بَعْدَ ابْنِ مَرْيَمَ مِنْ قُرَيْشٍ أَجْمَدُ

بے شک مریم کے بیٹے علیہ السلام کے بعد نبوت اور ہدایت کے جو وارث ہوئے

ہیں وہ قریش سے حضرت احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ (شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۸)
(شواہد النبوت فارسی ص ۱۷۸، حجتہ اللہ ص ۱۹۲، کتاب الوفا ص ۱۷۸)

عُتْسَانُ عَامِرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا إِيْمَانٍ لَنَا | نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ساتھ ایک

دن جلوہ افروز تھے کہ ایک اونٹنی سوار آیا اُس کے چہرہ پر نیند اور تھکاوٹ کے آثار نظر آ رہے تھے۔ اُس سوار نے آتے ہی پوچھا کہ تم میں سے محمد رسول اللہ کون ہیں؟ صحابہ نے بتایا تو کہنے لگا آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے وہ آپ بتاتے ہیں یا کہ میرے بتوں نے جو کچھ مجھے بتایا وہ میں بتاؤں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اسلام پیش کیا۔ وہ کہنے لگا۔ میرا نام عتسان بن مالک العامری ہے۔ ہمارے ہاں ایک بُت ہے جس کو ہر قسم کی قربانیاں پیش کی جاتی ہیں۔ ایک عصام نامی شخص قربانی دے رہا تھا کہ بُت سے آواز آئی۔

يَا عِصَامُ يَا عِصَامُ بَلِّغِ الْأَنَامَ جَاءَ الْإِسْلَامُ بَطَلَتْ الْأَصْنَامُ وَخَسَفَتِ
الذَّمَاؤُ وَوَصَلَتْ الْأَذْخَامُ وَظَهَرَتِ الْحَقِيقَةُ وَالسَّلَامُ۔ اے عصام
اے عصام۔ یہ اعلان کر دے کہ اسلام آگیا۔ بُت باطل ہو گئے اور خون محفوظ ہو گیا۔ صلہ رحمی
کا دور آگیا۔ جبنیت اور صراطِ مستقیم واضح ہو گئی۔ اور سلام۔

عصام ڈر کر باہر آگیا۔ اور ہمیں خبر دی کہ تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ آپ کی خبر ہمیں پہنچی
ابھی دنوں ایک طارق نامی آدمی قربانی کے لیے بُت کے پاس گیا۔ بُت سے آواز آئی۔

يَا طَارِقُ يَا طَارِقُ بُعِثَ النَّبِيُّ الصَّادِقُ
جَاءَ بَوْحَى النَّاطِقِ مِنْ عَيْنِ بَيْنِ الْخَالِقِ

اے طارق! اے طارق! نبی صادق علیہ السلام مبعوث ہو چکے ہیں۔ ایسی وحی لے کر
تشریف لاتے ہیں جو ناطق ہے اور عزیز الخالق سے ہے۔

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان نے یہ بات سنی تو بحیر
خداوندی کہنے لگے۔ اس کے بعد عتسان نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس منہ میں میں
نے تین بیت کہے ہیں۔ اجازت ہو تو پڑھوں پھر اس نے اسی مجلس میں پڑھ کر سنائے۔

(شواہد النبوت فارسی حصہ ۱) (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

ضمار نامی بت کی گواہی | عباس بن مرداس بیان کرتے ہیں کہ میں ایک دن گرگاہ

میں نے دیکھا کہ اس پر کوئی ایسا آدمی پوشش آدمی سوار ہے جو مجھے کہنے لگا۔ اے عباس بن مرداس اَلَمْ تَرَ اَنَّ الَّذِیْ نَزَلَ بِالْبِرِّ وَالتَّقٰی کیا تو نے اس بتی کو نہیں دیکھا جو نیکی اور پرہیزگاری سے آتے ہیں۔

میں ڈر کر اونٹوں سے باہر آ گیا اور ایک بت کے پاس آ گیا جسے میں پوجا کرتا تھا۔ اس کا نام ضمار تھا اس کے پاس جا کر میں نے اس پر ہاتھ رکھا اور اسے چوما۔ ناگاہ بت سے آواز آئی۔ قُلِ الْقِبَاۤءُ مِنْ سُلَیْمٍ کُلُّهَا ۚ هَلٰکَ الضَّمَاۤءُ وَنَاۤءَ اَهْلُ الْمَسْجِدِ هَلٰکَ الضَّمَاۤءُ وَكَانَ یُعْبَدُ مَزَدَۃً ۚ قُلِ الصَّلٰوۃُ عَلٰی النَّبِیِّ الْمُحَمَّدِ اَنَّ الَّذِیْ جَاۤءَ بِالنَّبِیَّۃِ وَ الْهُدٰی بَعْدَ ابْنِ مَرْیَمَ قَدْ لَبِثَ مُهْتَدًۢا سُلَیْمَ کے سب قبیلوں کو یہ کہہ دو کہ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور مسجد داے کامیاب ہو گئے۔ ضمار ہلاک ہو گیا۔ اور وہ کبھی عبادت کیا جاتا تھا۔ نبی پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج۔ بے شک جو نبوت اور ہدایت لے کر آتے ہیں۔ حضرت مریم کے بیٹے کے بعد یہ قریشی سے اور ہدایت والا ہے۔

اس کے بعد میں ڈر کر آٹھ ماہر آیا۔ اور اپنی قوم کو سارا ماجرا سنایا۔ اور تین ہزار آدمی لے کر میں مدینہ پہنچا۔ مسجد میں پہنچا تو رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نگاہ مجھ پر پڑی تو مسکرا کر فرمایا اے عباس تمہارے نزدیک اسلام کیسا دین ہے؟ تو میں نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم سچ کہتے ہو۔ آپ بہت خوش ہوئے تو ہم سب بل کر حلقہ مجلس اسلام ہوئے۔ (شواہد النبوت فارسی حصہ ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷، کتاب لونا ص ۱۵۱)

دائل بن حجر کے آنے حضور کا اطلاع دینا | حضرت داؤل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

آہ و ستم کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ اور میری آمد کی اطلاع نبی صغیب اہل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

اپنے اصحاب کو میرے آنے سے پہلے ہی دے دی تھی کہ آپ نے فرمایا کہ آپ کے پاس حضرت دآئل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور دراز علاقہ حضرموت سے آ رہا ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی ذات اور میری ذات کی طرف رغبت ہے۔ اور وہ شاہی خاندان میں سے ہے۔

حضرت دآئل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب میں حاضر ہوا تو ہر ایک صحابی مجھے یہی کہہ رہا تھا۔ کہ آپ کی آمد کی تین مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم کو اطلاع دی جب نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تو آپ نے مجھے مرتباً فرمایا اور اپنی چادر مبارک بچھا کر مجھے اپنے قریب اُس کے اوپر بٹھایا۔ اور بارگاہِ خداوندی میں میرے لیے یہ دُعا کی۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ دَاۤءِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَلَدِيْہِ۔ اے اللہ تعالیٰ! دآئل بن حجر رضی اللہ عنہ کو برکت دے اور اُس کی اولاد اور اولاد میں برکت فرما۔ پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور مجھے اپنے سامنے کھڑا کر کے فرمایا۔ یہ دآئل بن حجر ہے جو تمہارے پاس دور دراز علاقہ حضرموت سے آیا ہے۔ اس کے دل میں اسلام کی رغبت اور محبت ہے حضرت دآئل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی بارگاہ میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آپ کی بعثت کی خبر پہنچی تھی! اور میں اپنے ملک میں بادشاہ شخص تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر احسان کیا ہے کہ میں نے وہ سب کچھ چھوڑ کر دینِ الہی کو اختیار کر لیا ہے۔ تو سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ تونے سچ کہا ہے۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيْ دَاۤءِلِ بْنِ حَجْرٍ وَوَلَدِيْہِ وَوَلَدِ وَلَدِيْہِ۔

حضرت دآئل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی حاضری کا سبب بیان کرتے ہوئے عرض کیا۔ کہ ہمارا عقیق کا بُت تھا۔ میں وہ پہر کو سویا ہوا تھا کہ میں نے اِس دیوار کے جس کے ساتھ وہ بُت تھا ایک آواز سنی۔ میں بُت کے پاس آیا اور بُت کو سجدہ کیا۔ تو اچانک کسی کہنے والے نے یہ کہا۔ دآئل بن حجر کے لیے تعجب ہے کہ اس کو یہ خیال ہے کہ میں مذہب کو جانتا ہوں حالانکہ وہ نہیں جانتا۔ اس ترستے اور اپنے ہاتھ سے بنائے ہوئے بُت سے کیا اُمید ہے۔ جو نہ نفع دے سکتا ہے۔ اور نہ نقصان۔ کاش یہ پتھر کو پوجنے والا میرے حکم کی اطاعت کرے۔ حضرت دآئل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے کہا کہ آواز دینے والے کیا تو

میری آواز کو سنتا ہے؛ تو اس نے جواباً کہا۔

ادْخُلْ اِلَى مَثْرَبِ ذَاتِ النَّحْلِ تَدِينُ دِيْنَ الصَّيَاحِ الْمُصَلِّ !
لِحَمْدِ النَّبِيِّ خَيْرِ الرُّسُلِ

کھجوروں والی جگہ میثرب کی طرف جاؤ۔ اور اس مستی کا دین اپنا دسواں نماز پڑھنے والے اور روزہ رکھنے والے میں جو کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نبی ہیں۔ اور سب رسولوں سے بہتر ہیں۔ پھر وہ بت منہ کے بل گر گیا اور اُس کی گردن ٹوٹ گئی تو میں نے اس بُت کے پاس کھڑے ہو کر اس کو سیدھا کیا۔ اور فوراً میں مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا۔ اور مسجد نبوی شریف میں حاضر ہو گیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ۱۹۶۷ء)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ
نبی کی ہجرت گاہ مدینہ منورہ | نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت سے

ایک ماہ پہلے ہم ایک بُت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہم نے اونٹ کو ذبح کیا۔ تو اچانک بُت کے پیٹ سے ایک چھینے والے نے چیخ کر کہا ایک عجیب بات کو کان کھول کر سنو۔ شیطانوں کا چوری چوری آسمان سے باتیں سُنا ختم ہو گیا ہے۔ اور ان پر شہاب ثاقب پھیلے گئے ہیں۔ لَبَّيْكَ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى مَثْرَبِ سَبِّ كَچھ اس نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی برکت سے ہوا ہے۔ جو کہ مکہ معظمہ میں تشریف لانے

والے ہیں۔ ان کا نام نامی اسم گرامی احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ ان کی ہجرت گاہ میثرب (مدینہ منورہ) ہے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم پر حیرانگی کا عالم طاری ہو گیا۔ اور سب کام چھوڑ دیے۔ اور نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی۔ (حجۃ اللہ علی

غریب الصغری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نماز، روزہ اور نیکی کا حکم دینے والے نبی | ایک بُت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ

اچانک اُس کے اندر سے زوردار آواز آئی۔ ذَهَبَ اسْتَرَاَقُ الْوَسْطَى دَرْمِي يَا
شَهْبُ لَبَّيْكَ بِمَكَّةَ اَسْمُهُ اَحْمَدُ مُهَاجِرًا اِلَى مَثْرَبِ سَبِّ
يَا الصَّلَاةَ وَصِيَّامِ وَالْبِرَّ وَصِلَةَ لِلْاَرْحَامِ۔ وحی کا چوری ہونا ختم ہو گیا جنوں پر شہاب

ماترب پھینکے جاتے ہیں۔ کیونکہ ایک نبی کریم سلی اللہ علیہ وسلم منکر مکرہ میں مبعوث ہوئے ہیں۔ ان کا اہم شریف احمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ جو نماز۔ روزہ۔ نیکی اور صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں۔ ہم اٹھ کھڑے ہوئے اور لوگوں سے اس نبی کے متعلق دریافت کیا تو لوگوں نے بتایا۔ حَسْرَتًا بِمَكَّةَ بَنِي إِسْمٰءَ أَحْمَدُ۔ وہ نبی منکر مکرہ میں تشریف فرما ہیں۔ ان کا نام احمد ہے (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۶)

بتوں کے لیے جانور ذبح کرنا حرام کرنے والا نبی | حضرت سعید بن عمرو الہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک بُت پر ایک جانور ذبح کیا۔ تو میں نے اس بُت سے آواز سنی۔ اَلْعَجَبُ كُلُّ الْعَجَبِ خَوْجَ نَبِيٍّ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَحْرِمُ الزَّانَا وَيَحْرِمُ الذَّابِحَ لِلْأَصْنَامِ وَحَرَسَتِ السَّمَاءُ وَرُصِينَا بِالشُّهْبِ۔ بہت زیادہ تعجب ہے کہ بنی عبدالمطلب سے ایک نبی جلوہ افروز ہوئے ہیں۔ جو زنا۔ اور بتوں کے لیے جانور ذبح کرنے کو حرام قرار دیتے ہیں۔ اور آسمان محفوظ ہو گئے ہیں کہ اب شیطان آسمان خبریں نہیں لاسکتے۔ اور ہم پر شہاب ثاقب پھینکے گئے ہیں۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۹۷)

کوئی پردہ سے کیا نکلا کہ گھر گھر میں اُجالا تھا | حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما قبیلہ خثعم کے ایک

شخص سے روایت بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ خثعم واسے بتوں کی عبادت کرتے تھے۔ ایک رات ہم ایک بُت کے پاس بیٹھ کر کسی تنازعہ کا فیصلہ کر رہے تھے کہ بُت کے اندر سے ایک گرجدار آواز آئی۔ اے بتوں سے فیصلہ طلب کرنے والو۔ کیا تم جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں تم نہیں دیکھتے؟

هَذَا نَبِيٌّ سَيِّدُ الْأَنَامِ

يُصَدِّعُ بِالْحَقِّ وَبِالْإِسْلَامِ

مُسْتَعْلِيٌّ بِالْبَلَدِ الْحَرَامِ

جَاءَ بِحَدِيثِ الْكُفْرِ بِالْإِسْلَامِ

مِنْ سُلَاطِعِ يَحْلُو دُجَى الظُّلَامِ

مِنْ هَاشِمٍ فِي ذُرْوَةِ السَّنَامِ

أَعْدَلُ ذِي حُكْمٍ مِنَ الْأَحْكَامِ

قَدْ طَهَّرَ النَّاسُ مِنَ الْأَثَامِ

جو ایسا چمکتا ہوا نور ہیں جس نے ظلمتوں اور تاریکیوں کو دور کر دیا ہے۔ وہ نبی ہیں اور تمام لوگوں کے سردار ہیں۔ وہ بنو ہاشم سے بلندی کی چوٹی پر ہیں جو حق اور اسلام کی دعوت دیتے ہیں بہت زیادہ انصاف والے ہیں۔ بلا الحرام مکہ مکرمہ میں اعلان کرنے لگے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے لوگ گناہوں سے پاک ہو گئے ہیں اور وہ جلوہ افروز ہوتے ہی اسلام سے کفر کو ختم کر دیا ہے قبیلہ خثعم والے کہتے ہیں کہ ہم اس آواز پر حیران ہو گئے اور مکہ مکرمہ کی طرف چل پڑے اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر مشرت بہ اسلام ہوئے۔
(حجۃ اللہ علی العالمین نرنجھانی ص ۱۹۵-۱۹۶)

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا | **اہم جلال الدین سیوطی اور اہم یوسف النجھانی قدس سرہما الزبانی**

فرماتے ہیں کہ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قریش کا ایک گروہ درقبن نوفل - زید بن عمرو بن نفیل - عبداللہ مجش - عثمان بن حویرث رات کو ایک بُت کے پاس آئے تو انہوں نے بُت کو منہ کے بل گرا ہوا دیکھا۔ اور اس کی اس حالت پر تعجب ہوئے۔ اور اس بُت کو اٹھا کر سیدھا کیا تو پھر وہ اونڈھا گر پڑا عثمان بن حویرث نے کہا کہ اس کے اونڈھے گر پڑنے میں ضرور حکمت ہے۔

یہ رات وہی رات تھی جس رات کو سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتحيات و التسلیمات کائنات میں جلوہ افروز ہوئے تھے۔ بُت سے آواز آئی۔

مَرَدَى لِمَوْلَاؤِ دَانَا رَت مَبْنُورَةٍ	جَمِيعُ فَجَاجِ الْأَرْضِ بِالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ
وَحَرَّتِ الْأَوْتَانُ طَرًا وَأَذْعَدَتْ	قُلُوبُ مَلُوكِ الْأَرْضِ طَرًا مِنَ الرُّعْبِ
وَنَارُ جَمِيعِ الْفُرْسِ بَاخَتْ وَأَظْلَمَتْ	وَقَدْ بَاتَ شَاهُ الْفَرَسِ فِي عَظِيمِ الْكُوبِ
وَصَدَّتْ عَنِ الْكُفَّانِ بِالْغَيْبِ جَنَّتُهَا	فَلَا تُخْبِرُ مِنْهُمْ بِحَقِّ وَلَا كَذِبِ
فَيَا لَقُصَى إِرْجِعُوا عَنْ ضَلَالِكُمْ	وَهَبُوا إِلَى الْإِسْلَامِ الْمَنْزِلَ الرَّحْبِ

بُت اس نور کی وجہ سے گر پڑا ہے جس نور نے مشرق و مغرب کو روشن کر دیا ہے۔ سب

بُت تھر تھرا کر گر پڑے ہیں۔ اور سب بادشاہوں کے دل کانپ اُٹھے ہیں۔ فارس کی وہ

مدتوں کی آگ بجھ گئی ہے۔ فارس کے بادشاہ نے آج کی رات بڑے مصائب میں گزاری۔
 کاہنوں کے جن کاہنوں کے پاس آسمان کی خبریں لانے سے رک گئے ہیں۔ اب اُن کو کوئی
 سچی خبریں دینے والا ہے اور نہ ہی جھوٹی۔ اسے آلِ قصیٰ اپنی گمراہی سے لوٹ کر اسلام اور
 اپنی واضح منزل کی طرف آجاء۔ (نصائے بکری ص ۱۱۳ جلد اول حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۹)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجھے کو جھکا!

تیری ہیبت تھی کہ ہر بُت تھر تھرا کر گر پڑا

اصنامِ حرمِ ٹوٹ گئے | علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ حضرت اسماء

بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زید بن عمرو بن
 نفیل اور ورقہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ابرہہ بادشاہ کے بعد ہم نجاشی بادشاہ
 کے پاس گئے تو نجاشی بادشاہ نے ہم سے کہا کہ جو کچھ میں پوچھوں مجھے بالکل درست بتانا۔ اُس نے
 پوچھا کہ تمہارے قبیلہ میں ایسا بچہ کوئی پیدا ہوا ہے کہ جس کے والد کو ذبح کیا جانا تھا مگر اُس
 کی قربانی کے بدلے اونٹ ذبح کر دیئے گئے؟ ہم نے کہا کہ ہاں۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم کو
 اس شخص کے متعلق علم ہے کہ اُس نے کیا کیا ہم نے نجاشی بادشاہ سے کہا کہ اُس شخص نے
 ایک آمنہ نامی عورت سے نکاح کیا۔ اور مٹھوڑی دیر بعد اُس شخص کا انتقال ہو گیا۔ جب
 اُس کا انتقال ہوا تو اُس کی زوجہ حاملہ تھی۔ پھر اُس نے پوچھا کہ کیا اس عورت کے ہاں اس
 بچہ کی ولادت ہوئی ہے یا کہ نہیں؟ ورقہ نے کہا اے بادشاہ! ایک رات میں ایک بُت
 کے پاس تھا کہ اس بُت سے میں نے یہ آواز سنی۔

وُلِدَ النَّبِيُّ فَذَلَّتِ الْأَمْلَکُ

وَنَآى الضَّلَالُ وَأَذْبَرَ الْإِشْرَاکُ

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہو گئے ہیں۔ بادشاہ ذلیل و رسوا ہو گئے۔

گمراہی و ضلالت دور ہوئی۔ اور شرک بھاگ گیا۔

طر جتنے بدر منیر و انور چمکے اوتھے رہندیاں کہوں سیاہیاں نہیں

پھر وہ بُت اپنے سر کے بل گر پڑا۔ حضرت ورقہ فرماتے ہیں کہ زید جو میرے ساتھی تھے

انہوں نے کہا کہ بادشاہ سلامت میں اس رات کو جبل ابوقیس پر آیا۔ اور میں نے اس پہاڑ پر ایک آدمی کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا۔ جس کے دو سبز بازو تھے وہ جبل ابوقیس پر اُترا۔ اور مکہ مکرمہ کی طرف اس نے جھانک کر کہا۔ ذَلَّ الشَّيْطَانُ وَبَطَلَتِ الْأَوْتَانُ وَوُلِدَ الْآمِينُ۔ شیطان ذلیل ہو گیا۔ بُت ٹوٹ گئے۔ اور حضرت امین (نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم) تشریف لے آئے ہیں۔
(خصائص الکبریٰ ص ۱۳۱ ج ۱، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۲)

طریقہ آمدی کہ اصنامِ حرم ٹوٹ گئے
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دُعا سے ولاد ملنا: حضرت مازن رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں قریہ عمان میں رہتا تھا۔ اور وہاں کے بتوں کی خدمت کیا کرتا تھا۔ وہاں ایک بہت بڑا بت تھا جس کو ناجر کہتے تھے۔ میں نے ایک دن اس بت کو سجدہ کیا تو اُس سے میں نے یہ بشارت سنی۔

یَا مَازِنُ اِسْمِعْ نَسْرَ ظَهْرٍ خَيْرٍ وَطَنَ
مَشْرِئٍ بُعِثَ نَبِيٌّ مِنْ مَضْرٍ بِدِينِ
اللّٰهِ اَكْبَرُ فَدَعُ نَحْنًا مِنْ حَجَرٍ
قَتَلْنَا مِنْ حَرٍّ مَسْقِيٍّ۔
اے مازن بشارت سن اور خوش ہو خیر البشر کا ظہور ہونے والا ہے۔ قبیلہ مضر سے ایک نبی ظاہر ہوں گے۔ دین حق لے کر آئیں گے۔ یہ پتھر کھدے ہوئے بت ہیں۔ انہیں چھوڑنا کہ سفر سے نجات حاصل ہو۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ آواز سن کر میں حیران تھا کہ پھر دوسری آواز آئی اَقْبِلْ اِنِّیْ اَقْبِلُ بِشَمْعٍ مَا لَا تَجْهَلُ۔ هَذَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ جَاءَ بِحَقِّ مُنْزَلٍ قَاسِمٍ بِہِ كَیْ تَعْدِنُ۔ ادھر دیکھ ادھر دیکھ سن اور جہالت نہ کر۔ یہ نبی مرسل شریعتِ حق لے کر نازل ہوئے ہیں پس اُن پر ایمان لا۔

یہ آواز سن کر میں نے خیال کیا کہ حجاز مقدس میں ضرور کوئی پیغمبر ظاہر ہوا۔ جو دینِ حق کی طرف بلاتا ہے۔ پس مجھ کو اس چیز کی جستجو ہوئی۔ ان ہی دنوں میں حجاز سے عمان میں ایک قافلہ آیا۔ مجھے اس قافلہ کا جب علم ہوا تو میں خود آکر اس قافلہ والوں کے پاس گیا۔ اُن سے حجاز مقدس کی خبریں دریافت کیں تو معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ میں ایک شخصیت جلوہ افروز ہے جس کا نام نانی

اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اور دین حق پھیلانے کے لیے آیا ہوں۔ یہ سن کر مجھے یقین آگیا کہ یہ وہی نبی ہیں جن کے متعلق میں نے دو دفعہ آواز سنی ہے۔ پھر میں نے جلدی جلدی سامان سفر باندھا اور مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا۔ بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر میں نے سرور کائنات سے فجر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے دست اقدس پر اسلام قبول کیا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اسلام قبول کرنے کے بعد میں نے تین چیزوں کے بارے میں حضورؐ پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔ ۱۔ مجھے گانے بجانے اور شراب نوشی کی بہت عادت ہے۔ ۲۔ ہمارے ملک میں قحط بہت زیادہ رہتا ہے۔ ۳۔ میں بے اولاد ہوں مجھے اولاد کی بہت زیادہ تمنا ہے۔

اس عرض پر حبیب کبریاؐ رازدار رب العالی نے میرے لیے دُعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْهُ بِالطُّنْبِ قِشَاطَ الْمُقْسَّاتِ وَبِالْحَسَامِ الْخِلَالَ ذَاتَهُ بِاَلْحَيَاوَةِ لَهْ وَلَدًا۔

حضرت مازن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں آپ کی دُعا کی برکت سے میرے تمام عیب جاتے رہے۔ ہمارا ملک سرسبز و شاداب ہو گیا۔ قحط سالی جاتی رہی۔ چار عورتیں میرے نکاح میں آئیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے حیان بن مازن جیسا لائق بیٹا عطا فرمایا۔ (دلائل النبوت بیہقی ص ۳۶ تا ۳۷ ج ۱ حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۹۴ کتاب الوفا للوفا ص ۱۱۳ طیب اردوباد)

نور محمدی سے بتوں کی تباہی | تاریخ انجیس میں ہے کہ حضورؐ پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد سرکار سیدنا عبد اللہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کبھی لات اور عزلی بتوں کے پاس سے گزرتے تو وہ بُت پکار اُٹھتے کہ اے وہ ذات جس میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا نور جلوہ گر ہے ہم سے دُور ہو جا۔ اس لیے کہ اس نور مبارک کے لامتناہی ہماری اور دُنیا بھر کے بتوں کی تباہی اور ہلاکت ہو گی۔

(تاریخ انجیس ص ۱۱۳ ج ۱)

نبی آخر الزمان جلوہ گر ہو گئے | حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ شبِ ولادت کو میں کعبہ میں تھا۔ سحری کے وقت میں نے دیکھا کہ کعبہ نے مقامِ ابراہیم کی طرف سجدہ کیا اور بکیر کہی۔ اور تمام بُت جو کعبہ اور اس کے ارد گرد نصب کئے ہوئے تھے۔ اوندھے گر گئے۔ جب پہل نامی سب سے بڑا بُت گرا تو اس کے اندر سے آواز آئی کہ آگاہ ہو جاؤ نبی آخر الزمان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان کا نور مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔

(معارج النبوة فارسی ص ۷۷، شواہد النبوة فارسی ص ۲۲)

لات اور عزی کا بشارت دینا | نبی آخر الزمان، سیاح لامکاں، سید مرسلان جناب محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے جب غلگندہ عالم کو اپنی جلوہ افروزی سے بقتہ نور بنایا تو نکست الامنام کلہا واما اللات والعزیٰ فانہما خربا من حنذا انتہا وھما یقولان ویح قدیش جاءہم الامین جاءہم البصیق۔ تمام بُت اوندھے ہو گئے، لات اور عزی اپنے اپنے مقام سے نکل کر کہہ رہے تھے قریش کے لیے افسوس ہے کیونکہ ان کے پاس امین اور صدیق صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں۔ (خصائص البکری ص ۱۱ ج ۱)

قاریجے کرام:- بتوں کی گواہی کے بعد اب جنت کا سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کے بارے میں اپنی عقیدت و محبت کا اظہار کرنا اور ان کی شانِ ارفع و اعلیٰ کا بیان کرنا درج کیا جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:-

گستاخ رسول کو قتل کرنا | علامہ راوی رحمۃ اللہ الباری رقمطراز ہیں کہ مخدوم میں ولید نامی ایک کافر رہتا تھا۔ اس کے پاس سونے کا ایک بُت تھا جس کی وہ پوجا کرتا تھا ایک روز اُس بُت نے بولنا شروع کر دیا۔ اور کہنے لگا۔ لوگو! محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے رسول نہیں ہیں۔ اُس کی نبوت کی تصدیق نہ کرنا۔ یہ سن کر ولید بہت زیادہ خوش ہوا۔ اور خوشی سے باہر نکلا اور لوگوں کو مبارک باد دی کہ آج میرے معبود نے کلام فرمایا ہے اور واضح الفاظ میں اُس نے اعلان کیا ہے کہ محمد اللہ کے رسول نہیں ہیں۔ یہ سن کر خوشی خوشی کافر اُس کے گھر آئے۔ اور انہوں نے بت کو یہ جملے دہرائے

سنا جس سے اُن کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ دوسرے روز اُنہوں نے ایک جلسہ عام کا اعلان کیا۔ ولید کے گھر بُت سے وہی جملے سننے کے لیے بہت سے کفار جمع ہو گئے۔ تو کفار نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی دعوت دی تاکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی بُت سے وہی الفاظ سن جائیں۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر اہم الانبیاء احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التوحید و الثناء بھی تشریف لائے۔ جب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات کی آمد ہوئی تو بت بول اٹھا کہ اے مکہ مکرمہ والو! یقین جان لو محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے پنے رسول ہیں۔ اُن کا ہر فرمان سچا ہے۔ ان کا دین برحق ہے۔ تم اور تمہارے بت جمع ہوئے ہیں۔ اور خود بھی گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ اگر تم اس رسول برحق پر ایمان نہ لاؤ گے تو جہنم میں جاؤ گے۔

لہٰذا سوچو اور سمجھو اور فوراً اس پنے رسول کی غلامی اختیار کر لو۔ بُت نے جب یہ وعظ و نصیحت کی تو ولید بہت زیادہ گھبرایا اور بُت کو غصے سے زمین پر دسے مارا اور اُس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔

حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نہایت عظمت اور شان و شوکت سے جب واپس آ رہے تھے تو راستے میں ایک گھوڑا سوار ملا۔ اور وہ سبز پوش تھا۔ اُس کے ہاتھ میں خون آلود تلوار تھی۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے پوچھا تم کون ہے؟ تو اُس نے عرض کیا حضور میں جن ہوں مسلمان ہوں اور آپ کا نیاز مند۔ جبلِ طور پر رہتا ہوں۔ میرا نام مصیٰ بن العبہ ہے۔ میں کچھ دنوں کے لیے باہر گیا ہوا تھا۔ جب آج میں واپس آیا تو میرے گھر والے رو رہے تھے۔ میں نے رونے کی وجہ دریافت کی تو اُنہوں نے بتایا کہ ایک سفر نامی کافر جن مکہ معظمہ میں آکر ولید کے بت میں داخل ہو کر آقا سے نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں توہین آمیز کلمات کہہ گیا ہے آج وہ پھر وہاں گیا ہے کہ پھر بُت میں داخل ہو کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ اقدس میں بکواس کرے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر مجھے سخت غصہ آیا۔ اور میں تلوار لے کر اُس کے پیچھے دوڑا اور راستے میں ہی اس کو اس تلوار سے قتل کر دیا۔ پھر اس ولید کافر کے

بُت میں خود داخل ہو کر آپ کی مدح سرائی کی۔ آج جس قدر بھی تقریر کی ہے وہ میں نے ہی کی ہے۔ رحمت کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ قصہ سُن کر خوشی اور مسرت کا اظہار فرماتے ہوئے اس کے لیے دُعا کی مغفرت

جامع المعجزات ص ۲۷ مطبوعہ مصر

جن کی شہادت | خلیفہ دوم خلیفہ برحق سیدنا امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما تھے کہ ان کے پاس سے ایک شخص سواد بن قارب

گزرا۔ لوگوں نے بتایا کہ اسے جنوں نے اسلام اور بعثت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگاہ کیا تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اپنے پاس بلایا۔ اور اسے کہا کیا تم کا ہن ہو؟ وہ بہت غضبناک ہوا اور کہنے لگا۔ آج تک یہ بات کسی نے مجھے نہیں کہی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا خفاء ہو۔ مجھے یہ بتاؤ کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ظہور کے متعلق کون سے جنوں نے اطلاع دی تھی؟ کہنے لگا۔ ایک دن میں نیم خوابی کے عالم میں تھا کہ ایک جن میرے پاس آیا۔ اور مجھے اپنے پاؤں سے ٹھوکر مار کر کہنے لگا۔ اے سواد بن قارب اٹھو اور باہوش ہو کر میری چند ضروری باتیں سُن لو۔ تمہیں پتہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہو چکا ہے۔ اور وہ خدا کی عبادت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا چھوڑو مجھے سونے دو۔ میں کل سے سو نہیں سکا۔ دوسری رات پھر وہی شخص آیا اور جو کچھ پہلی رات کو کہا تھا کہنے لگا۔ میں نے پھر وہی جواب دیا۔ تیسری رات پھر آیا۔ مگر میں نے وعدہ کیا کہ میں صبح مدینہ جاؤں گا۔ دوسرے روز میں مدینہ کو روانہ ہوا۔ وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان میں جلوہ افروز تھے۔ میں نے اسلام قبول کرتے ہوئے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائی تو آپ نے مجھے وہی اشارہ سنائے جو میں خواب میں سُن چکا تھا۔ (شواہد النبوة فارسی ملز، حجتہ اللہ علی العالمین ص ۱۸۱-۱۸۲، دلائل النبوة بیہقی)

علامہ یوسف نبھانی اور علامہ

شیطان کے پوتے | ہمارے بارگاہِ نبوی میں حاضر ہونا | کمال الدین دمیری علیہما الرحمة

تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مکہ مکرمہ کے

پہاڑوں سے باہر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں میں موجود تھا کہ
 اچانک ایک بڑھا شخص نیزہ (عصا) کا سہارا ایسے ہوئے ہماری طرف آ رہا تھا تو حضور پر نور
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی رفتار جنوں کی ہے۔ اُس نے قریب آ کر سلام کیا۔ تو آپ
 نے ارشاد فرمایا۔ اس کی آواز جنوں کی ہے۔ تو اُس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کس جن سے ہے؟ تو اُس نے عرض کیا میں ہامہ بن
 لاقیس بن ابیس ہوں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے اور ابیس کے
 درمیان دو واسطے ہیں؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے اُس سے عمر کے متعلق پوچھا۔ تو اُس نے عرض کیا
 بہت کم عرصہ زندگی بسر کی ہے۔ جب قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تو میں چند سال کا بچہ تھا اور
 میں پہاڑوں میں لوگوں پر سوار ہو کر ان سے کھیلا کرتا تھا تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے فرمایا یہ بہت بُرا کام ہے۔ ہامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ملامت
 سے معاف فرمائیے۔ میں حضرت نوح علیہ السلام پر ایمان لایا اور اُن کے دستِ پاک پر توبہ
 کی۔ حضرت ہود علیہ السلام سے ملا اور اُن پر ایمان لایا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملا اور
 اُن پر ایمان لایا۔ جب وہ آگ میں ڈالے گئے تو میں ان کی خدمت میں حاضر تھا جب حضرت
 یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے تو میں اُن کی خدمت میں پہنچا۔ حضرت شعیب علیہ السلام
 اور حضرت موسیٰ علیہ السلام سے میں نے ملاقات کی۔ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملا۔

فَقَالَ لِي اِنَّ لَقِيْتَ مُحَمَّدًا فَاَقْرَبُوْا
 عَلَيْهِ السَّلَام۔ پس اگر تم ان حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے ملو تو ان کو میرا سلام عرض کرنا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔
 عَلَيْهِ وَعَلَيْكَ يَا هَامَةُ مَا
 حَاجَتُكَ اے ہامہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اور تجھ
 پر بھی سلام۔ تجھے کوئی حاجت ہے۔

تو اُس نے عرض کیا۔

اِنَّ هُوَ مَنِيْ عَلَمِيْ التَّوْرَةِ وَرَاتِ
 عِيْسَى عَلَمِيْ الْاِنْجِيلِ فَعَلِمْتَنِي الْقُرْآنَ
 بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مجھے
 تورات سکھائی اور عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل

سکھائی مجھے قرآن پاک سکھا دیں۔

توصیف پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن پاک کی سورتیں سکھائیں۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳-۱۸۴ حیوۃ الجوان ص ۳۱)

حضرت ہباب بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ | **مدینہ منورہ میں بعثت کی سب سے پہلی خبر**

فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بارے میں مدینہ منورہ میں جو سب سے پہلے خبر پہنچی وہ ایک عورت کے ذریعہ تھی۔ جو کہ مدینہ منورہ کی رہنے والی تھی۔ اُس پر ایک جن عاشق تھا۔ ایک دن اس کے پاس جن پرندہ کی شکل میں آیا اور اس کے گھر کی دیوار پر بیٹھ گیا۔ عورت نے کہا کہ نیچے اتر آؤ۔ تو اُس جن نے کہا کہ اب میں تمہارے پاس نہیں آؤں گا۔ اِنَّهُ قَدْ بُعِثَ بِمَكَّةَ نَبِيٌّ مِّنْ الْقُرَاةِ وَ حَسْرَتٌ عَلَيْنَا الْزَّانَا۔ کیونکہ بے شک مکہ مکرمہ کی سرزمین میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے ہیں۔ جنہوں نے ہمارا مدینہ منورہ میں قیام ممنوع قرار دے دیا ہے۔ اور ہم پر زنا حرام کر دیا ہے۔ تو اُس عورت نے نبی پاک کی بعثت کی خبر مدینہ والوں کو سنائی۔

(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۳ مطبوعہ مصر)

ایم اہل علامہ ابو یوسف | **تمیم داری کو حین کا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر دینا**

انورانی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب نبی آخر الزماں محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ہوئی تو میں اُس وقت ملک شام میں تھا اور وہاں ہی شہر کے باہر مجھے سات گزاری پڑی۔ میں رات کو لیٹا ہوا تھا کہ کسی منادی کرنے والے نے یہ مجھے بڑادی کہ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگ نیز اُس نے کہا قَدْ خَوَّجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَلَيْنَا خَلْفَهُ بِالْجَوْنِ وَاسْلَمْنَا وَاتَّبَعْنَاهُ وَذَهَبَ كَيْدُ الْجَنْ وَرُمِيَتْ بِالشُّهْبِ فَانْطَلَقَ إِلَى مُحَمَّدٍ وَاسْلَمَ بِشَيْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مبعوث ہوئے۔ اور ہم نے ان کے پیچھے مقام حجون پر نماز پڑھی ہے۔ اور ان کے دستِ اقدس پر ہم مسلمان ہو گئے ہیں۔ اور ان کی اتباع اختیار کر لی ہے۔ اور جنات کے

مرد و فریب کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ ان کو شہاب ستاروں سے آسمان کی طرف جانے سے روک دیا گیا ہے۔ پس تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر سلام قبول کر لو۔

صبح ہوتی تو میں دیر ایوب کی طرف ایک راہب کے پاس گیا اور اس کو رات والا سارا واقعہ بتایا۔ تو اُس راہب نے کہا کہ جنوں نے سچ کہا ہے مَجْدَلُہُ یَخْرُجُ مِنَ الْحَرَمِ اَیْ مَكَّةَ وَمُهَاجِرُهُ الْحَرَمِ اَیْ الْمَدِیْنَةِ وَهُوَ خَيْرُ الْاَنْبِیَاءِ فَلَا تَسْبِقُ عَلَیْهِہِ ہم نے اپنی کتابوں میں ان کے متعلق لکھا پایا ہے کہ وہ حرم شریف مکہ المکرمہ سے ظاہر ہوں گے اور ان کی ہجرت گاہ مدینہ المنورہ ہوگی۔ اور وہ تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہوں گے۔ اُن پر کسی کو فوقیت اور برتری نہ دینا۔ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دستِ اقدس پر ایمان لے آیا۔
(حجۃ اللہ علی العالمین ص ۱۸۴)

امام بوصیری علیہ الرحمۃ نے اسی لیے کہا ہے ۷

وَالْحَقُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ
وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَخْنَى وَ مِنْ كَلِمٍ

جنات آواز دینے لگے اور نور بلند ہو کر چلنے لگے اور قرآن کریم سے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادوں سے حق ظاہر ہو گیا۔ (قصیدہ بردہ شریف)

میلادِ مصطفیٰ پر جنات کی مبارک علامہ فروپتی علیہ الرحمۃ نے اسی شعر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے۔ حضور پر نور صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت باسعادت کے وقت جنات کے مبارک دینے کی سوازیں مٹنی گئیں۔ مواہب اللدنیہ میں جیسے درج کی ہے کہ فِي ذَالِكَ الْوَقْتِ جَنَّ الْمَشْرِقُ اِلَى الْمَغْرِبِ وَالْمَغْرِبُ اِلَى الْمَشْرِقِ يَبْسُطُونَ بَوْلَادَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹) اُس

وقت مشرق کے جنات نے مغرب والوں اور مغرب کے جنات نے مشرق والے جنات کو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت شریفہ کی خوشخبری دی۔ (عصیدۃ الشہدہ ص ۱۱۹)

حضرت سیدہ طیبہ طاہرہ زاہدہ مخدومہ دارین والی جنت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لَسْنَا أَوْحَىٰ اللَّهُ تَعَالَىٰ إِلَيَّ جَعَلْتُ لَا أَمْرٌ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ جب مجھ پر وحی نازل ہونی شروع ہوتی تو ایسا ہوتا تھا کہ میں جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتا تھا تو وہ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ کہتا۔

خصائص المجربہ ص ۱۴۱، دلائل النبوة لابو نعیم،

حضرت برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کو منصب نبوت مرحمت فرمایا تو اُس زمانہ میں جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قضاہ حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو آبادی سے بہت دُور نکل جاتے۔

فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ إِلَّا قَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَانَ يَلْتَفِتُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ وَخَلْفِهِ فَلَا يَرَىٰ أَحَدًا۔ پس آپ جس پتھر اور درخت کے پاس سے گزرتے تو وہ عرض کرتا السلام علیک یا رسول اللہ۔ تو آپ دائیں بائیں اور پیچھے دیکھتے تو کوئی شخص بولنے والا نظر نہیں آتا تھا۔

(خصائص المجربہ ص ۱۴۱، جواہر البحار ص ۱۷۱ اعلام النبوة لقاضی ابوالحسن ماوردی)

علامہ علی علیہ الرحمۃ نے الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کے الفاظ نقل فرماتے ہیں

(سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور کونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ حَجَرًا بِمَكَتَةٍ كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ أُبْعَثَ أَنِّي لَأَعْرِفُهُ الْآنَ۔ جو میری بعثت سے پہلے مجھے سلام کیا کرتا تھا اور میں اب بھی اس کو پہچانتا ہوں۔

(طبرانی شریف ص ۶)

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۵۲، خصائص المجربہ ص ۱۴۱ ج ۱، صحیح مسلم ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۶۱ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۵۲، أشعة اللغات فارسی ص ۵۲ ج ۴، حجة اللہ علی العالمین ص القول البدیع)

شیخ المحققین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی اور علی بن برہان الدین حلبی علیہ الرحمۃ
اس حدیث شریف کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض نے گویند کہ مراد حجر اسود ست و اکثر
برآئند کہ آں حجر لیت کہ بازار است و رکوبہ کہ در آنجا اثر مرفی آنحضرت ست و در طریق بیت
خدیجہ یزید و یتبرک بہ شیخ ابن حجر مکی گفتہ کہ ایں متواتر آئندہ از اہل مکہ خلفا عن سلف و آں
کوچہ را ذوق الحجری گویند یعنی بعض حضرات نے فرمایا کہ وہ پتھر حجر اسود ہے اکثر کہتے ہیں
کہ یہ وہ پتھر ہے جو حضرت خدیجۃ البکری رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجد کے درمیان ہے۔ لوگ
اس کی زیارت کرتے ہیں اور اس سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ شیخ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ اہل مکہ خلفا سلف اس کی زیارت کرتے ہیں۔ اور اس کوچہ کو ذوق الحجری کہتے ہیں۔
(اشعۃ اللمعات فارسی ص ۵۴ ج ۴، سیرت حلبیہ ص ۲ ج ۱)

حضرت علی المرتضیٰ، شیر خدا مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

کُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ
بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِي بَعْضِ نَوَاحِيهَا مکہ مکرمہ سے باہر جب بھی جاتے جو پہاڑ
فَمَا اسْتَقْبَلَهُ جَبَلٌ وَلَا شَجَرٌ إِلَّا اور درخت سامنے آتا تو کہتا سلام علیک
وَهُوَ يَقُولُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ یا رسول اللہ کہتا۔

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴، ترمذی شریف ص ۱، دارمی شریف ص ۱، کتاب الوفا ص ۱۹، خصائص
البکری ص ۱ ج ۱، دلائل النبوت ص ۱)

سنگ و شجر سلام کو حاضر ہیں السلام

کلمے سے تر زبان درخت و حجر کی ہے

حضرت یعلیٰ بن مضر ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کے ہمراہ ایک سفر میں جا رہے تھے کہ ایک جگہ قیام کیا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وآلہ وسلم نے غینہ فرمائی۔

فَجَاءَتْ شَجَرَةٌ تَشْتَقُّ الْأَرْضَ حَتَّى
غَشِيَتْهُ ثُمَّ رَجَعَتْ إِلَى مَكَانِهَا فَلَمَّا
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ذَكَرَتْ لَهُ فَقَالَ هِيَ شَجَرَةٌ
اسْتَأْذَنْتُ رَبَّهَا فَيَا أَنْ تُسَلِّمَ عَلَى
رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَذِنَ
لَهَا.

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴، القول البدیع ص ۶۵)

پس ایک درخت زمین کو چیرتا ہوا آیا اور
امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ لیا۔
پھر اپنی اصل جگہ پر واپس چلا گیا۔ جب
رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے۔
تو میں نے آپ سے اس کا ذکر کیا تو حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اس درخت
نے اللہ تعالیٰ سے مجھ پر سلام بھیجے کی
اجازت چاہی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس
کو اجازت مرحمت فرمائی۔

پتھر کریں سلام جنہیں اور شجر کریں !

معلوم اُن کا مرتبہ کیا ہم بشر کریں

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطالب ملک شام
کی طرف روانہ ہوئے اور چند قریش مع رسول کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم ان کے ہمراہ ہو گئے
جب وہ بحیرہ راہب کے مکان کے قریب پہنچے تو انہوں نے وہاں پر قیام کیا۔ بحیرہ راہب اپنے
مکان سے نکل کر ان کے پاس آیا۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے جب کہ وہ گزرا کرتے تھے ان کے
پاس کبھی نہیں آیا تھا۔ اب جب انہوں نے اپنے سامان وغیرہ کو کھولا۔ تو وہ راہب ان
کے پاس آیا

فَاخَذَ بِيَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ هَذَا أَسِيدُ الْعَالَمِينَ هَذَا
رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَبْعُهُ اللَّهُ
رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ فَقَالَ لَهُ أَشْيَاخُ
مِنْ قَدَرِيشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ إِنَّمَا
مَعْنَى أَشْيَاخٍ فَنَمُّ مِمَّا أَلْفَعُوا لَكُمْ

پس اُس نے رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کا ہاتھ مبارک پکڑ کر کہا یہ تمام جہانوں کے
سرور ہیں۔ یہ رب العالمین کے رسول ہیں
اللہ تعالیٰ ان کو تمام جہانوں کے لیے رحمت
بنا کر مبعوث فرمائے گا۔ قریش کے بوڑھوں
زمرہ کے ایک تو زمرہ کے کچھ

يَنْبَغُ شَجَرٌ وَلَا حَجَرٌ إِلَّا حَزَّ سَاجِدًا
وَلَا يَسْجُدُ إِلَّا لِلنَّبِيِّ وَإِنِّي أَعْرِفُهُ
بِحَاتِّمِ النَّبَوَةِ

معلوم کیا ہے۔ تو کہنے لگا جب تم گھاٹی سے
چڑھ رہے تھے تو کوئی درخت اور پتھر ایسا
نہیں تھا کہ جو سجدہ میں گر پڑا ہو۔ اور یہ سوائے
نبی کے کسی کو سجدہ نہیں کرتے اور میں آپ
کو ہر نبوت سے پہچانتا ہوں۔

پھر وہ راہب واپس چلا گیا۔ اور ان کے لیے کھانا تیار کیا۔ جب کھانے کے آئے تو حضور
پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اونٹ چرا رہے تھے۔ راہب نے کہا کہ آپ کو بلاؤ۔ آپ تشریف
لائے وَعَلَيْهِ عَمَامَةٌ لِّظِلِّهِ تَوَّأَبٌ بِرَبْدِ سَايَةٍ كَرَّهَا تَحَا. جب قریب پہنچے تو دیکھا قوم
درخت کے سایہ کی طرف سبقت کر کے بیٹھے ہیں۔ آپ بھی بیٹھ گئے۔ تو درخت کا سایہ آپ
کی طرف جھک گیا۔ تو راہب نے اُن سے کہا:

أَنْظَرُوا إِلَيَّ فِي الشَّجَرَةِ مَا لَ
عَلَيْهِ

دیکھو درخت کے سایہ کی طرف جو آپ
کی طرف جھک گیا ہے۔

پھر پوچھا کہ ان کا متولی کون ہے۔ قریش نے کہا ابو طالب راہب نے قسمیں کھا کر
ابو طالب کو کہا کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو واپس بھیج دو۔

(مقامہ الحسنہ ص ۶۲ از محمد شمس الدین علیہ الرحمۃ، راہب الدنیا، مشکوٰۃ شریف مشکہ، ترمذی شریف ص ۱)
علامہ شرف الدین بوسیری صاحب قصیدہ بردہ شریف نے کیا خوب کہا ہے۔

جَاءَتْ لَدَعْوَتِهِ الْأَشْجَارُ سَاجِدَةً !

تَمَشَّى إِلَيْهِ عَلَى مَسَاقٍ بِدَلْفَدَم !

قاصی عیاض علیہ الرحمۃ نے کتاب الشفاء بقریف حقوق المصطفیٰ میں ایک حدیث شریف

نقل فرماتی ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے سرور
کائنات علیہ فضل الصلوٰۃ والتسلیمات سے معجزہ طلب کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ قُلْ
لَيْلِكَ الشَّجَرَةُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوكَ اس درخت کو کہو
کہ تمہارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہلاتے ہیں۔ حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

کہ وہ درخت دائیں بائیں اور آگے پیچھے جھکا۔ جس سے اس کی جڑیں ٹوٹ گئیں پھر وہ زمین کو کھودتا اپنی جڑوں کو کھینچتا ہوا اور خاک اڑاتا ہوا آگے بڑھا۔ یہاں تک کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا۔ اور عرض کی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ اعرابی نے کہا کہ اب اس کو اپنی جگہ پر لوٹنے کا حکم دیجئے۔ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر درخت واپس اس جگہ پر چلا گیا۔ اور سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اعرابی نے عرض کیا۔ اِغْذِنِ لِّیْ اَسْجُدَ لَکَ مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کو سجدہ کروں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں کسی کو یہ حکم فرماتا کہ وہ کسی کو سجدہ کرے تو بلا شک عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے بعد ازیں اس نے عرض کیا اِغْذِنِ لِّیْ اَنْ اُقْبَلَ بِیَدَیْکَ وَرِجْلَیْکَ فَاَذِنَ لَہُ مجھے اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں آپ کے مبارک ہاتھوں اور پاؤں کو چوموں تو ہادی سُبُل صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی۔ (شفاء شریف ص ۱۹۶ ج ۱، سطر ۲ تا ۱۰، تنبیہ الغافلین عربی لیسر قندی ص ۲۶۲، شامی شریف لعلامہ ابن عابدین ص ۵، تنویر القلوب للعلامہ کردی ص ۱۹۹)

سید المفسرین حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب امام الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام والتمسوا کی بارگاہ اقدس میں میں سے ایک وفد حاضر ہوا۔ اور عرض کیا ابیت اللعن آپ لعنت سے دور رہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سبحان اللہ! ایسے کلمے تو بادشاہوں سے کہے جاتے ہیں میں بادشاہ تو نہیں ہوں۔ میں تو محمد بن عبداللہ ہوں۔ تو انہوں نے عرض کیا اے ابوالقاسم! ہم آپ سے ایک چیز چھپا رہے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا سبحان اللہ! ایسا تو کاہنوں سے کیا جاتا ہے۔ میں تو کاہنوں کو اور ان کی تصدیق کرنے والوں کو دوزخ میں دیکھتا ہوں۔ تو وفد میں سے ایک شخص نے پوچھا۔ آپ کی رسالت کی گواہی کون سی چیز دیتی ہے۔ تو رسول کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات نے اپنا دست مبارک زمین کی طرف برمھا کر مسطحی مبارک میں کنکریاں اٹھا کر فرمایا یہ کنکریاں جو کہ بے جان ہیں میری رسالت کی گواہی دے سکتی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔

فُسُبْحَنَ فِي يَدِهِ وَقُلْنَ نَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ

ان سنگریزوں نے آپ کے دستِ رحمت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کی اور یوں گویا ہوئے ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔ (جواہر البحار فی فضائل النبی المختار ص ۱۱ ج ۱)

اعلیٰ حضرت مجدد دین و ملت امام اہل سنت نے خوب کہا ہے۔
پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تہساراً ہے سنگ و شجر میں چہر چاٹھا راء!

چاند شق ہو پیڑ بولیں جانور سجدہ کریں

بارک اللہ مرجع عالم یہی سرکار ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے۔

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي سَفَرٍ فَأَقْبَلَ إِعْرَابِيٌّ فَلَمَّا دَنَا
قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معیت
میں سفر میں تھے کہ ایک اعرابی سامنے
آیا۔ جب وہ قریب ہوا تو رسول پاک
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو فرمایا
تم گواہی دیتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کے
سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے
اُس کا کوئی شریک نہیں اور حضرت محمد
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے
اور اس کے رسول ہیں۔

تو اعرابی نے عرض کیا کہ جو کچھ آپ نے فرمایا ہے۔ اس کی کون گواہی دیتا
ہے قَالَ هَذِهِ السَّلَامَةُ تَوَاقَّفُ

فَدَعَا هَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِشَاطِئِ
الْوَادِئِ فَأَقْبَلَتْ تَحْدُ الْأَرْضِ

تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
اس درخت کی کبر کو بلایا۔ حالانکہ آپ
وادی کے کنارے پر تھے۔ پس وہ

حَتَّىٰ قَامَتْ بَيْنَ يَدَيْهِ فَنَاسَتْ
سُتُشْهَدَ هَا ثَلَاثًا فَشَهِدَتْ
ثَلَاثًا أَنَّهُ كَمَا قَالَ ثُمَّ رَجَعَتْ
إِلَىٰ مَنْبَتِهَا -

(مشکوٰۃ شریف ص ۵۴ سنن دارمی
شریف ص ۱۸)

زمین پھاڑتا ہوا حاضر خدمت ہو گیا۔ آپ
نے اس سے تین دفعہ شہادت طلب
فرمائی۔ پس درخت نے تین دفعہ گواہی دی
کہ واقعی جیسا آپ نے ارشاد فرمایا ہے
ویسے ہی ہے پھر وہ اپنی اصلی جگہ پر
چلا گیا جہاں سے وہ اُگا ہوا تھا۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا۔

کیا آپ نے اسلام لانے سے قبل نبی
پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت
کے دلائل میں سے کوئی چیز دیکھی ہے؟

هَلْ رَأَيْتَ قَبْلَ الْإِسْلَامِ شَيْئًا
مِنْ دَلَائِلِ نَبْوَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟

تو آپ نے ارشاد فرمایا : ہاں

بَيْنَا أَنَا قَاعِدٌ فِي ظِلِّ شَجَرَةٍ
فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذْ تَدَلَّىٰ عَلَيَّ
غُصْنٌ مِّنْ أَغْصَانِهَا حَتَّىٰ
صَارَ عَلَىٰ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ
إِلَيْهِ وَأَقُولُ مَا هَذَا؟ فَسَمِعْتُ
صَوْتًا مِّنَ الشَّجَرَةِ هَذَا النَّبِيُّ
يَخْرُجُ فِي وَقْتٍ كَذَا وَكَذَا
فَكُنْ أَنْتَ مِنَ أَسْعَدِ النَّاسِ

پہ۔

میں ایک درخت کے سایہ میں جاہلیت
کے دور میں بیٹھا ہوا تھا کہ درخت کی شاخوں
میں سے ایک شاخ میرے قریب آگئی
حتیٰ کہ وہ میرے سر پر آگئی۔ تو میں نے
اس شاخ کو دیکھ کر کہا کہ یہ کیا معاملہ ہے؟
تو اس درخت سے میں نے ایک آواز
سنی کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
فلاں وقت ظہور پذیر ہوں گے اور آپ
ان پر ایمان لانے والے سعادت مند

۱۴۸-۱۴۹

(سیرت حلبیہ ص ۳۳۵ ج ۱ مشواید النبوة فارسی) لوگوں میں سے ہو جائیں۔

حضور پر نور علیہ نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں ایک دیہاتی نے
حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں آپ کو کس دلیل سے پہچانوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں۔

تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اِنْ دَعَوْتُ هَذَا الْعِدْقَ مِنْ
هَذِهِ الْخَلَّةِ لَيَشْهَدَ اِنِّي رَسُولُ
اللّٰهِ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ
مِنَ الْخَلَّةِ حَتّٰى اسْقَطَ اِلَى
نَجْوَى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ قَالَ اَرْجِعْ فَعَادَ فَاَسْلَمَ
الْاَعْرَابِيُّ (مشکوٰۃ شریف ص ۵۴)

اگر میں اس کھجور کے گچھے کو بلاؤں کہ گواہی
دے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہوں (تو وہ گواہی دے گا) پس آپ
نے اس کو بلایا تو وہ کھجور کے درخت
سے گر کر بارگاہ نبوی میں حاضر ہوا پھر
آپ نے اس کو اپنی جگہ واپس جانے
کا حکم فرمایا تو وہ گچھا اپنی جگہ چلا گیا۔ یہ
اعجاز مبارک دیکھ کر وہ اعرابی مسلمان ہو گیا

درختوں کا حکم کی تعمیل کرنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم
نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ میر
کی یہاں تک کہ ہم ایک فرسخ دادی میں اترے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
تضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ نے کوئی چیز نہ دیکھی جس کے ساتھ پردہ
کر لیں۔ ناگاہ آپ نے اس دادی کے کنارے دو درخت دیکھے آپ نے ان دو میں سے
ایک کے پاس قدم رنجہ فرمایا اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر یوں ارشاد فرمایا۔ اللہ کے
اذن سے میری فرمانبرداری کر۔ اس درخت نے آپ کی اس طرح فرمانبرداری کی جیسے
مخمل والا اونٹ شتربان کی فرمانبرداری کرتا ہے۔ یہاں تک کہ آپ دوسرے درخت
کے پاس آئے اور اس کی ایک شاخ کو پکڑ کر فرمایا۔ اللہ کے اذن سے تم دونوں مجھ پر
بل جاؤ۔ پس وہ درخت باہم بل گئے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ
میں نے اپنے دل میں اس امر عجیب کی نسبت حیرت سے سوچنے لگا۔ میں نے جو نظر
اٹھائی۔ کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم میری طرف آ رہے ہیں
اور وہ درخت جدا جدا ہو گئے ہیں۔ اور ہر ایک اپنی اصلی حالت میں اپنے تئیں پر قائم ہے
(صحیح مسلم شریف مشکوٰۃ شریف ص ۵۳)

درود یواری کا آمین کہنا | حضرت ابو اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیدنا عباس

بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: اے ابوالفضل! کل آپ اور آپ کے بیٹے میرے آنے تک اپنے مکان سے نہ جائیں مجھے آپ سے ایک کام ہے! انہوں نے آپ کا انتظار کیا۔ یہاں تک کہ چاشت کے بعد تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اُنہوں نے جواب دیا وَ عَلَیْکُمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُہُ۔ نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے ارشاد فرمایا کہ آپ نے صبح کیونکر کی تو انہوں نے عرض کیا بحمد اللہ ہم نے صبح بخیریت کی۔ تو آپ نے اُن سے فرمایا کہ نزدیک ہو جاؤ۔ وہ ایک دوسرے کے نزدیک ہو گئے یہاں تک کہ جب وہ آپ کے متصل ہو گئے تو آپ نے اپنی چادر مبارک سے ان کو ڈھانپ لیا۔ اوریوں دعا فرمائی اے میرے پروردگار یہ میرے چچا ہیں اور میرے والد ماجد کے بھائی ہیں۔ اور میری اہلبیت ہیں۔ تو اُن کو دوزخ کی آگ سے یوں چھپالینا جیسا کہ میں نے ان کو اپنی چادر میں چھپا لیا ہے۔ اس پر گھر کی چوکھٹ اور دیواروں نے تین بار آمین کہی۔

دلائل النبوة للبیهقی، ابن ماجہ شریف، دلائل النبوة لابو نعیم اصبہالی، مواہب اللدنیہ زرقانی شریف

غارِ حرا اور کوہِ ثبیر کی التجار | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری قدس سرہ الزبانی اور شیخ المحدثین علامہ عبدالحق محدث

دہلوی رحمۃ اللہ العالی نے روایت درج فرماتی ہے کہ ہجرت کے وقت قریش نے مکرہ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تلاش میں اپنے آدمی بھیجے تو کوہِ ثبیر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے نیچے تشریف لے جائیے کیونکہ مجھے خوف ہے کہ کفار آپ کو میری پشت پر قتل کر دیں اور مجھے اللہ تعالیٰ عذاب دے۔ پھر غارِ حرا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم آپ میرے اندر تشریف لے آئیں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا سفر | علامہ احمد قسطلانی شارح بخاری علیہ رحمۃ اللہ الباری نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سرکار سیدنا امام الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے۔

اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر اٹھارہ سال تھی اور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم بیس برس کے تھے۔ تجارت کے سلسلہ میں شام کی طرف جانے کا ارادہ تھا۔ دوران سفر ایک ایسی جگہ پر نزول فرمایا جہاں بیری کا درخت تھا۔ ففَعَدَّ فِي ظِلِّهَا آپ اس کے سایہ میں بیٹھ گئے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک راہب کی طرف چلے گئے جس کا نام بجیرا تھا۔ اس راہب سے کچھ پوچھتے تھے۔ راہب نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا۔ اس درخت کے سایہ میں جو شخص بیٹھا ہے وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا وہ محمد بن عبدالمطلب ہیں۔ بجیرا نے کہا: وَاللّٰهِ نَبِيٌّ مَا اسْتَظَلَّ تَحْتَ ظِلِّهَا بَعْدَ عَيْسَى الْاَحْمَدُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّم۔ اللہ کی قسم یہ شخص نبی ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد سوائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے اس درخت کے سایہ میں کوئی نہیں بیٹھا اُس دن سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی بارے میں عظمت مزید جاگزیں ہو گئی۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت فرمانے پر سب سے پہلے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی تصدیق کی۔ (مواہب اللدنیہ ص ۱۱)

الحمد لله رب العالمین! انوار المحمدیہ فی سیرۃ المصطفویہ جلد اول اختتام پذیر ہوئی۔ بارگاہ رب العالمین میں دعا ہے کہ اپنے پیارے محبوب و انائے غیوب منورہ عن کل عیوب خاتم الانبیاء مالک ہر دوسرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

نیز دوسرا حصہ بھی جلد پایہ تکمیل کو پہنچاتے۔ آمین ثم آمین

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاٰذْوَاٰجِہٖ وَاَبَارَکَ وَسَلَّم۔

نایاب کتب دستیاب ہوئے!

نزل الابرار ، ہدیۃ المہدی عربی۔ اردو
عرف الجادی ، رشید ابن رشید
تاریخ الہدیت ، کرامات الہدیت ۔
فتاویٰ الہدیت ۲ جلد ، فتاویٰ ثنائیہ ۲ جلد
فتاویٰ نذیریہ ۳ جلد ، فتاویٰ ستاریہ ۴ جلد
الشمامۃ العنبریہ ، فیصلہ مکہ ، یک روزہ
حفظ الایمان ، ترجمان وہابیہ ، الامداد
سراجا منیرا ، مرثیہ محمود الحسن ، میزائل

ملنے کا پتہ

قادی کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
سیٹھی پلانز

فون نمبرز ۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳ - ۲۳۲۰

مقبول عرب و عجم، فاتح نجدیت و مرزائیت، شمشیر بے نیام
 مناظر سلام، ضیائے ملت، فخر اہلسنت حضرت مولانا
 علامہ الحاج محمد ضریا اللہ قادری اشرفی
 ابوالحامد پیر سیالکوٹی علیہ الرحمۃ

کی مدلل تقریروں کی محققانہ تصنیف

مدلل خطبات

ملنے کا پتہ

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ
 فون نمبرز ۲۳۲-۰۲۳۲-۵۹۱۰۰۸ - ۵۸۶۶۷۳

علامہ الحاج ابوالمجد محمد ضیاء اللہ قادری اشرف

کی یاد گار تصانیف

الانوار المحمدیہ گیدھو شریف ختم نمبر ۱۰

فقہ وہابیہ

ہاتھ پاؤں
چومنے کا ثبوت

وہابی مذہب

اہل
سنت و جماعت
کون ہیں؟

وہابیت
کا پوسٹ مارٹم

قصر
وہابیت پر ہم

خلفاء ثلاثہ اور
اہلیت کے تعلقات
اور رشتہ داریاں

الوہابیت

میلادِ مصطفیٰ

وہابی توحید

فرقہ ناجیہ

وہابیت و
مرزائیت

فضائل
صحابہ کبار

پاکستان

پاکستان

عقائد وہابیہ

مرزا قادیانی
کی حقیقت

تبلیغی جماعت سے
اختلافات کیوں؟

مدلل
خطبات

سیرت
غوث الثقلین

نجد سے قادیان
برآستہ دیوبند

علماء اہلحدیث
کے نام کھلا خط

قادری کتب خانہ تحصیل بازار سیالکوٹ ۹۰ سیٹھی بازار چوک غلام اقبال سائیکوٹ

0336 8678692